پرم از تو برتر بال گزاف ✤ تو سیمرغ آری ومن کوہ قاف ✤ لیکن اونکے حالات پر نظر انصاف ڈالنے سے کھل گیا کہ اگر راست براست بے کم وکاست سوانح عمری بطریق یادگار عزیز مسطور بیان لکھے جائین تو مبالغۂ شاعری آمیز اور اغراق طوفان خیز سے کئی گریبان بلند ہونگے - جب سچ سے کام نکلے تو جھوٹ مین کیون نام نکلے - سچ تو یہ ہی کہ انکے جد امجد مولوی سید کرم حسین خان بہادر حکیم زمان اور عالم دوران تھے - شاہ اودھ نے سفارتًا دربار گورنری کلکتہ مین انکو اپنا قائم مقام بنایا تھا سید کرم حسین خان کے فرزند ارشد مولوی سید زین الدین حسین خان بہادر مدت دراز تک انگریزی سرکار مین ڈپٹی کلکٹر رہے اور اب پنشن پاکر نظام حیدرآباد کی سرکار مین وسادہ آرائے امارت ہین انکا علم باعمل اور خلق ضرب المثل ہی -

آمدم بر سر مطلب - سید علی سنہ اٹھارہ سو باون عیسوی مین پیدا ہوئے آٹھ برس کے سن سے چودہ برس کی عمر تک درس عربی سے فراغ حاصل کیا - ہم تو جبھی کہتے تھے - کہ ؎ پارہ خواہد شد ازین دست گریبانے چند ✤ اٹھارہ سو چھیاسٹھ مین علم انگریزی سیکھنے پر کمر باندھی دو برس نگزرے تھے کہ کیننگ کالج لکھنؤ مین شامل ہوگئے پھر اٹھارہ سو چوہتر مین (بی اے) درجے مین کامیاب ہوکر تین برس قانون ملکی پڑھا پھر سال بھر بعد (نیٹو سول سروس) کے امتحان مین مکمل ہوگئے اور کل ضلع بہار مین نمبر اول ہوگئے - بعدہ (تامسن اسکالرشپ) پاکر رُوڑکی کے درجہ اول مین قدم رکھا ابھی پورے چھ مہینے نہ گزرے تھے کہ نقاد علما قدر دان شرفا نواب مختار الملک سر سالار جنگ بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم حیدرآباد دکن اپنے ساتھ لندن لیگئے - سید علی بتعہد نواب ممدوح الالقاب تین برس چھ مہینے وہی شہر جوہر جوہر مین پر توفشان جوہر ذاتی رہے - معدنیات کے مدرسۂ شاہی مین کوہ کنی کی اور (جیالوجی) کے فن مین تمغا پایا اور وہان کی اخیر سند جسکو زبان انگریزی مین (اسوشیٹ رائل اسکول آف مینس) کہتے ہین ہاتھ لگی - اس نقاد نقد علم وہنر نے - علم کیمیا - علم حیوانات - علم نباتات - علم متحجرات - اور فن نقشہ کشی مین ایسا نقشہ جمایا اول درجے کی سند ہاتھون ہاتھ لے لی - لندن یونیورسٹی کا امتحان زبان لاتینی اور جرمنی

اور فرانسیسی مین دیگر درجہ اول کی سند پائی - سال بھر کویلا اور فلزات کی معدنون مین کام سیکھا اور چندے انگلستان کے (جیالاجیکل سروی) کے ساتھ کام کیا اور نام کیا - کمابیش دو سال تک لندن کی (والنٹیر) فوج مین بھی شریک رہے اور وہ قواعد سیکھی کہ اُستادون نے ہاتھ چوم لیے - ملک جرمن مین سفر کیا اور فرانس کو گھڑی سواری دیکھ لیا - یہ سیاح ممالک فضل وکمال - لاٹینی - انگریزی - جرمنی - فرانسیسی - عربی - فارسی - اُردو - سنسکرت - بنگالی - ہندی - مرہٹی - تلنگی اور گجراتی زبانون کو ایسا بول سکتے ہین کہ پردے سے اصلی باشندے کا دھوکا ہو۔ خدا کے فضل سے یوسف جمال کہلائے * اب آگے چاہتے کیا ہو پیمبری ہو جاے * اس بلا کے پتلے اور آفت کے پرکالے نے مجموع اٹھارہ سال تک محض طالب العلمی کی - الآخر تحقیقات معدنیات کی غرض سے ملک دکن کو تشریف لیگئے بھواے لَوْ كَانَ تَحْتَ الْجَبَلَيْنِ والی حیدرآباد نے اپنی قدردانی کی کسوٹی پر کس کر تعلقہ دار اول مقرر کیا انکی تنخواہ کا مرکز آخر پندرہ سو روپے مین اَللّٰهُمَّ زِدْ وَلَا تَنْقُصْ -

مین انکی ذہانت اور مروت کا کیونکر قائل نہون سنہ بارہ سو ستاسی ہجری کے قریب انھون نے مجھسے علم عروض شروع کیا اور چند سبق مین مسائل مشکلہ حل کرنے لگے - مجھسا آزاد مشرب آدمی انکے دام خلق مین ایسا پھنسا کہ باوجود غیبت نگاہ وحدت مین انھین ہر وقت حاضر جانکر یہ قطعہ رٹا کرتا ہے * جاے دارد کہ خویش را نازم * کہ فلانی ز پیروان من ست * جاے دارد کہ خویش را نازی * کہ ظہور تو در زمان من ست * الغرض انکی فرمائش سے اس فقیر کے جمشید قلم نے ہزار خون جگر پیکر یہ جام جہان نما طیار کیا اور تاریخی نام قواعد العروض رکھدیا -

عرب فارس اور ہند تینون دیس کی سیر گھر بیٹھے کیجیے - جس ملک کا وزن درکار ہو منزان نظر مین تول لیجیے - باب کی جگہ لفظ قاعدہ لکھدیا - ایک مقدمہ اور اوسمین قاعدون پر شمار کے موافق یہ اسطوانہ مثلثہ قائم کیا - وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ -

مقدمہ

عالم کی شائستہ قومون نے فن عروض کو علم ادب کا ایک جز جانا ہی اور اکثر قواعد صرفی و نحوی کی سلک مین اسکو بھی مدوّن کیا ہی۔ اوسپر یہ تماشا کہ ہمارے ہندوستانی احباب اس فن سے کوسون بھاگتے ہین جب گھیر گھار کر راہ پر لاؤ تو مولوی معنوی پر ہاتھ صاف کرنے کو آستینین چڑھاتے ہین کہ ؎ من ندانم فاعلاتن فاعلات ✤ شعر میگویم بہ از آبِ حیات ✤ اور نہین سمجھتے کہ یہ صرف بزرگون کا انکسار تھا۔ ذرا اونکی تصانیف تو دیکھیے کیا وہ بھی تمہاری طرح ٹھوکرین کھاتے ہین کیا اونکو بھی لوگ تمہارے مثل حسن و قبح مین ناواقف پاتے ہین۔

ہندوستان کا چھوٹے سے چھوٹا مقام کوئی ایسا نہوگا جسمین دو ایک شاعر موجود نہون۔ شاعرون کی یہ کثرت اور موجودات ہی کہ اب نیا تخلص بھی نسخہ کیمیا اور آب حیات ہی۔ اس مردہ دلی کی حالت مین بھی ہم تخلص شعرا کا شمار کرنا قیامت مین ایک ایک نام کے ستّر ستّر ہزار مردون کا قبر سے اوبھرنا ہی اوسپر یہ قیامت کہ اونمین اکثر برائے نام موزون طبع ہین اور اپنے تیشۂ مذاق سے لولے لنگڑے شعر گھڑا کرتے ہین۔ نہ اصول کے شناسا ہین نہ عروض سے ماہر ہین صرف فرقۂ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوُوْنَ کے شاعر ہین۔ ہمکو بامعان نظر اس نقص کے دو باعث دکھائی دیتے ہین۔

اول۔ زبان اُردو مین عروض کی کوئی کتاب جامع اور بسیط اور مدلل حاضر نہین۔ نہ عربی کی اصول و فروع کا انحصار نہ فارسی وزنون کا شمار نہ اردو استعمال کا بیان نہ ریختہ کی تقطیع کا کوئی خاص قاعدہ۔ اُردو کی تہ فارسی پر اور فارسی کی عربی پر جما کر خیالی پلاو پکا لیا اور اوسمین بھی کئی رہگئی تو کیا فائدہ۔ زحافات بے موقع کی آگ بھڑکانا اوسپر خلیل سے لَو لگانا کرامات ہی۔ نا جائز وزنون سے لوگون کے کان بھرنا اوسپر اخفش کا ذکر کرنا یہ بھی کوئی بات ہی۔ عربی فارسی زبان کا استعمال اوسمین گھڑی ہوئی اُردو کی مثال واہ۔ نہ زحاف کا ٹھیک مقام نہ وزن کا صحیح نام سبحان اللہ ؎ وہ مثل ہی خود غلط انشا غلط املا غلط ✤ رہی فارسی اوسکی یہ کیفیت ہی کہ تصانیف متقدمین مانند محقق طوسی و محمد بن قیس و سلمان ساوجی و عبدالرحمن جامی کے

سوا اور کوئی کتاب مستند اوس زبان مین بھی موجود نہین او نمین بھی بعض ایسی دقیق جنکو شرح کی حاجت ہوئی۔ اگرچہ بندہ مولف شارح معیار الاشعار یعنی صاحب میزان الافکار کی مساعی جمیلہ کا مشکور ہے لیکن وہ شرح بھی بجاے خود ایک متن ہی باقی اونمین کمیاب بلکہ نایاب ہین۔ رہین اہل ہند کی چھوٹی چھوٹی فارسی کتابین وہ خود ناقص اور غلط ہین پھر اونکے ترجمہ مکتبی کا کیا کہنا۔

دوم۔ گنتی کی چند بحرین زبان اردو مین مروج ہین جنکے وقوف کو لوگ بڑی بڑی کتابون کی کچھ ضرورت نہین سمجھتے صرف ذوق کے بھروسے پر شعر کہجاتے ہین اور غلطی مین پڑکر جا بجا رہجاتے ہین۔

پس اس نارسائی کے عہد اور ناقدردانی کے زمانے اور بے رغبتی کی حالت مین ہمکو اسقدر بھی امید نتھی کہ کوئی خالی واہ واہ سے دل بڑھائے یا صلے کے عوض گلے سے پیش آئے یا آفرین کے بدلے نفرین ہی کہے۔

مگر پہلی دقت کے رفع کرنے کو بمقتضاے ہمدردی ہمنے کمر ہمت چست باندھکر زبان اردو مین اس طول طویل کتاب کے سفید ورق مفت مین سیاہ کیے اور جو جو نقصان رہگئے یا آگئے تھے وہ سب دفع کر دیے۔

رہی دوسری دقت یعنی عروض کی چندان ضرورت نہین وہ غلط فہمی کا ایک نمونہ ہے۔ یہ تو مسلم ہی کہ نثر کے مثل نظم بھی زبان کا ایک جز ہی۔ اگر قواعد نثر کی حاجت ہی تو نظم کے قاعدون کی بھی اوسکے مانند ضرورت ہی۔ علاوہ برین ہیأت وزن کے اکتساب سے طبیعت کو جو ایک لذت مخصوص ملتی ہی اوسیکو اصطلاحًا ذوق کہتے ہین۔ پس ظاہر ہی کہ طبایع انسانی مختلف ہین لہذا وہ لذت بھی مختلف ہونی چاہیے۔ شعر سے خاص غرض یہ ہی کہ سننے والون کو مزہ اور دیکھنے والون کو لطف حاصل ہو جب کہ ہر شخص کی طبیعت سے کما حقہٗ آگاہی مشکل ہی اور انسان مدنی الطبع ہی تو ضرور ہوا کہ شاعر خود تنک مایہ نہو اور جملہ بحور اور سب اوزان اور اوسکی صلاح و فساد سے وقوف کامل رکھتا ہو کیونکہ اکثر مشاہدے مین گزرا ہی کہ ایک وزن کسیکو پسند ہی اور وہی

دوسرے کے ناپسند اور مذاق کے خلاف ہی لہذا شاعر کو سب پر عبور واجب ہی تاکہ شعر مین تخئیل و نتیجہ اثر پیدا ہو جائے اور پیرو کا قدم راہ راست سے نہ ڈگنے پائے پس ایسا وقوف بغیر علم عروض کے ناممکن ہی۔

اسکے سوا موزونیت کی دو قسمین ہین۔ ایک فطری جسکو ذوق کہتے ہین۔ دوم صناعی جو اکتساب فن سے حاصل ہوتی ہی۔ اور انہین علما کو بحثین ہین۔ ابن حجاج بغدادی اور بہاؤالدین سبکی وغیرہ قائل ہین کہ ادراک وزن ذوق سے بھی حاصل ہو سکتا ہی اور صاحب ذوق کو عروض کی چندان احتیاج نہین۔ اور ابوالفراس وغیرہ ناقل ہین کہ ذوق بغیر علم عروض کے نامفید ہی۔ محقق طوسی معیار الاشعار مین فرماتے ہین کہ تصور اول چار وجھون سے نامسلم ہی۔

اول۔ یہ کہ صاحب ذوق کو ادراک کامل نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اوسکے پاس درک بدیہی کا آلہ موجود نہین اگر اندھے کے ہاتھ بٹیر بھی لگی تو اوسکو خود اعتبار نہین آتا۔

دوم۔ اوزان غیر متداول اور غیر بدیہی مین صاحب ذوق کی دال نہین گلتی بلکہ الفاظ کی صحت پر چھری پھر جاتی ہی اور معنی کا خون ہو جاتا ہی۔ نقل ہی کہ ایک صاحب ذوق سعدی کے اس قطعے کو بر وزن۔ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔ پڑھ رہے تھے یون ؎ دانی چہ گفت مرّا آن بلبل سحرّی ✤ گر ذوق نیست ترّا کثر طبع جانورّی ✤ اشتر بشعر عرّب در حالت است وطرّب ✤ تو خود چہ آدمیّی کز عشق بے خبرّی ✤ مرا۔ سحری۔ ترا۔ جانوری۔ عرب۔ طرب۔ آدمی۔ بے خبری۔ ان آٹھون الفاظ کو زبان مبارک سے مشدد ادا کرتے تھے ایک صاحب صناعت نے ہر چند سر دھنا کہ ظالم الفاظ کا گلا کیون گھونٹتا ہی ارے یہ قطعہ بحر بسیط مین ہی۔ مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن۔ کے وزن پر کیون نہین پڑھتا۔ ایک نہین ہزار نہین وہ اپنی ہی دھن مین مست تھا۔ آخر بمشکل جواب دیا کہ ہان الفاظ تو اسطرح صحیح ہو جائینگے مگر اشعار کی موزونیت مین جو جا بجا سکتا پڑ جائیگا اسکا کیا علاج۔ ہای رے ذوق بے صناعت۔

سوم - اوزان متقارب التقطیع کا اختلاف اور حسن و قبح کی جانچ پرتال غیر صناعی سے غیر ممکن ہی
شلاً کسی نے ایک نظم بروزن - فاعلاتن مفاعلن مفعولن - کہی اور اوسمین ایک شعر یون منظوم ہوا
کما قال الجامی ؎ وقتِ گل شد ہوائے گلشن دارم ٭ ذوقِ جامِ مدام روشن دارم ٭
اگر یہان لفظ وقت اور ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزن رباعی سے تلیگا بروزن
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع - پس اسکا فساد ظاہر ہی کہ ساری نظم تو بحر خفیف مین ہوا اور ایک بیت
وزن ترانہ مین یہ کیونکر ہوسکتا ہی - بدین صورت صاحب صناعت اضافات مذکورہ کو کبھی
اشباع نکریگا اور صاحب ذوق دھوکا کھا جائیگا -
چہارم - نظم و نثر کی تمیز خود بغیر علم عروض کے اکثر مواقع پر مشکل بلکہ ممتنع ہی - صاحب ذوق ہرگز
نہین پہچان سکتا کہ نثر ہی یا نظم مثلاً - وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ٭ یا جسطرح - مَنْ یَّشْتَرِی الْبَاذِنْجَانَ ٭
یا جیسے - بدان ملک الملک کہ ہر دو جہان بارش شد ندز ہیچ چیزے بگفتن کاف و نونے ٭
ایسے جملون کو صاحب ذوق کبھی موزون نہ سمجھیگا اور صاحب صناعت کبھی ناموزون
نہ کہیگا کیونکہ اول بحر ہزج اور دوم بحر منسرح ہی اور سوم بحر مجتث - اصل تو یہ ہی کہ اگر کوئی
مبداء فطرت مین ذوق نرکھتا ہو تو اوسکو ملکہ عروض سے موزونیت آسکتی ہی - محقق علیہ الرحمہ
والرحمہ فرماتے ہین - کہ این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام - جیسے بعض آدمی گانے مین
بے تالے اور بے سُرے ہوتے ہین مگر فن موسیقی کے قواعد سے اونکا تال اور سُر درست
ہوسکتا ہی - الغرض موزونیت کے تار کھینچنے کو علم عروض اچھی جنتری ہی -
ہمکو اس جریدے کی تالیف مین ہر لحظہ یہی مدنظر ہی کہ مطالب نہایت بسط کے ساتھ قلمبند ہون
اور بیان مین ایسی تنقیح و توضیح رہے کہ اگر کوئی ابجد خوان عروض از بائے بسم اللہ تا تائے
تمت اس کتاب کے زانو پر غور کی پیشانی رکھکر مطالعہ کرے تو جیسے کوئی آئینے مین اپنی صورت
دیکھکر آپ کو پہچان لے یونہین اسکے مطالب بلا مدد اُستاد ذہن نشین ہوجائین لیکن پھر بھی
اگر کوئی سیفی خوان مبتدی بلا غور و تامل اس میدان مین بگٹٹ ہنکیگا تو اسکی دشوار گزار راہ ہونگا

طے کرنا لوہے کے چنے ہوجاتے تھے - کیونکہ ہم کو ہر مقام پر رسائل مشہورۂ مختصرہ سے راہ کترا کر سیدھے نکل گئے ہین - اگرچہ ہمنے اختلاف کے موقعون پر دلائل و نظائر متفقہ سے سد سکندری اُٹھائی ہے تاکہ خطاؤن کے یاجوج ماجوج کا گزر ہونے نہ پاوے لیکن اس سد کو دیوار قہقہہ سمجھنا صاحب بصیرت اور منصف کا کام ہے - وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ○ -

چونکہ ہماری غرض اصلی یہ ہے کہ خلیل کے تابعون سے کتاب باہم مطابق پاوے لہذا ضروری ہے کہ جہان کہین بہرہ کسی اور مصنف سے علحدہ چلے گئے وہان معیار الاشعار نصیر الدین طوسی یا مفتاح سکاکی سے اس تالیف کو ملا کر صحیح کو مقدم سے تمیز کریں تا کہ اہل راست رو کھلے دیکھے ہین کہ یہ رسالے خلیل کے چربے ہین -

جہان جہان اساتذہ کے اقوال مین اختلاف پڑ گیا ہے وہان وہان ہمنے قوی قول کی طرفداری کی ہے اور ایسی منصفانہ رائے دی ہے کہ جھگڑا اُٹھ جاوے اور تمام قصہ پاک ہو -

جن مواقع پر اصول و فروع کی تعریفات مسلمہ کی تطبیق مین بڑی بڑی دقتین پیش آئین وہان اعمال کے گرم و سرد پانی کو ملا کر ایسا سمویا ہے کہ غلطیون کی گرد مطالب اصلی کے چہرے سے پاک ہو جائے -

اشعار مثالیہ کثرت کے ساتھ دواوین اساتذہ سے چھان چھان کر جمع کیے اور صحیح مثالین چن لین اور بامزہ چربے شعر ڈھونڈھ نکالے کہ خوش مذاقون کے کام و ذائقہ کو لون مرچ لگا دین اس تلاش مین جو جو مشکلین پیش آئین اونکا ذکر بیان بحور مین ہوگا -

زحافات کے کوچون مین عقل کی وہ خاک چھانی کہ انمول تعریفات کے ریزے نکل آئے -

اوزان پرکھنے کے قواعد ایسے عمدہ اور صاف جانچ جانچ کر درج کیے کہ انمول وزن کانٹے مین تُل گئے متقارب کے مجتثات اور ترانے کا بیان موجود ہے مشک آنکہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید -

بحور دائرہ منعکسہ کی مثال مین دیدہ ریزی اور اغلاط بحور مہمل کی وقت مین موشگافی اور مستزاد کی تحقیق مین جان فشانی اور بھاشا پنگل کے بیان مین کوہ کنی اور فرہنگ اصطلاحات

عروض کی گرد آوری مین خوشہ چینی کی ہر گلے را رنگ بوے دیگرست۔
جب محققین فن سے اتفاق یا اختلاف کیا ہی بے روے ورعایت سمجھا دیا ہی۔ پھر ایسی علمی اور
عقلی بحث مین گفتگو کرنا نہ تو اساتذہ سے بے ادبی ہی نہ معاصرین سے کینہ وری کی روے
سخن کسیکی طرف ہو تو روسیاہ ✤ سودا نہین جنون نہین وحشت نہین مجھے ✤
آج تک اردو رسالے اکثرون نے نکالے مگر قواعد تقطیع مین تتبع فارسی کی سخت کوشی کی اور مثال
اوزان مین بھی ریختہ کی خصوصیت سے فراموشی کی اور حروف مستعملۂ اُردو سے چشم پوشی کی۔ اسکے
سوا کوئی ایسی کتاب ابتک زبانِ اُردو مین میری نظر سے نگزری جسمین جملہ اوزان عربی مع مثال
اور تمام وزنہای فارسی کا استعمال ور کل وزان اردو اور بھاشا کا شمار بالتفصیل نہ سہی تو بالاجمال
یکجا مجتمع ہو اور صحیح ہو اور مستحکم ہوا ور بالتوضیح ہو۔
الحمد للہ کہ مؤلف نے ان سب اُمور مین عرقریزیان کر دکھائین۔ خدا جھوٹ نہ بکوائے تو یہ کتاب
زبان اردو مین اس ایجاد کی پہلی اور سچی بسم اللہ ہی۔

قاعدۂ اوّل حالات تاریخی و بیان استخراج و تعریف علم عروض

از روے فطرت ہر علم کی ایجاد بے قاعدہ طور پر ہوا کرتی ہی اور عملِ غیر مشکل سے اوسکی جزئیات
مجتمع ہوتی رہتی ہی۔ پھر اہل تجربہ قواعد وضوابط و افراط و تفریط سے متواتر اوسکی آراستگی مین مشغول
رہکر اصول کو با قاعدہ و مستحکم اور فروع کو صاف ومدلّل اور مشکلات کو آسان و وسیع کر دیتے ہین
اوسوقت اسکا نام علم ہی۔ اسی بنا پر علم شعر کی ایجاد صرف ایک طبیعی ذوق پر ہوئی اور ذوقی تمیز سے
دریافت ہوا کہ نثر سے اسکو امتیاز حاصل ہی۔ پہلے بغیر استعانت فن عروض جملہ اعداد ان وروانی
اور استعمال بحور مذاق انسانی کے سانچے مین ڈھلتے تھے۔
چنانچہ صاحب زین القصص اور ابن اثیر مصنّف کامل التواریخ وغیرہ ناقل ہین کہ جب ابنای آدم
مین عناد پھیلا اور قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے بطور مرثیہ
چند اشعار تصنیف فرمائے۔ اکثر شعرا کے کلام مین اس شعر گوئی کی تلمیح پائی جاتی ہی مرزا صاحب

ع آنکہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود ✤ طبع موزون حجت فرزندی آدم بود ✤ اور یہی بات خسرو دہلوی کے کلام سے بھی ثابت ہوتی ہی کما قال ع ما ہمہ در اصل شاعرزادہ ایم ✤ دل بایں محنت نہ از خود دادہ ایم ✤ لیکن علامۂ زمخشری اور فخر رازی اور نظام نیشاپوری اور صاحب معالم وغیرہ آدم صفی کی شعر گوئی کے قائل نہین اور کہتے ہین کہ انبیا شعر کہنے سے معصوم ہین۔ بلکہ صاحب معالم کا قول بروایت ابن عباس یہ ہی کہ جب ہابیل مقتول ہوئے تو ابوالبشر نے بطریق نثر زبان سریانی مین مرثیہ فرمایا اور شیث کو وصیت کی کہ اونکے اخلاف تک ودیعت رہے۔ یہانتک کہ یعرب بن قحطان کو وراثت مین وہ مرثیہ پونہچا جو کہ اولاد نوح علی نبینا وعلیہ السلام مین تھے۔ یعرب لسان سریانی وعربی دونون جانتے تھے اونھون نے عربی زبان مین اوس نثر کا ترجمہ منظوم کیا وہی اشعار لوگ آدم کی طرف منسوب کرتے ہین۔

مؤلف عرض کرتا ہی کہ ماہیت شعر ایک طرز خاص کا کلام ہی اور کسی کلام مین ذاتی قبح نہین ہو سکتا پھر مانع عصمت کیون ہو۔ رہے معانی اگر اونکی راہ سے ناجائز کہو تو اسمین شعر کی خصوصیت کیا ہی فحش و افترا وغیرہ مین نظم و نثر دونون یکسان ہین اور اگر ایسا نہوتا تو وہ انبیا جنکی عصمت دلائل قطعی سے ثابت ہی شعر کیون کہتے۔ علماے اہل کتاب وغیرہ اس امر پر متفق ہین کہ کئی زبور کتاب زبور مین بزبان عبرانی موافق دستور زمان و زبان منظوم ہین چنانچہ زبور عبری کے باب اول مین یہ شعر موجود ہی۔

ع اَشْرِھَا ہَاِیْش اَشِر لُوْحَالَخْ بَعَصَتْ رِشَاعِیْمْ ✤ اُبْدِرِیْخ حَطَّاعِیْمْ لُوْعَمَادُ لُوْ اُبِمُ شَبْ لِصِیْمْ لُوْیَاشَابْ ✤ یعنی وہ مبارک آدمی ہی جو کہ بدون کی صلاح پر نچلے اور خاطیون کی راہ پر نہ آئے اور اونکے پاس نہ کھڑا ہو اور مسخرون کی محفل مین نہ بیٹھے۔ اسی طرح مثنوی نشید الانشاد مصنفہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام تمام و کمال بزبان عبرانی منظوم ہی اوسکے باب اول کا پہلا شعر یہ ہی ع

یِشَاقِنِیْ مِنْ شِیْ قُوْتْ پِیْھُوْکِیْ طُوْبِیْمْ دُدِخَا مِیَّایِنْ ✤ لِرِیْخْ شِمْنَخَا طُوْبِیْمْ شِمِنْ تُوْرَقْ شِمْخَا عَلْکِنْ عَلَامُوْثْ اَھِبُوْخَا ✤ یعنی وہ مُنہ کے بوسون سے مجھکو چومے کیونکہ بہتر ہی مے سے عشق کا نشاء۔ جیسے تیرے لطیف عطرون کی خوشبو ویسا تیرا نام ہی اوس عطر کے مانند کہ

جو پسند آجائے اسواسطے کو اربان تجھپر فدا ہین - رہا جناب رسالتمآب صلعم کا شعر نہ کہنا یا انکو تعلیم شعر نہونی جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہو تو ادسمین یہ تصریح نہین کہ خلاف عصمت یا مذموم ہو بہت مباح چیزین بعض اوقات مین کسی مصلحت سے مناسب نہین ہوتین ممکن ہو کہ اس باب خاص مین بھی ایسا ہی ہو مثلاً بالاتفاق لکھا پڑھا ہونا فضیلت اور وصف ہو لیکن جناب رسول خدا امی رہے پس اب یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ لکھنا پڑھنا قادح عصمت یا بری چیز ہو - یہی شعر کا حال سمجھو -

صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ اونسٹھ مرد شاعر اور بارہ عورتین شاعرہ سب باکھتر آدمی جناب عرش مآب رسول خدا صلعم کے مداح تھے - ایک بار کعب ابن زہیر نے حضرت کی مدح مین یہ شعر کہکر گزرانا ؎ اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُّسْتَضَاءُ بِهٖ * مُهَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلُ * بتحقیق کہ پیغمبر ایک نور ہے کہ اوس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے تیز و براں ہو شمشیر ہای ہند سے اور کھنچی ہوئی تلوار ہے - حضرت نے سیوف الہند کے عوض سیوف اللہ بنایا - یہان سے ثابت ہوا کہ اصلاح شعر مسنون ہے -

علاوہ برین روضۃ الاحباب اور صحیح بخاری مین مسطور ہے کہ غزوۂ اُحُد مین ابوسفیان نے ایک ٹیکرے پر چڑھکر مسلمانون سے مخاطب ہوکر کہا ؎ اُعْلُ هُبَلْ اُعْلُ هُبَلْ * بروزن دو مفتعلن - یعنی بلند رہ ای ہبل بلند رہ ای ہبل - ہبل ایک بت قریش کا نام تھا - سرور کائنات علیہ التحیات نے اوسکے جواب مین فرمایا ؎ اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ * بروزن مستفعلن مفتعلن - یعنی خداوند عالم بلند تر اور بزرگتر ہے - یہ دونون بحر رجز کے مربع ہین - پھر ابوسفیان نے کہا ؎ اَلْعُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَكُمْ * بروزن مفعولن مفاعلن مستفعلن - یعنی عزیٰ ہماری مدد کریگا اور تمھاری مدد عزیٰ نکریگا - عزیٰ بھی ایک بت تھا - رسول مقبول نے جواب دیا ؎ اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ * بروزن سہ مستفعلن - یعنی خداوند عالم ہم سب کا مولیٰ ہے اور تمھارا کوئی مولیٰ نہین - یہ دونون وزن رجز مسدس مین ہین - ان مربعات و مسدسات مقفیٰ سے کہ بطریق سوال و جواب واقع ہین صاف صاف ظاہر ہے کہ رسول نے بھی شعر کہا

اور کیسا شعر کہ بالقصد اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ شعر انبیاء کی عصمت کا مانع نہین - الغرض شاعر اول یا حضرت آدم ہین یا یعرب بن قحطان -

ابن رشیق طبقات الشعراء مین بیان کرتے ہین کہ شعراے عرب کے چار گروہ ہین - اول جاہلین قدیم انمین سب سے پہلا شاعر مُہلہِل یعنی امرؤالقیس کو فی بن ربیعۂ مرۂ ثعلبی ہے اور خالویہ مہلہل کے عوض ابن خذام کو بتاتا ہے - ثعلب نے امالی مین ذکر کیا ہے کہ شعراے جاہلیت کا زمانہ زمانۂ اسلام سے چار سو برس بیشتر گزرا -

دوم مُخضرَم (گوش بریدہ سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا) وہ شاعر جنھون نے کچھ زمانۂ جاہلیت اور کچھ زمانۂ اسلام پایا - اس طبقے کے شاعر مشہور لبید اور جعدی ہین -

سوم اسلامیین محض - جو انقضاے زمان جاہلیت کے بعد پیدا ہوئے ہین -

چہارم مُحدَثین یعنی شعراے نو پیدا شدہ - جو رواج اسلام کے بعد ہوئے -

جب شعر عربی کی انتہا ہوئی یعنی کمال کو پونہچا تو شعر پارسی کی ابتدا ہوئی - بقول بعض عضد الدولہ دیلمی کے عہد مین جو کہ سنہ تین سو باون ہجری مین فارس پر مسلط ہوا قصر شیرین سلامت تھا اوس قصر کے کتابے مین یہ شعر بزبان فارسی قدیم پایا گیا ؎ ہزبرا بہ کیہان انوشہ بزی + جہان را نگہبان و نوشہ بزی + ہزبر بضم ہاے ہوز و زاے فارسی و تحتانی بمعنی خوب و نیکو - انوشہ خوشحال و خرم - نوشہ بادشاہ نوجوان - یہان سے مستفاد ہوتا ہے کہ شعر پارسی کا وجود زمانۂ اسلام سے قبل ہے کہتے ہین کہ اوس زمانے سے قبل بہرام گور نے بھی یہ شعر کہا تھا ؎ منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ + نام بہرام مرا و پدرم بوجبلہ + بقول بعض مصرع دوم بتبدیل ضمائر دلارام جنگی محبوبۂ بہرام کا تصنیف ہے -

بعدہ بعہد اسلام بقول صاحب خزانۂ عامرہ سنہ ایکسو ترانوے[۱۹۳] ہجری مین عباس مروزی نے مامون رشید کی مدح مین اشعار نظم کیے جسکا مطلع یہ ہے ؎ اے رسانیدہ بدولت فرق خود تا فرقدین + گسترانیدہ بجود و فضل در عالم یدین + -

پھر سنہ دوسو اکاون ہجری کے قریب حکیم ابوحفص سُغدی سمرقندی نے بحر رمل مین یہ شعر کہا۔

آہو کوہی در دشت چگونہ دودا ٭ چون ندارد یار بے یار چگونہ رودا ٭

پھر تو سنہ چار سو ہجری کے اوائل مین رودکی نے شعر فارسی کے کمال کا دروازہ کھولا اور پہلوان پایۂ تخت سخن استاد فردوسی طوسی نے میدان جیت لیا بعدہ جیسا شعر فارسی کا سکہ بیٹھا تذکرون سے خوب ثابت ہی۔ الغرض زبان تازی مین شعراے مخضرم تک اور زبان عجمی مین عباس مروی کے زمانے سے پیشتر تک جاہلیت عروض مین شعر کہے گئے۔

زبان اُردو کی شاعری احاطۂ عروض سے باہر نہین ہی کیونکہ جب سنہ چار سو تیرہ ہجری مین محمود غزنوی نے قلعۂ کالنجر کو گھیرا تو وہان کے راے رایان مسمی نندا نے بقولے بھاشا مین اور بقولے اردو مین ایک شعر اوسکو لکھ بھیجا وہ محاصرۂ قلعہ سے دست بردار ہوگیا۔ مگر بقول جمہور اُردو کی شاعری سنہ سات سو ہجری کے قریب امیر خسرو دہلوی سے شروع ہوئی اور ولی اورنگ آبادی دکنی نے اوسکو ترقی دی جو کہ سنہ گیارہ سو تینتیس ہجری مین مرگیا۔ بہرصورت نندا اور خسرو کا زمانہ بعد زمانۂ استخراج علم عروض ہی۔

سب سے پہلے عربی کا علم عروض جسنے استخراج کیا اوسکا نام خلیل ابن احمد بصری بن فراہید بن مالک بن نہم بن عبداللہ بن مالک بن مضر بن ازدی ہی۔ بقول ابن عماد یہ شخص سنہ یکسو ہجری مین بروز یکشنبہ پیدا ہوا اسکی تاریخ میلاد لفظ (یوم الاحد) سے نکلتی ہی۔

مشہور ہی کہ خلیل نہایت ذکی اور ذہین تھا۔ اوسنے کل حروف تہجی ایک شعر مین منضبط کیے جو کہ بحر بسیط مین ہی۔ اگرچہ اکثر حروف مکرر لایا مگر کوئی حرف ایسا نہ چھوٹا جو شعر مذا مین نہو۔ کما قال ۔

صِفْ خُلْقَ خَوْدٍ کَمِثْلِ الشَّمْسِ اِذْ بَزَغَتْ ٭ یَحْظَی الضَّجِیْعُ بِهَا نَجْلَاءُ مِعْطَاءُ ٭ باشباع۔ خود۔ بفتح خا۔ زن نازک۔ بزوغ بغین معجمہ آخر آفتاب کا نکلنا۔ حظو بجاے حطی مضموم و مکسور و زاے منقوطہ شوہر سے عورت کا بہرہ مند ہونا۔ ضجیع ہمخواب۔ نجلا بنون و جیم تازی فراخ چشم۔ معطار نہایت معطر عورت (ترجمہ) خوبے زن نازک بیان کر جو کہ

مثل آفتاب کے ہی جبکہ روشن ہو۔ بہرہ مند ہوتا ہی ہمخواب وسکے ساتھ وہ فراخ چشم اور بہت عطر لگائے ہوئے ہی۔

روایت ہی کہ خلیل نے شہر مکہ مین علم عروض کو اسطرح ایجاد کیا کہ ایکدن وہ بازار صفارین یعنی ٹھٹھیری بازار مین جاتا تھا کسی نے طشت پر ہتھوڑا مارا چونکہ فن موسیقی سے ماہر تھا جھنکار کے ساتھ مارے خوشی کے وہ اوچھل پڑا اور بے اختیار منہ سے نکل پڑا کہ وَاللہِ یَظْہَرُ مِنْ ھٰذَا شَيْءٌ۔ یعنی بخدا اس سے کچھ چیز معلوم ہوتی ہی۔ پھر تو ایک موزونیت وہمی کا خیال اپنے دماغ مین گانٹھنے لگا چونکہ وزن صرفی فعل مشہور تھے اسلیے خلیل نے فا وعین ولام کے موافق انھین نقرات متتابع اور سکنات متناسب سے اوزان عروضی تراش لیے۔ قاضی جہان سیفی نے بدیع العروض مین استخراج عروض کو کوبہ قصار یعنی دھوبی کی موگری سے بتایا ہی۔ مؤلف کو اسمین تامل ہی اسلیے کہ موگری کی آواز سے نقرہ نہین پیدا ہوسکتا ہی اور صدائے ظرف مسی یا آواز تار کے مثل وہ گھٹتی بڑھتی نہین بدین دلیل روایت اول صحیح ہی۔

علامۂ صفدی غیث منسجم مین کہتے ہین کہ شعر یونانی کا وزن خاص ہی اونکے ہان بحور بھی مقرر ہین وہ لوگ ارکان کو ایدی وارجل کہتے ہین۔ ایدی کی اصل ید ہی جسکے معنی دست اور ارجل رجل سے جسکے معنی پا اور یہ گھوڑے کی صفت ہی چونکہ خلیل وہ زبان جانتا تھا لہذا اوسکو یونانی عروض سے استخراج فن مین بہت مدد ملی اور اس تحقیق کی تصدیق خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ کے بیان سے قریب ہی وہ فرماتے ہین کہ خلیل نے اسمائے زحافات ابدان چارپا سے اخذ کیے۔ جو تغیرات کہ ارکان کے اوائل مین پائے اونکو اون بیماریون سے منسوب کیا جو چوپاؤن کے مقدم بدن مین عارض ہوتی ہین اور جو تغیرات کہ اواخر ارکان مین دیکھے اونکو اون علتون سے نامزد کیا جو چارپا کے اسفل بدن مین واقع ہوتی ہین۔ جبکہ چارپاؤن کی بیماریون سے تغیرات کے نام ٹھہرے تو گھوڑے کے دست وپا کے نامون کے مطابق یعنی ایدی وارجل یونانی سے خلیل کو استعانت ملی بقول سعد الشارحین مفتی سعد اللہ

شارح معیار الاشعار کچھ تعجب نہین ۔

غیث منسجم مین مذکور ہی کہ خلیل ایک بیت کی تقطیع کر رہا تھا پسر خلیل نے سنکر اپنے باپ کے ایک دوست کو خبر دی کہ اوسکو جنون ہوگیا ہی اور افاعیل تفاعیل بکتا ہی جب دوست عیادت کو آیا اوسے بھلا چنگا پایا۔ خلیل اس حرکت سے [illegible] ہوا اور بیٹے سے مخاطب ہوکر یہ قطعہ کہا ؎

لو كنتَ تعلمُ ما أقولُ عذرتَني	أو كنتُ أجهلُ ما تقولُ عذلتُكا
لكن جهلتَ مقالتي فعذلتَني	وعلمتُ أنّكَ جاهلٌ فعذرتُكا

اگر تو جانتا اوس چیز کو جو مین کہ رہا ہون [illegible] یا مین سمجھتا جو کچھ کہ تو کہتا ہی تو مین تجھکو ملامت کرتا۔ لیکن تو میری بات نسمجھا [illegible] مین سمجھگیا کہ تو جاہل ہی پس مین نے تجھکو معاف کیا۔

کہتے ہین خلیل نے تجویز کیا تھا [illegible] ایک [illegible] ایسا ایجاد کرکے اپنی جاریہ کو تعلیم کرے کہ خرید فروخت مین بازاریون [illegible] اس [illegible] ایک ستون سے ٹکرا کھا سر کے بھل گرا اور اوسی صدمہ سے شب یکشنبہ [illegible] ہجری [illegible] رکن بیت علم و [illegible] سے اوٹھگیا اس بنا پر (لیل یوم الاحد) اوسکی تاریخ وفات ہوسکتی ہی۔ اس تحقیقات سے یہ فایدہ کہ عروض کا استخراج سنہ ایکسو ہجری کے بعد اور ایکسو ستر کے قبل ہوا ہی اس حساب سے اس علم کی عمر فی زماننا سوا گیارہ سو برس کے قریب ہوئی۔

اب ہم تاریخی حالات کو ختم کرکے علمی بحث شروع کرتے ہین

عروض بفتح اول وہ علم ہی جس سے احاطۂ اوزان اور تناسب و تخالف باہمی اور تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ دریافت ہوتے ہین اور نظم و نثر کا وہ فرق جسمین اہل ذوق عاجز ہین اس صناعت سے معلوم ہوجاتا ہی۔ بعضون نے اس علم کی تعریف اس طرح کی ہی۔

اَلَّةٌ قَانُونِيَّةٌ تَعْصِمُ مُرَاعَاتُهَا الْإِنْسَانَ أَنْ تَضِلَّ فِي وَزْنِ الشِّعْرِ۔ یعنی عروض ایک قاعدۂ کلیہ ہی کہ اوسکی رعایت انسان کو وزن شعر مین گمراہی سے بچاتی ہی۔ سعد الشارحین نے

اس علم کی تعریف یون کی ہی - عِلْمٌ بِقَوَاعِدَ یُعْرَفُ بِہٖ الْوَزْنُ الصَّحِیْحُ لِلشِّعْرِ مِنَ الْمُنْکَسِرِ
یعنی یہ اون قاعدون کا علم ہی کہ اوسکے سبب سے شعر کا وزن صحیح غیر موزون سے ممتاز ہوجاتا ہی -
علامۂ صفدی نے اسکی تعریف مین شعر عربی کو مخصوص کردیا ہی بدینوجہ کہ اس فن کی ایجاد محض شعر
عربی کے لیے ہوئی تھی اوسکے بعد عجمیون نے عرب کی پیروی کرکے شعر کہا پھر اب تخصیص کی
کیا ضرورت ہی -

اصل یہ ہی کہ فن عروض علم موسیقی سے پیدا ہوا ہی - جب تار پر مضراب لگائین تو اوسکو نقرہ کہتے
ہین اوس سے جو جھنکار پیدا ہو اوسکی جگہ حروف متحرک قائم کرلو اور جہان اوس آواز کو ٹھہراو ہو اوسکا
نام سکنہ ہی پس بجاے سکنات حروف ساکن رکھلو - جیسے مفاعیلن کہنا منظور ہی تو پہلے دوبار
بے فاصلہ جلد جلد مضراب لگانے سے متواتر دو نقرے یعنی متوالی دو متحرک جھنکارون کی جگہ
سمجھے جائینگے اور آخر مین ایک ساکن وہ برابر مفا کے ہوگا - پھر ذرا فاصلے پر ایک نقرہ یعنی ایک
متحرک پیدا ہوگا جسکے آخر خود بخود ایک ساکن ہوگا وہ برابر عی کے ہی - پھر ذرا فاصلہ دیکر ایک
مضراب کا ایک نقرہ ایک سکنہ سمیت یعنی ایک متحرک مع یک ساکن پیدا ہوگا اوسکی جگہ لن سمجھو -
اسی طرح کل اوزان نکل سکتے ہین - اہل موسیقی کا مدار تے اور نون یعنی تن تن پر ہی اور اہل عروض
کا اعتبار فے اور عین اور لام اور نون یعنی فعلن پر - الغرض وزن مقررہ اسکا موضوع لہ ہی - بدین
غایت یہان وزن کا بیان ہوتا ہی

قاعدۂ دوم تعریف و اقسام وزن

وزن - ایک ہیأت حرکات و سکنات کے نظام کی تابع ہی جیسے لفظ تن تن اور لفظ بسمل فعلن
بسکون اوسط کی حرکتون اور سکونون کے تابع یعنی برابر ہین - اگر وہ حرکات و سکنات
تلفظ زبان کے سوا اور اعضاے انسانی سے نمودار ہون تو انکو اشارہ سمجھو - اس اشارے کو
بھی اہل صناعت نے تلفظ مین داخل کرکے وزن شعر مین شمار کیا ہی جیسے ؏ مردے از غائب
بدون آمد و گفتا کہ - اتنا کہکر سیلی دست کو دھمکانے کے طریق پر جنبش دی اوس سے یہ مطلب

کہو (بیرن) یا بیشعر ہے ہ ہمنے کہا ادھر تو آو سنے کہا - اتنا پڑھکر دوبار انکار کے طرز پر سر ہلا دیا اور پھر ... (نہین نہین) پس یہ سخن اور نہین نہین کے اشعار وزن شعر مین شامل ہوجائینگے۔

اگر وہ حرکت وسکون آواز بلا حروف صرف واقع ہون تو اوسکو ایقاع جانو - ایقاع مین حرکات و سکنات کا اعتبار ضرور ہے اور حروف کا اعتبار ضروری نہین جیسے راگ گانے سے پیشتر گویون کا گن گنا کر آواز کو راگ کی دُھن مین تولنا - ایقاع موسیقی کا موضوع لہٗ ہے۔

اگر وہ حرکات وسکنات آواز حروف دار پر وارد ہون تو اوسکو جز سمجھو۔

اسکے سوا وزن شعر کی دو قسمین ہین - ایک حقیقی - دوسری مجازی حقیقی وہ جو اپنی اصل وضع کے موافق ہو جیسے مستفعلن وغیرہ ارکان سالم کے ہموزن کوئی لفظ - مجازی وہ کہ حرف یا حرکت نکال ڈالنے کے بعد یا کوئی حرف بڑھا دینے کے بعد رکن سالم کی دوسری ہیأت پیدا ہو جائے جیسے مستفعلن سے مفتعلن یا متفاعلن یہ مستفعلن یا مفاعیلن سے مفاعیلان اور انکے ہموزن الفاظ - وزن حقیقی اور مجازی کا اجتماع ایک شعر مین حسب قرارداد اہل فن درست ہے مثلاً مستفعلن مستفعلن فاعلات کے وزن پر ایک مصرع ہو اور مستفعلن مستفعلن فاعلن کے وزن پر دوسرا مصرع ہو تو یہ جائز ہے - لیکن اگر ارکان کی تعداد مین کمی یا زیادتی کیجائیگی تو وزن نرہیگا اور وہ شعر ناموزون کہلائیگا جسطرح ایک مصرع وزن مثمن مین کہو اور دوسرا مسدس مین تو یہ ناجائز ہے۔

رضی استر آبادی نے وزن کو لفظ کا جز قرار دیا ہے اس صورت مین جو تغیر ایک مصرع کے ایک رکن مین قرار پائے وہ مصرع دوم کے بھی اوس رکن مین ہونا چاہیے اور یہ خلاف اعتبار جمہور ہے۔

علامۂ جرجانی کے نزدیک عدد حروف اور عدد حرکات وسکنات کا اعتبار دو مصرعون مین بمدِ مقابل ضروری نہین جیسا کہ پیشتر مذکور ہوا۔

منطقیون کے نزدیک وزن حد شعر مین معتبر نہین مگر ایقاع مسلمات سے ہے اور تخئیل کو جس سے کسی قسم کا اثر نفس پر ہو شعر کی فصول ذاتی مین شمار کرتے ہین جیسے اوزان خسروانی کہ راگ تھے کہ باربد اونکا موجد تھا اونمین اکثر وزن نہ تھا مگر ایقاع موجود تھا جسکو ہندی مین دُھن

بضم اول کہتے ہین۔

الغرض اجزاے مذکورۂ بالا رکن کے حصّے اور ارکان خود شعر کے حصّے اور عروض شعر کی ترازو ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس مقام پر اجزا کا بیان کیا جائے۔

قاعدۂ سوم اجزاے اولی

حرکات و سکنات تقطیعی کے باہم مرکب ہونے سے جو لفظ بنتا ہے اوسکا نام اصطلاح عروض مین جزو ہے جز کی جمع اجزا ہے۔ اجزا تین ہین۔ سبب۔ وتد۔ فاصلہ۔ اور پھر ہر ایک کی دو قسمین ہونے سے کل چھ اجزا ہو جاتے ہین۔ ظاہر ہے کہ عربی و فارسی مین ابتدا بسکون متعذر ہے اور ایک حرف کا لفظ اصلی مفرد مفید معنی نادر الوقوع ہے۔ پس جسمین دو حرف ہون اوس کلمے کو سبب کہتے ہین۔ اگر اوسکا دوسرا حرف ساکن ہو تو سبب خفیف جیسے لَکَ اور رشد۔ اگر دوسرا بھی متحرک ہو تو سبب ثقیل جیسے آد اور دل بکسر لام۔ فارسی مین سبب ثقیل غیر مرکب نہین ہو سکتا۔

جس کلمے مین تین حرف ہون اوسکو وتد کہتے ہین بیشک تینون حرف متحرک عربی مین تو غیر مرکب نادر اور فارسی مین عدیم الوقوع ہین۔ لیکن اول حرف متحرک ضرور ہوگا۔ پس اگر دوسرا حرف بھی متحرک ہو تو تیسرا ساکن ہوگا ایسے کلمے کو وتد مجموع کہتے ہین جیسے عَلیٰ اور شما۔ اگر دوسرا ساکن ہوگا تو تیسرا ہو جے متحرک اوسکو وتد مفروق کہتے ہین جیسے رَأسِ اور شلِ بکسر لام۔

اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف متوالی واقع ہو تو اوسکا نام فاصلہ صغری ہے۔ اسمین لامحالہ اول تین متحرک اور چوتھا حرف ساکن ہوگا جیسے جبَلِن بکتابت نون تنوین اور دلِ ما بترکیب اضافی۔ اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک وتد مجموع متوالی واقع ہو تو اوسکا نام فاصلہ کبری ہے۔ اسمین ضرور اول چار حرف متحرک اور پانچوان ساکن ہوگا جیسے سَمَکَتُن بتحریر نون تنوین اور بلبِ غم بترکیب اضافتِ مستعار۔

فواصل زبان تازی کے واسطے مخصوص ہین۔ خلیل نے اوزان عروضی کی بنا بطور وزن صرف رکھی اگرچہ حرکات کا اختلاف وزن عروضی مین خلاف صرف جائز رکھا۔ صرف مین تین

متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر یا چار متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر پائے گئے لہذا فواصل کو او سنے اصلی مان لیا - رہی زبان فارسی اوسمین تین یا چار متحرک متوالی بلا ترکیب نہین ہوتے اسیلئے اخفش نے فواصل سے انکار کیا اور دو نون کو مرکب بتا دیا - مگر حق یہ ہو کہ فاصلۂ صغری اصول فاعیل مین پایا جاتا ہو جیسے متفاعلن مین متفا - اور فاصلۂ کبری کا اصول مین نام و نشان نہین مگر فروع مین البتہ جیسے رکن مستفعلن سے فعلتن - بعضون نے اول کو فاصلہ بصاد مہملہ اور دوم کو فاضلہ بضاد معجمہ کہا اور راونہین سے صغری اور کبری کی قید اوڑا دی -

اخفش کے سوا بعض عروضیان پارس کا قول ہو کہ ان اجزاے ثلثہ مین ہر ایک کی تین قسمین ہین سبب کی تیسری قسم سبب متوسط ہو جسمین ایک حرف متحرک ہو اور دو ساکن جیسے کار یا ہمان - اور وتد کی قسم سوم وتد کثرت ہو جسمین دو حرف متوالی متحرک ہون پھر دو متوالی ساکن جیسے نہان یا نہاد - فاصلے کی تیسری قسم فاصلۂ عظمے ہو جسمین پانچ حروف متوالی متحرک ہون اور چھٹا ساکن جسطرح برخ صنم - لیکن یہ اقوال ضعیف ہین اس سبب سے کہ سبب متوسط دراصل وتد مفروق ہو اور نون غنہ غیر معتبر - وتد کثرت مین درمیان مصرع بحالت تقطیع ایک وتد مجموع ہوگا اور اوسکا حرف بقیہ لفظ آیندہ سے ملکر دوسرا نام پیدا کریگا جیسے ؎ ساقی ما نہاد شیشہ بطاق ٭ یہان (نہا) وتد مجموع ہو اور (دشی) بھی وتد مجموع - اب رہا فاصلۂ عظمی وہ ایک سبب ثقیل اور ایک فاصلۂ صغری ہو - ہان اگر وتد کثرت آخر مصرع واقع ہو تو وہ کسی رکن اصلی کا جز ہوگا - لہذا اصاحب معیار العجم فرماتے ہین کسے کہ چنین کردہ برد قائق علم تقطیع وقوفے تمام نداشتہ یا ازکیفیت استعمال دو ساکن و سہ ساکن کہ در اشعار افتد غافل بودہ وآنچہ در فاصلۂ عظمی گفتہ ست خود جنونے بکمال و جہلے مفرط ست - یعنی جب دو ساکن متوالی واقع ہون تو دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین اور جب تین ساکن متواتر درمیان مصراع واقع ہون تو تیسرے کو ساقط کر کے دوسرے ساکن کو متحرک کرتے ہین جیسا کہ قاعدۂ پانزدہم مین اسکا بیان ہم مفصل کرینگے - اور فاصلۂ عظمی خود مرکب ہی جسطرح سے مولف نے صدر عبارت مین مذکور کیا - پس یہ تینون قسمین یعنی سبب متوسط اور وتد کثرت اور فاصلۂ عظمے

محض فضول ہین۔

امثلۂ عربی مذکورۂ بالا کا مجموعہ یہ ہے لَمْ أَرَ عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ سَمَكَةً۔ یعنی نہ دیدم بر قلۂ کوہ ماہی۔ اور مجموعۂ امثلۂ فارسی یہ ہے۔ شد دلِ شما مثلِ دلِ ما یک غم۔ عروضیون نے ان اجزا کو اجزاے اولی کہا ہے اور ارکان ذیل کو اجزاے ثانیہ۔

قاعدۂ چہارم ارکان عروضی یعنی اجزاے ثانیہ

کم سے کم دو اجزاے اولی اور زیادہ سے زیادہ تین کے مرکب ہونے سے جو لفظ بنے اوسکا نام رکن ہے اور رکن کی جمع ارکان ہے۔

جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن فَعُولُن بنجائیگا اور اگر یہ سبب خفیف مقدم ہو اور وتد مجموع موخر تو رکن مثل فَاعِلُن کے بنجائیگا۔ گویا ایک کے اولٹ پھیر سے دوسرا بنجاتا ہے۔ یہ دونون رکن خماسی ہین یعنی پنج حرفی اور دو دو اجزا سے مرکب ہین۔

چونکہ خلیل ابن احمد نے فن صرف کی تبعیت کی ہے اسواسطے ارکان کی بنا اون الفاظ پر رکھی جو لفظ فعل سے مشتق تھے کیونکہ وزن صرفی بھی انھین تین حرفون سے بنا ہے۔

جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد علی التوالی دو سبب خفیف ہون تو رکن مَفَاعِیلُن مرتب ہوگا اور اگر ان دونون سببون کو مقدم کرلو اور وتد مجموع کو موخر تو رکن مثل مُسْتَفْعِلُن کے بنیگا اور اگر وتد مجموع کو درمیان مین لاؤ اور ایک سبب خفیف کو ادھر اور ایک کو اودھر تو رکن مثل فَاعِلَاتُن کے بن جائیگا۔ یہان بھی باہمی تقدیم و تاخیر سے رکن دوسرے جامے مین چلا جاتا ہے۔ یعنی دوسرا رکن بنتا ہے۔ یہ تینون رکن سباعی ہین یعنی ہفت حرفی اور تین تین اجزا سے مرکب ہوئے ہین اور وتد مجموع کے شمول سے مجموعی کہلاتے ہین۔

جب ایک وتد مفروق اوسکے بعد دو سبب خفیف متوالی ہون تو رکن فَاعِ لَاتُن طیار ہوگا اور اگر ان دونون اسباب کو مقدم کرو اور وتد مفروق کو موخر تو رکن مانند مَفْعُولَاتُ بتحریک آخر بنجائیگا اور اگر وتد مفروق کو درمیان مین لاؤ اور ایک سبب خفیف کو اوسکی داہنی طرف اور ایک کو اوسکی

بائین طرف تو رکن مثل تقع لن کے شکل ہو جائیگا - یہان بھی آپس کے اولٹ پھیر سے رکن بدل جاتا ہی - یہ تینون رکن بھی سباعی ہین اور تین اجزا سے مرکب ہین مگر وتد مفروق کے میل سے مفروقی مشہور ہین -

جب ایک وتد مجموع ہو اسکے بعد ایک فاصلہ صغری ہو یا بقول اخفش ایک وتد مجموع کے بعد ایک سبب ثقیل اور سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن مفاعلتن مرتب ہوگا اور اگر اس فاصلۂ صغری کو مقدم رکھو اور وتد مجموع کو موخر تو رکن مثل متفاعلن کے ہو جائیگا - یہان بھی ایک دوسرے کی ردوبدل سے رکن کچھ کا کچھ ہو جاتا ہی اور اگر اخفش کا کہنا مانو تو اسمین بھی وہی سبب ثقیل و خفیف اور وتد مجموع جانو - یہ دونون رکن بھی سباعی ہین اور دو دو اجزا سے و بقولے تین تین سے مرکب ہین اور فاصلے کے میل سے فاصلہ وار کہلاتے ہین -

محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اسکے سبب خفیف کو مقدم اور وتد مجموع کو مابین اور سبب ثقیل کو وتد کے بعد رکھکر ایک رکن اور بھی اسمین سے تراشا ہی یعنی فاعلاتک بتحریک آخر - لیکن چونکہ اس رکن سے کوئی بحر نہین بنتی بدینوجہ وہ خود اسکو مہمل کہتے ہین اور حق بجانب ہی - مؤلف کی راے مین فاصلے کو اصلی مان لینے سے یہ مہمل رکن ہرگز نہین بن سکتا کیونکہ کوئی جز بلا زحاف حلال نہین ہو سکتا - دوسری دلیل اصالت فاصلہ کی یہ ہی کہ جو زحاف اسباب خفیفہ مین جائز ہین وہ اسمین نہین چلتے مثلاً متفاعلن مطوی ہو کر متفعلن نہین ہوتا پس ثابت ہوا کہ چوتھا حرف ساکن سبب کا نہین جب یہ سمجھے تو فاصلے کو گویا اصلی مان لیا -

الغرض ان دسون ارکان مین ہر ایک کے یہ دس نام مقرر ہین جسکو جو چاہو کہو - **للمؤلف**

دہ ہست یکے مثل بود دیگرے امثال	افعال و افاعیل و تفاعیل و مفاعیل
اجزا و پس ارکان و موازین نہم آمد	اوزان عروضی دہم آمد تفصیل

اگر دسون اصول افاعیل کے مکرر حرف چھوڑ دو تو اون سب کے باقی حروف کا مجموعہ علامہ سید عبد الجلیل تخلص بہ واسطی بلگرامی مرحوم نے یہ پایا ہی لمعت سیوفنا یعنی درخشید

شمشیر ہاے ما۔ سواے حروف مجموعۂ ہذا کے اور کوئی حرف کسی رکن مین نہین یعنی دسون ارکان افاعیل کا جو حرف تلاش کرو اس مجموعے مین موجود ہی گویا یہی حروف تقطیع ہین۔ کما قال فی المثنویہ

ع سپاہش چون عروضی وقت تصریع کند روشن براعداحرف تقطیع۔

قاعدۂ پنجم تکرار و خلط ارکان و اسماے بحور موافق تقسیم دوائر

ایک قسم کے رکن کی تکرار سے یا چند قسمون کے ارکان کے باہم ملادینے سے جو وزن پیدا ہوتا ہی اوسیکا نام بحر ہی بشرطیکہ وہ مین اوراوزان شامل ہون۔

تکرار یا خلط ارکان سے کم سے کم حصے کا نام مصرع ہی۔ مصرعیکی تکرار سے بیت اور بیت کی تکرار سے اقسام نظم پیدا ہوتے ہین مگر شرط ہی کہ ہر مصراع معتدل ہو نہ ایسا دراز کہ ناگوار طبع ہو نہ ایسا کوتاہ کہ مخل ترنم وزن ہو۔

تعداد تکرار ارکان مین کم سے کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ چار بار اور انتہا آٹھ بار تک اعتدال ہی بدین سبب ایک بیت دو رکن کی یا چار کی یا چھ رکن کی یا آٹھ کی یا سولہ رکن کی ہوسکتی ہی متاخرین نے چوسٹھ رکن تک کا ایک مصرع موزون کیا ہی جسکو عوام بحر طویل کہتے ہین مگر درحقیقت وہ بازیچۂ طفلان اور دراز مہمل ہی۔

تکرار رکن کے یہ معنی کہ ایک رکن واحد کو تعداد مقررہ تک پونہچانا مثلاً ایک فعولن کو چار بار۔ یا ایک مفاعیلن کو تین بار کہنا ایسے ارکان کو بسیط کہتے ہین یعنی جہان ایک رکن مین جتنے اور جو جز ہین وہین پر آخر تک ہر رکن مین اوتنے اور وہی جز ہون اور دوسرے رکن کا نہین میل نہو۔

اب رہی خلط ارکان اوسکی دو صورتین ہین۔ اوّل یہ کہ ایک رکن سباعی اور ایک رکن خماسی کو ملاکر تعداد مقررہ تک لیجانا مثلاً فعولن مفاعیلن کو دو بار کہنا یا مستفعلن فاعلن کو دو بار۔ ایسے ارکان کو متشابہ مخالف بکم کہتے ہین یعنی ہر رکن باہی مین وتد مجموع اور سبب خفیف موجود ہین مگر صرف کمیت یعنی تعداد اور التزام اجزا مین فرق ہی۔ دوم یہ کہ خلط کرنے مین تعداد سبکی ایک ہو

اور کیفیت ایک نہو یعنی کل ارکان باہمی تو ہون مگر ا و نمین ایسے اجزا ہون جواز روے قسم اور ہی صفت کے ہون مثلاً مستفعلن مفعولات دو دو بار یا جیسے فاعلاتن مس تفع لن دو بار پس ایسے ارکان متشابہ مخالف بہ کیف کہلاتے ہین یعنی دو دو سبب اور ایک ایک وتد ہر ایک مین موجود ہین مگر کیفیت وتد مین فرق ہے یعنی ایک مین مجموعی ہے اور دوسرے مین مفروقی۔

تکرار ارکان بسیط سے سات اور خلط ارکان متشابہ مخالف بہ کم سے تین اور خلط ارکان متشابہ مخالف بہ کیف سے نو بحرین پیدا ہوتی ہین جنکا مجموعہ اونیس[۱۹] بحرین ہین اور بترتیب تقسیم و تکرار و خلطیہ اونیس[۱۹] بحرین پانچ دائرون مین اسطرح منقسم ہین۔

۱ ہزج ۲ رجز ۳ رمل انکا اول دائرہ مجتلبہ ہے۔

۴ وافر ۵ کامل انکا دوم دائرہ مؤتلفہ ہے۔

۶ متقارب ۷ متدارک انکا سوم دائرہ متفقہ ہے۔ بحر متدارک کے یہ بارہ[۱۲] نام اور بھی ہین۔ محدث۔ غریب۔ مشتق۔ مخترع۔ خبب۔ متقاطر۔ شقیق۔ عتیق۔ رکض الخیل۔ متدانی۔ صوت الناقوس۔ منتظم۔ اوران سب تیرھوان[۱۳] مین۔ متدارک۔ غریب۔ رکض الخیل۔ صوت الناقوس زیادہ مشہور ہین۔ اگرچہ صوت الناقوس بحر متدارک کی ایک قسم ہے لیکن آخر اوسیکا نام ہے۔

۸ طویل ۹ مدید ۱۰ بسیط انکا چہارم دائرہ مختلفہ ہے۔

۱۱ سریع ۱۲ جدید ۱۳ قریب ۱۴ منسرح ۱۵ خفیف ۱۶ مضارع ۱۷ مقتضب ۱۸ مجتث ۱۹ متشاکل یا مشاکل انکا پنجم دائرہ مشتبہہ ہے۔

قاعدۂ ششم بیان دوائر و انفکاک بحور و استعمال و تخصیص سالمین

موازین کو خط محیط مین تہ بتہ لکھنے کا نام دائرہ ہے اور رکن سے کچھ جز تراش کر رکن آیندہ مین ملا دینا اور باقی ماقبل کو اوسکے مابعد لکھنا اسی اولٹ پھیر کا نام فک بحور ہے۔ اگر یہان ایک امر کا خیال ہر وقت مد نظر رہے تو ہرگز کوئی بحر نہ بن سکے یعنی جو جز یا اجزا یا رکن یا ارکان آغاز سے نکال ڈالے جائین وہ آخر مین ملا لیے جائین اس توڑ جوڑ کو ہم ہر جگہ بیان نکرینگے۔

خواہ نقلی۔

(**مسدس**) اوس بیت کو کہتے ہین جسمین کل ارکان ہر دو مصرع اصلی یا نقلی چھ ہون۔

(**مربع**) وہ بیت جسکے ہر دو مصاریع کے ارکان سب چار ہون خواہ مضاعف خواہ اصلی۔

(**مثلث**) اوس بیت کا نام ہے جسمین ضرب تک تین ارکان ہون خواہ اصلی خواہ فرضی۔

(**مثنی**) وہ بیت جسمین کل ارکان ہر دو مصراع دو ہون - اسکا ایک مصراع ایک رکن کا ہوتا ہے۔

(**موحد**) ایک رکن کی بھی ایک بیت بعضون نے فرض کی ہے اسمین مصرع اول قائم مقام مصرع دوم ہوتا ہے اور جہان ایسا شعر دیکھا گیا ہے وہان خانہاے مسمّط کا ایک ایک رکن بمنزلۂ بیت بیت فرض کر لیا ہے۔ اس صورت مین موحد بے اصل ہے۔

(**مضاعف الارکان**) وہ بیت جسمین کسی بیت کے ارکان دو گنے کر کے ایک بیت قائم کیجاے اس صورت مین مضاعف المثمن شانزدہ رکنی ہو جائیگی - اردو مین بحر متقارب مزاحف اور متدارک مزاحف پر ایسی دست درازیان اکثر ہوتی ہین - راقم نے فارسی مین ذکاے بلگرامی کی ایک غزل مثمن ہزج کی مضاعف سالم الارکان دیکھی ہے جسکا مطلع یہ ہے ؎ اگر آن شمع دلجو عنبرین مو انجمن آرا شبے در کلبۂ امیدواران جلوہ گر گردد * چو فانوس خیالی حلقۂ محفل کند بیطاقتی از جا در آید گرد سر گردد * اس تمام شعر مین سولہ رکن مفاعیلن ہین - محقق طوسی بیت تام مین ایسی بدعت منع کرتے ہین کیونکہ خارج از دائرہ ہو جائیگی۔

(**تام**) وہ بیت جسکے ہر مصرعکے ارکان اوتنے ہی اور ویسے ہی مستعمل ہون جتنے اور جیسے دائرے مین واقع ہون۔

(**وافی**) وہ بیت جسکے ہر مصرعے کے ارکان شمار مین ارکان دائرہ کے ہمعدد ہون پھر خواہ استعمال مین مثل دائرہ سالم رہین خواہ ایک رکن یا کل ارکان مین کچھ تغیر ہو جاے۔

(**مجزو**) وہ بیت وافی ہے جسکے ہر مصرعے سے ایک رکن نکال ڈالا ہو۔

(**مشطور**) وہ بیت جو پوری بیت سے آدھی بیت نکالکر باقی نصف کو ایک بیت کے برابر

استعمال کرین- اس صورت مین سطور اپنی اصل کے ایک مصرعکے برابر ہوتی ہو-

(منہوک) وہ بیت جسکی وافی کے ہر حصہ مین سے دو تہائی کے برابر ارکان نکالکر استعمال کرین- مثلاً اگر بیت وافی مسدس ہو تو منہوک ثنی رہجایگی اور اکثر بیت وافی سدس ہی مین سے منہوک بنتے دیکھی ہو- یہ اخیر کی دو بیتین اکثر معقد ہوا کرتی ہین-

(معقّد) وہ بیت جسکا پہلا مصرع دوسرے مصرعے سے علٰحدہ نہوسکے یعنی جب دونون مصرعون کو جدا کرین تو لفظ ما بین کے دو ٹکڑے ہو کر حصۂ اول پہلے مصرعے مین شامل ہو جاے اور حصۂ دوم دوسرے مصرعے مین جیسے ؎ دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ٭ دانیک مفعول دلزتون مفاعیل- یہ ایک مصرع ہو اور نشود کا نون اسی مصرع اول مین شامل ہوگیا- اگر کہیے کہ یہ نون متحرک تھا فارسی مین متحرک بالآخر درست نہین تو اوسکا جواب یہ ہو کہ اس زبان مین حروف متحرک کو اواخر مصاریع اکثر ساکن کر لیتے ہین کما قال السعدی ؎ امید بستہ برآمد ولے چہ فائدہ زانکہ ٭ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ٭ جیسا زانکہ کا کاف ساکن ہو ویسا ہی (تون) کا نون بھی- اسکے ورا معقّد کے معنی یہی ہین کہ دونون آپس سے جدا نہون پھر تسکین کی کیا ضرورت ہو پہلا جواب درصورت علٰحدگی مصرعین ہو اگر کوئی فرض کرے- دوسرے مصرعے کی تقطیع یہ ہو- شود سیر مفاعیل مرا فعل- معقد کی اکثر ایک بیت ایک مصرعے کے برابر ہوتی ہو اور یہ عربی مین زیادہ مستعمل ہو اور فارسی مین کم اور اُردو مین معدوم-

(مُصرّع) بصاد مہملہ وتشدید را وہ بیت جسکے دونون مصرعے وزن اور روی مین یکسان اور مقفٰی ہون جیسے مطلع اور بقولے وہ بیت جسکے عروض کو مثل ضرب کے کرلیا ہو اگرچہ نہو سکتا ہو- والاول ہو الاصح-

(صحیح) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان نہوا ہو- اوسکے ارکان جیسے دائرے مین تھے ویسے ہی سالم رہین دونون-

(منتقص) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان آگیا ہو خواہ اول خواہ آخر خواہ وسط رکن مین

یعنی اوسکے یہ ارکان جیسے دائرے مین تھے ویسے اب نہ رہے ہون۔

(**فصل**) ایسا عروض کہ اگر وہان صحیح چاہیے تو صحیح ہو اور منقص درکار ہو تو منتقص ہو یعنی اوس مقام کی مناسبت کے خلاف نہو۔ مثلاً بحر طویل کا عروض کہ ہمیشہ عربی مین مقبوض ہوتا ہی یعنی صحیح نہین ہوتا اور منقص ہی ہوتا ہی یا جیسے بحر مضارع کا عروض کہ ہمیشہ عربی مین صحیح ہوتا ہی اور کبھی مزاحف نہین ہوتا۔ الغرض ایسے عروض فصل کہلاتے ہین۔

(**غایت**) ایسی ضرب بیت کہ اگر اوس مقام پر صحیح درکار ہو تو صحیح ہو اور منتقص چاہیے ہو تو منتقص ہو یعنی اوس مقام کی بنا کے خلاف نہو جیسے عربی مین بحر مضارع اور مقتضب مطوی کی ضرب۔

(**بنا**) ہر بحر کے استعمال کو کہتے ہین خواہ وہ بحر موافق دائرہ مستعمل ہو خواہ کچھ تغیر ہوکر۔

(**سالم**) وہ رکن کہ موافق دائرہ اصل وضع پر ہو اور ایسے رکن جس وزن بحر مین ہون اوس وزن کا نام بھی سالم ہی۔

(**اصول**) یہ اور سالم ایک ہی تعریف رکھتا ہی مگر اتنا فرق ہی کہ یہ بحر کے وزن کا نام نہین فقط ارکان کا نام ہی۔

(**فروع**) فرع کی جمع ہی۔ فرع وہ رکن جسمین کچھ تغیر ہوگیا ہو خواہ بزیادتی خواہ بکمی اور خواہ ایکبار تغیر ہوا ہو خواہ ایکبار سے زیادہ۔

(**زحاف**) وہ تغیر جو اصول مین ہوگیا ہو خواہ بکمی خواہ بزیادتی خواہ ایکبار خواہ ایکبار سے زیادہ اور بقول بعض وہ تغیر جو سبب کے دوسرے حرف مین ہو۔

(**علّت**) وہ تغیر جو اسباب کے حرف دوم کے سوا اور کہین ہو۔ علت کی جمع علل ہی جیسے زحاف کی جمع زحافات پس زحاف تغیر خاص ٹھہرا اور علت تغیر عام اور غیر سبب کی تخصیص سے یہ خاص ہی اور زحاف عام۔ لفظ زحاف اگرچہ زحف کی جمع ہی اور زحافات منتہی الجموع لیکن عروضیون کے استعمال مین بجاے واحد مستعمل ہی۔

(مزاحف) وہ رکن جسمین کچھ تغیر کسیطرح کا ہو- یہ اور فروع ایک ہی چیز ہی-

قاعدہ ہشتم القاب زحافات و علل مفرد و القاب ارکان مزاحف

زحاف کی تعریف قاعدہ ہفتم مین ہو چکی اتنا اور سمجھو کہ خلیل نے جب ارکان عروضی کو وزن صرفی موافق رکھا تو ضرور ہوا کہ تعلیلات صرف کے مطابق کچھ قواعد بنائے اسلیے زحافات ایجاد کیے اگرچہ صرف مین اکثر تعلیلون کے کچھ نام نہ تھے مگر اس علم مین اونسے سب کے القاب بھی رکھدیے-

واضح ہو کہ رکن سالم سے بعض زحاف کبھی کوئی حرف نکال ڈالتے ہین کبھی کوئی جز کبھی کوئی حرکت- اسی طرح کبھی اصول مین کوئی حرف بڑھا دیتے ہین کبھی کوئی جز اور یہ اعمال ایک ایک رکن یا دو رکن مین کبھی ایکبار کرتے ہین اور کبھی زیادہ بار- جب ایک بار کرتے ہین تو اوسکو زحاف مفرد کہتے ہین-

جب زحاف کے باعث سے رکن غیر مستعمل ہو جاتا ہی تو اوسکو لفظ مستعمل سے بدل لیتے ہین جو کہ اوسکے ہموزن ہو جیسے مستعلن سے مفتعلن اور حتی المقدور اس تبدیلی مین اوزان صرفی کے تطابق کا خیال رکھتے ہین- انھین زحافات کے معنی سے ارکان مزاحف کے القاب بنجاتے ہین اور وہ بصیغہ مفعول یا افعل التفضیل یا مصدر ہوتے ہین-

الغرض یہان زحافات مفرد اور القاب ارکان مزاحف مفرد کا بیان کیا جاتا ہی جو کہ کل ستائیس[۲۷] اور دو[۲] حکم ہین سب ملا کر اونتیس[۲۹] ہین-

۱- **خبن** - رکن کا دوسرا حرف ساکن گرا دینا بشرطیکہ وہ حرف سبب خفیف کا ساکن ہو پس خبن جس رکن مین واقع ہو اوسکو مخبون کہتے ہین-

۲- **طی** - رکن کا چوتھا حرف ساکن ساقط کرنا بشرطیکہ وہ ساکن سبب خفیف کا ہو- طی جسمین آئے اوس رکن کا نام مطوی ہی-

۳- **قبض** - حرف پنجم ساکن رکن گرا دینا جو کہ سبب خفیف کا ساکن ہو- قبض والے رکن کو مقبوض کہتے ہین-

۴ **کف** - رکن کا ساتوان حرف گرادینا بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ اسکے رکن مزاحف کو مکفوف کہتے ہین۔ رکن کا حرف اول وسوم وششم سبب خفیف کا ساکن تمکو کہین نہ ملیگا جسکو تم گراسکو۔ علامۂ زمخشری کف کو وتد مین بھی جائز جانتے ہین اور ستفعلن کا نون کف سے گراتے ہین۔

۵ **قصر** - بیت کے عروض وضرب کے واسطے خاص ہی۔ رکن کا آخری ساکن گراکر اوس ساکن سے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کردینا۔ چاہیے وہ گراہوا ساکن رکن کا پانچوان حرف ہو چاہے وہ ساکن ساتوان مگر شرط ہی کہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ قصر والے رکن کو مقصور کہتے ہین۔

۶ **حذف** - یہ بھی عروض وضرب ہی مین آتا ہی۔ رکن کا آخری سبب خفیف بالکل اوڑادینا۔ خواہ وہ دونون حرف رکن کے تیسرے چوتھے اور پانچوین حرف ہون خواہ چھٹے اور ساتوین اسکے رکن مزاحف کا نام محذوف ہی۔

۷ **اضمار** - سبب ثقیل کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا دوسرا حرف ہو۔ جس رکن مین اضمار آتا ہی وہ مضمر کہلاتا ہی۔

۸ **عصب** - بصاد مہملہ۔ سبب ثقیل کے حرف متحرک دوم کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا پانچوان حرف ہو۔ عصب دار رکن کو معصوب کہتے ہین۔

خرم - یہ زحاف بیت کے شروع پر واقع ہوتا ہی خصوص مصرع اول مین۔ اسکا وقوع مصرع دوم کی ابتدا مین شاذ ہوتا ہی۔ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اس زحاف کو اونمین شامل کیا بلکہ اول رکھا جو اوائل مصاریع کے واسطے زحافات خاص ہین۔ مگر اخفش ہر جگہ جائز جانتا ہی اور مؤلف محقق کو مانتا ہی اس سبب سے کہ نصیر المحققین خلیل کے ہمزبان ہین۔ جو وتد مجموع کہ رکن کا پہلا جز واقع ہو اوس وتد سے پہلا متحرک نکال ڈالنا۔ کبھی یہ زحاف رکن خماسی مین آتا ہی اور کبھی ایسے رکن سباعی مین جسمین سبب ثقیل نہو اور کبھی ایسے سباعی مین جسمین سبب ثقیل ہو۔ ان تینون جگہ حسب تفصیل ذیل اسکے تین نام ہین۔

۹ **ثلم** - جو رکن خماسی کہ شروع بیت مین ہو اور اوس رکن مین جزو اول وتد مجموع ہو اوس

وتد مجموع سے پہلا حرف متحرک گرا دینا۔ ثلم والے رکن کو اثلم کہتے ہین۔

۱۰ **خرم** - برائے مہملہ بیت کے پہلے رکن سباعی کا پہلا جز اگر وتد مجموع ہو تو اوس وتد کا متحرک اول ساقط کرنا - مگر شرط ہے کہ اوس سباعی مین سبب ثقیل موجود نہو - یہ علت جس رکن مین آتی ہے اوسکا نام اخرم ہے۔

۱۱ **عضب** - بضاد معجمہ جو رکن سباعی بیت کے شروع پر ہو اور اوسمین سبب ثقیل بھی ہو اور اوسکا پہلا جز وتد مجموع ہو تو ایسے وتد مجموع سے متحرک اول اوڑا دینا - عضب دار رکن کا نام اعضب ہے

۱۲ **موفور** - اخرم کے مقابلے کا رکن جسمین خرم ممکن ہو اور نہ کرین - یہان رکن مقابل سے مراد ابتدا ہے - یہ ایک قسم کا حکم ہے زحاف نہین ہے۔

۱۳ **قطع** - یہ زحاف عروض اور ضرب کے واسطے مخصوص ہے - ایسے مقامات پر جو رکن واقع ہو اور اوس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو تو اوسکے ساکن کو گرا دینا اور اوس ساکن کے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا مگر شرط ہے کہ اوس وتد مجموع کے بعد پھر کوئی جز نہو جیسے مستفعلن و فاعلن وغیرہ - جس رکن مین یہ آتا ہے وہ مقطوع کہلاتا ہے - جن لوگون نے قطع کو مابین مصرع مانا ہے وہ محقق کے عمل سے غافل ہین۔

۱۴ **حذذ** - یہ بھی عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے - جس رکن مین وتد مجموع آخر رکن واقع ہو وہ پورا وتد اوڑا دینا بشرطیکہ اوسکے بعد پھر کوئی جز نہو - حذذ جس رکن مین ہو اوسکو احذ کہتے ہین۔

۱۵ **وقف** - یہ اواخر مصاریع کے واسطے مخصوص ہے - وتد مفروق کا متحرک دوم جو رکن کے آخر مین واقع ہو اوسکو ساکن کر دینا - اس صورت مین رکن کے آخر متوالی دو ساکن ہو جائینگے - وقف جس رکن مین ہو اوسکا نام موقوف ہے۔

۱۶ **کشف** - محقق طوسی نے بشین معجمہ اور سکاکی نے بسین مہملہ صحیح بتایا ہے - یہ بھی عروض و ضرب سے

خصوصیت رکھتا ہی۔ رکن کے آخر مین جو وتد مفروق ہو اور اسکے دوسرے متحرک کو نکال ڈالنا۔ کشف والے رکن کو بقولے مکشوف و بقولے مکسوف کہو۔ وقف و کشف کا اجتماع ایک شعر مین درست ہی۔

۱۷ **اصلم**۔ رکن کے آخر مین جو وتد مفروق ہو وہ سبب کا سا اوڑا دینا بشرطیکہ اوسکے بعد اور جز نہو۔ ایسے رکن کا نام اصلم ہی۔

۱۸ **تسبیغ**۔ جو سبب خفیف کہ عروض و ضرب مین رکن کی تمامی پر واقع ہوا وسکے متحرک و ساکن کے مابین ایک حرف ساکن بڑھا دینا۔ یہ تعریف اسواسطے کی ہی کہ ہمیشہ نون سے پیشتر ایسا ساکن بڑھانا چاہیے جس سے وہ نون غنہ ہو جائے خواہ میزان مین ہو خواہ موزون مین۔ صاحب معیار کا خاص منشا یہ ہی کہ نون غنہ مع ساکن ماقبل بمنزلہ یک حرف ہی اور خفیف ہی۔ جب بحر درازی مین غایت امکان کو پہونچ جائے جیسے مفاعیلن چار بار اور اوسکے آخر ایک ساکن اور بڑھایا جاے تو نون غنہ کے سوا ثقیل ہوگا کقولہ آنچہ در شعر متاخران ازین جنس یافتہ شود از قبیل عیوب بود و مانع خلط قافیہ بود انتہی کلامہ۔ جیسے نور العین واقف ؎ تلاش وصل این سیمین بران آخر گدایم کرد ÷ شدم مفلس ز فکر کیمیا آہستہ آہستہ ÷ کرد کی دال وزن سے باہر اور ثقیل معلوم ہوتی ہی۔ فارسی مین اسکا ارتکاب بہت کیا ہی اور اردو مین کم۔ بقیاس مؤلف تسبیغ بلا غنہ کی ممانعت مطلعے مین دونون مصرعون کے واسطے ہی اور غیر مطلع مین مصرع دوم کے واسطے۔ کیونکہ ایسی تسبیغ انھین مقامات پر مانع خلط قافیہ ہوگی جیسے فخر زمان ؎ بیا ای مہ کہ در گلبن نواے مرغ زار افتاد ÷ ز افغان دل بلبل صدا در مرغزار افتاد ÷ چو دل گل دید از شادی درون باغ جان بگشفت ÷ چو گل زر دید از خندہ سنان برروے خار افتاد ÷ مگر اولی یہ ہی کہ عروض یا ضرب مین کہین اس تعدی کے مرتکب نہون۔ الغرض جب رکن مین تسبیغ ہو اوسکو مسبغ بتشدید با کہتے ہین۔

۱۹ **اذالہ**۔ جو وتد مجموع کہ رکن کے آخر مین واقع ہو اوسکے متحرک اور ساکن کے درمیان مین ایک حرف ساکن اور ٹھونس دینا اور ظاہر ہو کہ سواے مفعولات کے باقی ارکان کے اواخر نون موجود ہین پس حروف علت کے سوا اور کوئی حرف تسبیغ و اذالہ مین ماقبل نون نہ بڑھانا

گرانی خریدنا ہی- یہ خیال موزون مین بھی رکھنا واجب ہی- جس رکن مین ازالہ آتا ہی وہ مذال کہلاتا ہی-

۲۰ ترفیل- جس عروض وضرب مین ایسا رکن ہو کہ اوسکی تمامی پر وتد مجموع ہو پس اوس وتد مجموع کے بعد ایسا ایک پورا سبب خفیف بڑھادینا جسکو وزن شعر مین کچھ دخل ہی نہو- مگر ہر جگہ اختیار نہین ابو الحسن فاعلن اور متفاعلن اور اوس مستفعلن مین جو متفاعلن سے بنا ہو جائز سمجھتا ہی اور نصیر الدین طوسی فاعلن مین جائز نہین سمجھتے بلکہ متفاعلن مین بھی وہ اوسوقت کہتے ہین جب کہ بحر کامل مربع ہو- فارسی مین یہ زحاف نادر الوقوع ہی اور اُردو مین کہین نام ونشان نہین- غضب ہی یا نہین کہ دو دو حرف اکٹھا بڑھا دیے جائین اور وزن بیچارے سے کچھ مطلب نہو یہ تو شعر کو گولی مارنی ہی- مین نے اپنے اُستاد سے عروض پڑھتے وقت کہا تھا کہ جناب یہ ترفیل کہین رفل سے نہ نکلا ہو جو ہندوستان مین بڑے تیر کی بندوق مشہور ہی- لطیفہ پیشکش- ترفیل والا رکن مرفل بتشدید فا ہی-

۲۱ تعریہ- تسبیغ اور ازالہ اور ترفیل سے رکن کو بچانا باوجودیکہ یہ تینون آسکتے ہون- اوس بچے ہوئے رکن کو معرّیٰ کہتے ہین- یہ ایک قسم کا حکم ہی زحاف نہین-

۲۲ خزم- بہر دو حرف منقوطہ- ہم تو ترفیل ہی کو روتے تھے لیکن اب یہ زحاف تو قیامت ہی اور قیامت بھی کون کہ کبریٰ- بقول محقق طوسی اس تغیر کو ارکان سے کچھ مطلب نہین بلکہ ابیات کی جان پر یہ ستم ٹوٹتا ہی- اسکے واسطے کوئی خاص بحر نہین خاص رکن نہین- ہان بیت کے شروع پر علی الخصوص مصرع اول کے آغاز پر ایک حرف متحرک یا انتہیٰ چار حرف اکثر دو سبب خفیف کے مثل خواہ مخواہ بڑھا دیتے ہین جو کہ وزن مین محسوب نہین ہوتے مگر بیت کے معنی بھی بغیر اونکے پورے نہین ہوتے جیسے ؂ حَیَازِیمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا + اچھا خاصہ ایک شعر معقد تھا بروزن مفاعیل مفاعیل + مفاعیلن مفاعیلن + اوسپر ایک چہار حرفی کلمہ ملاکر یون پڑھتے ہین- اُشْدُدْ حَیَازِیمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا +

ہزار پوچھو کہ اشد وکی سختیان کون جھیلیگا مگر عربون کو کچھ پروا نہین مزے مین اس تعدی پر او چھپتے ہین اسکا ترجمہ یہ ہی کہ مضبوط کر اپنی کمر موت پر کہ موت سے ملاقات کوئی دم مین ہوتی ہی تو ہی۔ اشدد کا ترجمہ مضبوط کر۔ پھر معنی سے کیونکر علحدہ ہوسکے۔ فارسی والے بھی کبھی ان کے قدم بقدم چل نکلتے ہین جیسے رودکی ؎ میانکش نازکک چو سایۂ موے ❊ گوئی از بید گر گسستے ❊ بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلات یا فعلن ہی اور میانکش کا میم آمین خزم ہی جو کہ وزن سے علحدہ ہی میانکش کے میم کو وزن مین شامل کر کے اوسکی یاے تحتانی کو مخلوطی نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ یاے مخلوطی زبان فارسی مین نہین آتی۔ خزم سے جس حرف یا جزیا رکن کو نظم مین بڑھائین اوسکا نام اخزم ہوتا ہے اردو مین یہ زیادتیان نصیب اعدا۔

۲۳ **تسکین**۔ جس مقام پر تین متحرک متوالی ایک جا ہوجائین خواہ ایک رکن کے ہون مثلاً مفتعِلُن یا فَعِلاتن مین۔ خواہ دو رکن کے جسطرح مفعولُ مَفاعیلن مین۔ پس درمیان والے متحرک کو ساکن کرلینا جیسے مثال اول و دوم کو مفعولن اور مثال سوم کو مفعولن مفعولن بنالینا مگر شرط ہی کہ جہان تسکین سے بحر بدلتی ہو یا کسی اور زحاف کا عمل چل سکتا ہو وہان تسکین نچاہیے مثلاً فعِلاتْ فاعلاتن کو تسکین دیکر اگر مفعول فاعلاتن کہو تو بحر رمل سے بحر مضارع ہوجائیگی۔ یہان نچاہیے۔ یا جیسے مفاعیل فعول مین تسکین دیکر مفاعیلن فاع کہو تو یہ عمل تخنیق ہی۔ یہان بھی تسکین نہ سمجھو۔ یا اگر شاعر نے کسی مقام پر تین متحرک متوالی کا التزام کرلیا ہو وہان بھی تسکین نچاہیے مثلاً کسی نے ایک نظم خاص اس وزن مین کہی ہو کہ مفتعلن مفعولن اور اوسمین مفتعلن کا التزام کیا ہو تو ایسے مقام پر مفتعلن مین تسکین دینے سے مفعولن ہوکر اوسکا التزام باطل ہوجائیگا۔ ایسے مقام پر بھی نچاہیے اور اگر بضرورت ہو بھی تو تین بار سے کم نہ کرنا چاہیے تاکہ فسخ التزام بخوبی ثابت ہوجائے۔ تسکین جس رکن مین ہو اوسکا نام مسکّن ہی بہ تشدید کاف اور یہ زحاف فارسی کے واسطے مخصوص اور محقق کی ایجاد ہی۔

۲۴ **تخنیق**۔ صاحب حدائق العجم کے نزدیک اسکا حرف دوم خاے معجمہ اور سوم نون ہی

لیکن علامہ نقشبند نے شرح خزرجیہ مین اسکا حرف دوم حاے حطی اور سوم باے موحدہ صحیح جانا ہی۔ بقول محقق طوسی و شارح خزرجیہ جب وتد مجموع رکن کے شروع پر ہو اور وہ رکن صدر یا ابتدا مین نہو بلکہ حشو یا عروض وضرب مین واقع ہو اور اوس رکن کے ماقبل ایک حرف متحرک ہو جس سے تین متحرک متوالی ہوجائین تو اوس وتد کے حرف اول کو ساکن کرنا۔ اس صورت مین تحبیق گویا وتد کے شروع حرف کی تعریف ٹھہری جو کہ ساکن ہوکر اپنے ماقبل متحرک سے مل گیا ہی۔ محمد ابن قیس کا قول ہی کہ جب خرم کو سواے صدر وابتدا کے اور کہین لائین تو اوسکا نام تحبیق ہی۔ مولف کے قیاس مین اصل الاصول سبکی تسکین ہی اور گویا اوسکی تین قسمین ہین ایک خود تسکین دوسری تحبیق تیسری تشعیث۔ زحافِ تسکین تو ہر جگہ اور دو دو رکن مین بھی اپنا عمل کرسکتا ہی اور تحبیق خاص دو رکن یعنی وتدِ مجموع ابتدائی اور رکن غیر ابتدائی مین اور تشعیث خبن کے بعد خاص عروض وضرب مین عامل ہی جسکا ذکر آیندہ زحافات مرکب مین آتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر ان تینون کا عمل دیکھو تو ایک ہی یعنی درمیانی حرف متحرک کو ساکن کرنا۔ الغرض تحبیق والے رکن کو بقولے محبق وبقولے مخنق بہ تشدید سوم کہتے ہین۔

۲۵ جدع۔ بعضون نے بدال مہملہ اور بعضون نے بذال معجمہ صحیح بتایا ہی۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہون تو اون سببون کو نکال ڈالنا۔ محقق طوسی نے اس زحاف کا نام نہین بتایا بلکہ ہر جگہ وہ اسکا ایک علحدہ نام مرکب رکھتے ہین یعنی مستفعلن مین مخبون احذ اور مفعولاتُ مین اصلم مقصور۔ لیکن جدع سے مفعولاتُ مین حرکت دوم وتد مفروق بحال رہتی ہی اور عمل محقق سے وہ حرکت بھی رفع ہوتی ہی اس سے ثابت ہوا کہ اصلم مقصور بقول محقق مفعولاتُ مین صحیح ہی۔ پھر اس سے یہ ثابت ہوا کہ جدع عروض وضرب کے واسطے مخصوص ہی۔ کیونکہ احذ ومقصور سواے آخر کے اور کہین نہین آتے۔ فروع کے بیان مین اسکی تصریح کیجائیگی۔ جس رکن مین یہ زحاف آئے اوسکا نام مجدوع ہی بمہملہ یا مجذوع ہی بمعجمہ۔

۲۶ رفع۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہون اون دونون مین سے

ایک سبب خفیف پورا نکال ڈالنا - مگر یہ زحاف وہان جائز ہی جہان اسکے باعث سے بحر دوسری نہو جائے - محقق علیہ الرحمہ نے اسی وجہ سے اسکو ترک کیا ہی - رفع جس رکن مین ہو اوسکو مرفوع کہتے ہین -

۲۷ عرج - جو وتد مجموع کہ رکن آخر کے آخر مین واقع ہو اوسکے متحرک دوم کو ساکن کر دینا اس صورت مین متوالی دو ساکن ہو جائین گے - یہ زحاف نصیر طوسی کا ایجادی ہی - ممکن تھا کہ ایسے مقام پر قطع کا زحاف لاتے اور اوسمین ایک ساکن اور بڑھاتے پس اگر اوس ساکن کو ازالہ کہتے تو قطع کے بعد سبب آخر رکن مین واقع ہوتا ہی اور اگر بنظر سبب اوس ساکن کو تسبیغ کہتے تو اصل رکن مین وتد مجموع موجود تھا - لہذا رفع التباس کے واسطے یہ تغیر انسب ہوا - یہ زحاف فارسی کے واسطے خاص ہی - عرج جس رکن مین ہو اوسکو اعرج کہتے ہین -

۲۸ طمس - جب وتد مجموع رکن عروض و ضرب کے آخر مین بعد سبب خفیف کے واقع ہو جیسے مستفعلن مین تو اوس وتد کا فقط ساکن بحال رکھنا باقی گرا دینا اس صورت مین متوالی دو ساکن ہو جائینگے - اسکے موجد بھی حضرت محقق ہین - اسکی وجہ بھی وہی ہی جو عرج کی تھی یعنی احذ کے بعد تسبیغ یا اذالہ کا التباس کیون ہو - فی زماننا بعض اکابر نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ طمس اسقاط عین است یا ہر دو سبب خفیف از فاع لاتن منفصل چون علاتن دور شد فا ماند فع بجایش آورند یہ عجب عمل ہی طمس تو اوس رکن مین ہوتا ہی جسکے آخر وتد مجموع ہو فاع لاتن مین تو وتد مفروق ہی اور وہ بھی آخر رکن نہین - وتد مجموع کے دو متحرک طمس سے گر جاتے ہین نہ کہ ایک وتد مفروق کا حرف متحرک اور چار حرف سببین خفیفین کے ملا کر پانچ حرف گرا دیے جائین - یہ محقق کی مراد او عبارت سے بالکل علحدہ ہی موجد تو اس زحاف کے محقق ہین پھر موجد کے خلاف کیونکر مانا جائیگا اور طرہ یہ کہ نہ اوسپر کوئی دعوی ہی نہ دلیل - الغرض اسکی تعریف وہی ہی جو کہ مؤلف نے پیشتر لکھی طمس والے رکن کو مطموس کہتے ہین - یہ زحاف بھی فارسی زبان کے واسطے خاص ہی -

۲۹ درس - جب عروض و ضرب مین وتد مجموع ایک سبب خفیف کے بعد واقع ہو اور

خبن واجب ہو تو پہلے اوسمین خبن کرنا بعدہ وتد کے ایک متحرک کو مع حرکت گرا دینا اور ایک متحرک کو ساکن کردینا۔ اس صورت مین یہان متوالی دو ساکن ہو جائینگے جیسے فاعلن مین خبن کیا تو فعِلن ہو گیا پھر اسکے عین متحرک کو مع حرکت گرایا تو فلُن متحرک الاوسط ہوا پھر لام کو ساکن کیا تو فلْن بسکون اوسط کو فاع سے تبدیل کرلیا۔ ممکن تھا کہ لام ہی کو مع حرکت گرا کر عین کو ساکن کر لیتے جب بھی فَعْن بسکون اوسط برابر فاع کے ہو جاتا پس اختیار ہی چاہو عین کو گراؤ چاہو لام کو ساقط کرو۔ اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف اور ہو تو اوس صورت مین پہلے حذف بھی واجب ہو گا۔ یہ زحاف بھی محقق کا ایجاد کیا ہوا ہے اور زبان فارسی کے واسطے مخصوص ہی۔ درس جس رکن مین آتا ہی اوس رکن کا نام مدروس کہلاتا ہی۔

قاعدۂ نہم زحافاتِ مرکب ملقبہ والقاب ارکان مرکب

زحافات مرکب ملقبہ وہ ہین جو دو دو یا زیادہ زحاف سے ترکیب پاتے ہین اور بعد ترکیب اونکا خاص ایک نام ہو جاتا ہی وہ تیئیس ۲۳ قسم کے ہین اور سات حکم ہین سب ملا کر تیس ۳۰ ہین یون۔

۱ **خرب** ۔ یہ اجتماع کف وخرم ہی۔ جب صدر مین یا صدر وابتدا دونون مین کوئی رکن واقع ہو اور اوسکے اول مین وتد مجموع اور جزو دوم وسوم اسباب خفیفہ ہون تو اوس رکن کا حرف ہفتم و اول گرا دینا۔ خرب جس رکن مین ہو اوسکا نام اخرب ہی۔ اگر ایسا رکن مزاحف درمیان مصرع ہو تو وہ اخرب نہین بلکہ دو کف کے مابین تجبیق ہی۔

۲ **شتر** ۔ بفتح اول وسکون ثانی۔ یہ قبض وخرم کا اجتماع ہی بشرطیکہ صدر وابتدا مین واقع ہو اسکی اور خرب کی ایک تعریف ہی مگر اسمین حرف پنجم و اول گرتا ہی۔ شتر والے رکن کو اشتر بفتح اول وثالث کہتے ہین۔ اگر یہ رکن مزاحف درمیان مصرع پایا جائے تو اوسکو اشتر نہ سمجھو بلکہ ایک مکفوف اور ایک مقبوض مین باہم تجبیق ہی۔

۳ **شکل** ۔ کف اور خبن کے اجتماع کا نام ہی۔ جب رکن کے جزو اول وسوم اسباب خفیفہ ہون تو تیسرے اور پہلے جز سے ساکنین کو گرا دینا شکل والے رکن کو مشکول کہتے ہین۔

۴۔ نحر۔ محقق کے عمل سے یہ اجتماع صلم وحذف ہی۔ یعنی جب رکن آخر کے آخر مین وتد مفروق واقع ہو اوسکو گرادینا پھر بقیۂ رکن سے ایک سبب خفیف آخر گرادینا۔ سیفی اسکو جدع اور کشف کا اجتماع سمجھتے ہین اگرچہ اونھون نے اسکی تصریح نہین کی مگر اونکے عمل سے یہی پیدا ہی لیکن یہ عمل رکن مین ترتیب وار نہین ہو سکتا اور محقق کا عمل علی الترتیب چل سکتا ہی۔ اسکے سوا سیفی اسقاط دو سبب خفیف اور اسکان تاے مفعولات بلا وقف کا نام جدع اور حرف ہفتم متحرک آخر وتد مفروق کے گرادینے کا نام کشف کہتے ہین اس صورت مین اجتماع نقیضین لازم آتا ہی یعنی کشف کا عمل حرف ساکن پر کیونکر چلیگا جب یہ عمل یہان نہ چلا تو نحر انکے اجتماع کا نام بھی غلط ہوگیا۔ بدین دلیل بھی عمل محقق کو ترجیح ہی۔ نحر جس رکن مین ہو اوسکو منحور کہتے ہین۔

۵۔ ربع۔ یہ طمس وحذف کے اجتماع کا نام ہی۔ یعنی جب وتد مجموع دو سبب خفیف کے درمیان مین آخر مصاریع پر واقع ہو تو پہلے اوسمین حذف کرنا پھر وتد مجموع کے دونون متحرکون کو گرادینا مگر اتنا سمجھو کہ خبن کا وجوب باطل ہوجائیگا اس لیے یون کیون نہین کہتے کہ رکن مذکور مین پہلے عمل خبن سے ساکن سبب اول گرایا پھر درس کے حکم سے وتد کا متحرک اول ساقط کیا اور اوسکے متحرک دوم کو ساکن کردیا پھر حذف کے عمل سے سبب آخرین نکال ڈالا۔ اس صورت مین خبن اور درس اور حذف ان تینون کے اجتماع کا نام ربع ٹھہریگا۔ ربع و اسلے رکن کو مربوع کہتے ہین۔ ربع کا لقب شمس ابن قیس نے رکھا ہی۔

۶۔ تشعیث۔ بقول زجاج ومحقق طوسی یہ اجتماع خبن وتسکین کا نام ہی۔ جب دو سبب خفیف کے درمیان مین وتد مجموع آجائے تو پہلے بعمل خبن ساکن سبب اول گرادینا پھر تین متحرک حاصلہ کے درمیانی حرف کو ساکن کردینا۔ اخفش کے قول سے یہان خرم ہوا ہی۔ لیکن چونکہ یہان وتد مجموع بعد سبب خفیف ہی اور خرم کے واسطے رکن کا جزو اول وتد مجموع ہونا شرط ہی بدین سبب یہ قول پایۂ اعتبار سے خارج ہی۔ قطرب کی راے مین یہ زحاف قطع ہی۔ لیکن چونکہ قطع کے واسطے رکن کا جزو آخر وتد مجموع ہونا شرط ہی اور یہان جزو آخر سبب خفیف ہی بدین وجہ

یہ رائے بھی سلیم نہین۔ خلیل کے قیاس مین وتد مجموع کا دوسرا متحرک ساقط ہوا ہی۔ لیکن چونکہ ایسا عمل کسی زحاف سے نہین ہو سکتا بدین سبب یہ قیاس بھی خارج از قیاس ہی۔ الغرض تشعیث وہی عمل کو سمجھنا چاہیے جو زجاج اور محقق کا قول ہی۔ تشعیث جس رکن مین آئے اوسکا نام مشعث بتشدید عین ہی۔ یہ بھی عروض و ضرب کے واسطے خاص ہی۔

۷ بتر۔ اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہین۔ جس رکن آخر کے آخر مین ایک سبب خفیف ہو اور سبب کے ماقبل متوالی وتد مجموع تو پہلے اوس سبب کو گرا دینا اوسکے بعد وتد کے ساکن کو گرا کر اوسکے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ شمس الدین فقیر اسکو جب اور خرم کا اجتماع سمجھے ہین یعنی جہان رکن مین وتد مجموع بعدہ علی التوالی سببین خفیفین ہون تو پہلے دونون سبب کو گرا دینا پھر وتد مجموع کے متحرک اول کو۔ اس صورت مین یہ زحاف صدر و ابتدا کے واسطے خاص ہو جائیگا اور سوائے مفاعیلن کے اور کسی رکن مین نہ آسکیگا۔ اور ایسا نہین ہی بلکہ یہ اخیر مصاریع مین پایا جاتا ہی اور وہ خود اسکو فعولن مین بھی بتاتے ہین۔ پس فعولن کے آخر دو سبب کہان ہین جو اوسمین جب ہو سکے جس سے یہ مرکب ہی۔ اسکے سوا جب کی تعریف بھی اسپر صادق نہ آئیگی کیونکہ وہ عروض و ضرب کے واسطے خاص ہی جیسا کہ آیندہ مذکور ہی۔ اور اگر اخیر ہی مین لاؤ تو خرم ابتدا کے واسطے مخصوص ہی جس سے یہ مرکب ہی اس صورت مین اجتماع نقیضین لازم آئیگا پس بہر صورت یہ قول غلط ہو گیا اور قول اول ہی معتبر رہا۔ بتر جس رکن مین ہو اوسکو ابتر کہتے ہین۔

۸ جب۔ حذف کے بعد پھر حذف کرنے کا نام ہی۔ یعنی جہان دو سبب خفیف رکن آخر کے آخر مین واقع ہون پہلے اخیر کا سبب گرا دینا اس سقوط کے بعد پھر ایک سبب خفیف آخر مین واقع ہوگا اوسکو بھی گرا دینا۔ اس تعریف سے یہ زحاف دو حذف کے باعث مرکب ٹھہرا۔ بقول بعض جہان دو سبب خفیف رکن کے آخر مین ملین اون دونون کو دفعۃً گرا دینا بدین وجہ یہ زحاف مفرد ہو گا۔ لیکن چونکہ یہ عروض و ضرب ہی مین پایا جاتا ہی اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ جب محذوف مرتین اور مرکب ہی۔ جب والے رکن کو مجبوب بجیم تازی کہتے ہین۔

۱۰ سلخ - یہ زحاف اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہی - جب رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف وتد مفروق کے بعد واقع ہون تو اون دونون کو نکال کر وتد کے حرف آخر کو ساکن کرنا بدین حساب فاع لاتن سے فاع بسکون آخر رہیگا اسکے مزاحف کو مسلوخ کہتے ہین - مگر در اصل دیکھو تو یہ جب اور وقف کا اجتماع ہی -

۱۱ ہتم - یہ اجتماع حذف و قصر ہی - یعنی جس رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف ہون تو پہلے ایک سبب کو بعمل حذف گرادینا پھر دوسرے سبب سے کہ اب آخر مین واقع ہوگا بعمل قصر ساکن آخر کو گراکر اوسکے متحرک ماقبل کو ساکن کرنا - ہتم جس رکن مین ہوا وسکو اہتم کہتے ہین محقق طوسی اسی زحاف ہتم کا زلل اور اسی مزاحف اہتم کا ازل نام بتاتے ہین - کما قال این محذوف مقصور است و بعضے متاخران این را ازل نام نہادہ اند - اس صورت مین اہتم کی کچھ اصل ہی نہ ٹھہری -

۱۲ زلل - یہ اجتماع ہتم و تحبیق ہی - یعنی جس رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف سے پیشتر ایک وتد مجموع ہو تو پہلے سبب آخر گرانا پھر سبب اول سے ساکن گراکر اوسکے متحرک کو ساکن کرنا بعدہ بعمل تحبیق وتد مجموع کے متحرک اول کو بسبب کفِ ماقبل و توالی سہ حرکات ساکن کرنا - یہ عمل تو بلا شک محقق کا ہی لیکن یہ نام اونکا بتایا ہوا نہین وہ اسکے رکن کا نام مجبق ازل بتاتے ہین کیونکہ وہ اہتم ہی کو پہلے ازل کہہ چکے ہین - بعضے اسکو ہتم و خرم کا اجتماع سمجھتے ہین اور صریح غلطی پر ہین کیونکہ ہتم ہمیشہ عروض و ضرب کے واسطے خاص ہی اور خرم ہمیشہ صدر و ابتدا کے لیے مخصوص ہی پس دونون کیونکر یکجا ہو سکین گے جیسے کوئی انسان کا سر پاؤن کے موزون پر جوڑا چاہے اور اوسکا نام آدمی رکھے تو سارا دھڑ کہان جائیگا - مؤلف مستہام کے قیاس مین عمل محقق بہت صحیح ہی - ظاہر ہی کہ رکن اہتم ہمیشہ رکن مکفوف کے بعد آتا ہی اس صورت مین کف کے اخیر اور ہتم کی ابتدا مین باہم تحبیق کرکے اوسکا نام زلل رکھہ سکتے ہین - الغرض جس رکن مین زلل ہو اوسکو ازل کہتے ہین -

۱۲ **شترم** - یہ اجتماع قبض وثلم ہی - یعنی جس رکن صدر وابتدا مین پہلے وتد مجموع اور پھر ایک سبب خفیف ہو تو اوسکے ساکن سبب کو نکال ڈالنا پھر وتد کے متحرک اول کو ساقط کرنا - اگر اولٹ کر عمل کرین یعنی پہلے ثلم کرین جیسا لوگون نے کیا ہی تو پانچوان حرف ساکن سبب کا نہ مل سکیگا جسکو بعمل قبض گرائین یہ نکتہ قابل غور ہی ہم نے ہر جگہ اسطرح کا خیال رکھا ہی - یہی صورت اگر صدر وابتدا کے سوا کہین اور پائی جائے تو اوسکو ثلم نہ کہو بلکہ قبض ماقبل کی وجہ سے تخنیق ہوگی - شترم والے رکن کو اشترم کہتے ہین -

۱۳ **خبل** - بہر دو حرف یک یک نقطہ - یہ اجتماع طی وخبن کا نام ہی - یعنی جس رکن مین جزو اول و دوم اسباب خفیفہ ہون تو پہلے چوتھا ساکن سبب گرا دینا پھر دوسرا ساکن سبب ساقط کرنا - جس رکن مین خبل آئے اوسکو مخبول کہتے ہین -

۱۴ **عقل** - یہ اجتماع عصب وقبض ہی - یعنی جس رکن مین پہلے وتد مجموع ہو پھر (سبب ثقیل پھر سبب خفیف) یعنی فاصلہ صغریٰ ہو تو پہلے اوس رکن کے حرف پنجم کو بعمل عصب ساکن کرنا پھر اوسی کو بعمل قبض گرا دینا - عقل والے رکن کا نام معقول ہی -

۱۵ **نقص** - بصاد مہملہ - یہ اجتماع عصب وکف ہی - جس رکن مین عقل آسکتا ہو ویسے رکن کا حرف ہفتم ساکن سبب خفیف گرا دینا - نقص والے رکن کو منقوص کہتے ہین -

۱۶ **قطف** - یہ اجتماع عصب وحذف کا نام اور اواخر مصاریع کے واسطے ہمیشہ مخصوص ہی - جس رکن مین پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو اور ایسا رکن عروض وضرب مین واقع ہو تو پہلے سبب ثقیل کا حرف دوم ساکن کرنا پھر سبب خفیف آخر بالکل گرا دینا - قطف جس رکن مین ہو اوسکو مقطوف کہتے ہین -

۱۷ **قصم** - یہ عصب بصاد مہملہ اور عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام ہی اور اوائل مصاریع کے واسطے مخصوص ہی - یعنی جو رکن کہ صدر وابتدا مین واقع ہو اور اوسکے شروع پر وتد مجموع پھر سبب ثقیل بعدہ سبب خفیف ہو تو رکن مذکورہ کا پہلا حرف نکال ڈالنا پھر اوسکے سبب ثقیل کے حرف دوم کو ساکن کرنا - قصم والے رکن کو اقصم کہتے ہین -

۱۸ جمم - یہ عقل اور عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام ہے جس رکن میں پہلے وتد مجموع بعدہ سبب ثقیل اسکے بعد سبب خفیف ہو تو اوسکے حرف پنجم کو ساکن کرکے نکال ڈالنا پھر حرف اول متحرک کو ساقط کرنا بشرطیکہ وہ رکن صدر وابتدا یا ایک مین واقع ہو - جمم جس رکن مین ہو اوسکو اجم کہتے ہین -

۱۹ عقص - یہ نقص بصاد مہملہ وعضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام اور صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہے - جس رکن مین پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو تو اوسکے حرف پنجم کو ساکن کرنا اور حرف ہفتم واول کو ساقط کرنا جس رکن مین عقص واقع ہو اوسکو اعقص کہتے ہین -

۲۰ وقص - یہ اضمار وخبن کے اجتماع کو کہتے ہین - یعنی جس رکن مین پہلے سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو پھر وتد مجموع تو اوس رکن کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا اور بعد اسکان اوسکو گرا دینا جس رکن مین وقص آتا ہے وہ موقوص کہلاتا ہے -

۲۱ خزل - یہ اضمار وطی کے اجتماع کا لقب ہے - یعنی پہلے جس رکن مین فاصلۂ صغریٰ ہو پھر وتد مجموع تو اوس رکن کے متحرک دوم کو ساکن کرکے رکن کے چوتھے ساکن کو ساقط کرنا - خزل والا رکن مخزول کہلاتا ہے -

۲۲ خلع یا تخلیع - یہ اجتماع خبن وقطع ہے اور عروض وضرب کے واسطے مخصوص ہے - جس رکن کی ابتدا مین ایک سبب خفیف ہو یا دو سبب خفیف اور اوسکے بعد وتد مجموع ہو تو اوسوقت یون سمجھو کہ سبب خفیف کے ساکن کو یا پہلے سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا پھر وتد مجموع کا ساکن گرا کر ماقبل ساکن مذکورہ مسقطہ کو ساکن کر دینا - جس رکن مین یہ زحاف آتا ہے وہ مخلوع کہلاتا ہے یا مخلّع بتشدید لام - خلع کا زحاف جدید ہے - لیکن بتحقیق محقق مخلّع فرع کا نام ہے نہین وزن کا نام ہے اسکا ذکر وزن یازدہم عربی بحر بسیط مین آیندہ کیا جائیگا -

۲۳ حجف - اول جیم تازی دوم حاے حطی - یہ اجتماع حذف وحذذ ہے اور اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہے - جس رکن عروض وضرب مین ایک وتد مجموع دو سبب خفیف کے درمیان مین ہو تو پہلے اوسکا سبب آخر گرا دینا پھر وتد مجموع کہ آخر مین ہو جائیگا پورا ساقط کرنا - بعضون کا مقولہ ہے

کہ پہلے خبن سے سبب اول کا ساکن گرانا اس سقوط سے رکن کی ابتدا میں فاصلۂ صغریٰ باقی لگیگا وہ فاصلے کا فاصلہ پورا اڑادینا۔ یہ عمل بے اصل محض ہی کیونکہ فاصلۂ صغریٰ کے سقوط کا کوئی حکم عروض میں نہین ہی۔ الغرض یہ زحاف بھی جدید ہی اور جس رکن مین آتا ہی وہ مجحوف کہلاتا ہی۔

۲۴ **مکانفہ**۔ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون خواہ ایک رکن کے جیسے مفاعیلن مین عیلن یا مستفعلن مین مستف خواہ دو رکن کے جیسے فاعلاتن فاعلاتن کا درمیانی۔ تن فا۔ اگر ان دونون سببون کے دونون ساکنون کو گرادینا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونون ساکنون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونون ساکنون مین ایک کو گرادینا اور ایک کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو توان تینون حکمون کا علحدہ علحدہ نام مکانفہ ہی۔ عبداللہ خزرجی اس حکم کے قائل ہین۔ کَمَا شَرَحَ فِیْ مِیْزَانِ الْاَفْکَارِ اور نصیرالدین طوسی اس حکم کے قائل نہین ہین کَمَا صَرَّحَ فِیْ مِعْیَارِ الْاَشْعَارِ۔ الغرض مکانفہ ایک حکم کا نام ہی زحاف کا نام نہین۔

۲۵ **معاقبہ** جب دو سبب خفیف کے دو ساکن متوالی تمکو ملین جیسے مکانفہ مین ملے تھے اور ان دونون ساکنون کو گرادینا ساتھ ہی جائز نہوا و سوقت غور کرو کہ دونون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہی یا نہین۔ اگر دونون کی بحالی جائز ہوئی اور ساتھ ہی دونون مین سے ایک کا سقوط بھی جائز ہوا تو اسی طرح کے ثبوت و سقوط معًا کا نام معاقبہ ہی۔ مثلاً تم کو اختیار ہی کہ مفاعیلن کے اسباب کے ساکنون کو نہ گراؤ اور مفاعیلن سالم کہو اور پھر یہ بھی ساتھ ہی اختیار ہی کہ مفاعیلن کو خواہ مفاعیلُ بضم لام قائم رکھو خواہ مفاعلن بحذف یا۔ الغرض معاقبہ بھی حکم کا نام ہی زحاف کا نام نہین۔

۲۶ **مراقبہ**۔ جب سببین خفیفین کے متوالی دو ساکن تمکو ملین جیسے معاقبہ مین ملے تھے اور ان دونون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز نہو تو بیشک ایک کا سقوط جائز ہوگا اور ایک کی بحالی واجب ہوگی۔ پس ایسے دو ساکنون مین ایک کے سقوط اور ایک کے ثبوت معًا کا نام

مراقبہ ہے۔ مثلاً مفاعیلن سے اگر یاے تحتانی بعمل قبض گرائی جائے تو نون بحال رہیگا اور اگر نون بعمل کف گرایا جائے تو یاے تحتانی بحال رہیگی۔ یہ حکم مراقبہ ہی کا زور ہے جس سے مفاعیلن مین ساتھ ہی کف وقبض اور ارکان فاعلاتن فاعلاتن مین درمیان ساتھ کف وخبن نہین آسکتے۔ مراقبہ بھی زحاف نہین بلکہ حکم کا نام ہے۔

فائدہ ۔ مکانفہ بحر سریع ۔منسرح ۔بسیط ۔ اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے ۔ معاقبہ بحر منسرح ۔ رمل وفر ہزج ۔خفیف ۔مجتث ۔طویل ۔ کامل اور مدید مین واقع ہوتا ہے ۔ مراقبہ بحر مضارع ۔مقتضب ۔ ہزج ۔ قریب ۔طویل اور وافر مین وارد ہوتا ہے ۔

۲۷ **صدر** ۔ جو رکن کہ بسبب معاقبہ مخبون ہوجائے جیسے فاعلاتن فعلاتن بنجائے ۔ پس صدر زحاف کا نام نہین بلکہ مزاحف کا نام از روے حکم ہے ۔

۲۸ **عجز** ۔ جو رکن کہ بسبب معاقبہ مکفوف ہوجائے جیسے فاعلات فاعلاتن ۔ یہ بھی حکماً مزاحف کا نام ہے زحاف کا نام نہین ۔

۲۹ **طرفین** ۔ وہ رکن جو بعمل معاقبہ مشکول ہوجائے جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن ۔ یہ بھی زحاف کا نام نہین بلکہ از روے حکم مزاحف کا نام ہے ۔ طرفین مین دونون طرف سے ایک ایک ساکن سبب خفیف کا اول وآخر گرجاتا ہے ۔ گویا معاقبہ دونون طرف اپنا عمل کرتا ہے ۔

۳۰ **بری** ۔ وہ رکن جسمین عمل معاقبہ ہوسکتا ہو اور وہ اوس عمل سے بچ جائے ۔ مثلاً مفاعیلن کو مفاعلن بعمل قبض یا مفاعیلُ بعمل کف کرسکتے تھے مگر نہ کیا اور اوس سے بری رکھا ۔

فائدہ جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سلمہ اللہ نے زحافات کو نہایت حسن اختصار سے چند اشعار مین قلمبند کیا ہے وہ یہان لکھے جاتے ہین ۔ کہین کہین انکا عمل بھی مندرج ہے یہ وہی زحاف ہین جنکی تعریف ہم صدر مین لکھ چکے ۔ کَمَا فَصَّلْتُ ۔

زحافات مسکن مفرد

حرکت کو یہ پانچ کرتے ہین وقف	عرج ۔ اضمار ۔عصب ۔تسکین ۔ وقف و		

زحافاتِ مزید		
رکن مین ہین زیادتی کی دلیل		خزم و اسباغ - اذالہ و ترفیل
زحافاتِ مسقط		
مسقط ساکن خفیف ہین صاف	ق	خبن و طیّ - قبض و کف - یہ چار زحاف
صورتِ لف و نشر سمجھو تم		دوسرا چوتھا پنجم و ہفتم *
اول رکن اگر خفیف ہون دُو		رفع - سے اک خفیف ساقط ہو
فاعلاتن مین ہو جو - سلخ - و وقوع		گرین اوسکے سبب - رہے مجموع
حذف - جب رکن مین ورود کرے		آخرِ رکن سے خفیف - گرے
قطع مجموع مین خفیف مین قصر	ق	پر ہے انکا - عروض و ضرب مین حصر
اِن کے آنے سے دونون جائین گر		حرکتِ قبل - و - ساکنِ آخر *
رکن کامل مین ہو جو - وقص - ذیل		دور ہوجاے - حرفِ تاے ثقیل
رکن وافر مین - عقل - اگر آئے		صاف - لام ثقیل - گر جائے
آخرِ رکن طمس - آتا ہے -		عین و لام علن - گراتا ہے -
رکنِ اول مین - اولِ مجموع	ق	ہو - ثلثہ زحاف - سے مقطوع
عصب وافر مین ہے - ہزج مین خرم		متقارب مین - ثلم - اے ذی شرم *
آخرِ رکن سے کرے - مقطوع		صلم مفروق - تو - حذذ مجموع
مسقطِ فاصلہ - ہے - جحف - کی ذات		کشف - اسقاط تاے مفعولات
زحافاتِ مرکب		
رکن مین - جمع عصب و کف - ہے نقص		کہتے ہین - جمع عضب و نقص - کو - عقص
کہتے ہین عصب و عضب - کو - قصم		عضب و عقل - ایک رکن مین ہے - اجم
قطف اجماع عصب و حذف - کو جان		خرب - اجماع خرم و کف - پہچان

ہمد گر عصب و قبض ہین معقول	اور۔ اجماع خبن و کف مشکول
حذف و طمس ایک رکن مین مربوع	صلم و قصر ایک رکن مین مجدوع
خبن و طی خبل ہتم و خرم۔ ازل	جمع اضمار و طی کو کہ۔ اخزل
جان تشعیث۔ جمع خبن و سکن	اور منحور۔ صلم و حذف سے رکن
ثلم و قبض۔ ایک رکن مین۔ اثرم	حذف و قصر۔ ایک رکن مین۔ اہتم
رکن مین۔ جمع خرم و قبض ہے شتر	ق رکن مین۔ جمع خرم و جب ہے۔ بتر
فاعلاتن مین۔ پھر فعولن مین	بتر۔ اجماع حذف و قطع کہین
بحر۔ تخلیع۔ خبن و قطع کو جان	یہ مرکب زحاف۔ ہین پہچان

قاعدۂ دہم فروع مفرد و مرکب ہر رکن مع القاب

دسون ارکان کی مفرد و مرکب فرعین ملا کر ایک حساب سے اکیانوے ۹۱ اور ایک حساب سے ستانوے ۹۷ ہین۔ اسمین یہ بھی بیان کیا جائیگا کہ کس بحر کی کون فرع ہے اور کس زبان و مقام کی ہے۔

فعولن کی آٹھ فرعین مستعمل ہین یون (۱) فعولُ بضم آخر یہ مقبوض ہے (۲) فَعْلُن یہ اثلم ہے فعولن کا متحرک اول گرایا تو عولن رہا۔ پھر عولن غیر مستعمل کو لفظ مستعمل صرفی یعنی فعلن بسکون عین سے تبدیل کیا کہ وزن مین اوسی کے برابر ہے حتی الوسع عروضی یہی کرتے ہین۔ ہم ہر جگہ یہ عمل نہ بتائینگے یہ فرع صدر و ابتدا کے لیے خاص ہے۔ اگر اور کہین واقع ہو تو وہان قبض ماقبل کے باعث سے تحقیق سمجھو۔ (۳) فَعْلُ یا فاعِ بسکون دوم و حرکت اول و سوم اثلم مقبوض ہے جسکا نام اثرم ہے اور اوائل مصاریع کے واسطے خاص ہے۔ اگر اور کہین آئے تو حرکت ماقبل کے سبب سے مقبوض محقق اوسکا نام ہوگا۔ فافھم۔ یہ تینون فروع بحر طویل و متقارب مین اکثر واقع ہوتی ہین (۴) فعولْ بسکون لام یہ مقصور ہے۔ (۵) فعل بحرکت عین محذوف۔ (۶) فع یا فل۔ محذوف مقطوع یعنی ابتر ہے۔ تینون فروع اخیر عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہین۔ یہ تینون فرعین بحر متقارب مین آتی ہین (۷) فعولان مسبغ ہے بشرط غنہ اور فارسی کے واسطے خاص

اور متقارب مین آتی ہی۔ (۸) فاع فعولن کی فرع مقصور مجبق محقق نے نہین بتائی مگر رکن ما قبل متحرک الآخر کے باعث سے تین متحرک متوالی ہو کر تجبیق کا زحاف آنے سے یہ فرع بنجائیگی اور عروض وضرب ہی مین خاص ہوگی بشرطیکہ اوس فرع کا حرف آخر ساکن ہو۔

فاعلن کی گیارہ فرعین ہین (۱) فعلن بتحریک دوم مخبون ہی۔ یہ بحر مدید اور بسیط اور غریب مین آتی ہی (۲) فعلن تبسکین دوم مقطوع بحر بسیط وغریب کے واسطے آخر مصاریع مین خاص ہی (۳) فعلن بسکون حرف دوم اگر اواخر مصاریع مین نہو تو مخبون مسکن ہی اور عربی وفارسی مین بحر متدارک سے خصوصیت رکھتی ہی (۴) فاعلان یہ مذال ہی (۵) فعلان بتحریک دوم مخبون مذال (۶) فعلان بسکون دوم مخبون مسکن مذال خاص بزبان فارسی مدید وبسیط وغریب سے خصوصیت رکھتی ہی۔ آخر کی تینون عروض وضرب کی فرعین ہین (۷) فاعلاتن اخفش کے قول سے مرفل (۸) فعلاتن اخفش کی راے مین مرفل مخبون اور غریب کے واسطے دونون عروض وضرب مین خاص ہین (۹) فعل بسکون دوم وسوم یا فاع بسکین آخر بقول فراء احذ مذال اور بحر بسیط کے واسطے عروض وضرب مین خاص ہی۔ مگر فقیر کے قیاس مین اسکو احذ مسبغ کہنا چاہیے کیونکہ حرف ساکن اب سبب مین بڑھا ہی وتد مین زیادہ نہین ہوا علن تو حذذ سے ساقط ہو چکا وتد کہان سے آئیگا (۱۰) فعل بحرکتین اوائل مخلع (۱۱) فع یہ احذ ہی (۱۲) مفعولن مرفل مخبون مجبق۔ محقق کو مانیے تو یہان ترفیل ندارد اخفش کو معتبر جانیے تو تسکین بالاے طاق۔ لہذا یہ فرع طرفین سے غلط ہی۔

مفاعیلن کی فرعین ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے پندرہ اسطرح ہین (۱) مفاعلن یہ مقبوض ہی (۲) مفاعیلُ بضم آخر مکفوف ہی۔ دونون ہزج وطویل ومضارع مین آتی ہین (۳) فعولن محذوف ہی اور طویل وہزج کے واسطے عروض وضرب مین خاص اور کل زبان عربی مین آتی ہین (۴) مفاعیلان مسبغ بشرطیکہ اور آخر مصاریع ہزج مین آتی ہی (۵) فعولان یا مفاعیل بسکون آخر مقصور عروض وضرب ہزج ومضارع مین آتی ہی

(۶) فعول بسکون آخر اثتم ہی اور بقول محقق ازل (۷) فعل بفتحتین مجبوب ہی اور دونون ہزج و مضارع کے اواخر مصاریع کے واسطے مخصوص (۸) مفعولان یہ محقق مسبغ ہی (۹) فعلان بسکون دوم یا مفعول بسکون آخر مجبق مقصور ہی (۱۰) فعلن بسکون دوم مجبق محذوف ہی (۱۱) فاع ازل اور بقول محقق طوسی مجبق ازل ہی (۱۲) فع یہ ابتر ہی اور بقول محقق مجبق مجبوب۔ یہ سب فرعین ہزج اور مضارع اور قریب مین بزبان فارسی آتی ہین (۱۳) مفعولن اگر صدر و ابتدا مین ہو تو اخرم ہی اور بزبان عربی و فارسی ہزج مین آتی ہی اور اگر سواے اوائل مصاریع کے اور کہین ہو تو مجبق ہی اور ہزج اور قریب اور مضارع مین بزبان فارسی آتی ہی (۱۴) فاعلن اشتر ہی بشرطیکہ آغاز مصاریع پر واقع ہو اور بزبان عربی و فارسی ہزج و مضارع مین آتی ہی اور سواے صدر و ابتدا مجبق مقبوض کہلائیگی اور بزبان فارسی ہزج و مضارع و قریب مین آئیگی (۱۵) مفعول بحرکت آخر اگر مصرعون کے آغاز پر ہو تو اخرب ہی اور بزبان عربی و فارسی ہزج و مضارع مین آتی ہی اور اگر سواے آغاز اور کہین ہو تو مجبق مکفوف ہی اور بزبان فارسی ہزج اور مضارع اور قریب سے خصوصیت رکھتی ہی۔

فاعلاتن مجموعی کی فرعین ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے سترہ ہین (۱) فعلاتن بحرکت دوم مخبون (۲) فاعلات بحرکت ششم مکفوف (۳) فعلات بحرکت دوم و پنجم مشکول۔ یہ تینون رمل و مدید و خفیف و مجتث مین آتی ہین (۴) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور اور مدید و رمل کے لیے مخصوص ہی (۵) فعلان یا فعلات بحرکات دوم و سکنات آخر مخبون مقصور ہی اور رمل کے واسطے مخصوص (۶) فاعلن محذوف (۷) فعلن بحرکت دوم مخبون محذوف ہی دونون رمل و مدید و خفیف مین آتی ہین (۸) فعلن بسکون دوم ابتر ہی اگر خبن واجب نہو اور مدید اور رمل مین آتی ہی اور جب اس فرع کو بعد وجوب خبن مشعث محذوف یا مخبون محذوف مسکن کہو تو رمل اور خفیف اور مجتث کے واسطے بزبان فارسی خاص ہوگی اور گویا ایک فرع بڑھجائیگی (۹) فاعلیان مدید کے مخالف

مسبغ ہی اور عروض وضرب کے لیے خاص (۱۰) فعلیان بحرکت دوم و دو تحتانی مخبون مسبغ ہی۔ دونون اواخر رمل آتی ہین (۱۱) مفعولن مشعث ہی خفیف اور مجتث مین آتی ہی۔ یہ سب عربی زبان کے واسطے مخصوص ہین اور کبھی فارسی مین بھی مستعمل (۱۲) مفعولان مخبون مسکن مسبغ ہی خواہ یون کہو کہ مشعث مسبغ ہی (۱۳) فعلان بسکون دوم مشعث مقصور ہی اور رمل وخفیف ومجتث مین اواخر مصارع آتی ہین (۱۴) فعول بسکون آخر یہ مخبون محذوف اعج ہی (۱۵) فعل بحرکت دوم مخبون محذوف مقطوع ہی (۱۶) فاع یہ محذوف مطموس یا مخبون محذوف مدروس ہی (۱۷) فع یہ محذوف احذ یعنی مجحوف یا مخبون محذوف مطموس ہی۔ یہ چارون رمل اور مجتث مین آتی ہین۔ اور چھوُن فارسی زبان کے واسطے خاص ہین۔

فاع لاتن مفروقی کی سات فرعین ہین (۱) فاعلات بحرکت آخر مکفوف ہی اور مضارع مین بزبان عربی وفارسی آتی ہی اور متشاکل مین بزبان فارسی آسکتی ہی (۲) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور ہی (۳) فاعلن محذوف ہی (۴) فعلن بسکون دوم اہتم ہی (۵) فاع بسکون آخر مجبوب موقوف ہی (۶) فع مجبوب مکشوف ہی۔ اخیر کی پانچون فرعین بحر مضارع اور قریب مین بزبان فارسی آتی ہین (۷) فاعلیان بدو یاے تحتانی وحرکت چہارم مسبغ ہی اور بزبان فارسی مضارع مین آتی ہی۔

مستفعلن مجموعی کی چودہ فرعین ہین (۱) مفاعلن مخبون (۲) مفتعلن مطوی (۳) فَعِلَتن بچہار حرکت مخبول ہی۔ تینون بحر بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین (۴) مفعولن مقطوع خاص بہ اواخر (۵) فعولن مخبون مقطوع یا بقول مخلّع۔ دونون اخر بحر بسیط اور رجز مین آتی ہین (۶) مستفعلان مذال (۷) مفاعلان مخبون مذال (۸) مفتعلان بحرکات اول وسوم وچہارم وپنجم مطوی مذال (۹) فعلتان بچہار حرکت مخبول مذال یہ چارون بحر بسیط کے اواخر کے لیے خاص ہین جبکہ رکن مستفعلن آخر مصراع واقع ہو (۱۰) فعل بحرکتین احذ مخبون ہی اور بحر رجز ومنسرح مین آتی ہی اور یہ سب عربی زبان کے واسطے خاص ہین

(۱۱) مفعولان اعرج ہی اور رجز و بسیط مین آتی ہی اور جب یہی فرع مطوی مسکن مذال کہلاتی ہی تو بحر رجز اور سریع اور منسرح مین بزبان فارسی آتی ہی (۱۲) فاع اخذ مقصور ہی (۱۳) فع اخذ محذوف ہی۔ دونون منسرح مین آتی ہین اور یہ سب فارسی کے واسطے مخصوص ہین (۱۴) فاعلن مجوع ہی۔ بزبان فارسی صدر مین پائی گئی ہی مگر چارون جگہ درست ہی۔

مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین (۱) مفاعلن مخبون یہ بحر خفیف اور مقتضب ومجتث مین آتی ہی (۲) فعولن مخبون مقصور عروض وضرب بحر خفیف مین آتی ہی (۳) مستفعل بحرکت آخر مکفوف (۴) مفاعل بحرکت آخر مشکول ہی۔ یہ دونون بحر خفیف ومقتضب مین مستعمل ہین اور سب زبان عربی مین آتی ہین خاص زبان فارسی کے واسطے اسکی کوئی فرع نہین ہی۔

مفعولاتُ بضم آخر کی پندرہ فرعین ہین (۱) فعولات بحرکت آخر مخبون ہی (۲) فاعلات بحرکت آخر مطوی۔ دونون منسرح ومقتضب مین آتی ہین (۳) فعلات بحرکت دوم وپنجم مخبول اور منسرح مین مستعمل (۴) مفعولان یا مفعولات بوقف آخر موقوف (۵) فعولان مخبون موقوف (۶) مفعولن مکشوف (۷) فعولن مخبون مکشوف۔ یہ چارون سریع ومنسرح کے اواخر مستعمل (۸) فاعلات بوقف آخر یا فاعلان مطوی موقوف (۹) فاعلن مطوی مکشوف (۱۰) فعِلن بحرکت دوم مخبول مکشوف (۱۱) فعْلن بسکون دوم صلم ہی یا یون کہو کہ مخبول مکشوف مسکن ہی۔ مگر جب اسکا یہ نام رکھو گے تو فارسی کے واسطے خاص ہوگی اور سریع مین آئیگی۔ یہ چارون سریع مین آتی ہین اور یہ سب زبان عربی کی فرعین ہین (۱۲) فعِلان یا فعِلات بحرکات دوم و وقف واخر مخبول موقوف ہی اور سریع مین آتی ہی (۱۳) فعْلان بسکون دوم مخبول موقوف مسکن اور سریع مین آتی ہی (۱۴) فاع بسکون آخر اصلم مقصور (۱۵) فع اصلم محذوف۔ یہ دونون سریع ومنسرح مین آتی ہین۔ یہ سب فارسی زبان سے مخصوص ہین۔

مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین (۱) مفاعیلن یہ معصوب ہی (۲) مفاعلن معقول (۳) مفاعیل بحرکت آخر منقوص (۴) فعولن مقطوف (۵) مفتعلن عضب (۶) مفعولن اقصم

(٧) فاعلن احذ (٨) مفعول بحرکت آخر اعقص ہے۔ یہ سب بحر وافر مین آتی ہین اور عربی کی فرعین ہین مگر انمین کی دو یعنی معصوب اور مقطوف فارسی مین بھی مستعمل ہین۔

متفاعلن کی پندرہ فرعین ہین (١) مستفعلن مضمر ہے (٢) مفاعلن موقوص (٣) مفتعلن مخزول (٤) فعلاتن بحرکت دوم مقطوع (٥) مفعولن مضمر مقطوع (٦) فعلن بحرکت دوم احذ (٧) فعلن بسکون دوم مضمر احذ (٨) متفاعلان مذال (٩) مستفعلان مضمر مذال (١٠) مفاعلان موقوص مذال (١١) مفتعلان بحرکت چہارم مخزول مذال (١٢) متفاعلاتن مرفل (١٣) مستفعلاتن مضمر مرفل (١٤) مفاعلاتن موقوص مرفل (١٥) مفتعلاتن بحرکت چہارم مخزول مرفل۔ یہ سب بحر کامل مین خاص ہین اور بزبان عربی آتی ہین اور انمین کی سات فرعین یعنی مضمر و مقطوع و احذ و احذ مضمر و مرفل و مذال و موقوص فارسی مین بھی مشترک ہین۔

قاعدۂ یازدہم تعریف و اقسام تقطیع

تقطیع کے معنی پارہ پارہ کرنا۔ اسکی دو قسمین ہین۔

ایک تقطیع غیر حقیقی۔ وہ ہے کہ تقطیع تو ہوجاے مگر اوسکے ارکان کی تالیف سے کسی بحر کا پتا نہ لگے مثلاً ع کرون حمد پروردگار قدیر * کی تقطیع یون کرین۔ کروحم فعولن د پرورد مفاعیل گارے قدیر مستفعلان۔ پس یہ فعولن مفاعیل مستفعلان۔ کوئی بحر نہین اور کسی دائرے کے مطابق نہوگی اسی کا نام تقطیع غیر حقیقی ہے اور صرف ناواقفیت کے سبب سے یہ دھوکے کی ٹٹی ہے اسکو تقطیع کہنا ہی بیجا ہے۔

دوسری تقطیع حقیقی وہ ہے کہ جسمین ارکان مؤلف سے کسی بحر کا پتا لگجاے مثلاً مصرع مذکور کی تقطیع یون ہوئی کہ۔ کروحم فعولن د پرور فعولن دگارے فعولن قدیر فعول * تو دریافت ہوا کہ بحر متقارب کے ارکان ہین اور دائرۂ متفقہ سے نکل سکتے ہین۔ پس یہ۔ فعولن فعولن فعولن فعول * بحر متقارب مثمن مقصور ہے اسی کو تقطیع حقیقی کہینگے اور یہی درست ہے۔

جب شعر کو ایک وزن مین دو بحرون سے تقطیع کر سکتے ہون اور وہ دونون وہان صحیح ہون

تو اوسوقت جس بحر سے بآسانی بن سکے اوسی سے شمار کرنا چاہیے۔ ہم مشتبہ اوزان کو اپنے اپنے مقام پر بتا دینگے انشاء اللہ۔ مثلاً ؎ رکاب پر قدم کو رکھ سوار جب ہو صنم ❊ شکار بند کو پکڑ ہوے شکار اوسکے ہم ❊ چار چار مفاعلن سے اسکی تقطیع ہوسکتی ہی۔ پس یہ مفاعلن بحر رجز اور بحر ہزج دونون سے مستخرج ہوسکتے ہین۔ لیکن بحر رجز مین خبن بھی ہوگا اور تبدیلی بھی اور بحر ہزج مین فقط زحاف قبض سے یہ رکن بنجائینگے لہذا اسکو بحر ہزج مین شمار کرنا اولی ہی کہ اسمین تبدیلی کی آسانی ہی۔ بحور متلوّن کو اس قاعدے مین شمار کرنا نچاہیے کیونکہ وہان ایک شعر دو بحرون کے دو وزنون مین پڑھا جاتا ہی اور یہان ایک وزن کی قید ہی۔

اب سمجھنا چاہیے کہ تقطیع حقیقی کیا ہی اور کیونکر ہوتی ہی۔ اصطلاحاً کسی رکن عروض سے کسی کلمۂ شعر کو کسیطرح برابر کرنا اور یہ برابری پانچ صورتون سے بقیاس مؤلف ممکن ہی۔

اول شعر کا ایک ایک بامعنی کلمہ کسی رکن کے برابر کرلینا جیسے ؎ خدایا تجھی سے توقع مجھے ہی ❊ یون۔ خدایا فعولن تجی سے فعولن توق قع فعولن مجے ہی فعولن۔

دوم کلمے کا ایک جز ایک طرف اور دوسرا جز دوسری طرف لیکر برابر کرنا جیسے ؎ مرے یار گل پیرہن جلد جا تو ❊ یون۔ مرے یا فعولن رگل پے فعولن رہن جل فعولن دجاتو فعولن۔

سوم۔ کلمے مین از روے تلفظ اپنی طرف سے بقاعدۂ مقررہ حرف بڑھاکر برابر کرلینا جیسے ؎ دل غمکش شوخ طناز آیا ❊ یون۔ دلے غم فعولن کشے شو فعولن خطن نا فعولن زایا فعولن۔

چہارم کلمے کے حروف از روے تلفظ بقاعدۂ مقررہ گھٹاکر رکن کے برابر کرلینا جیسے ؎ نہ کبھی تجھسے جان و دل ہوے خوش ❊ یون۔ ن کبی تج فعلاتن سجانو دل مفاعلن ہُ ءِ خُش فعلن۔

پنجم کلمے کے کسی ساکن کو باعتبار تلفظ متحرک کرکے قاعدۂ مقررہ کے موافق رکن کے حرف متحرک سے برابر کرلینا جیسے مثال سوم مین طناز کی زاے معجمۂ ساکن۔

تقطیع مین شمار حروف اور تعداد حرکات اور عدد سکنات کا اعتبار ضروری ہی اور اتحاد ذات حروف اور اتحاد عین حرکات کی ضرورت علم صرف کے مطابق کچھہ نہین ہوتی۔ مثلاً یہ ضرور نہین کہ فعلن مین جہان فتحہ وضمہ ہی طوطی مین بھی اوسی جگہہ وہی حرکتین ہون یا فعلن مین جو حرف ہین تمری مین بھی وہی حرف وہان ہون۔ فقط شمار والتزام حرکات کی مطابقت واجب ہی اسمین پھر کوئی حرکت ہو۔ رہا سکون اوسکی عینی موافقت ضروری ہی اس سبب سے کہ حرکات کے مثل سکنات کی کوئی قسم نہین۔

اِن بحثون سے ثابت ہوا۔ کہ کچھ حرف بڑھتے ہین۔ کچھ گھٹتے ہین۔ کچھ ساکن متحرک ہوجاتے ہین۔ کچھ ساکن بحال رہتے ہین۔ رہا متحرک کا ساکن کرنا جیسے وَهُوَ سے وَهْوَ۔ کما قال السّعدی ؎ هَلَكَ النَّاسُ حَوْلَهٗ عَطَشًا ٭ وَهْوَ سَاقٍ يُرٰى وَلَا يَسْقِىْ ٭ وہو ساقن فاعلاتن یرے ولا مفاعلن یسقی فعلن۔ مگر اس لفظ کے سوا اور کہین یہ تسکین کمیاب ہی پس اس قاعدے کو شاذ مین شمار کرنا اولی ہی۔ لہذا معمولاً انھین حروف اربعہ کا بیان تقطیع مین کیاجاتا ہی۔ عربی فارسی کی کتابین انسے بھری ہوئی ہین۔ حدائق السحر ومفتاح وتلخیص ومعیار الاشعار ورسالۂ شمس قیس و سلمان ساوجی وجامی وفقیر وسیفی وغیرہ کی تصانیف حاضر ہین اگرچہ کمیاب ہین مگر کسی نے ان حروف اربعہ کے اقسام بیس۲۰ سے زیادہ نہین لکھے۔ صاحب تقویۃ الشعرا کو دیکھیے کہ کتاب زبان اردو مین تالیف کی اور دعوی یہ کہ اخفش سے ٹکر لی ہی اور طرہ یہ کہ حروف ہندیہ کا ذکر تک نہ کیا۔ جب فقیر مؤلف نے بمحنت شاقہ زبان عربی وفارسی واردو مین غور کامل کیا تو حروف اربعۂ مذکورہ کے اقسام کل ترانوے ۹۳ حرف ہاتھہ لگے۔ بدین حساب ہم نے ستر اور تین تہتر حروف سب سے زیادہ ڈھونڈ نکالے ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ لہذا اون حروف اربعہ کی قسمون کا بیان جو کہ مجموع ترانوے ۹۳ ہین بیان چار قاعدون مین کیاجاتا ہی۔ وباللہ التوفیق۔

قاعدۂ دوازدہم ۱۲ حروف ملفوظۂ غیر مکتوبہ

جو حرف کہ تلفظ مین آتے ہین اور رسم کتابت مین لکھے نہین جاتے مگر حالت تقطیع مین محسوب

ہوتے ہین اور مکتوب وہ سب چھ قسم کے ہین حسب تفصیل ذیل۔

الفِ مدّہ

(۱) الف کا فتحہ کھینچنے سے دوسرا الف پیدا ہوتا ہی۔ رسم مین ایک الف اوسپر مد لکھتے ہین جیسے
ع آہ چھائی آسمان پر آجکل ✤ تقطیع مین یہ دو الف لکھے جاتے ہین اول متحرک دوم ساکن
یون۔ ااہ چایی فاعلاتن اسما پر فاعلاتن اج کل فاعلن۔

واو مدّہ

(۲) واو کا ضمہ کھینچنے سے دوسرا واو نکلتا ہی۔ کتابت مین ایک واو اوسپر ہمزہ ہوتا ہی یون
ع بتاؤ کوئی بات عبد الرؤف ✤ تقطیع مین یہ دو واو لکھے جاتے ہین اول متحرک دوم ساکن
اسطرح۔ بتاو و فعولن کیی با فعولن تعبد ر فعولن رووف فعول۔

یاے بطنی

(۳) یاے تحتانی حرف کی اضافت کھینچنے سے نکلتی ہی رسم مین اسکے عوض حرف کے نیچے کسرہ
لکھ سکتے ہین جیسے ع کہ ستم اسیر کمندِ ہوا ✤ تقطیع مین اس کسرۂ اضافی کے عوض تحتانی لکھنی ہوگی
جیسے کہستم فعولن اسیرے فعولن کمندے فعولن ہوا فعل۔ یہ تحتانی حرف کے پیٹ سے نکلتی ہی
اسلیے اسکا نام یاے بطنی ہی۔ اسیطرح یاے اضافی کے بطن سے کھینچتے وقت دوسری یاے
تحتانی پیدا ہوتی ہی اسطرح ع وصالِ یار کا وعدہ ہی فرداے قیامت پر ✤ تقطیع مین یہان
دو تحتانی لکھی جائینگی اول یاے اضافی اصلی متحرک دوم یاے مولدۂ تحتانی ساکنہ یون۔ ہفرداے
مفاعیلن۔ ہندی مین اضافت کی علامتین یہ نو ہین۔ کے۔ کی۔ کا۔ نے۔ نی۔ نا۔ رے۔
ری۔ را۔ بدین باعث الفاظ ہندیہ مین یاے بطنی نہین آتی۔

حروف علت بطنی عربیہ

(۴) زبان عربی مین اکثر حروف کے بطن سے الف اور واو اور یے پیدا ہو کر رسم کتابت مین
لکھے نہین جاتے لیکن بوجہ تلفظ اونکو تقطیع مین محسوب و مکتوب کرتے ہین جیسے جامی ع شکل

چمن ہین کہ برجمن درست ؛ کرچمن خلد نشان آورست ؛ یہان رحمٰن کا الف ملفوظ مکتوب التقطیع ہو جائیگا یون۔ شکل چمن مفتعلن ہیک برج مفتعلن نادرست فاعلات۔

اسی طرح واو بھی ضمۂ اشباعی کے عوض حرف مضموم کے بطن سے نکلکر تقطیع مین بوجہ تلفظ محسوب ہوتا ہی یون ؎ عِجلاً جَسَداً لَہٗ خُوَارٌ ؛ دیکھو ضمۂ لہٗ کے عوض واو مکتوب ہو گا یون۔ عجلن ج مفعول سدن لہو مفاعلن خوارن فعولن۔

اسی طرح یاے تحتانی بھی کسرۂ اشباعی کے بدلے حرف مکسور کے بطن سے نکلکر محسوب التقطیع ہو گی۔ سعدی ؎ لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِہٖ دَامَ سَعْدُہٗ ؛ وَاَیَّدَہٗ الْمَوْلیٰ بِاَلْوِیَۃِ النَّصْرِ ؛ یہان بہٖ اور نصر کے آخر یاے بطنی عوض کسرہ لکھی جائیگی اسطرح۔ لقدس فعول عِدَدُ دنیا مفاعیلن بہی دا فعولن مسعدہو مفاعلن ؛ وایّ ی ی فعول دہل مولی مفاعیلن بِاَلْوِ فعول تین نصری مفاعیلن

مؤلف نے ان حروف سہ گانہ اشباعی کا نام بھی حروف بطنی رکھا ہی اور یہ عربی کے واسطے مخصوص ہین۔

عربی و فارسی اور اُردو کی زبان مین ایسے حروف بطنی کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہی حافظ ؎ سُلَیْمیٰ مُنْذُ حَلَّتْ بِالْعِرَاقِ ؛ اُلَاقِیْ فِیْ ھَوَاھَا مَا اُلَاقِیْ ؛ جوانی باز می آرد بیادم ؛ صدای چنگ و نوشانوش ساقی ؛

حروف مشدّد

(۵) حروف مشدّد۔ تشدید والے حرف۔ تشدید اصطلاحًا ایک حرف کا دو مرتبہ پڑھا جانا۔ پہلے تلفظ مین وہی حرف مشدّد زبان سے ساکن نکلتا ہی اور دوسرے تلفظ مین متحرک ادا ہوتا ہی اور ہر زبان مین آتا ہی اسطرح ؎ محلّے مین غُرّندہ بلّی ہی ؛ تقطیع مین دونون حرف لکھے جاتے ہین اگرچہ رسم مین ایک ہی لکھا جاے یون۔ محل لے فعولن مغرن فعولن دبل لی فعولن۔ ان حرفون کا قافیہ بھی حروف اصلی کے ساتھ جائز ہی جیسے خبر او گہر کے ساتھ مبرّا اور فرخ کے قافیے مین قمر رخ۔ یا جسطرح جناب میر ببر علی صاحب انیس اس مسدس کے مصرع چہارم مین فرماتے ہین ؎

قاسم نے لیا انھین پنجے مین لپک کر
سر پر سے گرا خود ہٹا وہ جو جھجک کر
سر سے ہوا و بچا تو دیا گھوڑے پہ چکّر
تھے بال برابر کھل گئے چہرے پہ لٹک کر
سمجھا تھا وہ کچھ چرخ نے کچھ اور دکھایا
گردش نے زمانے کی نیا دور دکھایا

ایسے قافیے کو معمول ترکیبی کہتے ہین۔

حروفِ منوّن

(۹) حروف منوّن وہ حرف ہین جنمین تنوین ہو۔ تنوین کے اصطلاحی معنے نون پیدا کرنا۔ یہ نون کسی حرف مین دو فتحہ یا دو کسرہ یا دو ضمہ لگانے سے پیدا ہوتا ہی۔ جب ہاے مختفی کو منوّن کرتے ہین تو اوسکو تلفظ مین بلہجۂ تاے قرشت ادا کرتے ہین اور کتابت مین صرف اوسپر دو حرکات لگا دیتے ہین اور جب ہمزہ کو منون کرتے ہین تو صرف ہمزہ پر دو حرکتین لکھتے ہین۔ جیسے دفعۃً وبناءً علیہ۔ ان دونون کے سوا جہان کہین تنوین دیجاتی ہو وہان ایک الف اور رسم کتابت مین بڑھاتے ہین۔ بہرصورت سہ گانۂ مذکورہ تلفظ مین نون آخر لفظ زبان سے نکلتا ہی۔ یہ نونِ تنوین حالت تقطیع مین لکھ لیا جاتا ہی اسطرح ؎ دفعۃً آئے وہ سہواً نہ ادھر مصلحتاً ✤ دفعتن اا فاعلاتن یوسہون فعلاتن ن ادرمص فعلاتن لحتن فعلن۔ ایسے حروف منون کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہی۔ کما قال الحافظ فی المثنویہ ؎ مگر وقت عطا پر ورون آمد ✤ کہ فالم لاتذرنی فرداً آمد ✤ یہ حرف زبان عربی کا ہی۔

قاعدۂ سیزدہم[۱۳] حروف مکتوبہ غیر ملفوظ

جو حرف کہ رسم الخط مین مکتوب اور تلفظ نہونے سے تقطیع مین غیر مکتوب وغیر محسوب ہوتے ہین وہ چھ[۶] حروف ہین اور ہر حرف کی قسمین ملاکر سب تینتالیس[۴۳] طرح پر حساب ذیل آتے ہین۔

الف

(۱) الف وصل۔ یہ الفاظ کے شروع پر خود متحرک کسی لفظ آخر الساکن کے بعد آتا ہی اس الف کو گرا کر اسکی حرکت اسکے حرف ماقبل کو لگا کر ماقبل الف کو مابعد الف سے ملا دینا درست ہی جیسے ؎ روز اگر چھوڑو تم اشتر کی مہار اسکندر ✤ اس الف کو تقطیع مین مکتوب نہین کرتے یون روزگرچو فاعلاتن ڑتمشتر فعلاتن کمہارس فعلاتن کندر فعلن۔ یا جسطرح سعدی ؎ ہرگز امین زیار نشستم ✤ یہان امین کا الف حالت تقطیع مین گر جائیگا یون۔ ہرگز مین فاعلاتن یا جیسے لہ ؎ اے بے حکم شرع آب خوردن خطاست ✤ وگر خون بفتوی بریزی رواست ✤

اے حک فعولن مشرعا فعولن بخردن فعولن - یا جیسے حزین اصفہانی سے بوے یار من از این
سست وفاے آید * گلم از دست بگیرید که از کار شدم * بوے یارے فاعلاتن منزی سس
فعلاتن + گلمز دس فعلاتن -

الف وصل خواہ اصلی ہو جیسے مثال دوم مین خواہ ممدودہ ہو جیسے مثال سوم مین خواہ
وصلی ہو جیسے مثال چہارم مین اگر ملفوظ نہو گا تو ضرور گر جایگا اور بہر حالت اصطلاح عروض
مین الف وصل کہلائیگا -

لوگ الف وصل کے دھوکے مین عین کو گرادیتے ہین اور یہ عین خطاے فاحش ہے
جسطرح میر حسن دہلوی سے اس عہدے سے کوئی بھی نکلا نہین * یہان عہدے کا عین
ساقط ہو گیا اور (اس) کا سین ہاے ملفوظہ سے جا ملا یون - اسہدسے فعولن - کبھی استادان
ہندی زاے فارسی گو نے بھی اس عین مین غوطہ کھایا ہے نورخان عاقل شاہجہان آبادی
سے ناتوانی تختہ بند یک مقام عاقل مباش * خاک بر سر سکندر درخانۂ آئینہ آب * یہان مقام
کا میم آخر عاقل کے الف سے وصل ہو گیا اور عین بیچ سے نکل گیا یون - یک مقاما فاعلاتن
قل مباش فاعلات - مگر کیا عجب کہ مقام کے عوض مکان در اصل ہو بدین توجیہ عاقل خان یہان
تو بچ جائینگے لیکن مین اونکو کہان بچاؤن اے لیجیے پھر عین کی آنکھ پھوڑ ڈالی ولہ سے
ای نقاب عارضت شعلۂ بال نگاہ * عکس تو در آئینہ یوسف مصری بچاہ * یہان نقاب کی بے
عارضت کے الف سے جا ملی اور عین ساقط ہو گیا یون - ای نقا مفتعلن بارضت فاعلن -
یا جیسے ناصر علی سرہندی سے ای رگ جان بہار این ہمہ بیرحمی چیست * خاک از مقدم تو
خون شدن عادت دارد * یہان شدن کا نون عادت کے الف سے وصل ہو گیا اور
عین نکل بھاگا یون - شدنادت فعلاتن - کبھی اہل فارس کا پاؤن بھی اس گلابے مین
پھسلا ہے جیسے خواجہ باقر عزت شیرازی سے مرا پند خردمندان بحال خود نمے آرد * باین
افسانہا مجنون عشق عاقل نمیگردد * یہان عشق کا قاف الف عاقل سے پیوند ہو گیا اور

مین درمیانی ندارد یون۔ نعش قاقل مفاعیلن۔ اصل یہ ہی کہ عین کا تلفظ الف کے مثل ہی اہلِ عرب ہی اسکے مخرج کے بخوبی خوگر و مشّاق ہوتے ہین غیر ملک کے لوگ نظم کی روا روی مین دھوکا کہا جاتے ہین لیکن معاف نہین ہو سکتے۔

کبھی اس الف کی جگہہ لوگ ہاے ملفوظہ کو ساقط کرتے ہین اور یہ تو قیامت ہی قتیل نے مثالاً یون ایک مصرع لکھا ہی ؎ ہرچند دل ہر لحظہ زبیداد تو خون ست ٭ یہان دل کا لام راے مہملہ سے گھل مل گیا اور ہاے ملفوظہ تشریف لیگئی یون۔ ولر لحظ مفاعیلُ۔ یا جیسے ؎ ہاے گلزار مین آیا مر صیاد ہمراہ ٭ یہان صیاد کی دال ہمراہ کے ہیم سے جاملی اور ہاے منظہرہ گر گئی یون۔ دمراہ فعلان

اسی طرح سیکڑون نے دھوکے کھائے ہین اور عین وہاے ملفوظ کے سوا اور اور حرف بھی گرائے ہین اور یہ تو قیامت کبراے ہی جیسے خوشدل ؎ نکاح جب تک نہین ہوتا مرے ساتھ ٭ لگانا ہی مناسب کب تمھین ہاتھ ٭ یہان نکاح کی حاے حطی جب کی باے موحدہ سے گٹھ گئی اور جیم تازی نے چشم پوشی کی یون۔ نکاحب تک مفاعیلن۔ اگر کوئی ایسے حروف کے سقوط پر از روے جواز اشعار مندرجۂ صدر کو مثالاً صرف کرے تو معتبر نہونگے کیونکہ یہ سب معترض علیہ ہین اور ان اشعار پر کیا منحصر کسی کا شعر ہو اس سقوط کی مثال مین غیر معتمد ہی اور بیکار خواہ فردوسی ہون خواہ شیخ عطار شمس الدین فقیر کہتے ہین کہ مولانا ظہوری نیز ازین باب آوردہ و سورد طعن شدہ بیت مذکور انیست ؎ بدستم دہ آن رشک یاقوت را ٭ کہ سازم علاج عقل فرتوت را ٭ علاجق فعولن دیکھو عین عقل ساقط ہوا۔ مؤلف کہتا ہی کہ اس شعر مین علاج کے مقام پر دراصل جوان کا لفظ ہی۔ ہکذا فی خزانۂ عامرہ۔ ظاہر ہی کہ فرتوت کے مقابل مین جوان مناسب بھی ہی نہ علاج۔ الغرض الف وصل کے سوا ایسے مقام پر دوسرے حرف کا سقوط ہرگز ہرگز جائز نہین۔

(۲) الف ہندی۔ یہ الفاظ ہندیہ کے آخر او رمصرعکے درمیان واقع ہوتا ہی۔ اس الف کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی جب الف گرتا ہی تو فتحہ بحال رہتا ہی اسطرح ؎ طمع ہی انصاف دوستان سے کہ آشنا فرمائین سب زبان سے ٭ کیا ہی ناسخ نے آسمان سے بلند تر رتبہ اس زمین کا ٭ یہان

آتنا کا الف دوم گرا ہی یون۔ کہ آتن فعولُ فرما فعلن۔ دیکھو آتنا کے نون کا فتحہ بجال ہی۔ یا جیسے
آتش خدا نے چاہا تو دریا ے عشق مین ❊ کودے جو اکی بار ورے سے پرے ہوے ❊ یہان
چاہا کا دوسرا الف ساقط ہوا اور فتحہ ما قبل بجال ہی یون۔ آتشخ مفعول دان چاہ فاعلاتُ۔
یہ الف نظم فارسی و عربی مین نہین گرتا ہی اگرچہ کوئی لفظ ہندی آخر الالف اوس زبان مین لائے
ہون اور کسی لفظ عربی و فارسی کا یہ نہین گرتا اگرچہ نظم اردو مین اوسکو لائے ہون۔ ہان الفاظ
ترکی کے آخر سے یہ الف ساقط ہوجاتا ہی اگرچہ کسی زبان مین ہو جیسے سعدی ؎ عسل بر سر و سر
برابروان ❊ دیکھو سر کا لفظ ترکی ہی اوسکے آخر سے الف گرا ہی اور یہ درست ہی کیونکہ اونکے ہان الف
اظہار فتحہ اور واو اظہار ضمہ اور تحتانی اظہار کسرہ کے واسطے آتی ہی یون۔ عسل بر فعولن سر و سر
فعولن کبراب فعولن۔

الف وصل اور الف ہندی کا سقوط واجب نہین بلکہ جائز ہی اگر تقطیع مین بجال رہتے ہون
تو بجال رکھو یون ؎ تم اگر اشتر کو اسکندر کے ہاتھون بیچتے ❊ تم اگراش فاعلاتن ترک اسکن
فاعلاتن۔ یا جسطرح ؎ وزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون ❊ یہان از کا الف بجال ہی یون
وزد از خا فاعلاتن۔ یا جیسے ؎ ہم نے آتنا وسکو چاہا ہو گیا مغرور وہ ❊ یہان سب الف
ہندی بجال ہین یون۔ ہمن آتنا فاعلاتن اسکو چاہا فاعلاتن ہو گیا مغ فاعلاتن۔ ہم انکو
الف اظہار حرکت کہتے ہین۔

(۳) الف جمع افعال عربی۔ صرف زبان عربی مین صیغۂ جمع کے بعد جنکے آخر واو ہوتا ہی
آتا ہی اور تقطیع مین لکھا نہین جاتا ہی یون ؎ صدا ہر طرف طرقوا طرقوا ہی ❊ صدا ہر فعولن
طرف طر فعولن رقوطر فعولن رقو ہی فعولن۔ دیکھو طرقوا کے بعد کے الف اوڑ گئے۔ یہ الف
اس واسطے آتا ہی کہ واو عطف اور واو جمع مین اکثر التباس نہو جیسے فاصبروا واصبر الخ پہلا
مین اگر الف جمع نہوتا تو فاصبر صیغۂ واحد حاضر امر اور واو جمع عطف کا واو معلوم ہوتا
اس لیے یہ جمع کی نشانی ہی۔

(۴) الف آخر اللفظ عربی - یہ بھی لفظ کے آخر لکھا جاتا ہی جب ملفوظ نہین ہوتا تو تقطیع مین مکتوب نہین ہوتا ابو نصر فراہی سے انا چون انثی و انی من * یہان انا مین الف دوم نہ لکھا جائیگا یون ان چوان فعلاتن - یا جیسے فیضی فیاضی سے کام انا الملح از تو شیرین * کامے اسفعول ان الملحن مفاعلن - جب ملفوظ ہوتا ہی تو بحال رہتا ہی یون - سے انا عبدٌ ضعیفٌ انت معبود * انا عبدن مفاعیلن - یہ الف شاذ آتا ہی -

(۵) الف ماقبل حروف قمری - اس الف کے بعد ہمیشہ لام ہوتا ہی اور لام کے بعد ان سترہ[۱۷] حروف مین سے کوئی حرف [۱] الف [۲] بائے موحدہ [۳] جیم تازی [۴] حائے حطی [۵] خائے معجمہ [۶] ظائے منقوطہ [۷] عین مہملہ [۸] غین معجمہ [۹] فا [۱۰] قاف [۱۱] کاف تازی [۱۲] لام [۱۳] میم [۱۴] نون [۱۵] واو [۱۶] ہائے ہوز [۱۷] یائے تحتانی - یہی حروف قمری کہلاتے ہین - ان حرفون کے ساتھ لام کے پیشتر جو الف ہوتا ہی وہ تلفظ مین نہین آتا بلکہ الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام مابعد الالف سے جا ملتا ہی اور الف تقطیع مین لکھا نہین جاتا اسطرح سے ای خداوند واحد القہار * ای خداون فاعلاتن دواحدل مفاعلن - دیکھو واحد کے بعد کا الف گرگیا اور ضمہ مع دال لام لقہار سے ملگیا - یہ الف مخصوص عربی کا ہی -

(۶) الف ولام ماقبل حروف شمسی - اس الف کے بعد بھی لام ہوتا ہی اور لام کے بعد ان حروف آیندۂ یازدہگانہ مین سے کوئی حرف [۱] تائے فوقانی [۲] ثائے مثلثہ [۳] دال مہملہ [۴] ذال معجمہ [۵] رائے مہملہ [۶] زائے معجمہ [۷] سین مہملہ [۸] شین معجمہ [۹] صاد مہملہ [۱۰] ضاد معجمہ [۱۱] طائے مطبقہ - یہی حروف شمسی کہلاتے ہین ان حروف کے ماقبل ہر دو الف ولام تلفظ مین نہین آتے اور الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام کے مابعد والے حرف سے دو حرف درمیانی چھوڑکر جا ملتا ہی اور تقطیع مین وہ ہر دو الف ولام نہین لکھے جاتے یون سے دمِ صبحش ضیاءالدین احمد * دیکھو یہان ضیاء کے بعد الف ولام گرگئے اور ضمہ مع ہمزہ دال دین سے وصل ہوگیا - دمے صبحش مفاعیلن ضیائُ دّدی مفاعیلن - یہ الف ولام عربی کے لیے مخصوص ہین -

حروف مذکورکے قمری وشمسی کہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ چاند مین کشش کم ہی۔حرف قمری کے ماقبل ایک حرف چھوٹکر وصل ہوتا ہی بدین وجہ گویا کم جذب ہوا وہ قمری کہلائے یون ہین آفتاب کشش زیادہ رکھتا ہی حروف شمسی مین دو حرف چھوٹکر وصل ہوتا ہی بدین برہان گویا زیادہ انجذاب ہوا وہ شمسی سے مسمی ہوئے۔سبحان اللہ حرف کیا ہوئے جر ثقیل ہوئے یا نظام شمسی کا مرحلہ ٹھہرا یہ کیون نہین کہتے کہ جب القمر پر کچھ ملاؤ تواوسمین صرف الف چھوٹیگا پس جسکا میل مثل والقمر کے ہو وہ الف ولام کے بائین طرف کے حرف قمری ہین یون ہین جب الشمس پر کوئی لفظ لاؤ تو اوسکے الف ولام دو نون چھوٹجائینگے پس جسکا وصل والشمس کا سا ہو تو الف ولام کے بائین طرف کے حروف شمسی ہین چلیے فراغت پائی۔

(۷) الف تنوین۔یہ الف حروف منون کے بعد زبان عربی مین واقع ہوتا ہی اسکے قبل کا نون تنوین تلفظ مین بحالت سکون قائم رہتا ہی اور وہ الف ملفوظ نہین ہوتا اسطرح ؎ غالباً مر دبخت خفتۂ ما ✤ ورنہ خواب اینقدر نے باشد ✤ اوسوقت تقطیع مین یہ الف مکتوب نہین ہوتا یون۔غالبن مرفاعلاتن۔

(۸) الف عربی ماقبل الف ولام۔یہ الف لفظ عربی کے آخر مین ہوتا ہی اور اسکے بعد الف ولام بعدہ حروف قمری یا شمسی۔یہ الف وہان ملفوظ نہین ہوتا جیسے وَلَا الضَّالِّيْنَ۔یا جسطور ؎ براق از قدم خار درراہ سوخت ✤ پیمبر زدم ماسوا اللہ سوخت ✤ یہان۔سوا کا الف تقطیع مین غیر مکتوب رہیگا یون۔پیمبر فعولن زدم ما فعولن سول لا فعولن۔

(۹) الف ماقبل نون غنۂ ہندی۔یہ الفاظ ہندیہ مین نون غنہ سے بیشتر آتا ہی اسکو بعض لوگون نے اردو مین گرا بھی دیا ہی۔فقیر کے نزدیک اسکا سقوط مکروہ طبع سلیم ہی جیسے رند ؎ بے بہا جنس ہی تو اہل جہان بے مقدور ✤ میرے یوسف نہ بکیگا یہان سودا تیرا ✤ جب یہ الف گرتا ہی تو اسکے ماقبل کا حرف مفتوح فقط بحال رہجاتا ہی اور یہ الف ونون تقطیع مین لکھے نہین جاتے یون۔ی یٔ ہ سودا فعلاتن۔یہان کی ہاے ہوز بجاے عین فعلاتن کے متحرک رہگئی اور اوسکے

بعد الف و نون ساقط ہو گئے - یا جس طرح امانت ؎ یہان گرہ کھل گئی دل کی وہان آگیا سکّی ٭ لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی ٭ یہان بھی وہان کے الف و نون دو نون گر گئے یون - وہ آگیا فعلاتن -

واو

(۱) واو عاطفہ - وہ دو عربی یا فارسی کلمون کے درمیان آتا ہی دو کلمۂ ہندی یا ایک کلمۂ ہندی اور ایک کلمۂ زبان دیگر کے مابین اسکا لانا قواعد اردو سے جاہل بنجاتا ہی - اس واو کے ماقبل ہمیشہ ضمہ ہوتا ہی جب یہ ضمہ خوب کھینچا نہین جاتا تو واو عاطفہ ملفوظ نہین ہوتا میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی ؎ من و این رتبہ از کجا لیکن ٭ مور پروردہ سلیمان ست ٭ اوسوقت تقطیع مین بھی لکھا نہین جاتا - یون - من ای رت فعلاتن - اور جب ضمے کا اشباع ہوتا ہی تو وہ ملفوظ اور تقطیع مین مکتوب ہوتا ہی یون ؎ من و حجرہ و دامن و آتشے ٭ منوح فعولن ریو دا فعولن منوا فعولن تشے فعل -

(۲) واو بیان ضمہ - یہ لفظ کے آخر مین ہوتا ہی اسکے ماقبل ہمیشہ ضمہ اور فارسی و اردو دونون زبانون مین اور معروف و مجہول دونون طرح آتا ہی - جب اسکے ماقبل کا ضمہ کھینچا نجائے تو سمجھو کہ واو ساقط ہو گیا جیسے سیفی ؎ ہیچو تو کو در دوسرا دیگرے ٭ یہان - چو - تو - دو - تینون کے واو گر گئے یون - ہیچ تکو مفتعلن در دسرا مفتعلن - یا جیسے ؎ تمکو ہم سے ہو محبت تو وہان یار و چلو ٭ یہان - کو - ہو - تو - یار و سے چارون واو گر گئے جب کہ مصرعے کو رمل مجنون مین پڑھا یون - تم کہمسے فاعلاتن ہحب بت فعلاتن تو ہا یا فعلاتن رچلو فعلن - اور جب اسکا ضمہ ماقبل اشباع کیا جائے تو جانو کہ واو کا سقوط نہین ہوا جیسے ؎ بد و گفتم کہ مشکلی یا عبیری ٭ کہ از بوے دلاویز تو مستم ٭ یہان بد و کا واو مجہول و ربو کا واو معروف دونون تقطیع مین سلامت رہے اور نگرے یون - بد و گفتم مفاعیلن + کہ از بوے مفاعیلن - یا جیسے بحر ؎ آبلے کی شکل دل کو چاہیے ضبط بکا ٭ قلب مین دریا بھرا ہی آنکھ مین آنسو نہین ٭ یہان - کو کا واو مجہول

اور آنسو کا واو معروف بسبب اشباع ضمہ ماقبل دونون تقطیع مین بحال رہے یون۔ شکل دل کو فاعلاتن اک مے اا فاعلاتن سو نہین فاعلات۔

(۳) واو مصرّح ضمہ۔ یہ واو تصریح کرتا ہی کہ اسکے ماقبل ضمہ ہی بعضون نے اسکو معدولہ کہا ہی۔ یہ لفظ کے درمیان مین اور ہرسہ زبان مین آتا ہی اور اکثر ملفوظ نہین ہوتا جسطرح ؎ ادھر مین انگوزہ والے اولو العزم ٭ اسکے ماقبل کا حرف بحرکت ضمہ متحرک ہوکر واو تقطیع مین لکھا نجائیگا یون۔ ادر ہی ان مفاعیلن گزہ والے مفاعیلن الل عزم مفاعیل۔ یا جیسے سحر لکھنوی ؎ آخر تو کبھی پوچھنے والا کوئی ہوگا ٭ ہر بار یہ کیا کہتے ہین فریاد کرین آپ ٭ یہان کوئی کا واو تقطیع مین نہ لکھا جائیگا یون۔ اا خرت مفعول کبی پوچ مفاعیل نوالاک مفاعیل ی ہوگا فعولن۔ اور جب ملفوظ ہوتا ہی تو ساقط نہین ہوتا اسطرح ؎ آج بھی کل کی طرح برق نہ آیا کوئی ٭ یہان کوئی کا واو سلامت ہی یون۔ کوئی فعلن۔

(۴) واو مخلوطی۔ یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہی۔ درمیان لفظ حرف مضموم کے ابعد آتا ہی بعد اس واو کے ہمیشہ الف ہوتا ہی اسکے ماقبل تھوڑی ضمے کی اور زیادہ فتحے کی بو ہوتی ہی بلکہ اہل لکھنو علی العموم اسکو فتحے کے بعد بولتے ہین۔ الغرض یہ واو ضمے اور فتحے کو چھوتا ہوا مفتوح زبان سے ادا ہوتا ہی اور خود ملفوظ نہین ہوتا جیسے بحر ؎ معشوق کیا بنیگا بناوٹ سے خشک مغز ٭ اک سوانگ ہی جو کاٹ کی پتلی سنور گئی ٭ برین صورت اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جائیگا اور واو سوانگ کا غیر مکتوب ہوگا یون۔ اک ساگ مفعول۔ یونہین انگریزی مین کواٹر روپڑ بمعنی چار پایہ۔

(۵) واو اشمام ضمہ۔ یہ واو صرف زبان فارسی مین خاے مفتوح یا مکسور کے بعد آتا ہی اور بہر حال اسمین ضمے کی بو رہتی ہی جیسے ؎ خوش بود خواب وخور خواجہ خویش ٭ تقطیع مین یہ واو مکتوب ومحسوب نہین ہوتے اور واو مخلوطی کی طرح انکے ادھر ادھر کے حروف مکتوب التقطیع ہوتے ہین یون۔ خش بو دخا فاعلاتن بخرے خا فعلاتن چِ خیش فعلات۔ نصیر المحققین نے معیار مین

دو مقام پر اس واو کو اور بھی بتایا ہی - اول غین مکسور کے بعد جیسے درغویش بقافیہ درویش ومعنی درویش - دوم کاف عربی مفتوح کے بعد جیسے کوس بمعنی شخص واحد بقافیہ بس - مگر زبان باستانی مین ہین اور نادر ہین - اور انپر حکم واو اشمام ضمہ ہوگا -

(۶) واو لین - اس واو کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی اور درمیان لفظ اور آخر لفظ اور ہر سہ زبان مین آتا ہی - عربی و فارسی مین تو کبھی یہ واو ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؛ مین لاحول مفعول - اور جیسے ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ از مکافات عمل غافل مشو ؛ مین جو ز جو فاعلن - اردو مین جب درمیان لفظ یہ واو آتا ہی تو اکثر یہ ہی کہ ملفوظ رہکر ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ یہ کوشلا کا ہی سب مکر اور فن ؛ کہ بیشک سوت کی ہو سوت دشمن ؛ یہان کوشلا اور سوت کے واو درمیانی بحال ہین یون - یکو شل لا مفاعیلن ؛ کہ بے شک سو مفاعیلن تکی ہو سو مفاعیلن ت دشمن فعولن - لیکن کبھی اس واو درمیانی کو بغیر ملفوظ کیے ہوے بھی کہنا جائز تھا اور اب بھی خال خال نظر آتا ہی بدینصورت تقطیع مین مکتوب نہوگا جیسے منشی امیر سلمہ ؎ لم یلد ہی اور ولم یولد کلام اللہ کا ؛ یہان اور کا واو درمیانی نہ لکھا جائیگا یون - لم یلد ہی فاعلاتن ار و لم یو فاعلاتن - یا جناب غالب ؎ مجھکو دیکھو تو ہون بقید حیات ؛ اور چھ ماہی ہو سال مین دو بار ؛ ار چماہی فاعلاتن - یا خواجہ وزیر ؎ مصطفےٰ کے واسطے اور مرتضےٰ کے واسطے ؛ واسطے ار فاعلاتن - یا مرزا مہدی قبول ؎ اجل آنیکا ڈر ہی اور نہ کچھ خطرہ فنا کا ہی ؛ جسے سب نیستی سمجھے ہوئے ہین عین ہستی ہی ؛ اجل انے مفاعیلن کڈر ہی ار مفاعیلن - اب اکثر یہی ہی کہ اس واو کو ملفوظ کرتے ہین (اور) کو بروزن طور کہتے ہین ناسخ ؎ منہ کے سامان کرتی ہی پیدا ؛ اور باران کرتی ہی پیدا ؛ اوسوقت تقطیع مین ساقط نہین ہوتا یون - اور بارا فاعلاتن - جب لفظ کے آخر مین یہ واو آتا ہی تو اردو مین اکثر ملفوظ ہی ہوتا ہی جیسے ؎ آٹھ نو دس ہوئے بس انشا بس ؛ اوسوقت تقطیع مین بھی بحال رہتا ہی یون - اٹ نو دس فاعلاتن - اور کبھی ملفوظ نہین کرتے یون ؎ سات سو کل آئے سوار اسطرف ؛ اوسوقت تقطیع مین بھی مکتوب

نہین ہوتا یون - سات سکل مفتعلن - سچ تو یہ ہی کہ ایسا سقوط قبیح ہی -
(۷) واو ماقبل الف و لام عربی - اس واو کے بعد الف و لام ہوتا ہی اور ان دونون کے بعد حرف قمری یا شمسی جیسے دبیر ؎ بس ذو الجناح صاف دھوئین سے نکل گیا * یہ واو ملفظ مین نہین آتا اور اسکے ماقبل کا حرف مضموم واو و الف کو چھوڑکر لام سے جاملتا ہی اور واو والف دونون تقطیع مین غیر مکتوب ہوتے ہین یون بس ذلج مفعول ناح صاف فاعلات - یا جس طرح سعدی ؎ شنیدم کہ ذو النون بدین گریخت * یہان بھی واو غیر ملفوظ ہی اور اوسکے ماقبل کے حرف مضموم نے واو اور الف اور لام تینون حروف چھوڑ دیے اور نون سے جاملا اسلیے کہ یہان الف و نون حرف شمسی کے ماقبل تھے - الغرض یہ غیر ملفوظہ ثلثہ تقطیع مین لکھے نجائینگے یون - شنیدم فعولن کذن نو فعولن - یہ الفاظ عربیہ کے واسطے خاص ہی -
(۸) واو معروف ماقبل نون غنۂ ہندی - یہ واو نون غنہ سے پیشتر آتا ہی اس واو کا سقوط ہندی الفاظ مین جائز ہی - جب ساقط ہوتا ہی تو اسکے ماقبل کا حرف مضموم رکن کے حرف متحرک کے مقابل بحال رہجاتا ہی جیسے میر وزیر صبا ؎ توسن طبع کو کرتا ہون مین کوڑا کیا کیا * اوسوقت یہ واو مکتوب التقطیع نہین ہوتا یون - توسنے طب فاعلاتن عک کرتا فعلاتن ہ مکوڑا فعلاتن - دیکھو ہون کا واو تقطیع سے اوڑگیا - اور جب ملفوظ ہوتا ہی تو ساقط نہین ہوتا جیسے ناسخ ؎ مین ہون غلام شاہ رسل کے وزیر کا * یہ واو یہان تقطیع مین بحال ہی یون - مے ہون غ مفعول - یہ واو الفاظ ہندیہ ہی مین گرگیا -
(۹) واو مجہول ماقبل نون غنہ - فقط زبان ہندی مین نون غنہ کے ماقبل واو مجہول آتا ہی کبھی یہ واو اور نون جمع اسم کی علامت ہین - جب ملفوظ نہین ہوتے تو تقطیع مین مکتوب نہین ہوتے جیسے رند ؎ بھر بھر دیا ہی موتیون سے مُنہ دوات کا * یہان موتیون کے واو اور نون دونون اوڑگئے یون - بر بر د مفعول یا ہ موت فاعلات یُسے مُہد مفاعیل - اور کبھی علامت جمع فعل بنکر بھی گرتا ہی جیسے ناسخ ؎ بدلائل ہوا ہی ثابت یون * متضرر ہون آپ

غیر بھی ہون ✤ یہان پہلے (ہون) کا واو اور نون غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین لکھا نجائیگا یون۔ متفضر رر فعلاتن ہ اپ غم مفاعلن۔ جب یہ واو ملفوظ رہتا ہی تو اسکا نون تقطیع مین لکھا نہین جاتا اور یہ حکم درمیان مصرع کے واسطے ہی رہا واو وہ درحالت تقطیع بحال رہتا ہی جیسے شیخ امان علی سحر لکھنوی ؎ تم کو جی بھر کے نہین دیکھنے پاتے عاشق ✤ آنکھ گالون پہ پھسلتی ہی نظر رانون پر ✤ یہان گالون اور رانون کے واو سلامت رہین گے یون۔ اانکھ گالو فاعلاتن پہ پسلتی فعلاتن ہنظر رافعلاتن نو پر فعلن۔ یا جسطرح ناسخ کے شعر کے دوسرے (ہون) کا واو قائم التقطیع ہی۔

(۱۰) واو لین ماقبل نون غنہ۔ یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہی اس واو کے بیشتر فتحہ ہوتا ہی اور واو کے مابعد نون غنہ۔ بعض الفاظ مین اقل یہ واو ملفوظ نہین ہوتا اور واو کے بعد کا نون بھی غیر ملفوظ ہوتا ہی اور واو کے ماقبل کا فتحہ بحال رہجاتا ہی مع حرف جسطرح ؎ یونہین پونہچتے ہی پونہچیگا ہاتھ پونہچے تک ✤ ابھی تو انگلی ہی پکڑی ہی آستین کے عوض ✤ یہان پونہچتے اور پونہچیگا اور پونہچے کے واو و نون ساقط ہوگئے یون۔ یُہی تپچ مفاعلن تہ پہچے فعلاتن گہات پہ مفاعلن پچے تک فعْلن۔ لیکن اکثر یہ واو ملفوظ رہتا ہی اور نون درمیان مصرع غیر ملفوظ جیسے رنگین ؎ گون پر اپنی دوست ہوجاتے ہین سب ✤ اوسوقت تقطیع مین بھی لکھا جاتا ہی یون۔ گو پر پنی فاعلاتن۔ یا جیسے سحر ؎ اب دیکھنے کی گون ہی نہ دکھلانے کے قابل ✤ اب دیک مفعول نکی گوہ مفاعیل۔ الفاظ عربی و فارسی مین اس واو کے بعد نون غنہ ہرگز نہین آتا آتش نے اس تعدی کا ارتکاب کیا ہی یون ؎ خال مشکین دل فرعون ید بیضا ہی وہ رخ ✤ یہان لفظ فرعون کا نون باوجودیکہ عربی ہی غنہ ہوکر تقطیع مین ساقط ہوگیا یون۔ خال مشکی فاعلاتن دل فرعو فعلاتن ید بیضا فعلاتن ہو رخ فعلن۔ مگر ہمنے ایسا رسالۂ عبد الواسع ہانسوی مین ایک جگہ بیان سیاقۃ الاعداد مین پایا ہی کہ کا قال ؎ اگر ز ہفت زمین سوے ہشت خلد آید ✤ ز نُہ سپہر بہ دہ کون خبر دہند اور اراد

یہان بھی فرعون آتشی کی طرح کون کا نون غنہ ہوگیا ہے اور تقطیع مین غیر مکتوب ہے یون۔ زہ نہ سپہ مفاعلن رب دہ کو فعلاتن۔ وَفِیۡہِ نَظَرٌ۔

(۱۱) واو تمیز۔ یہ واو لسان عربی مین ہمیشہ اسم عمر مسکن الاوسط کے آخر مین آتا ہے تاکہ عمر متحرک الاوسط سے ممیز رہے۔ نظم بلکہ نثر عربی مین یہ واو غیر ملفوظ رہتا ہے جیسے حارث ابن حلزہ یشکری ؎ اِنَّ عَمۡرًوا لَنَا لَدَیۡہِ خِلَالٌ ٭ غَیۡرَ شَکٍّ فِیۡ کُلِّھِنَّ الۡبَلَاءُ ٭ باشباع۔ تقطیع مین یہ واو لکھا نجائیگا یون۔ ان نعمرن فاعلاتن لنالدی مفاعلن ہ خلالن فعلاتن + غیر شک کن فاعلاتن فی کل لھن مس تفع لن نل بلا یو فاعلاتن۔ دیکھو واو عمرو غیر مکتوب ہوا۔

(۱۲) واو اصلی فارسی مستعملۂ اردو۔ واو اصلی آخر اللفظ فارسی کو بعضون نے نظم اردو مین غیر ملفوظ کیا ہے اور یہ خطاے فاش ہے جیسے عاشق لکھنوی ؎ مجھکو جی بھر کے مزہ درد کا حاصل ہوجاے ٭ دوسرے پہلو مین بھی چاہتا ہون دل ہوجائے ٭ یہان پہلو کا واو غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین لکھا نجائیگا یون۔ دوسرے پہ فاعلاتن ل م بی چا فعلاتن۔ اسی طرح نیلوفر کا واو درمیانی۔ لیکن یہ اصلی نہین اس لیے اسکا سقوط جائز ہے۔

یاے تحتانی

(۱) یاے تحتانی ساکن۔ قدما کہتے تھے کہ تحتانی کا سقوط درست ہے اور اوسکی مثال کرد چہ وغیرہ لاتے تھے اور کیست وچیست ونیست کی ترکیب سے انکے اواخر یاے تحتانی کا دھوکا کھاتے تھے پھر اوسکے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ انکے سوا اور جہان جہان تحتانی گرتی ہے اوسکے بعد الف ہوتا ہے۔ **اقول**۔ ظاہر ہے کہ تقطیع کا اعتبار رسم کتابت اور تلفظ پر ہے جب الفاظ کے آخر ہاے مختفی لکھی تو ہم اوسکو بلا اشباع یاے تحتانی کیون جانین اور اوسکا سقوط کیون مانین۔ اب رہی دوسری شق پس وہان الف وصل تو موجود ہی ہے ہم اوسی کو گرادینگے اور تحتانی کو بچا دینگے۔ بہر صورت یاے ساکن کا سقوط بے اصل ٹھہرا۔ ہان قتیل نے نہر الفصاحت مین ذکر کیا ہے کہ شعراے توران یاے تحتانی کو بدون الف وصل بھی ساقط کرتے ہین کھقولہٗ ؎ تبان آذری را

با تو ہیچ نسبت نیست ✣ یہان آذری کی تحتانی بغیر الف مابعد گری ہر یون - بتان ا اسفاعلن دز را با فعلاتن - ایسا ہی ہمنے ایک شعر مین اور پایا ہی خاقانی سے خاقانی عید آمد خاقان بہ یُمنِ جود ✣ ہر کار کز خدا ے بخواہد روا شود ✣ یہ شعر شاہ توران کی مدح مین ہر اس لیے یاے خاقانی کا سقوط ہوا ہر یون - خاقان مفعول عید ام فاعلات - وَالنَّادِرُ کَالْمَعْدُوم -

(۲) یاے عربی ماقبل الف ولام - یہ یے لفظ عربی کے آخر مین واقع ہوتی ہر اسکے بعد ہمیشہ الف ولام بعدہ حرف قمری یا شمسی آتے ہین اور تحتانی ملفوظ نہین ہوتی بلکہ اسکے ماقبل کا حرف مکسور قمری مین لام سے اور شمسی مین مابعد لام سے جا ملتا ہر اور یاے مذکور ساقط ہو جاتی ہر جیسے واسق مرحوم بلگرامی نے سر بر داشتہ انگشت شہادت در باغ ✣ میکند سیدا دا سجدہ ربی الاعلی ✣ یہان ربی کی تحتانی نہ لکھی جائیگی یون - میکند بے فاعلاتن وا دا سج فعلاتن دے ربل فعلاتن یا جیسے نادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِب ✣ تَجِدْهُ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِب ✣ نادعلی مفتعلن ین مظہل مستفعلن عجایبی مفاعلن ✣ تجدہ عومفاعلن نل لک فن مفتعلن نوایبی مفاعلن - یہان فی کی تحتانی ساقط ہوئی - یہ شعر رجز مسدس مخبون مطوی مین ہر اور ایک ہی شعر ہر - یونہین سقوط الف مقصورہ کا بھی سمجھ لو جیسے عالی شیرازی سے وز محالات ست فتح الباب احدی الرحتین - یہان احدی کا الف مقصورہ ساقط ہوگا یون - یاس احدر فاعلاتن

(۳) یاے آخر الالفاظ ہندی - یہ تحتانی الفاظ ہندیہ کے آخر معروف و مجہول نظم اردو مین آتی ہر - جب ملفوظ نہین ہوتی تو اسکے ماقبل کا کسرہ بحال رہجاتا ہر جیسے جناب بحر سے لتاہون کا سر خراج ہر پاؤن کی جوتی تاج ہر ✣ عشق مین کسکا راج ہر کونسا یہ دیار ہر ✣ یہان (کی) اور (جوتی) کی تحتانی معروف ساقط ہوگی یون - پا و کجو مفتعلن تتاج ہی مفاعلن - یا جیسے سحر مرحوم سے سر تلک کاٹ کے ساقی کے قدم پر رکھدین ✣ رہن ہو جانے دو کیا ہی ہمین دستار کا خوف ✣ یہان (کے) اور (ہو جانے) کی یاے مجہولہ ساقط ہوگی یون - سر تلک کا فاعلاتن ٹک ساقی فعلاتن ✣ رہن ہو جا فاعلاتن ند کا ہی فعلاتن - اگر یہ دونون تحتانیان ملفوظ ہون تو ساقط نہونگی جیسے ذوق سے ہیین مے آشکارا ہمکو کسکی ساقیا چوری ✣ خدا کی گر نہین چوری تو پھر

بندے کی کیا چوری ✤ یہان ایک یاے معروف کے سوا سب معروف تحتانیان تقطیع مین بحال ہین یون - جیسے میرا مفاعیلن شکار اسم مفاعیلن ک کسکی سا مفاعیلن قیا چوری مفاعیلن + خدا کی گر مفاعیلن نہی چوری مفاعیلن ت پر بندے مفاعیلن کا چوری مفاعیلن - یا جیسے سحر مرحوم سے وہ کھڑے ہین چمن مین نرگس کے ✤ ایک پتلی ہی اور ہزار آنکھین ✤ وہ کرتے ہی فاعلاتن - دیکھو یہان یاے مجہول تقطیع مین بحال ہی -

(۴) یاے لین ہندی - یہ الفاظ ہندی کے آخر اردو زبان مین آتی ہی اسکے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی جب ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین غیر مکتوب رہتی ہی جیسے سید محمد خان رند سے شان ارفع ہی تری مرتبہ اعلی تیرا ✤ تو ہی یکتا کوئی ثانی نہین حقا تیرا ✤ یہان ہی کی تحتانی دونون مصرعون مین لکھی نجائیگی یون - شان ارفع فاعلاتن ہ تری مر فعلاتن + تو ہ یکتا فاعلاتن - اور جب تلفظ مین آئیگی تو تقطیع مین سلامت رہجائیگی جیسے اصغر علی خان نسیم دہلوی سے آپ پنہان ہی اگر جلوے دکھاتی ہی بہار ✤ یہان ہی کی تحتانی دوجگہ بحال ہی یون - آپ پنہا فاعلاتن ہی اگر جل فاعلاتن وے دکاتی فاعلاتن ہی بہار فاعلات -

(۵) دو یاے ہندی - تحتانی بعد تحتانی جب اردو مین آتی ہی تو پہلی متحرک اور دوسری ساکن ہوجاتی ہی - یاے اول ہمیشہ ملفوظ رہتی ہی اور رسم مین کبھی اوسکے عوض ہمزہ لکھا پڑھا جاتا ہی جیسے کوئی اور کبھی یاے تحتانی جیسے دوڑیے - رہی یاے دوم وہ کبھی کبھی ملفوظ نہین ہوتی ہی اوسوقت تقطیع مین بھی مکتوب نہین ہوتی جیسے رند سے حقا شریک کوئی نہین تیری ذات کا ✤ یہان کوئی کی تحتانی دوم ساقط ہوگی اور اول بشکل و تلفظ تحتانی متحرک قائم رہیگی یون - حق قاش مفعول ریک کوی فاعلات نہی تیر مفاعیل ذات کا فاعلن - یا جیسے سحر لکھنوی مرحوم سے دل جلنے آپ جانیے ہمنے اوٹھایا ہاتھ ✤ اپنا قدم تو بیچ سے جانا نکل گیا ✤ یہان جانیے کی تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور اول بحالت حرکت قائم رہیگی یون - دل جان مفعول اپ جان فاعلات ی ہم نے اُ مفاعیل ٹھا ے ہات فاعلات

اگر یاے دوم ملفوظ ہوگی تو ساقط نہوگی جیسے سحر مرحوم ؎ سب زمینین ہین نئی شعر نئے
لفظ نئے ✤ اِک سحر ہی نئی انداز کا دیوان نیا ✤ یہان مصرع اول مین سب جگہ (نئے) کی
تحتانی دوم بحال رہیگی بحالت سکون اور اول بشکل و تلفظ تحتانی متحرک لکھی جاییگی یون-
سب زمی نے فاعلاتن ہین یی شع فعلاتن رن یے لف فعلاتن ظن یے فعلن - یا جیسے
استاد ؎ پھر پرسش جراحت دل کو چلا ہی عشق ✤ سامان صدہزار نمکدان کیے ہوئے ✤
یہان کیے کی تحتانی دوم بحالت سکون قائم التلفظ ہی اور اول بحالت حرکت بحال یون-
سامان مفعول صدہزار فاعلات نمکدا ک مفاعیل یے ہُیے فاعلن - کبھی بطور شاذ اس
تحتانی دوم کو الفاظ عربیہ مین بھی گرایا ہی جیسے جناب بحر ؎ کھوٹے ہین طلائی رنگ والے ✤
اس سونے کو بار ہا کسا ہی ✤ یہان طلائی کی تحتانی دوم تقطیع مین غیر مکتوب ہوگی یون-
کو ٹیہ مفعول طلایرن مفاعلن گوالے فعولن - رشیدی مین طلا کو ہندی سے معرب بتایا ہی بدین
حجت ہم طلائی کو اردو کہینگے اور شاذ مین یہ تحتانی داخل نرہیگی-

(۶) یاے تحتانی ہندی - کبھی ہندی مین متوالی تین تحتانیان آتی ہین - اول الف
یا واو ساکن کے بعد آتی ہی اور متحرک رہتی ہی اور بلہجۂ ہمزہ بولی جاتی ہی - دوم فقط متحرک سوم
ساکن جیسے سنائیے اور دکھائیے بروزن مفاعلن یا کھوئیے اور سوئیے بروزن فاعلن
اول و دوم تحتانی ہمیشہ بحال خود متحرک و ملفوظ رہتی ہی - رہی یاے آخر یعنی سوم وہ اکثر ملفوظ
نہین ہوتی جیسے خواجہ وزیر ؎ سر مرا کاٹ کے پچتائیگا ✤ کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا ✤
اوسوقت تقطیع مین نہین لکھی جاتی یون - ییگا فعلن یا جیسے ؎ روئیے کیون کھوئیے
کیون جان کو ✤ بحر سریع مین اسکی تقطیع کرو تو یہان بھی تحتانی سوم ساقط ہوگی یون - روئی
یکو مفتعلن کوئی یکو مفتعلن جان کو فاعلن - اور اکثر ملفوظ رہتی ہی جیسے میر وزیر صبا ؎ یہ
طاشون کی پھٹ پھٹ کہ پچھتائیے ✤ یہ جھانجون کی جھن جھن کہ جھنائیے ✤ یہان تحتانی
سوم بھی ملفوظ رہیگی اور تقطیع مین مکتوب یون - کپٹ ٹا فعولن ئی یے فعل ✤ کجن نا فعولن

سی یے فعل - یا جیسے اطرح سے جا ئیے جا ئیے خدا حافظ ﴿ جای یے جا فاعلاتن سی یے خدا بفاعلن یا جیسے مثال دوم کو رمل مین تقطیع کرو یون - رو سی یے کو فاعلاتن کو سی یے کو فاعلاتن جان کو فاعلن -

(۷) یاے تحتانی مخلوطی - یہ تحتانی الفاظ ہندیہ کے مابین حرف مکسور کے بعد آتی ہے - اس تحتانی کے بعد ہمیشہ یا الف ساکن ہوتا ہے اوس صورت مین اسکے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو اور مابعد بہت فتحے کی بو ہوتی ہے اور دونون فتحہ وکسرہ کے درمیان یہ تحتانی مخلوط ہوکر نکلتی ہے اور خود ملفوظ نہین ہوتی اسطرح سے کیا کیا نہ میرے دھیان مین تھا پیاس کا خیال ﴿ اس حالت مین اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جاتا ہے اور یہ تحتانی غیر مکتوب رہتی ہے یون - کا کان مفعول میردان فاعلات متاپاس مفاعیل کا خیال فاعلات - یہان کیا کیا اور دھیان اور پیاس چارون کی تحتانیان ساقط ہوئین - یا اس تحتانی کے بعد واو ساکن ہوتا ہے اس صورت مین یاے مذکور کے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو اور مابعد بمحاورۂ دہلی ضمۂ معروف کی بو اور بمحاورۂ لکھنؤ ضمۂ مجہول کی بو ہوتی ہے اور درمیان مین یہ تحتانی کسرے اور ضمے کو چھوتی ہوئی نکلتی ہے اور خود وہان ملفوظ نہین ہوتی اسطرح سے مین کیون کہون وہ غیر سے کیونکر خفا ہوئے ﴿ اس صورت مین اسکے اول کا حرف متحرک اور آخر کا حرف ساکن یعنی واو لکھا جاتا ہے اور خود یہ تحتانی تقطیع مین مکتوب نہین ہوتی یون - مے کو مفعول ہو وغیر فاعلات سکو کرخ مفاعیل فا ہئیے فاعلن -

(۸) یاے عربی وفارسی مستعملۂ اردو - زمانۂ شیخ ناسخ وخواجہ آتش تک الفاظ عربیہ وفارسیہ کے آخر کی تحتانی کو بغیر الف وصل بھی گرا دینا جائز تھا بلکہ اب بھی خال خال جائز ہے - جسطرح ناسخ سے قمری ہے تیرے گھر کے گرد اے سرو ﴿ دو سر طوق حلقہ ہے در کا ﴿ یہان قمری کی تحتانی تقطیع مین ساقط ہوگی اور کسرۂ ماقبل یا بحال رہیگا یون - قمرہے تے فاعلاتن رگرک گرمفاعلن دے سرو فعلان - یا جیسے آتش سے خونریزی جس قدر کہ ہوا اس سے عجب نہین ﴿ آتش

فراقِ یار پد رہی یزید کا ٭ یہان بھی خونریزی کی یاے آخر ساقط التقطیع ہی اور کسرۂ ماقبل بحال یون خونریز مفعول جسقدر رک فاعلات ہ اس سُیَعُ مفاعیل ہب نہین فاعلات۔ اب اکثر فصحا اُس یاے معروف کے سقوط سے احتراز کرتے ہین اور حق پر ہین۔ کیونکہ یہ تحتانیان جب زبان کی ہین وہان توگری نہین پھر ہم اسکے گرانے والے کون۔

(۹) یاے معروف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ تحتانی ہندی الفاظ مین نون غنہ سے ماقبل آتی ہی اسکا سقوط جائز ہی۔ جب یہ گرتی ہی تو اسکے ماقبل حرف مکسور بحال رہجاتا ہی جیسے ناسخ ؎ نہین رہتی تری کسی بر ہین ٭ خشک کرتی ہی کپڑے دم بھر مین ٭ عدم تلفظ کے سبب سے تقطیع مین (نہین) کی تحتانی لکھی نجائیگی یون۔ ن ہ رہتی فعلاتن تری کسی مفاعلن برہین فعلان۔ جب ملفوظ ہوتی ہی تو تقطیع مین بھی بحال رہتی ہی جیسے بحر ؎ وصل نہین نہین سہی بوسہ ہی دیجیے کوئی ٭ پھول نہین تو پنکھڑی صدقہ گلے کے ہار کا ٭ یہان ہر نہین کی یاے معروف تقطیع مین سلامت رہیگی یون۔ وصل نہی مفتعلن نہی سہی مفاعلن ٭ بوس ہی مفتعلن یہی حال یونہین اور کہین اور ہین تمھین وغیرہ کا ہی کہ جب انکی تحتانی ملفوظ نہو گی تو ساقط التقطیع ہوگی جیسے ؎ ہین رہجاییے چھائی ہی گھٹا ساون کی ٭ یہان ہین کی تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوئی یون۔ ہی ہِ رہجا فعلاتن۔ اور جب ملفوظ ہوگی تو تقطیع سے نگرےگی جیسے استاد ؎ ہر ایک بات مین کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی ٭ تمھین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہی ٭ یہان تمھین کی تحتانی تلفظ مین آکر تقطیع مین ساقط نہوئی یون۔ تمی کہو مفاعلن کِ یِ اندا فعلاتن ز گفتگو مفاعلن کا ہی فعلن۔

(۱۰) یاے لین ماقبل نون غنہ۔ یہ بھی خاص الفاظ ہندیہ مین آتی ہی اس تحتانی کے پیشتر فتحہ ہوتا ہی۔ جب یہ یاے لینہ ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین لکھی نہین جاتی اور اسکے ماقبل کا حرف مفتوح بحال رہجاتا ہی رہا نون غنہ وہ بھی غیر مکتوب ہوتا ہی جیسا کہ آیندہ نون غنہ کے بیان مین اسکا ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی جیسے آتش ؎ حباب آسا مین دم بھرتا ہون

تیری آشنائی کا ✤ نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا ✤ یہان (مین) کی تحتانی مع نون تقطیع سے ساقط ہو گی اور میم مفتوح ماقبل بحال رہیگا یون - حبابا سا مفاعیلن م دم ترا مفاعیلن یا جیسے طرح اسیر ؎ مہر و مہ کرتے ہین سجدہ صبح و شام اللہ کا ✤ یہان (ہین) کا وہی حال ہی جو مین کا ہوا تھا یون - مہر و مہ کر فاعلاتن تے ہ سجدہ فاعلاتن - دیکھو یہان ہاے مفتوح ماقبل صرف بحال رہی - اور جب یہ یاے لینہ ملفوظ ہوتی ہی تو بحالت سکون بحال رہتی ہی اور اسکے بعد کا نون غنہ درمیان مصرع اوڑجاتا ہی جیسے خواجہ وزیر ؎ ہون وہ پیاسا اشک بھر کر اپنی آنکھون مین پیون ✤ ہاتھ پھیلاؤن نہ مین آبِ بقا کے واسطے ✤ یہان مین کی تحتانی مصرع دوم مین ملفوظ ہو کر مع حرف مفتوح ماقبل تقطیع مین قائم ہی اور نون غنہ غیر مکتوب یون - ہات پہ لا فاعلاتن و و نمی اا فاعلاتن - یا جیسے جناب بحر ؎ کسی کے منہ سے نہ نکلا یہ میرے دفن کے وقت ✤ کہ خاک ڈالو نہ انپر یہ مین نہائے ہوئے ✤ یہان ہین کی تحتانی بحال رہیگی یون - کہ خاکڈ مفاعلن لن انپر فعلاتن ی ہی نہا مفاعلن -

(۱۱) یاے مجہول ماقبل نون غنہ - اس تحتانی کو بھی زبان اردو سے خصوصیت ہی - اسکے ماقبل ہمیشہ کسرۂ مجہولہ ہوتا ہی اور بعدہ نون غنہ - مابین مصرع اسکا نون زبان پر نہین آتا اور یہ تحتانی کئی قسم کی ہوتی ہی اور حسب ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین بھی مکتوب نہین ہوتی جیسے جمع اسماے مؤنث کی علامت - اسیر ؎ آنکھین بیکار ہین دیکھین جو نہ صورت تیری ✤ یہان (آنکھین) کی تحتانی غیر ملفوظ ہو کر ساقط ہو گئی اور حسب معمول نون غنہ بھی یون - اک بیکا فاعلاتن - یا جیسے جمع افعال کی علامت - شرف لکھنوی ؎ وہ اگر جھانکین جھروکے سے تو اتنا پوچھون ✤ بستر اپنا پس دیوار کرون یا نہ کرون ✤ یہان جھانکین کی تحتانی تقطیع مین بسبب عدم تلفظ غیر محسوب ہو گی یون - وہ اگر جا فاعلاتن ک جھروکے فعلاتن - یا جیسے ناسخ ؎ نکلین تا ماندگی سے سبکے بدن ✤ پائین قوت حواس مردوزن ✤ یہان نکلین اور پائین کی یاے تحتانی و نون غنہ غیر ملفوظ ہو کر ساقط ہین یون - نکل تا ما فاعلاتن - پاے قووت فاعلاتن

یا جیسے یا و نون نسبتی ؎ آتے ہین وہ چودھوین پندرھوین دان * بروزن مفتعلن
مفتعلن فاعلن - یہان چودھوین اور پندرھوین کی تحتانی و نون غیر ملفوظ و غنہ ہونے سے
تقطیع مین غیر مکتوب ہونگے یون - اات ہ وہ مفتعلن چودوپن مفتعلن دروِدن فاعلن کبھی
وہ تحتانی و نون دونون اصلی ہوتے ہین اور غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین غیر محسوب ہوتے ہین جیسے امانت
؎ صحرا مین کہ دریا مین زمین پر کہ فلک پر * موجود ہی پر نام نہین تیرے نشان کا * یہان
مین کی تحتانیان ہر جگہ لکھی نجائینگی یون - صحرا مِ مفعول کدریا مِ مفاعیلُ - کبھی یہ یاے
تحتانی و نون مجرور کے آخر مین جر کا کام کرتے ہین اور غیر ملفوظ ہوکر محسوب التقطیع نہین ہوتے
جیسے نسیم کشمیری ؎ محمودہ دائین بائین دلبر * یہان دائین بائین کی یاے دوم نون
سمیت نہ لکھی جائیگی اور دو نون کی یاے اول مکتوب ہوگی یون - محمودہ مفعولن دائی با
فاعلن ہی دلبر فعولن - اور جب اسطرح کی تحتانیان ملفوظ ہوتی ہین تو تقطیع مین محسوب ہوتی
ہین جیسے میر وزیر صبا ؎ ای عشق تری عنایتین ہین * یہان تحتانی جمع مؤنث کی علامت
بحال ہی اور نون غنہ ساقط یون - ای عشق مفعول تری عنا مفاعلن یتے ہین مفاعیل - یا جیسے
؎ کیا کرین کیا نہ کرین عشق مین جی چھوٹتا ہی * یہان تحتانی جمع افعال کی علامت بحال دو
جگہ بحالت سکون ہی اور نون غنہ غیر مکتوب یون - کا کرے کا فاعلاتن نکرے عش فعلاتن -
یا جیسے ؎ بارھوین تیرھوین برس مین ہین * یہان یاے نسبتی سلامت اور نون غنہ
نسبتی غیر مکتوب ہی یون - بارو ے تے فاعلاتن روے برس مفاعلن - یا جیسے شیخ محمد جان
شاد ؎ برگِ گل ہوکہ بوے گل ای شاد * جو ہی اس باغ مین پریشان ہی * یہان (مین)
کی تحتانی اصلی بحالتِ سکون بحال اور نون غنہ غیر مکتوب ہوگا یون - جوہ اس با فاعلاتن
غمے پرے مفاعلن شا ہی فعلن - یا جیسے ؎ آتا ہی چین دہنے نہ بائین کسی طرح * یہان بائین
کی تحتانی جر کی علامت بحال ہی یون - اا تا ہ مفعول چین دہن فاعلات نبایے ک مفاعیل
الغرض جس لفظ مین یاے مجہول مع نون غنہ ہوگی اگر ملفوظ نہوگی تو ساقط ہوجائیگی اور بحالت

تلفظ تقطیع مین نگرنے پائیگی -

نون

(۱) نون غنہ بعد حروف مدہ - یہ نون زبان عربی و فارسی و اردو مین آتا ہی - اس نون کے ماقبل الف اور واو معروف اور یاے معروف مین سے کوئی حرف ہوتا ہی - جب تک نون مین اضافت نہو یا اسکے بعد واو عاطفہ نہو یا خود موصول نہو تو ناک مین بولا جاتا ہی اور زبان پر ملفوظ نہین ہوتا اسی کو غنہ کہتے ہین جیسے طالب آملی سے غنچہ سامان یک جہان چین بر جبین + پیچید از غیرت بخود چون خیزران + یہان سب نون آخر غنہ ہین اور غیر ملفوظ بدین وجہ تقطیع مین درمیان مصراع محسوب نہونگے یون - غنچ ساما فاعلاتن یکجہا چی فاعلاتن برجبین فاعلات + پیچدزغی فاعلاتن رت بخد چو فاعلاتن خیزران فاعلات - یا جیسے سے نہین کچھ ترے مُنہ مین ہان ہون نہین + یہان سب نون ہندیہ مابین مصرع غیر ملفوظ ہوکر غیر مکتوب ہین تقطیع مین یون - نہی کچ فعولن ترے مُہ فعولن مہا ہو فعولن نہین فعول - اسیطرح یہ نون درمیان الفاظ آتا ہی تو تقطیع مین لکھا نہین جاتا جیسے ماند چاند کو بروزن فاع لکھین گے یو نہین گونگا اور چھینکا کا نون بھی بحالت تقطیع غیر مکتوب ہوگا -

(۲) نون غنہ بعد یاے مخلوطی و واو - یہ نون زبان ہندی مین ایسی یاے مخلوطی کے بعد آتا ہی جسکے مابعد واو ہو - اس تحتانی کا بیان پیشتر ہوچکا - یہان اسقدر کافی ہی کہ یہ نون ملفوظ و مکتوب التقطیع نہین ہوتا اور واو اکثر بحال رہجاتا ہی اور تحتانی کے ماقبل کا حرف مکسور بمقابلہ متحرک تقطیع قائم رہتا ہی جیسے ظفر سے یہ بھلا جیگا گرفتار بلا کیونکر ہوا + یہان کیونکر کا کاف اور واو بحال رہیگا اور نون غنہ لکھا نجائیگا یون - یہ بلاجی فاعلاتن گا گرفتا فاعلاتن رے بلا کو فاعلاتن - واو کے باعث سے کاف ماقبل تقطیع مین مضموم ادا ہوگا - یا جیسے ذوق سے رہے ہی جرخ پہ ہر صبح جیون صبوحی کش + یہان جیون کا وہی حال ہوگا جو کیون کا ابھی ہوچکا یون - رہے ہیچر مفاعلن خپہر صب فعلاتن حجو صبو مفاعلن حی کش فعلن - جب ایسے نون کے بعد

حرف تخصیص وغیرہ ملتے ہین تو اکثر یہ تینون حروف یعنی نون اور اوسکے ماقبل کا واو اور واو کے ماقبل کی تحتانی سب کے سب تقطیع مین بحال اور ملفوظ نہین رہتے جیسے ناسخ ؎ جھونکا نسیم کا جو نہین سَن سے نکل گیا * دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا * یہان جیون ہین مین سے صرف جیم باقی رہگیا یون - جوکان مفعول سیم کاج فاعلات ہ سن سین مفاعیل کل گیا فاعلن یا جسطرح ؎ جیسے آج آئے بس یونہین آنا * یہان اگرچہ یاے مخلوطی نہین مگر واو و نون کا وہی حال ہوگا جو جیون مین ہوا یون - جیسیا جا فاعلاتن ی بس یہی مفاعلن - اسکی تقطیع مین آج کا الف ممدودہ بسبب یاے ہندیہ ماقبل کے قائم بھی رہ سکتا ہی - اس طرح - جیس اا جا فاعلاتن فافہم -

(۳) نون غنہ بعد حرف مفتوح - اس نون کے ماقبل فتحہ آتا ہی اور غنہ بولاجاتا ہی آتش ؎ سخ و زلف پر جان کھو یا گیا * اندھیرے اوجالے مین رویا گیا * اوسوقت یہ نون تقطیع مین غیر مکتوب ہوتا ہی یون - ادیرے فعولن اجالے فعولن - یا جیسے ولہ ؎ بے رنگ زمین ہوتو ہوئے کیا کوے شاعر * ریتی ہو تو رنگریز کی تدبیر سے ٹپکے * یہان رنگریز کا نون تقطیع سے اوڑجائیگا یون - ریتی ہ مفعول ترگریز مفاعیل - بعض فصحا کو لیسے غنہ مین حجتین ہین وہ رنگنا کو بروزن فعلن نہین سمجھتے بلکہ برابر چند جا یعنی بروزن فاعلن کہتے ہین یونہین انگریز کے لفظ کو بھی جیسے ناسخ ؎ دل ملک انگریز مین جینے سے تنگ ہی * قید حیات بھی مجھے قید فرنگ ہی * دل منک مفعول انگ ریز فاعلات - ہمارے استاد مرحوم جناب نجم الدولہ دبیرالملک مرزا محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب دہلوی نوراللہ مرقدہ کا اعتبار رنگنا کے لفظ مین وہی تھا جو آتش کا لہجہ رنگریز کے لفظ مین ہی وہ ہمارے سوال کے جواب مین تحریر فرماتے ہین کہ رنگنا کو بروزن چند جانہ سمجھنا چاہیے بلکہ بروزن ہر جا جاو - اس سے یہی مراد ہی کہ اسکا نون عنہ ہی - رہا رنگریز کا لفظ وہ فقیر مؤلف کے نزدیک ویسا ہی صحیح ہی جیسا آتش نے کہا اسکو ہندی الترکیب سمجھنا چاہیے ورنہ معنی مین فتور پڑیگا کیونکہ ریختن پھینکنا اور گرانا ہی رنگنا نہین ہی اہل ایران اسکو

رنگ رز بغیر تحتانی بولتے ہین اور یہ البتہ رزیدن کا اسم فاعل سماعی ہی جسکے معنی رنگنا کما قال آلجامے فی تحفۃ الاحرار ے رنگرز باغ تو ئی باغ ما ÷ کارگہ صنعت صباغ ما ÷ یا جیسے ولہ ے کارگہ رنگرزان شد رزان ÷ یا جیسے طغراے مشہدی ے کہ آری خم قرمزی بادہ پیش ÷ بہ ارنگرز خواند استاد خویش ÷ یا جیسے سیفی مازندرانی ے گلعذار رنگرز کار مسیحا میکند ÷ کشتہا را از لب جان بخش احیا میکند ÷ الغرض فقیر کی یہ راے ہی کہ جب ایسے الفاظ بمعنی اصلی ترکیب فارسی سے مرکبا ورمسموع ہون یا ہندی کے سوا کسی اور زبان کا اسم خاص ہو تو اوسکو غنہ نہ کہو بلکہ نون ظاہر کرو ورنہ غنہ - ہم نے مرزا فرخ وصال شیرازی کی مثنوی بزم وصال مین انگریز کا نون دو جگہ ملفوظ اور ظاہر دیکھا ہی کما قال ے وراز دولت انگریزی نژند ÷ بہ تن زار و لاغر بہ دل دردمند ÷ ولہ ے از یرا کہ از انگریزان بسے ÷ بایران زمین دیدم از ہر کسے ÷ یہان انگریز کا نون ملفوظ اور شعر ناسخ کے مثل ہی - ایسا ہی خنجری کا لفظ ہی جسکو بازاریان لکھنو بنون غنہ بولتے ہین لیکن خواص بنون ملفوظ وظاہر ادا کرتے ہین جیسے سید محمد خان رند دیوان دوم مین فرماتے ہین ے جو نزاکت او سمین ہی کب ہی کسی انسان مین ÷ خنجری نے گلبدن کی چیکیان لین ران مین ÷ لمولفہ ے کرتا ہی قتل تیرا پاجامہ گلبدن کا ÷ خنجر ہمارے حق مین ہر خنجری ہوئی ہی -

(۴) نون غنہ بعد حرف مکسور - اس نون کے ماقبل کسرہ ہوتا ہی اور اکثر زبان پر ملفوظ نہین ہوتا اور غنہ بولا جاتا ہی جیسے استاد ے چون کرد سپاہ ہند در ہند ÷ با انگلشیان ستیز بیجا ÷ تاریخ وقوع این وقایع ÷ واقع شدہ رستخیز بیجا ÷ یہان انگلشیان کا نون اول غیر ملفوظ ہو کر تقطیع مین محسوب و مکتوب نہو گا یون - با انگل مفعول شیاستے مفاعلن ز بیجا فعولن - یا جیسے ناسخ ے ابر سے مینہ جو ہی برس چکتا ÷ کرتی ہی ٹکڑے ابر کے یہ جدا ÷ یہان مینہ کا نون مکتوب التقطیع نہو گا یون - ابر سے مہ فاعلاتن - یا جیسے سحر لکھنوی ے او ترو کوٹھے سے تو عالم تہ و بالا ہو جائے ÷ آسمان اور زمین ایک ہنڈولا ہو جائے ÷ یہان ہنڈولا کا نون

تقطیع مین نہ لکھا جائیگا یون - ااسما و فاعلاتن رزمی اسے فعلاتن کہڈ ولا فعلاتن ہو جائے فعلان - یونہین اندرائن بمعنی حنظل وغیرہ -

(۵) نون غنہ بعد حرف مضموم - اس نون کے ماقبل ضمہ ہوتا ہی جب نون غنہ ہو جاتا ہی تو وہ حرف مضموم بحال رہجاتا ہی اور نون ملفوظ نہین ہوتا جیسے جناب بجرؔ سے منُہ دیکھکر اوٹھے تھے کسی خوش نصیب کا ٭ اوسوقت تقطیع مین بھی لکھا نہین جاتا جیسے یہان منُہ کا نون یون - مُہ ویک مفعول کراٹے ت فاعلات - یا جیسے خواجہ وزیرؔ سے جب ملین جھک کر ہوئین پانچون برابر اونگلیان ٭ یہان اونگلیان کا نون اول تقطیع مین غیر مکتوب ہو گا یون جب ملی جک فاعلاتن کرہئی پا فاعلاتن چوبرابر فاعلاتن اگلیان فاعلات ٭ یا جیسے صباؔ سے آمدو رفت سے اندھے کی کنوان دور رہے ٭ یہان کنوان کا نون اول اور نیز دوم غیر مکتوب ہونگے یون - امد ورف فاعلاتن تس اندے فعلاتن ک کوا د و فعلاتن - اگرچہ مرزا رفیع سودا نے کوا بقافیہ ہوا کہا یون سے اپنے نزدیک وہ کبھی نہ موا ٭ جبکا نکلا ہی اسطرح کا کوا ٭ لیکن فی زمانہ کنوان بدو نون کہتے ہین -

ہاے ہوز

(۱) ہاے بیان حرکت - یہ ہاے ہوز مختفی ہوتی ہی اور الفاظ کے آخر مین ملتی ہی - اسکے ماقبل کبھی فتحہ ہوتا ہی اور کبھی کسرہ - عربی مین ایسی ہاے ماقبل مفتوح اکثر علامت تانیث ہی جیسے حاملہ وغیرہا - جب درمیان مصراع اسکی حرکت ماقبل کا اشباع نہو تو سمجھو کہ ہاے مذکورہ ساقط ہو گئی جیسے استادؔ سے بسکہ زخویش آئنہ در پیش داشت ٭ جلوہ ہم از خویش فراخویش داشت یہان کہ اور آئنہ اور جلوہ کے آخر سے ہر ایک ہاے مختفی گر گئی اور کسرہ و فتحہ ماقبل بحال رہا یون بسکِ زخے مفتعلن شاین ذر مفتعلن جلوہم مفتعلن - یا جیسے بجرؔ سے وہ شاخ جس پہ کہ رکھا آشیان ہم نے ٭ نشانہ بنگئی آفات آسمانی کی ٭ یہان پہ اور کہ اور نشانہ سے ہاے مختفی گر کر تقطیع مین انکا فتحہ و کسرۂ ماقبل بحال رہا یون - وشاخ جس مفاعلن پکِ رکّا فعلاتن

ست ااشیا مفاعلن ہم نے فعلن + نشانہن مفاعلان - جب اسکی حرکت ماقبل خوب کھینچے تو ہاے
مذکور ساقط نہوگی جیسے مولوی معنوی سے چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + چو خدا خا
فاعلاتن ہد کہ پردہ فاعلاتن - یا جیسے سے آئنہ عرض کرےگا مری حیرانی کو + زلف کچھ کان مین
کہہ گئی پریشانی کو + یہان آئنہ کی ہاے مختفی بحال ہی یون - اآئنہ عرفاعلاتن - یا جیسے مولوی
معنوی سے تا بدانی کہ زبان جسم وبال + سود جان آمد رہا ندازو بال + یہان کسرہ ماقبل کا
اشباع ہوکر کاف بیانیہ کی ہاے مختفی سلامت تقطیع ہوگی یون - تا بدانی فاعلاتن کہ زبانے فاعلاتن
جسم بال فاعلات - یا جیسے سودا سے بالفرض اگر آپ ہوے ہفت ہزاری + یہ شکل بھی ہست
سمجھیو کہ راحت جان ہی + یہان بھی کاف بیانیہ کی ہاے مختفی کا وہی حال ہی جو ابھی گزرا یون
یہ شکل مفعول بہ ست سمجھیو مفاعیل کہ راحت مفاعیل تجا ہی فعولن - یا جیسے ابو نصر فراہی سے شفت
لب لسان چہ زبان فم دہان + یہان چہ کی ہاے مختفی آخر ہاے (کیہ) کے مثل ہی یون شفت
لب فعولن لسا چہ فعولن - بعض کے نزدیک جب ایسے کسرے کا اشباع ہو تو ہاے مختفی کے
عوض یاے تحتانی لکھتے ہین حالت تقطیع مین یون - تا بدانی فاعلاتن کے زبانے فاعلاتن
جسم بال فاعلات - لیکن اردو مین ایسا اشباع ہی ٹکسال باہر ہی اور بہتر ہی کہ فارسی مین بھی اسکا
استعمال نکرین کیونکہ نادر ہی اور النادر کالمعدوم - کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اس ہاے مختفی کے بعد
حرف وصل ہوتا ہی اور اسکے ماقبل کا حرف متحرک حرف بعد الوصل سے جا ملتا ہی اور ہاے مذکور
غیر ملفوظ ہوتی ہی جیسے بساطی سمرقندی سے غزلہاے بساطی راکمال از خود مدان کمتر + کہ
پرورده است چون خواجو بآب دیدہ سلمانش + یہان پروردہ کی ہاے ہوز ساقط ہوئی اور
دال ماقبل سین است سے جا ملی یون - کپر ور دس مفاعیلن تجو خا جو مفاعیلن - یا جیسے
جامی سے باکہ چو حلقہ است پئے صید دل + گشتہ ازان طرہ بہم متصل + یہان ہاے حلقہ ساقط
ہوئی اور حرکت قاف سین است سے جا ملی یون - باکچ حل مفتعلن قست پ یے مفتعلن صید
دل فاعلن - اور جب الف وصل بحال خود قائم رہتا ہی تو ہاے مختفی کی حرکت ماقبل بھی بحال خود

رہتی ہے جیسے استاد [illegible] لغز اوسکے پارس انشا کردہ ہست * یہان است کا الف قائم
ہے اسلیے دال کی حرکت بحالت [illegible] سالمتی سے ہے یون - کردہ ہست فاعلات - گرہاے مختفی
یہان ہرحال مین گرجائیگی -

(۲) ہاے مختفی متحرک - ہاے [illegible] یہان حرکت سے ہین جب اضافت لگاتے ہین تو وہ ساکن نہین
رہتی بلکہ متحرک بحرکت کسرہ ہوجاتی ہے اور وہ کسرہ یا توکم اشباع ہوتا ہے اوس صورت مین ہاے
مذکورہ کے عوض تقطیع مین ایک [illegible] لیے تحتانی لکھتے ہین جیسے جامی سے روضۂ جان بخش را
جہان آفرید * باغچۂ کون و مکان آفرید * یہان ہاے روضہ کے عوض ایک تحتانی لکھی جائیگی
یون - روضی بجا مفتعلن - اور جب اس ہاے غیر اشباعی کے بعد واو ہو جب بھی اسکا یہی
حال ہوگا جیسے جامی سے مرغِ سحر زندۂ و تو مردۂ * او ز نوا گرم و تو افسردۂ * مرغ سحر مفتعلن
زندی تو مفتعلن مردی فاعلن - یا اوس کسرے کا زیادہ اشباع ہوتا ہے اوس صورت مین اسکے
عوض دو تحتانی تقطیع مین لکھتے ہین جیسے سعدی سے تامل در آئینۂ دل کنی * یہان ہاے
آئینہ کے بدلے دو یاے تحتانی لکھی جائینگی ایک ہاے مختفی کے عوض دوسری یاے عوض
کے بطن سے پیدا ہوگی یون - تام مل فعولن در آیی فعولن ن یی دل فعولن - کبھی ہاے
اشباعی نکرہ اور وحدت کی ہوتی ہے اور وہ بھی اسی حال مین رہتی ہے جیسے استاد سے آرمیدن
و ہیدر روزے چار * خستۂ را بسایۂ دیوار * یہان ہاے خستہ کے عوض دو تحتانی لکھی جائینگی
یون - خست یے را فاعلاتن بسای یے مفاعلن دیوار فعلان - کبھی ایسی ہاے مختفی مخاطب
کی ہوتی ہے اور وہ بھی یونہین لکھی جاتی ہے جیسے نظامی سے سیانجی نۂ بلکہ شہزادۂ * یہان نہ
کی ہاے مختفی کے بدلے تقطیع مین دو تحتانی لکھی جائینگی یون - سیانجی فعولن ن یے بل فعولن
کشہزا فعولن دیی فعل - کبھی یہ ہاے اشباعی نسبتی ہوتی ہے اور اوسکی حالت بھی یہی کیجاتی ہے
جیسے صائب سے سرو من طرح نو انداختۂ یعنی چہ * جامہ را فاختۂ ساختۂ یعنی چہ * یہان فاختہ
مین دو تحتانی مکتوب التقطیع ہونگی یون - جامرا فا فاعلاتن خت یی سا فعلاتن خت یی یع فعلاتن

نی چہ فعلن۔ لیکن جب ایسی ہاے اشباعی کے بعد حرف عطف آتا ہی تو وہان بحالت تقطیع ایک ہی تحتانی محسوب ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ یاے بطنی کے قائم مقام واو ہو جاتا ہی جیسے ؎ شانۂ وآئینۂ وزلف نگار سیمبر۔ یہان شانہ وآئینہ کی ہاے اشباعی کے عوض ایک ہی یاے تحتانی لکھی جائیگی یون۔ شان یوا فاعلاتن ئی نیوزل فاعلاتن فے نگارسے فاعلاتن سیمبر فاعلن۔ رسم الخط مین ایسی ہر جگہ مین ہاے مختفی پر ایک ہمزہ لکھا جاتا ہی خواہ اشباع ہو خواہ نہو۔ یونہین کہ وچہ بمعنی کدامی وچیستی کا بھی حال تقطیع مین ہوگا۔ یہ ہاے مختفی الفاظ ہندیہ مین مفقود ہی۔

(۳) ہاے مخلوطی اسکو ہاے ثقیلہ بھی کہتے ہین۔ یہ صرف الفاظ ہندیہ مین آتی ہی مگر خال خال زبانِ دری مین بھی ہی جیسے بہرام ؎ یکے تازہ کن قصۂ زرّہ دھشت ٭ بنظم دری وبخط درشت ٭ زبان ہندی مین ہمیشہ ہاے مخلوطی سترہ حروف کے بعد ہوتی ہی اور اپنے حرف ماقبل کے ساتھ لہجے مین ایسی مختلط ہو جاتی ہی کہ وہ اور یہ دونون ایک ہو جاتے ہین اور ایک ہی آواز نکلتی ہی وہ سترہ حروف یہ ہین ۱ باے موحدہ ۲ باے فارسی ۳ تاے فوقانی ۴ تاے ہندی ۵ جیم عربی ۶ جیم فارسی ۷ دال مہملہ ۸ دال ہندی ۹ راے مہملہ ۱۰ راے ہندی ۱۱ کاف تازی ۱۲ کاف فارسی ۱۳ لام ۱۴ میم ۱۵ نون ۱۶ واو ۱۷ یاے تحتانی۔ انھین حرفون کے بعد ہاے مخلوطی آتی ہی۔ جب یہ ہاے ہوز حرف متحرک کے ساتھ ملفوظ ہوتی ہی تو اوسکے ساتھ کا متحرک وزن وتقطیع مین محسوب ہوتا ہی اور یہ ہاے مخلوطی مکتوب نہین ہوتی جیسے ناسخ ؎ ہی چھٹا برج سنبلہ بے کد ٭ دیکھو یہان چھٹا مین جیم اور تاے ہندی کے بعد ہاے مذکورہ تقطیع مین لکھی نجائیگی فقط اوسکے ساتھ والے متحرک یعنی وہی جیم وتا مکتوب ہونگے یون۔ ہی چٹابر فاعلاتن۔ یا جیسے بہرام کا شعر مذکور۔ یکے تا فعولن زکن قص فعولن صِ یے زر فعولن ردشت فعول۔ یہان دھشت کی ہاے مخلوطی دال متحرک کے بعد تھی لہذا وہ ہے اوڑگئی اور دال تقطیع مین باقی رہگئی۔ جب ہاے مخلوطی حرف ساکن کے ساتھ تلفظ مین آتی ہی تو اوسکے ساتھ کا حرف ساکن حساب مین آتا ہی اور وہ خود غیر محسوب

یعنی غیر مکتوب ہوتی ہے جیسے ؎ ابھی بجرو و موجین ہمین نہ انھون نے دکھائین ❊ آگے نہ بڑھے
مانگ کو منجھدھار سمجھکر ❊ یہان منجھدھار ور سمجھ کی ہائے مخلوطی اڑ گئی اور دونون جگہ جیم ساکن
بحال رہا یون - اگین مفعول بڑے مانگ مفاعیل کج دار مفاعیل سمجھ کر فعولن - اسی طرح
دودھن دودھا سولھوان بارھوان وغیرہ کی ہائے مخلوطی مکتوب اتقطیع نہوگی -

فائدہ سترہ حروف مخلوطی مذکورہ کی اصل ہندی باستانی مین دس ہی حرف تھے کثرت
استعمال سے دس کے سترہ ہو گئے - وہ بڑھائے ہوے سات حرف یہ ہین - اول ہائے
مخلوطی بارائے مہملہ جیسے ناسخ ؎ گیارھوان دلو بارھوان ہے حوت ❊ نہین ہمین کسیکو جاسکو
دوم بارائے ہندی جیسے صبا ؎ تقریر اختلاف مین کیونکر بڑھے نہین ❊ ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین
سوم بالام جیسے میر انیس ؎ دولھا کے منہ کو دیکھکے یہ کہکر آہ کی ❊ صورت بتلاتے جاؤ ہمارے
نباہ کی ❊ چہارم بامیم جیسے ناسخ ؎ تم ہمین بھول گئے ہو صاحب ❊ ہم تمھین یاد کیا کرتے ہین
پنجم بانون جیسے آتش ؎ کف افسوس ملواتی ہے تیری پاکدامانی ❊ پہنا کر شاہد عصمت کو جامہ
پارسائی کا ❊ ششم باواو ہفتم بایائے تحتانی جیسے آتش ؎ حال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل
کی تڑپ ❊ ہر قدم پر ہے یقین یہان رہگیا وہان رہگیا ❊ لیکن اخیر کے دو حرفون مین اکثرون
کو کلام ہے اور حق پر ہین وہ لوگ یھان وھان کا لہجہ بے ہائے مخلوطی کے بتاتے ہین یعنی یان
وان اور سچ تو یہ ہے کہ یہ تخفیف ہی ٹکسالی ہے ہان دونون الفاظ مین ہائے ہوز متحرک بولنا چاہیے
جیسے ناسخ ؎ شب فراق مین ہین جھولتے یہان عشاق ❊ وہان رقیب ہین طیاریان ہین
جھولون کی ❊ اس صورت مین سترہ کے عوض پندرہ حروف کے ساتھ ہائے مخلوطی
صحیح جانو -

(۴) ہائے ملفوظ ساکن - اسکو ہائے مظہرہ بھی کہتے ہین - یہ ساکن ہوتی ہے اور اسکے ماقبل فتحہ
جب یہ ملفوظ نہین ہوتی تو ہائے مختفی کا حکم اسپر جاری ہو جاتا ہے - الفاظ عربی و فارسی و ہندی مین
یہ ہائے مظہرہ آتی ہے جیسے ؎ توبہ زمی کردم و آمد بہار ❊ ساقی توبہ شکنم آرزوست ❊ یہان

توبہ کی ہاے آخر ایک جگہ تقطیع مین مکتوب ہو گی اور ایک جگہ ہو گی یون - توب زمی مفتعلن کردم اا
مفتعلن ہ بہار فاعلات + ساقی تو مفتعلن بہ شکنم مفتعلن اا رزوس فاعلات - یا جیسے جامی
؎ نوزدہ حرف است بوقت شمار + فیض رسانندہ بہزدہ ہزار + نوزدحر مفتعلن - یہان دٗ
کی ہے گر گئی - فیض رسا مفتعلن نند بہز مفتعلن دہ ہزار فاعلات - یہان ہاے دہ سلامت
ہی - یا جیسے آتش ؎ گرفتار آہنی زنجیر کا یہ وہ طلائی کا + یہان یہ وہ کی ہاے مظہرہ بحال
ہی یون - گرفتار مفاعیلن ہنی زنجی مفاعیلن رکا یہ وہ مفاعیلن - یا جیسے اسیر ؎ ہون
دو غمکش پنچکے جب شغل آہنی سے اسیر + مین یہ سمجھا باغ مین فرش مشجر ہو گیا + ہو وغمکش
فاعلاتن - یہان دو کی ہاے آخر ساقط ہوئی - مین یہ سمجا فاعلاتن - یہان یہ کی ہاے آخر غیر مکتوب
ہی - یا جیسے عرفی شیرازی ؎ بیش عرفی مدہ ازدست عنان کین استاد + خویش را ابلہ نمودہ است
وے ابلہ نیست + یہان ابلہ کی ہاے اصلی بمقام اول بقول جمہور گر گئی یون - خیش را ب
فاعلاتن ل نمودس فعلاتن تو لے اب فعلاتن لہ نیس فعلان - کذا فی خزانۂ عامرہ - لیکن مؤلف کی
راے مین ہاے ابلہ اول سقوط سے بچی ہوئی ہی اسطرح کہ یہ مصرع رمل مثمن مخبون مین ہی اسکے رکن دوم
کو بھی سالم یعنی فاعلاتن کہو یون - فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلان - اور تقطیع اسطرح کرو خیش
را ب فاعلاتن لہ نمودس فاعلاتن تو لے اب فعلاتن لہ نیس فعلان - دیکھو دونون جگہ ہاے
ابلہ سلامت ہی - اب رہا یہ جھگڑا کہ درمیان مین رکن سالم جائز ہی یا نہین مین کہتا ہون کہ ہان ہان
جائز ہی کوئی امر اسکا مانع نہین سعدی شیرازی ؎ نہ بر اشتر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم + نہ خداوند
رعیت نہ غلام شہریارم + نہ بر شتر فعلاتن بر سوارم فاعلاتن نچ اشتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن -
اگر کہو کہ التزام عرفی باطل ہوتا ہی تو سعدی کے اوسی قطعے کا دوسرا شعر التزام شکن موجود ہی یہ
؎ غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسے می زنم آسودہ و عمرے میگزارم - دیکھو قطعۂ
مذکور کے شعر اول مین فاعلاتن درمیانی موجود تھے اور اس شعر دوم مین فاعلاتن درمیانی معدوم
ہین پس اونکا التزام باطل ہو گیا ایسا ہی اگر عرفی نے التزام شکنی کی تو کوئی عیب نہین پھر ایک

شیرازی کو ماننا اور ایک شیرازی کو غلط جاننا انصاف کا کلیجا چھا نٹنا ہے۔ اور سیر طرہ یہ ہے کہ عرفی نے اس امر کا اشارہ بھی اسی شعر مین کیا ہے یون۔ یعنی ظاہر مین عرفی الله ساختہ ہے اور باطنًا علم عروض مین الله نہین ہین ایسے استاد کے سامنے نگٹش بجا ئیے یعنی ہائے الله تقطیع سے نگرا ئیے۔ اس صورت مین یہ شعر سقوط ہائے ملفوظی کی مثال نہو سکیگا اور فی الحقیقت زبان پارسی مین ہائے ملفوظی کا سقوط ورائے اعداد بہت کم اور نادر بلکہ مفقود ہونا جائز ہے۔

ہمزہ

(ا) ہمزۂ متحرک۔ یہ حرف اشکال صحیحہ مین نہین۔ اکثر ہائے مختفی اور واو اور یائے تحتانی کے مرکز پر ہوتا ہے اور کبھی بعد حروف علت کے اور کبھی بحالت تنوین آتا ہے۔ اول کی مثالین ہائے مختفی کے بیان مین موجود ہین۔ رہا واو وہ ہم قاعدۂ دوازدہم کے نمبر دوم مین لکھ چکے یہان اتنا اور سمجھ لو کہ واو مین کبھی اشباع ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا۔ جب نہین ہوتا تو اوسکے مرکز کے ہمزہ کے عوض صرف ایک واو مرکز بجال رہتا ہے جیسے حافظ ؂ تو وطوبیٰ وما و قامت یار ✤ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ✤ یہان صرف (ماؤ) کا واو لکھا جائیگا اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون۔ تو طوبی فعلاتن ہو ما و قامفاعلن مت یار فعلات۔ جب واو کے ہمزہ کا اشباع ہوتا ہے تو تقطیع مین دو واو لکھے جاتے ہین جیسے سعدی ؂ مراو را رسد کبریاؤ منی ✤ کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی ✤ یہان (کبریاؤ) مین بحالت تقطیع دو واو لکھے جائینگے ایک ہمزہ کے عوض دوسرا اصلی یون۔ مراورا فعولن رسدکب فعولن ریاوو فعولن۔ یا جیسے سحر مرحوم ؂ بزم جانان مین شاید آئے سحر ✤ ہر طرف سے جو آؤ آؤ ہے ✤ یہان پہلے آؤ سے صرف ہمزہ گر کر ایک واو رہجائیگا اور دوسرے مین بعد اسقاط ہمزہ دو واو مکتوب ہونگے یون۔ ہر طرف سے فاعلاتن ج اوا مفاعلن وہ فعلن۔ اب رہی تحتانی معروف اسکے مرکز پر بھی ہمزہ آکر اشباع بکسرہ کیا جاتا ہے اور کبھی اوسکا اشباع نہین ہوتا جب ہوتا ہے تو اوسکے عوض دو تحتانیان لکھی جاتی ہین جیسے خسرو ؂ دل کہ با خوبان بدخو

آشنائی میکند ❊ شیشہ با خارہ زور آزمائی میکند ❊ یہان آشنائی اور آزمائی مین دو تحتانیان مکتوب ہونگی اور ہمزہ غیر محسوب یون - اشنایی فاعلاتن + ازمایی فاعلاتن - یا جیسے زند ؎ میری نظر دل مین ہین اتبک آپ وہ ہی نازنین ❊ پھیریے رستم کا پنجہ یا کلائی کیجیے ❊ یہان کلائی مین دو تحتانی لکھی جائینگی اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون - یا کلایی فاعلاتن - اب رہی اسکی حالت غیر اشباعی وہ فارسی مین مفقود ہی اور اردو مین موجود - یعنی جب ہمزہ اشباع نکیا جاے تو صرف ایک تحتانی اوسکے مرکز کی لکھتے ہین جیسے ؎ کچھ آج طبیعت مری گھبرائی ہوئی ہی ❊ یہان گھبرائی کو ایک ہی تحتانی سے لکھینگے یون - کچ اج مفعول طبیعت م مفاعیل رگبرای مفاعیل ہ یی ہی فعولن - اب رہا ہمزہ بعد حرف علت - وہ خاص زبان عربی کے واسطے ہی جب ہمزہ الف کے بعد آتا ہی تو تقطیع مین اوسکے بدلے یاے تحتانی متحرک لکھتے ہین جیسے ؎ قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا ❊ قالتل خن فاعلاتن سای لم ما فاعلاتن جی تہا فاعلن - یونہین سوء اور ھنیئ کو سمجھو - اب رہی تنوین - اس حالت مین بھی ہمزہ یاے تحتانی سے تقطیع مین بدل جاتا ہی جیسے ؎ اَعْطٰی عَطَاءً لَا قَلِیْلاً وَّلَا نَزْرًا ❊ اعطی افعلن عطاین لا مفاعیلن قلی لو فعولن ولا نزرا مفاعیلن - یہان عطاء کا ہمزہ منون تحتانی ہوگیا زبان اردو مین یاے مجہولہ کا حکم بھی یاے معروف کے مثل سمجھو -

(۲) ہمزہ ساکن یہ خاص الفاظ عربی مین ہوتا ہی اور الف اور واو اور یاے تحتانی کے مرکز پر لکھا جاتا ہی اور بہ تشنج خفیف ساکن بولا جاتا ہی جیسے جامی ؎ بحر بقائی تو و عالم بر آب ❊ مِنْکَ الْمَبْدَأُ وَاِلَیْکَ الْمَاٰبُ ❊ تقطیع مین یہ ہمزہ لکھا نہین جاتا اور صرف الف لکھتے ہین جو کہ اوسکا مرکز ہی یون - منکل مب مفعولن دا والی مفتعلن - یہان مبدأ مین فقط الف لکھا گیا اور ہمزہ اوڑ گیا - اسی طور پر یہ ہمزہ جب واو ساکن کو اپنا مرکز بناتا ہی تو بحالت تقطیع صرف واو لکھدیتے ہین جیسے حماسہ ؎ یَا بُؤْسَ لِلْحَرْبِ الَّتِیْ ❊ وَضَعَتْ اَرَاهِطَ فَاسْتَرَاحُوْا ❊ یہان بؤس مین صرف واو لکھا جائیگا اور ہمزہ تقطیع مین غیر مکتوب ہوگا یون - یا بوس لل مستفعلن حرب لتی مستفعلن +

وضعت ار استفاعلن ہط فس تراحو ستفاعلاتن - اسی طرح جب یاے تحتانی کے مرکز پر ہمزہ آتا ہی تو فقط تحتانی محسوب بتقطیع ہوتی ہی اور ہمزہ غیر مکتوب جیسے سعدی سے کہ گرباس آید فبئس القرین یہان مُبس مین صرف ہمزہ کے مرکز کی یاے ساکن ترقیم ہوگی اور ہمزہ ندارد یون - ک گرباً فعولن منا ید فعولن فبےسل فعولن قرین فعول -

قاعدۂ چہاردہم قیام حروف ساکن

جو حروف کہ رسم کتابت مین لکھے جاتے ہین اور تلفظ مین بھی آتے ہین اور بحالت تقطیع ساکن بحال رہتے ہین وہ سات حرف ہین اور سب کے اقسام ملاکر مجموع ستائیس[۲۷] حروف ہین حسب تفصیل ذیل

نون غنہ

(۱) نون شبہ غنہ - یہ نام عجیب الخلقت کیون نہو کہ اسکا تلفظ بھی عجیب وغریب ہی - ہرچند کہ یہ نون ساکن ہوتا ہی مگر تلفظ مین نہ تو نون کے مانند زبان پر آتا ہی اور نہ غنہ کامل پڑھا جاتا ہی اسلیے کہ تقطیع مین قائم رہتا ہی - ہان یہ کہہ سکتے ہو کہ نون ابدال جیسے اَنْبَتَہُ اللہُ اور نون یرملون جیسے اِن یَّکَادُ کے قریب قریب ہی مگر ان دو نون مین ایک جگہ میم ایک جگہ یاے تحتانی اوسکے قائم مقام ہوتی ہی اور شبہ غنہ مین کوئی حرف اوسکی چوٹ نہین جھیلتا - اکثر یہ نون کاف عربی و فارسی کے ماقبل خاص زبان فارسی واردو مین آتا ہی اسکے ماقبل فتحہ وکسرہ وضمہ سب حرکتین ہوتی ہین جیسے ہنگام یا پنکھا اور خنگ یا پارہ سنگا اور گنگ یا ٹنگی وغیرہ - الغرض یہ اور اسکے حرف مابعد دونون تقطیع مین بحال رہتے ہین جیسے ظہوری ترشیزی سے ہر درچند گردی لنگ می باش بمن بنما کریے راکہ شل نیست + دیکھو یہان لنگ کا نون چند کے مثل زبان پر نہین آتا مگر تقطیع مین دونون قائم ہین یون - ہردرچن مفاعیلن د گردی لن مفاعیلن گمی باش مفاعیل یا جیسے جناب بحر سے پڑا گونجتا ہی جو صحرا ہمارا + ہی اقلیم وحشت مین ڈنکا ہمارا + دیکھو گونجتا کے قریب قریب ڈنکا کا نون بھی ہی مگر اول پورا غنہ ہوکر غیر محسوب ہوگا اور دوم نصف غنہ ہوکر تقطیع کے حرف ساکن کے مقابل مکتوب ہوگا یون - پڑا گو فعولن جتا ہی فعولن + ہ اقلی فعولن

موحشت فعولن مدنکا فعولن۔

(۲) نون غنہ بعد الف۔ جب مصرعے کا حرف آخر نون غنہ بعد الالف ہو تو بمقابلہ ساکن رکن کے قائم انتقطیع رہتا ہی جیسے استاد ؎ قیامت قامتان مژگان درازان ٭ زمژگان برصف دل تیزہ بازان ٭یہان درازان اور بازان کے نون بحال رہینگے یون۔ درازان مفاعیل ٭زبازان مفاعیل۔ یا جیسے سحر مرحوم ؎ ضدہم جمع ہوے گردش گردون سے سحر ٭ مرد درویش کہان صحبت نواب کہان ٭ کہان فعلات۔

(۳) نون غنہ بعد واو معروف۔ یہ بھی فارسی وارد و مین آخر مصرع قائم رہکر تقطیع مین لکھا جاتا ہی جیسے خسرو ؎ سواد شام در پیش مہ نو ٭ مگر لیلی ست در پہلوے مجنون ٭ یہان مجنون کا نون دوم سلامت رہیگا یون۔ مگر لیلی مفاعیلن سدر پہلو مفاعیلن ی مجنون مفاعیل۔ یا جیسے ذوق ؎ زاہد گمراہ کے کس طرح مین ہمراہ ہون ٭ وہ کہے اللہ ہو اور مین کہون اللہ ہون ٭۔ راہ ہون فاعلات ٭ لاہ ہون فاعلات۔

(۴) نون غنہ بعد واو مجہول۔ یہ صرف زبان ہندی مین مصرعے کے آخر قائم رہکر لکھا جاتا ہی بحالت تقطیع جیسے آتش ؎ بلبل کو خار خار دبستان ہی اندنون ٭ ہر طفل کی بغل مین گلستان ہی اندنون ٭ یہان اندنون کا نون سوم دونون جگہ بحال رہیگا یون۔ اندنون فاعلات۔

(۵) نون غنہ بعد واو لین۔ اس نون کے پیشتر واو ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہی اور نون ناک مین بولا جاتا ہی اور بحالت تقطیع مین جب مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہی تو قائم رہجاتا ہی جیسے ؎ ہم سے کھیلے ہین آپ اچھی گون ٭ ہم سے کیلے فاعلاتن ہ اپ اچ مفاعلن چی گون فعلان۔ یونہین بھون بمعنی ابرو اور یون پھیلا ہوا اور رختت وغیرہ۔ یہ الفاظ ہندیہ سے مخصوص ہی۔

(۶) نون غنہ بعد واو و یاے مخلوطی۔ یہ بھی زبان ہندی سے خصوصیت رکھتا ہی اور آخر مصراع بحال رہتا ہی جیسے استاد ؎ دل ہی تو ہی نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آے کیون ٭ روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستاے کیون ٭ یہان کیون کا نون بحال رہیگا یون۔ در دسبہ مفتعلن اای کیون

مفاعلان + کو بھی ہے مفتعلن ستاے کون مفاعلان-

(۷) نون غنہ بعد یاے معروف - یہ نون فارسی وارد و دونون زبانون مین آتا ہی اور مصرعے کے آخر قائم رہکر تقطیع مین لکھا جاتا ہی جیسے قدسی مشہدی ؎ نسیمش زصنعت بہار آفرین ＊ قلمہاے نخلش نگار آفرین ＊ یہان نون آفرین ہر دو جا بحال رہیگا یون - فرین فعول - یا جیسے آتش ؎ یہی اشارہ ہی اون کالی کالی آنکھون کا ＊ شکار شیر نہ کھیلین تو ہم غزال نہین ＊ یہان نہین کا دوسرا نون بحال رہیگا یون - شکار شے مفاعلن رنکھیلے فعلاتن تہم غزا مفاعلن ل نہین فعلات

(۸) نون غنہ بعد یاے مجہول - یہ نون خاص زبان ہندی مین مصرعے کے آخر تقطیع مین بحال رہکر لکھا جاتا ہی جیسے ذوق ؎ وقت پیری شباب کی باتین ＊ ایسی ہین جیسے خواب کی باتین ＊ یہان (باتین) کا نون قائم رہیگا یون - وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتین فعلان-

(۹) نون غنہ بعد یاے لین - یہ نون زبان ہندی مین آتا ہی اور اسکے ماقبل تحتانی اور تحتانی سے پیشتر فتحہ ہوتا ہی - جب ایسا نون مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہی تو تقطیع مین بحال رہتا ہی جیسے سحر ؎ اک بندۂ ذلیل ترا یا غفور مَین ＊ میرا یہ مُنہ کہ قابلِ حور و قصور ہین ＊ یہان دونون جگہ مَین کا نون بحال رہیگا یون - فور مین فاعلات - صور ہین فاعلات-

نون معلن

(۱) نون معلن بعد الف ساکن - زبان اردو مین اس نون کا اعلان کرنا درست ہی یعنی جب اسکے ماقبل عطف یا اضافت نہو تو اسکو زبان پر لانا جائز ہی - جب آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو بااعلان ساکن بحال رہتا ہی جیسے حکیم نواب مرزا ؎ کوئی کہتا تھا ہاے بھائی جان ＊ کسکے پیچھے کہو گنوائی جان ＊ تقطیع مین یہ نون لکھا جاتا ہی یون - کوئی کہتا فاعلاتن تہا ہی یا مفاعلن بہی جان فعلان - یہان جان کا نون بحال ہی اور مصرع دوم مین بھی یونہین سمجھو - ایسے نون کو نون غنہ کے ساتھ مقفی کرنا نہایت ثقیل ہی جیسے کوئی بھائی جان کو کہان اور یہان سے ہمقافیہ کرے -

(۲) نون معلن بعد واو معروف - یہ بزبان اردو زبان پر ملفوظ ہوکر آخر مصراع قائم رہتا ہے جیسے شفق ؎ آجکل آپ کو ہر وقت سمائی ہے دون ✤ تقطیع مین دون کا نون نہ گریگا یون - اج کل اا فاعلاتن یک ہر وق فعلاتن تسمایی فعلاتن ہے دون فعلان - اس نون کے ماقبل عطف و اضافت ناجائز ہے -

(۳) نون معلن بعد واو مجہول - یہ لغت ہندی مین واو مجہول کے بعد ملفوظ اللسان ہوتا ہے جب آخر مصراع آتا ہے تو ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ علم ہے تاری نمک ہے فارسی ہندی ہے لون ✤ یہان لون کا نون آخر بحال رہیگا یون - دی ہلون فاعلات - یا جیسے مثل مشہور ؎ بیل نہ کودا کودی گون ✤ بیل فاع نکو دا فعولن کودی فعْلن گون فاع -

(۴) نون معلن بعد واو لین - اس نون کے ماقبل واو ساکن اور واو کے ماقبل فتحہ ہوتا ہے اور ہر سہ زبان مین پایا جاتا ہے - جب آخر مصراع واقع ہوتا ہے تو تقطیع سے ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ چہ شداد و چہ ہامان و چہ فرعون ✤ یہان فرعون کا نون معلن بحال رہیگا یون - چشد داد و مفاعیلن چہامانو مفاعیلن چفرعون مفاعیل - یا جیسے سحر مرحوم ؎ آنکھ کس پر پڑے نشانہ ہو کون ✦ سفت زخمی ہوئے شکار مین ہم ✤ یہان مصرع اول مین کون کا نون بحال ہے یون - اا ک کسپر فاعلاتن پڑے نشا مفاعلن ن ہکون فعلات -

(۵) نون معلن بعد یائے معروف - یہ نون یائے معروف کے بعد نظم اردو مین بلا ترکیب ماقبل واقع ہوتا ہے جب آخر مصراع آتا ہے تو ساکن بحال رہجاتا ہے جیسے ؎ قیامت کی جو گن بجاتی ہے بین ✦ سماں بند ہے گیا ہل رہی ہے زمین ✤ یہان بین اور زمین کے نون معلن قائم التقطیع ہونگے یون - قیامت فعولن کجوگن فعولن بجاتی فعولن ہ بین فعول + سما بد فعولن گیا ہل فعولن رہی ہے فعولن زمین فعول -

(۶) نون معلن بعد یائے مجہول - یہ نون زبان ہندی مین مخصوص ہے اور یائے مجہول کے بعد واقع ہوتا ہے جب آخر مصراع آتا ہے تو اسکو ساکن باعلان بحال رکھتے ہین جیسے ؎

کبھی ہم سے کرتے نہین لین دین + یہان دینؔ کا نون بحال رہیگا یون - کبی ہم فعولن سکرتے فعولن نہی سے فعولن نہ دین فعول -

(۷) نون معلن بعد یاے لین - یاے تحتانی ماقبل مفتوح کے بعد یہ نون آتا ہی اور کبھی نہین گرتا آخر مصراع ساکن بحال رہتا ہی جیسے جامی ؎ ہست دو چشمش زشعاعش دو عین + بینی ہیمین الف بین بین + یہان عین و بین کے نون بحال رہینگے یون - عش دعین فاعلات + بین بین فاعلات - یا جیسے شاد ؎ تربت میں اکیلے ہون جو بے چین + یارون کے یار ہون نکیرین + یہان چین اور نکیرین کے نون معلن ساکن بحال ہین یون - جبے چین مفاعیل + نکیرین مفاعیل -

ہمزہ

(۱) ہمزۂ ساکن بعد حروف علت - زبان عربی مین یہ ہمزہ بعد الف و واو و یاے تحتانی ساکن کے جب آخر مصرع بجاے حرف ساکن تقطیع کے واقع ہوتا ہی تو بحالت سکون قائم رہتا ہی جیسے ؎ ہاتف غیبم بگفت یور شامن یشاء + یہان یشاء کا ہمزہ بحال خود قائم رہیگا یون - ہاتف غی مفتعلن بم بگفت فاعلات یور شا مفتعلن من یشاء فاعلات - یہ مادہ تاریخی ہی اور ہمزہ کو بضرورت علامۂ واسطی نے اعداد مین شمار کر لیا اگرچہ خالی از تعدی نہین - یونہین سوء اور ہنیٔ کے ہمزے کا حکم جانو جب کہ آخر مصراع واقع ہون - لیکن یہ ہمزہ جب بلا ضرورت نظم مین آتا ہی تو آخر مصراع فارسی والے لکھتے ہی نہین -

ساکن بعد الف و واو و تحتانی

(۱) حرف ساکن عام بعد الف - سواے حروف مذکور صدر جب کوئی حرف ساکن مصرعون کے آخر الف کے بعد ہر سہ زبان مین آتا ہی تو بحال خود رہتا ہی جیسے سعدی ؎ گرلالہ ز بوستان برو شد + سہل است بقاے دوستان باد + باد کی دال بحالت تقطیع قائم رہیگی یون - سہلست مفعول بقاید و مفاعلن ستاباد مفاعیل - یا جیسے ذوق ؎ مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس + بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس + یہان پاس کا سین بحال

رہیگا یون -ن ک پاس فعِلات-

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ بھی ہرسہ زبان مین آخر مصراع بحال رہتا ہی جیسے خواجوے کرمانی ؎ بگزر از نرگسش کہ نتوان داشت * چشم بیمار پرسی از رنجور * یہان رائے رنجور تندرست ہی یون - چشم بیما فاعلاتن ر پرسیز مفاعلن رنجور فعلان - یا ؎ میری تربت پر چڑھانے ڈھونڈھتا ہی کسکے پھول * تیری آنکھون کا ہون کشتہ رکھدے دو نرگس کے پھول * یہان لام بحال رہیگا یون - کس کپول فاعلات + گس کپول فاعلات -

(۳) ساکن بعد واو مجہول - یہ فارسی و اُردو مین آخر مصرع بحالت سکون قائم رہتا ہی جیسے ظہوری ؎ اگر چشم زاہدے بود شور * بمیخانہ مے بردم اور ابزور * یہان رائے شور و زور قائم التقطیع ہین یون - د شور فعول + بزور فعول - یا جیسے سحر مرحوم ؎ گھٹا او ر بجلی مین ہی آج چوٹ * ہی آبی دوپٹے مین لچکے کی گوٹ * یہان تائے ہندیہ چوٹ اور گوٹ کی بحال ہی یون ج چوٹ فعول + ک گوٹ فعول -

(۴) ساکن بعد واو لین - اس حرف کے پیشتر واو اور اوسکے ماقبل فتحہ اور ہر زبان مین آتا ہی اور آخر مصراع ساکن بحال رہتا ہی جیسے استاد ؎ تو گوئی براہ خداوند دور * سپہر از نمود ثریا و ثور * گدائے ست ہندی کہ سرتا بپا * بگوہرہ آراستہ گاورا * یہان دور اور ثور کی رائے مہملہ ساکن بحال رہیگی یون - د دور فعول + ی ثور فعول - یا جیسے ولہ ؎ مرتا ہون اس آرزو پہ ہر چند سر اوڑ جائے * جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور * یہان رائے اور ساکن قائم ہی یون - کہا اور مفاعیل -

(۵) ساکن بعد یائے معروف - یہ حرف ہرسہ زبان مین یائے معروف کے بعد مصرعکے آخر ساکن بحال رہتا ہی جیسے بنائی ہروی ؎ تراتہ تکمہ لعل ست بر لباس حریر * شدہ ست قطرۂ خونِ منت گریبان گیر * یہان رائے حریر و گیر قائم التقطیع ہین یون - سحریر فعلات + باگیر فعلان - یا جیسے ذوق ؎ دون ترے گھوڑے کو کیونکر نہ پری سے نسبت * نہ یہ صورت

نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل ❖ یہان ڈیل کا لام بحال ہی یون ۔ ل انڈیل فعلات۔

(۶) ساکن بعد یاے مجہول ۔ یہ فارسی و ہندی مین مصرعے کی تمامی پر بجاے حرف ساکن رکن کے بجاے خود قائم رہتا ہی جیسے عزت شیرازی ؎ در گلستانے کہ گل خونِ دلِ خود بخورد ❖ باغبانِ سادہ دل چشمِ ثمر دارد ز بید ❖ یہان دال بید قائم ہی یون ۔ ر د ز بید فاعلات یا جیسے جناب بحر ؎ حشر برپا کرکے لیٹا ہون ابھی ❖ سونے دے او فتنۂ محشر نہ چھیڑ ❖ یہان چھیڑ کی راے ہندی سالم ہی یون ۔ شر ن چیڑ فاعلات۔

(۷) ساکن بعد یاے لین اس حرف کے ماقبل یاے تحتانی اور تحتانی کے پیشتر فتحہ ہوتا ہی اور ہر سہ زبان مین ہی جیسے سعدی ؎ ای دلِ عشاق بدام توصید ❖ من بتو مشغول تو با عمرو و زید ❖ یہان دال آخر مصراع سلامت رہیگی یون ۔ مے تصید فاعلات ❖ عمر زید فاعلات یا جیسے نسیم کشمیری ؎ دانا تو کرے کیا سطر بیل ❖ ہارا ہی جوے کے نام سے بیل ❖ یہان لام آخر مصراع بحال ہی یون ۔ م سے بیل مفاعیل۔

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد حرف ساکن ۔ الف اور واو اور تحتانی کو چھوڑکر جب حرف ساکن کے بعد دوسرا ساکن سواے نون غنہ و معلن آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو وہ بھی بحالت سکون بحال رہتا ہی تقطیع مین ۔ ساکن اول کے ماقبل حرکات ثلثہ سے ہر حرکت آسکتی ہی جیسے نقی کمرہ ؎ رحمے بحال خویش نقی کاین شکاریان ❖ وقتے کنند رحم کہ تیر از کمان گزشت ❖ یہان بعد فتحہ شین معجمہ و تاے فوقانی دو ساکن بحال ہین یون ۔ اگزشت فاعلات ۔ یا جیسے طاہر وحید ؎ نباشد در دو زخم دلِ بے سرِشک ❖ کہ سود ے انقدش دہد بو مشک ❖ یہان کسرے کے بعد شین معجمہ و کاف دو ساکن قائم ہین یون ۔ سہر شک فعول ❖ یے مشک فعول ۔ یا جیسے جامی ؎ ساز چو نافہ شکم خویش خشک ❖ بو کہ دمد از نفست بوے مشک ❖ یہان بعد ضمہ دو ساکن یعنی شین معجمہ و کاف بحال ہین یون ۔ خیش خشک فاعلات ❖ بوے مشک

فاعلات - یا جیسے آتش سے ندیکیگی زمستان مین مجھکو اید اٹھنڈ + لپیٹ کے سوئیگا وہ گل رہگی تنہا ٹھنڈ + یہان بعد فتحہ نون ودال ہندی دو ساکن بحال ہین یون - ذاٹنڈ فعلان + ہاٹنڈ فعلان - یونہین مرچ بمعنی فلفل اور ڈُنڈ بمعنی درخت بے شاخ وبرگ وغیرہ -

سہ ساکن

(۱) حرف ساکن بعد دو ساکن - متوالی تین ساکن زبان فارسی و اُردو مین اکثر اور زبان ہندی مین نادر اور زبان تازی مین مفقود ہین - جب آخر مصراع واقع ہوتے ہین تو آخر کا ساکن ساقط اور اوسکے ماقبل کے دونون ساکن بحال رہجاتے ہین اور ضرور ہے کہ انمین پہلا ساکن حرف علت ہو جیسے کلیم ہمدانی سے تا شود روشن کہ مسکین کشتۂ بیداد کیست + گنبد از فانوس باید بر سر پروانہ ساخت + یہان کیست مین تحتانی کے بعد سین و تا دو ساکن اور ساخت مین الف کے بعد خا و تا دو ساکن ہین دونون الفاظ کے آخر سے تاے فوقانی گرجائیگی پھر اول مین یا و سین اور دوم مین الف و خا بحال رہینگے یون - دا دکیس فاعلات + وان ساخ فاعلا یا جیسے ثانی تکلو سے اگر دشمن کشد ساغر وگر دوست + بطاق ابروِ مستانۂ اوست + یہان دوست اور اوست مین واو کے بعد سین و تا دو ساکن ہین تے گرجائیگی اور واو و سین دونون بحالت سکون قائم رہینگے یون - وگر دوس مفاعیل ان ییے اوس مفاعیل - یا جیسے میر وزیر سے شاہد مقصد تھین بے واسطہ ملجائیگا + ای صبا چومونہ شیخ و برہمن کے ہاتھ پاون + یہان تیسرا ساکن یعنی پاون کا نون ساقط ہوکر دوسرا ساکن یعنی واو برابر تاے فاعلات اور پہلا ساکن یعنی الف بمقابلۂ الف فاعلات تقطیع مین بحال رہینگے یون - ہات پاو فاعلات - یا جیسے سحر مرحوم سے ختن کے ہرن دلکشا مین جو آئین + سڑک دیکھکر چوکڑی بھول جائین + فعولن فعولن فعولن فعول - یہان ساکن چہارم یعنی آئین جائین کا نون آخر جو کہ اب ساکن سوم کے قائم مقام ہے گرجائیگا اب رہین دو یاے تحتانی اونمین تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور تحتانی اول جو کہ اب بحساب ساکن دوم ہے بمقابلۂ لام فعول اور ساکن اول یعنی الف بحساب

داو فعول بحال رہینگے یون ج ا اے فعول + ل اجاے فعول - یونہین کروچھیتر مین تحتانی و فوقانی و مہملہ تین ساکن ہین - آخر مصراع راے مہملہ ساقط ہوکر تحتانی و فوقانی دو ساکن بحال رہینگے یون - ؎ مقام جنگ ہے اونکا کروچھیتر + مقامے جن مفاعیلن گہی انکا مفاعیلن کروچیت مفاعیل - کوئی یہ نہ سمجھے کہ باون اور آئین جائین مین ہر ایک کا نون غنہ ہی شمار مین نہ آئیگا - ایسا نہین ہی بلکہ نون غنہ مصرعکے آخر ہمیشہ محسوب التقطیع و مکتوب التقطیع ہوتا ہی -

چار ساکن

(۱) ساکن بعد سہ ساکن - تین سے زیادہ ساکن متوالی سواے سنسکرت و انگریزی کہین اور مسموع نہین - لیکن الفاظ انگریزی - فارسی و اردو مین مستعمل حال ہین لہذا اونکا ذکر ضرور ہی - ان زبانون مین متوالی چار ساکن بھی آتے ہین - جب آخر مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن چارم و سوم ساقط ہوجاتے ہین اور دوم و اول بحال رہتے ہین جیسے ؎ اب سول جج ہوے یہان اسپارکس + ساکن چہارم یعنی سین دوم اور ساکن سوم یعنی کاف ساقط ہوگئے اور ساکن دوم یعنی راے مہملہ بمقابلۂ نون فعلان اور ساکن اول یعنی اسپارکس کا الف دوم بجاے الف فعلان بحال ہی تقطیع یون ہی - اب سول جج فاعلاتن ہوے یہا مفاعلن اسپار فعلان - ایسا ہی زبان سنسکرت مین مہاراشٹر کا لفظ ہی جسمین الف و سین و تاے ہندی و راے مہملہ چارون حرف ساکن ہین - الغرض جب ایسے الفاظ مصرعکے آخر واقع ہوجائین تو آخر کے دو حرف ساکن کو ساقط کرنا چاہیے اور باقی دوم و اول حروف کو بحال رکھنا واجب ہی

قاعدۂ پانزدہم تحریک حروف ساکن

جو حروف کہ در اصل ساکن ہوتے ہین اور حالت تقطیع مین متحرک ہوجاتے ہین وہ پانچ حرف ہین اور سب کی قسمین ملاکر سترہ حروف ہین حسب تفصیل ذیل -

نونِ معلن

(۱) نونِ معلن بعد الف - جب اس نون کے ماقبل عطف یا اضافت نہو تو اسکا اعلان درست ہی جب یہ نون درمیان مصراع بحالت سکون آتا ہی اور بمقابلہ حرف متحرک رکن واقع ہوتا ہی تو اوسکو متحرک کر لیتے ہین اور بہتر ہی کہ اوسکو فتحے کی حرکت دین تاکہ اضافت و عطف کا التباس نہو جیسے ذوق سے نگہ کا وار تھا دل پر پھڑکنے جان لگی ٭ چلی تھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی ٭ یہان جان اور آن کا نون حالت تقطیع مین متحرک کیا جائیگا یون - نگہ کوا مفاعلن رت دل پر فعلاتن پڑکن جا مفاعلن نَ لگی فعلن + چلیت بر مفاعلن چکسی پر فعلاتن کسیک امفاعلن نَ لگی فعلن یہ حرف ہندی کے لیے مخصوص ہی فارسی مین اضافت یا عطف مابعد یا ادخال روابط کے بغیر اس نون کو متحرک نہین کرتے ہان الفاظ فارسیہ مستعملہ اُردو مین ایسا نون آسکتا ہی اگر ماقبل اوسکے ترکیب فارسی نہو - جن لوگون نے اس قاعدے کے خلاف کیا ہی وہ خطا پر ہین -

(۲) نونِ معلن بعد واو معروف - یہ نون بھی زبان اُردو مین مابین مصراع متحرک ہوگا خواہ اصلی متحرک نہو مگر اونھین شرطون کے ساتھ جو اس قاعدے کے نمبر اول مین ہین جیسے جناب شیخ امداد علی بحر سے زر ہو کیا قارون کو راہ عدم کی روشنی ٭ بے دیے ہوتی نہین دام و درم کی روشنی ٭ یہان قارون کا نون متحرک بحرکت فتحہ ہو جائیگا تقطیع مین یون - زر ہکا فاعلاتن رونکو را فاعلاتن ہے عدم کی فاعلاتن روشنی فاعلن -

(۳) نونِ معلن بعد واو مجہول - یہ نون واو مجہول کے بعد بلا عطف و اضافت ماقبل نظم اردو مین باعلان آتا ہی اور حالت تقطیع مین متحرک ہو جاتا ہی جیسے خواجہ حیدر علی آتش سے رنج خمار اوٹھانے کی طاقت نہین مجھے ٭ پیتا ہون مین شراب مین بھی لون ڈال کے ٭ یہان لون کا ساکن نون بعد واو مجہول لام مفاعیل کے مقابل متحرک ہی تقطیع ہی یون - پیتا ہ مفعول مِ شراب فاعلات مبی لون مفاعیل ڈال کے فاعلن -

(۴) نونِ معلن بعد واو لین - اس نون کے پیشتر واو اور واو کے ماقبل فتحہ ہوتا ہی - یہ نون

تینون زبان مین آتا ہی اور باوجود سکون متحرک ہوجاتا ہی یون - ؎ یک جلوہ دو کون از وجودش ✤ یک ذرہ شدہ روح از نمودش ✤ یہان کون کا نون عین مفاعلن کے مقابلے مین بحرکت فتحہ متحرک ہوجائیگا اسطرح - یک جلو مفعول دو کونَ از مفاعلن وجودش فعولن ✤ یک ذرہ مفعول شدہ روح از مفاعلن نمودش فعولن - یا جیسے حکیم نواب مرزا ؎ کون آتا ہی کون جاتا ہی ✤ کچھ بھی تجھکو خیال آتا ہی ✤ یہان دو نون کون کا نون متحرک ہوجائیگا یون - کونَ آتا فاعلاتن ہ کونَ جا مفاعلن تا ہی فعلن -

(۵) نون معلن بعد یاے معروف - یہ نون جب یاے معروف کے بعد بلاعطف یا اضافتِ ماقبل درمیانِ نظم اُردو واقع ہوتا ہی اور آخر مین نہین ہوتا تو متحرک بحرکت فتحہ ہوجاتا ہی جیسے شیخ محمد امین لکھنوی پسر شیخ امان علی سحر مرحوم ؎ کیا دور چلا کل ساغر کا اور مینین کیا رنگین بجین ✤ جی چھوٹ گیا تھا ساقی کا جب تین پہر پر تین بجین ✤ یہان رنگین اور دو نون تین کے تینون نون تقطیع مین متحرک بحرکت فتحہ ہوجائینگے یون - کا دو فعْلن رچلا فعِلن کل سا فعْلن غرکا فعْلن ار بی فعْلن نے کا فعْلن رنگی فعْلن نَ بجین فعِلان ✤ جی چھو فعْلن ٹ گیا فعِلن تہا سا فعْلن قیکا فعْلن جب تی فعْلن نَ پہر فعِلن پر تی فعْلن نَ بجین فعِلان - یہ شعر بحر غریب مثمن مضاعف الارکان مین ہی کہین اسکے ارکان مخبون اور کہین مخبون مسکّن ہین -

(۶) نون معلن بعد یاے مجہول - جب نظم اُردو مین یہ نون بحالت سکون درمیان مصراع آتا ہی تو تقطیع کے وقت متحرک ہوجاتا ہی جیسے نواب امین الدولہ مہر وزیر اعظم ؎ خدا کی دین کا موسی سے پوچھیے احوال ✤ کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہوجاے ✤ یہان دین بیاے مجہولہ کا نون ساکن برابر فاے فعلاتن کے متحرک التقطیع ہوجائیگا یون - خداکدے مفاعلن نَ کو سی فعلاتن سپوچھیے مفاعلن احوال فعلان ✤ ک اگ لے مفاعلن نکو جائے فعلاتن پیمبری مفاعلن ہوجاے فعلان -

(۷) نون معلن بعد یاے لین - یہ نون ہر زبان مین ہی - اسکے ماقبل الیسی یاے تحتانی ہوتی ہی

جس سے پیشتر فتحہ ہو- جب نظم مین درمیان مصراع واقع ہوتا ہی تو بمقابلہ حرفِ متحرکِ رکن کے بحرکتِ فتحہ معمولی متحرک ہوجاتا ہی جیسے عالی شیرازی سے آن سند از جبر آور داین سند از اضتیار + این سخن هم درمیان مانده ست امر بین بین + یہان مین اول کا نون مفتوح التقطیع ہوگا یون- اسند از فاعلا جبر آ ور فاعلاتن دی سند از فاعلاتن اختیا ر فاعلات + ای سخن ہم فاعلاتن درمیا ما فاعلاتن دست امرے فاعلاتن بین بین فاعلات- یا جیسے شیخ محمد جان شاد پیرو میر سے نہ اک نفس بھی ملا چین عشق ابرو مین + جو دم لیا وہ تہِ خنجر و حسام لیا + یہان چین بیاے ملینہ کا نون تقطیع مین مفتوح ہوجائیگا یون - نہ اک نفس مفاعلن بملا چی فعلاتن نِ عشق اب مفاعلن رو مین فعلان جو دم لیا مفاعلن وہ تہے خن فعلاتن جر و حسا مفاعلن م لیا فعلن- کبھی اہل فارس اس نون کو غنہ کر دیتے ہین اوسوقت تقطیع مین نہ آئیگا جیسے خاقانی سے کعبہ در ترنیع ہمچون تخت نرد مہرہا کعبتین تنہا و نرّاد النبی و جان آمدہ + یہان کعبتین کا نون غنہ محسوب التقطیع نہوگا یون- کعبتی تن فاعلاتن- مگر شاذ ہی-

ساکن بعد الف و واو و یاے تحتانی

(۱) ساکن بعد الف- یہ ہر سہ لغت مین جب درمیان مصرع بوقف بھی واقع ہوتا ہی تو متحرک التقطیع شمار مین آجاتا ہی جیسے میر معصوم کاشی سے کسے کہ گلشنِ کوے ترا وداع کند + اگر بہ نکہتِ گل برخورد صداع کند + یہان عین وداع و صداع برابر فاے متحرک فعلن بحرکت فتحہ متحرک ہوجائینگے یون- کسے کہ گل مفاعلن شن کو یے فعلاتن ترا ودا مفاعلن ع کند فعلن + اگر ب نک مفاعلن ہتِ گل بر فعلاتن خرد صدا مفاعلن ع کند فعلن- یا جیسے جناب شیخ امداد علی بحر لکھنوی سے جینے نہ دیگی آنکھین تری بیوفا مجھے + ان کھڑکیون سے جھانک رہی ہی قضا مجھے + یہان جھانک کا کاف تازی تاے فاعلات کے مقابلے مین متحرک ہی یون- جینے نَ مفعول دیگی آک فاعلات تری بیو مفاعیل فا مجے فاعلن + ان کھڑک مفعول یون سِ جاک فاعلات رہی ہی قَ مفاعیل ضا مجے فاعلن-

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ حرف ساکن جب واو معروف کے بعد درمیان مصرع ہر زبان مین واقع ہوتا ہی تو متحرک التقطیع ہوجاتا ہی جیسے عاقل خان شاہجہان آبادی سے امتیاز گوہر مادر وطن مستور بود ÷ بادہ آبے بود تا در شیشۂ انگور بود ÷ یہان مستور اور انگور کی راے مہملہ متحرک بفتحہ ہوجائیگی یون - امتیازے فاعلاتن گوہرما فاعلاتن دروطن مس فاعلاتن تور بود فاعلات + بادہ آبے فاعلاتن بودتا در فاعلاتن شی شیسے ان فاعلاتن گور بود فاعلات - یا جیسے شیخ امام بخش ناسخ سے وہ دن گئے کہ ہاتھ مین رکھتے تھے پھول ہم ÷ ناسخ چبھے اب اوسکے عوض خار پاون مین ÷ یہان پھول کا لام ساکن متحرک ہوجائیگا یون - وہ دن گ مفعول ئے کہات فاعلات مرکھتے ت مفاعیل پولہم فاعلن -

(۳) حرف ساکن بعد واو مجہول - جب کوئی حرف ساکن واو مجہول کے بعد آتا ہی تو سکون سے درمیان مصرع حرکت پاتا ہی جیسے لاادری سے کشتۂ چشم ترا رخصے کہ برانداز بود ÷ ہم کفن ہم گور ہم تابوت چون بادام بود ÷ یہان گور کی راے مہملہ مساوی عین فاعلاتن متحرک ہوگی تقطیع یون ہی کشتۂ چش فاعلاتن مے ترا رخ فاعلاتن تے کبراں فاعلاتن دام بود فاعلات + ہم کفن ہم فاعلاتن گور ہم تا فاعلاتن بوت چوبا فاعلاتن دام بود فاعلات - یا جیسے سحر مرحوم سے عطر مل ملکے ای سحر شب وصل ÷ کل تو سارا بدن ٹٹول لیا ÷ یہان ٹٹول کا لام واو مجہول کے بعد متحرک ہوجائیگا یون - عطر مل فاعلاتن کی ای سحر مفاعلن شب وصل فعلات + کل تسارا فاعلاتن بدن ٹٹو مفاعلن ل لیا فعلن -

(۴) ساکن بعد واو لین - جب کوئی ساکن واو ماقبل مفتوح کے بعد درمیان مصراع آتا ہی تو متحرک بحرکت فتحہ ہوجاتا ہی جیسے رباعی فائض ابہری سے گردون در کینہ مے زند جور نگر ÷ جانان غم دل نمیخورد طور نگر ÷ مطرب حرفے نمے زند حال ببین ÷ ساقی قدحے نمے دہد دور نگر ÷ یہان جور اور طور اور دور کی راے مہملہ جو بعد واو لینہ کے ہی تقطیع مین سکون سے حرکت پائیگی یون - گردو د مفعول رکین مے مفاعلن زند جور مفاعیل نگر فعل + جانا غ

مفعول مدل نمے مفاعلن خرد طور مفاعیل نگر فعل + مطرب حر مفعولن فے نمے فاعلن زندحال مفاعیل ببین فعول + ساقیق مفعول دحے نمے مفاعلن دہر دور مفاعیل نگر فعل - یا جیسے استادؔ سے یارب نہ وہ سمجھے ہین نہ سمجھینگے مری بات ٭ دے اور دل اونکو جو نہ دے مجھکو زبان اور ٭ یہان پہلے اور کی راے ساکن متحرک ہوجائیگی یون - دے اور مفعول دلن کوج مفاعیل ندبے مجک مفاعیل زبا اور مفاعیل -

(۵) ساکن بعد یاے معروف - جب یہ ساکن درمیان مصراع واقع ہو تو متحرک ہوجاے جیسے غزالی مشہدی سے رخ رانقاب زلف گرہگیر میکنی ٭ بر ما در مشاہدہ زنجیرمے کنی ٭ یہان گرہگیر اور زنجیر کی راے ساکن متحرک التقطیع ہوجائیگی یون - رخ ران مفعول قاب زلف فاعلات گرہگیر مفاعیل مے کنی فاعلن + بر ما مفعول رے مشاہ فاعلات دزنجیر مفاعیل مے کنی فاعلن - یا جیسے جناب بحرؔ سے سنکے میری سرگزشت احباب یہ کہنے لگے ٭ بحر کا قصہ بھی افسانہ ہیر رانجھا ہیر کا ٭ یہان ہیر کی راے مہملہ ساکن متحرک ہوگی یون - بحر کا قص فاعلاتن صہ بھیفسا فاعلاتن نہ ہ راجا فاعلاتن ہیر کا فاعلن -

(۶) ساکن بعد یاے مجہول - جب یہ ساکن حرف درمیان مصراع واقع ہوتا ہے تو متحرک بفتحہ ہوجاتا ہے جیسے عالی شیرازی سے کاہلی در کار خود مجنون چرا کردا این قدر ٭ مرد ان عاشق بہ آہے پانگاہے بیش نیست ٭ یہان بیش کا شین معجمہ ساکن متحرک ہوجائیگا یون - مردنے عا فاعلاتن شق ب ا اہے فاعلاتن پانگاہے فاعلاتن بیش نیس فاعلات - یا جیسے محمد ابراہیم ذوق دہلوی سے مرجائیگا جو تیرا گرفتار دام زلف ٭ تربت پر اوسکی جال کا پائیگا پیڑ تو ٭ یہان پیڑ کی راے ہندی جو یاے مجہول کے بعد ساکن ہے متحرک ہوجائیگی یون - تربت پ مفعول رسک جال فاعلات کپایے گ مفاعیل پیڑ تو فاعلن ..

(۷) حرف ساکن بعد یاے لین جب کوئی حرف ساکن یاے تحتانی ماقبل مفتوح کے بعد ہرسہ زبان مین آتا ہے تو درمیان مصرع متحرک ہوجاتا ہے جیسے استادؔ سے قانع بسخن نیستم و

باک ندارم + نز خویش سپاس ست نہ از غیر محابا + یہان غیر کی راے مہملہ متحرک ہوجائیگی
یون - قانع پ مفعول سخن نیس مفاعیل تمو باک مفاعیل ندارم فعولن + نز خیش مفعول
سپاسست مفاعیل ن از غیر مفاعیلُ محابا فعولن - یا جیسے سحر مرحوم لکھنوی سے میل
اپنے ہاتھ کا سمجھے روپیے کو ہم + کام تھیلی سے نکالا کیسہ دلاک کا + یہان میل کا لام جو
درمیان مصراع ساکن ہے تقطیع مین متحرک ہوجائیگا یون - مَیل، اپنے فاعلاتن ہات کا سم
فاعلاتن جے رُپَی پے فاعلاتن سیک ہم فاعلن + کام تِلی فاعلاتن سے نکالا فاعلاتن کیس یے
دل فاعلاتن لاک کا فاعلن -

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد ساکن - الف اور واو اور یاے تحتانی کو چھوڑ کر نون معلن کے
سوا بھی جب دو ساکن متوالی ہر سہ زبان مین درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن
اول بحال اور ساکن دوم متحرک ہوجاتا ہے جیسے صائب اصفہانی سے در فکر زن ہیچ کہ این زخمہ
فساد + در خون گرم غوطہ دہد جاے مرد را + یہان گرم کا میم اور مرد کی دال جو ساکن
دوم تھے اب بمقابلۂ عین فاعلات و فاعلن متحرک التقطیع ہوجائینگے یون - در فکر مفعولُ
زن ہیچ فاعلاتُ ک ای زخن مفاعیل یے فساد فاعلات + در خونِ مفعول گرمَ غوط
فاعلاتُ دہد جاے مفاعیل مردَ را فاعلن - یا جیسے شیخ ناسخ سے جہان مین جتنے ہین
جنّ و پری سب تجھ پہ مرتے ہین + عبث تعویذ تو نے ڈنڈ پر ای جانِ جان باندھا + یہان
ڈنڈ کی دوسری دال ہندی متحرک ہوجائیگی یون - جہاںمے جتنے مفاعیلن ہے جن نو
مفاعیلن پری سب تج مفاعیلن پہ مرتے ہین مفاعیلان + عبث تعوی مفاعیلن ذ تو نے
ڈن مفاعیلن ڈَ پر ای جا مفاعیلن نجا باندا مفاعیلن -

سہ ساکن

(۱) ساکن بعد دو ساکن - جب تین ساکن متوالی بزبان فارسی و سنسکرت و انگریزی

وہندی درمیان مصرع واقع ہوتے ہین توساکن آخر ساقط اور ساکن دوم متحرک ہوجاتا ہی اور ساکن اول بحال رہتا ہی حالت تقطیع مین جیسے قاضی سیفی ؎ کارد بر کش گوشت بر گشتاسپ را ✲ یہان کارد کی دال ساقط اور اوسکی راے مہملہ بمقابلۂ عین فاعلاتن متحرک ہوگئی اور اوسکا الف بمقابلۂ الف فا بحال ہی۔ گوشت کی تاے فوقانی ساقط اور اوسکا شین معجمہ بمقابلۂ عین فاعلاتن متحرک اور واو بمقابلۂ الف فا بحال ہی۔ گشتاسپ کی باے فارسی ساقط اور سین بمقابلۂ عین فاعلن متحرک اور اوسکا الف بمقابلۂ الف فا بحال ہی یون۔ کار بر کش فاعلاتن گوش بر گش فاعلاتن تاس را فاعلن۔ یا جیسے مؤلف ؎ نیست مشکل زیست یا بد از لبت طہمورث گر ✲ نیس مشکل فاعلاتن زیس یا بد فاعلاتن از لبت طہ فاعلاتن مور گر فاعلن۔ مصرع سیفی مین یاے مجہولہ ومعروف وواو معروف کے بعد کے سواکن کی مثال نتھی وہ مصرع ہذا مین ہی۔ یا جیسے ناسخ ؎ پھر پھر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم ✲ آئی کہان سے گردش پرکار پاؤن مین ✲ یہان پاؤن کا نون ساقط ہوگیا اور اوسکا ساکن دوم یعنی واو بمقابلۂ عین فاعلات متحرک اور اوسکا الف مقابل الف فا بحال ہی یون۔ آئی ک مفعول ہاں گر د فاعلات شپرکار مفاعیل پاؤ مین فاعلات۔ یا جیسے اُستاد ؎ بہرکس شیوۂ خاصے درایثارست ارزانی ✲ زمن مدح وز لارڈ الن برانگجینہ افشانی ✲ یہان لارڈ کی دال ہندی کہ ساکن سوم تھی ساقط اور راے مہملہ بمقابلۂ عین مفاعیلن متحرک اور الف لارڈ بمقابلۂ الف مفا بحال ہی یون۔ بہرکس شے مفاعیلن وئیے خاصے مفاعیلن دری ثارس مفاعیلن ت ارزانی مفاعیلن ✲ زمن مدحو مفاعیلن زلارل لن مفاعیلن براگنجی مفاعیلن ن افشانی مفاعیلن۔

اگر یونہین کسی لفظ مین متوالی تین ساکن جمع ہوجائین اور ساکن آخر بسبب اضافت یا عطف ما بعد یا وصل کے مقابل حرف متحرک رکن کے ہو تو اوس ساکن سوم کو بھی نہین گراتے بلکہ مثل ساکن دوم متحرک کردیتے ہین جیسے عبدالرحمٰن جامی ؎ خامہ چو نظم سخنت سخت وسست ✲ املا نا راست وخط نادرست ✲ یہان ساکن سوم یعنی تاے نا راست بمقابلۂ عین مفتعلن اور متحرک

دوم یعنی تاے مفتعلن کے مقابل سین رست جوکہ ساکن دوم تھا متحرک ہوگیا اور الف راست یعنی ساکن اول بمقابلۂ فاے مفتعلن بحال ہی یون - خام چنط مفتعلن سے سخت مفتعلن سخت سست فاعلات + املا نا مفعولن راس ت خط مفتعلن نادرست فاعلات - یہان کہت ابتدا مین تسکین کا زحاف بھی ہی -

کبھی ان متوالی تین ساکنون مین ساکن سوم گرجاتا ہی اور ساکن دوم کو متحرک کرکے اوسکی حرکت کو اشباع کرتے ہین جیسے صاحب محمود نامہ سے وہ ساقی پیالہ گاہ راست وگاہ چپ + یہان راست کی تاے ساکن الاصل کو حرف عطف کی وجہ سے متحرک کرنا چاہا تو اوسکو ساقط کردیا یون - میدہ سا فاعلاتن قی پیالہ فاعلاتن گاہ راس و فاعلاتن گاہ چپ فاعلن - جن لوگون نے اس مصرعے کی تقطیع مین راست کے الف کو ساقط کرکے (گاہ رستو) بروزن فاعلاتن بتایا ہی وہ شاید ناواقف ہین کہ متوالی تین ساکنون مین ساکن اول نہ ساقط ہوتا ہی نہ متحرک بلکہ بحال رہتا ہی لیکن ہمین بھی شک نہین کہ ساکن سوم کو گراکر ساکن دوم کو متحرک کرکے اشباع کرنا خلاف استعمال ہی اگرچہ خلاف قاعدہ نہین - کیونکہ حذف ساکن سوم کے بعد دوسرے ساکن کو فقط متحرک کردیتے ہین اشباع ہمین دیکھا مگر یہان متحرک کا اشباع جائز ہی -

چہار ساکن

(۱) ساکن بعدسہ ساکن - تین سے زیادہ متوالی ساکن زبان سنسکرت اور انگریزی مین البتہ مسموع ہین - جب درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن چہارم وسوم ساقط ہوجاتے ہین اور ساکن دوم متحرک ہوتا ہی اور ساکن اول بحال خود قائم رہتا ہی مگر ایسا شاذ ہی اور خالی از کراہت نہین - جیسے سے ہی قبضے مین ملک مہاراسٹر اب تو + یہان مہاراسٹر کی راے آخر جو ساکن چہارم تھی اور تاے ہندی جو ساکن سوم تھی دونون ساقط ہوگئین اور سین جو ساکن دوم تھا بمقابلۂ فاے فعولن متحرک ہوگیا اور الف جو ساکن اول تھا بحال ہی یون - ہ قبضے فعولن م ملکے فعولن مہارا فعولن س اب تو فعولن - یا جیسے سے سنتا ہون اسپارکس ب ہوکے

سول بج جج یہان ✤ رونقین دینے لگے مسندِ احکام کو ✤ یہان اسپارکس کا سین آخر جو ساکن
چہارم تھا اور کاف جو ساکن سوم تھا دو نون ساقط ہوگئے اور رائے مہملہ جو ساکن دوم تھی
بمقابلۂ عین فاعلن متحرک ہوگئی اور الف جو ساکن اول تھا بجال رہا یون۔ سُنَتَ ہ اس
مفتعلن یا راب فاعلن۔ ایسے مقام پر جب ساکن چہارم کے بعد الف وصل آجاے
توکسیقدر خفت ہوجاتی ہے یعنی تین ہی ساکن محسوب ہوتے ہین اور چوتھا الفِ وصل مین دب
جاتا ہے پھر بھی بغیر ضرورت چار ساکن متوالی کا استعمال خالی از ثقل نہین۔

قاعدۂ شانزدہم استعمال اوزان بحور نوزدہگانہ

بیان بحور سے پیشتر ایک امر کا ذکر ضرور ہے کہ اہل عروض ہر وزن کے واسطے ایک بیت مثال
مین لاتے ہین۔ عروضیان عرب علی الخصوص وہی ابیات ذکر کرتے ہین جو خلیل بن احمد
لاچکا ہے خواہ سالم خواہ مزاحف۔ عروضیان عجم مین ہر شخص جداگانہ مثالین لاتا ہے اور اشعارِ
مستعملۂ خلیل کی پابندی نہین کرتا۔ لیکن مؤلف نے خوب غور کیا کہ اکثر ارکان کی اولٹ
پھیر اور افراط و تفریط سے اور زحافات کے استعمال سے ایسا کوئی نہ کوئی وزن بنجاتا ہے جو
کسی تصنیف مین موجود نہین اور بخوبی جائز و درست ہے اور کبھی کبھی کسی شاعر کا ایسا کوئی
نہ کوئی شعر ملجاتا ہے جسکا وزن کسی کتابِ عروض مین مندرج نہین اور بہر عنوان درست و جائز
ہے۔ زبان اُردو مین اکثرون نے اوزان مستعملۂ اکثریۂ عربی و فارسی مین بوجہ ثقل یا ناواقفیت
فن یا اختلاف مذاق شعر ہی نہین کہے بدین سبب ہم نے ہر بحر کے تحت مین پہلے وہ عربی
اشعار لکھے جو کہ صاحب مفتاح و معیار الاشعار و میزان الافکار نے قلمبند کیے ہین۔ پھر فارسی
مثالون کی ابیات بقدر یاب دواوین اساتذۂ فارس و تذکرات فارسی سے نقل کین۔
مابقی حدائق العجم و معیار الاشعار و میزان الافکار و معیار العجم و رسالۂ جامی و حدائق البلاغہ
و شجرۃ العروض و رسالۂ محب دہلوی وغیرہم کتب عروض سے رقم کین۔ زبان اُردو مین
جسقدر اوزان مستندان ہند کے کلام مین رائج اور ثقات کے مذاق مین مستعمل پائے

اونھین کو استعمال اُردو ٹھہرا کر دوا وین اُردو سے چھانٹ کر اونکی مثالین درج کین - جو وزن فارسی مین تھے اور اُردو مین کمیاب اونکو خالی چھوڑا اور وہان صرف فارسی مثال لکھی - جو اُردو مین مستعمل تھے اور فارسی مین تنگیاب وہان فقط اُردو کی نظیر تحریر کی - بہر صورت کسی وزن غیر مستعمل مین اپنی طرف سے مثال لانا زبان کو منہ چڑھانا جانا - علاوہ برین عروضیان متاخرین نے اکثر بحور مین چند غوطے کھائے ہین یا تو بحر کچھ تھی اور کچھ بتا دی اور یہ دراصل تقطیع غیر حقیقی کا دھوکا ہے - یا زحافات بے موقع لا کر وزن بحر مین دھبا لگا دیا - ہم نے ہر بحر مین ان اغلاط کا پتا دیا بلکہ اکثر بحور کے خاتمے پر تنبیہًا اوزان مغالطہ آمیز رقم کیے اور اونکی کج فہمی کے سبب بتا دیے تا کہ طالبان راست باز کجروان باطل کے کہنے پر نجائین اور اونکے فریب مین آکر دھوکا نہ کھائین - وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی -

ہزج

یہ بحر عرب و عجم کے ہان مستعمل اور اُردو زبان مین بھی مروج ہے - اسکی اصل بلسان عربی دائرے مین مفاعیلن چھ بار آئی ہے اور استعمال مین ہمیشہ مجزو آتی ہے یعنی چار رکن کا پورا شعر - لیکن بر سبیل شاذ چھ اور آٹھ رکن کی ابیات بھی دستیاب ہوئی ہین -

اس بحر مین عروض - سالم - مکفوف - محذوف - مجبق مجبوب - چار قسم کے پائے ہین اور ضرب مین بھی - سالم - مقبوض - محذوف - مجبق مجبوب - چار اقسام کی ملی ہین - مربع و مسدس و مثمن ملا کر نو اوزان پر یہ بحر مستعمل العرب ہے حسب تفصیل ذیل -

(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مفاعیلن مفاعیلن دو بار - عَفَا مِنْ اٰلِ لَیْلَی السَّھْبُ فَالْاَمْلَاحُ فَالْغَمْرُ * باشباع - بائے سہب سے مصرع دوم آغاز ہے اسلیے کہ یہ شعر معقد ہے یون - عفامن ا مفاعیلن ل لیلس سہ مفاعیلن * بفل املا مفاعیلن حفل غمرو مفاعیلن - معنی شعر یہ ہین - آل لیلے سے یہ تین مواضع نکل گئے اور کہنہ ہو گئے ایک سہب دوسرا املاح تیسرا غمر -

(۲) بیت چہار رکنی ضرب محذوف باقی تین رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن + مفاعیلن فعولن
ع وَمَاظَهْرِی لِبَاغِی الضَّيْمِ بِالظَّهْرِ الذَّلُولِ + باشباع - یہ شعر بھی معقد ہے اور یاے ضیم پر مصرع اول ختم ہوتا ہون - وماظہری مفاعیلن لباغض ضی مفاعیلن + مبظ ظہر ذ مفاعیلن ذلولی فعولن - طالب ظلم کے واسطے میری پشت نرم نہین - یعنی ظالم میری پیٹھ نہین لگا سکتا -

(۳) شعر مربع صدر وابتدا مقبوض عروض وضرب سالم مفاعلن مفاعیلن دو بار ع
فَقُلْتُ لَا تَخَفْ شَيْئًا + فَمَا عَلَيْكَ مِنْ بَأْسٍ + باشباع - فقلت لا مفاعلن تخف شی ئن مفاعیلن + فما علی مفاعلن کمن باسی مفاعیلن - پس مین نے کہا خوف نکر تجھکو کچھ باک نہین -

(۴) چار رکن کی بیت ضرب سالم باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل + مفاعیل مفاعیلن
ع فَهٰذَانِ يَذُودَانِ + وَذَا مِنْ كَثَبٍ يَرْمِي + فہاذان مفاعیلُ یذودان مفاعیل + وذا منک مفاعیل ثبن یرمی مفاعیلن - پس یہ دونون دفع کرتے ہین اور وہ نزدیک سے تیر لگاتا ہے -

(۵) شعر چہار رکنی صدر اخرم ضرب مقبوض باقی سالم مفعولن مفاعیلن + مفاعیلن مفاعلن
ع أَدَّوْا مَا اسْتَعَارُوهُ + باشباع - كَذَاكَ الْعَيْشُ عَارِيَةٌ + ادّوْ ماس مفعولن تعارو ھو مفاعیلن + کذاکل عی مفاعیلن شعاریہ مفاعلن - ادا کیا لوگون نے اوس چیز کو کہ عاریت لیا تھا یونہین زندگانی بھی عاریت ہے - اگر عاریہ کی تحتانی کو مشدد پڑھو جیسا کہ بقول سعد الشارحین دیوان ادب مین ہے تو اوسوقت (شعاری یہ) بروزن مفاعیلن ہوکر ضرب بھی سالم ہوجائیگی باقی مثل سابق -

(۶) بیت مربع صدر اشتر باقی تین رکن سالم - فاعلن - مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن
ع فِي الَّذِينَ قَدْ مَاتُوا + وَفِيمَا قَدْ مَوَاعِبْرَهْ + فل لذی فاعلن نقد ماتو مفاعیلن + وفیما قد مفاعیلن وموعبرہ مفاعیلن - جو لوگ کہ بتحقیق مرگئے اور جو اونھون نے اپنے

اعمال سے کچھ پیشتر بھیجدیا اوسمین صاحبان بصیرت کو عبرت ہی-

(۷) چار رکن کا شعر صدر اخرب باقی سالم مفعول مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن سے لَوْ كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى اَمِيْرًا مَا ارْتَضَيْنَاهُ + باشباع- لوکان مفعول بو موسیٰ مفاعیلن + امیرن مر مفاعیلن تضیناہو مفاعیلن اگر ابو موسیٰ امیر ہمارا بنے تو ہم اوس سے راضی نہین- یہانتک سات اوزان مربع مجزو ہین-

(۸) متقدمین اس بحر کو مجزو کے سوا کبھی استعمال مین نہین لاتے لیکن بعض مولدین متاخرنے بہ تتبع عجم اسکو مسدس بھی کہا ہی- سب سے پہلے بہا ابن زہیر نے اشعار شش رکنی کا یہ قطعہ اسطرح کہا کہ صدر و ابتدا اخرب حشو مقبوض عروض و ضرب محذوف مفعول مفاعلن فعولن چار بار سے يَا مَنْ لَعِبَتْ بِهٖ شَمُوْلُ + باشباع- مَا اَلْطَفَ هٰذِهِ الشَّمَائِلْ + نَشْوَانُ يَهُزُّهُ دَلَالُ + كَالْغُصْنِ مَعَ النَّسِيْمِ مَائِلْ + ماالطا مفعول فہاذہش مفاعلن شمایل فعولن- وقس علی ہذا التقطیع- اے وہ شخص کہ بازی کی ہی اوسکے ساتھ شراب نے یہ خصلتین کیا لطیف ترہین جو مست کہ ناز سے جھومتا ہی گویا شاخ درخت ہی کہ نسیم اوسکو جھونکے دے رہی ہی- پھر بہا کی تبعیت مین مالک بن مالقی اور حاتم بن اہل وغیرہ نے اس وزن مین دست درازیان کین چونکہ ایسے اوزان خلاف مذاق عرب تھے اکثرون نے اسمین تامل کیا اسنوی تو انکو موزون ہی نہین جانتا- واہ رے مذاق- یہ ایک وزن وافی ہی-

(۹) حاتم بن اہل نے ہزج کے مثمن یعنی ترانے پر بھی ہاتھ صاف کیا اور ایک رباعی کہی جسکا صدر اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مکفوف عروض مجبق مجبوب- مفعول مفاعلن مفاعیلن فع + ابتدا اخرب حشو اول مقبوض مسکن حشو دوم مکفوف ضرب مجبق مجبوب- مفعولن فاعلن مفاعیلن فع- سے لَا طَاقَةَ لِيْ بِذَا الْجَفَا وَالْهَجْرِ + يَا مَنْ حَلُّوْا وَخَيَّمُوْا فِيْ صَدْرِيْ + اَلنَّوْمُ جَفَا الْجُفُوْنَ لَمَّا غِبْتُمْ عَنِّيْ وَبَقِيْتُ حَائِرًا فِيْ اَمْرِيْ + لاطاق مفعول لی بذل مفاعلن جفا والہج مفاعیلن ری فع + یا من حل مفعولن لو وخی فاعلن یموفی صد مفاعیلن ری فع- باقی دو مصرعے بروزن مصرع اول- مجھے اس جفا اور فراق کی تاب نہین ہی- اے لوگو کہ اوترے ہو اور خیمہ استادہ کیا ہی تمنے میرے سینے مین- خواب نے پلکون پر اندھیر کر رکھا ہی جب سے کہ تم سب میری نظرون سے غائب ہوئے ہو-

اور ہین باقی ... اپنے مقدمے مین حیران - اس ترجمے کا خلاصہ یہ ہی - اے دوستو تمھاری یاد میرے دل مین ہر وقت رہتی ہی مجھے شب کو نیند نہین آتی بلکہ مین پلک نہین مارتا جب سے کہ تم لوگ مجھسے جدا ہوئے ہو مین نہایت حیران ہون کہ یا الٰہی کیا کرون -

اس بحر کی ایک رکن کو بحکم معاقبہ دفعۃً مکفوف و مقبوض نہین کر سکتے ہان جدا جدا کف و قبض لانے کا دو رکنون مین اختیار ہی یعنی کسی مفاعیلن کو مفاعل نہین کہ سکتے مگر مفاعیلن مفاعیلن کو مفاعلن مفاعیل یا برعکس کہیے تو کوئی ہاتھ بھی نہین پکڑ سکتا -

خلیل اور ابوالحسن خفش نے عروض مین قبض لانا جائز جانا مگر سکاکی کے نزدیک عروض مقبوض درست نہین -

وزن ترانہ کے مخترع اہل عجم ہین اور حاتم کی رباعی مذکورۂ بالا کو عجم کا تتبع سمجھو - اسیطرح اسکے مثمن سالم مین اکثر عربی مصرعے - فارسی مصاریع کی سلک مین لوگون نے موزون کیے ہین وہ ملمعات مین شامل ہو کر اب گویا فارسی ہین - جیسے حافظ ؎ الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا ✤ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا ✤ اب مصرع اول گویا فارسی مین شامل ہی -

فارسی و اردو مین اس بحر کی اصل آٹھ رکن کا پورا شعر دائرے مین ہی محقق طوسی علیہ الرحمہ نے بزبان فارسی اس بحر کے دو حصے کیے اور دوسرے حصے کی دو قسمین - اس حساب سے کل کے تین جز ہوگئے سالم - مکفوف - اخرب - اور یہ تقسیم بنظر صدر و ابتدا قائم کی - بعض لوگ ان تینون حصون کو تین بحرین قرار دیتے ہین - ہمنے علیحدہ علیحدہ بیان کرنا مناسب نجانا کیونکہ آغاز مصاریع کے ارکان سے بعوض و اشتر بھی آئے ہین -

الغرض یہ بحر وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع ملا کر اونتالیس وزن پر آئی ہی اس طرح -

(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار - شیخ محمد علی حزین اصفہانی ؎ جوان را یکدم اندوہ غریبی پیر میسازد ✤ بہ پستان آمدن خون جگر را شیر میسازد ✤

تقطیعہ۔ جو اک ایک مفاعیلن وہ مندوہے مفاعیلن غریبی پی مفاعیلن رہ بیاز دہ مفاعیلن ۔ یہ پستیاں ۔ مفاعیلن مدن خون نے مفاعیلن جگر اشی مفاعیلن رہ بیاز دہ مفاعیلن ۔ یا جیسے خواجہ وزیر لکھنوی سے
چلا ہے ای دل راحت طلب کیون شادمان ہوکر ✤ زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر
تقطیعہ۔ چلا ہے ای مفاعیلن دلے راحت مفاعیلن طلب کو شا مفاعیلن دما ہوکر مفاعیلن ۔ یونہی تقطیع مصرع دوم ہے۔

(۲) بیت مثمن عروض وضرب مسبغ بشرطیکہ آخر مین نون غنہ ہو ورنہ خارج از دائرہ ہو جائیگی باقی سالم ۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان ۔ دو بار یون سے شد آن جانِ جہان دامن کشان چون از چمن بیرون ✤ روان شد جانِ مرغانِ چمن گوئی زتن بیرون ✤ شدا جانے مفاعیلن جہاد امن مفاعیلن کشا چواز مفاعیلن چمن بیرون مفاعیلان ۔ بیرون کا نون غنہ بسبب وقوع آخر بحال ہے ۔ متاخرین اس وزن مین تسبیغ بلا غنہ لاتے ہین لیکن محقق اسکو خارج از دائرہ بتاتے ہین اور فی الحقیقت کا نون کو ایسا حرف کھٹکتا ہے جیسے حافظ سے صبا خاکِ وجودِ ما بآن عالیجناب انداز ✤ بود کان شاہ خوبان را نظر بر منظر اندازیم ✤ جنابن داز مفاعیلان ✤ ظرن دازیم مفاعیلان دیکھیے یہان انداز کا الف دوم بمقابلہ الف دوم مفاعیلان اور زاے معجمہ بمقابلہ نون مفاعیلان بحال ہین اور یہی اندازیم کی تحتانی اور میم کی کیفیت ہے کہ برقرار ہین ۔ الغرض اس وزن مین بزبان اردو بھی تسبیغ نون غنہ کے ساتھ لانا جائز ہے جیسے خواجہ حیدر علی آتش سے یہ کیفیت اوسے ملتی ہے ہو جسکے مقدر مین ✤ مےِ الفت نہ خم مین ہے نہ شیشے مین نہ ساغر مین ✤ یہان مین کا نون غنہ بمقابلہ نون مفاعیلان بحال رہیگا یون ۔ نساغر مین مفاعیلان ۔

(۳) شعر مثمن عروض وضرب مقصور باقی سالم ۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل ۔ دو بار یون سے بیا ای جان بآغوش رہی یکدم بصد جوش ✤ کہ گرد دہر دو عالم از دلِ مضطر فراموش ✤ بیا ای جا مفاعیلن ب اا غوشے مفاعیلن رہی یکدم مفاعیلن بصد جوش فعولان ۔ ہمکو اختیار ہے خواہ مفاعیل کو مقصور خواہ فعولان کو مقصور کہین دونون یکسان ہین ۔ کبھی اس وزن مین رکن دوم

وششم کو بروزن فعولن لاتے ہین اوراوسکو سعد الشارحین محذوف بتاتے ہین جیسے سہ من آن مدہوش عشقم کہ از خویشتنش خبر نیست ٭ مرا تا شد دل از کف دگر پروائے سر نیست ٭ منا مدہو مفاعیلن شعشقم فعولن کہ از خے شتش مفاعیلن خبر نیس فعولان مصرع دوم کی تقطیع یونہین کرلو۔ ہم تو اسکو مقلوب طویل مسبغ کہتے ہین درمیان دومصراع حذف لانائی واردات ہی اگر بالضرور بحر ہزج ہی مین شمار کرنا منظور تھا توکیون نہ کہدیا کہ یہ ہزج مثمن مضاعف المشطور ہی تاکہ فعولن بمنزلہٖ آخر واقع ہوجاتا۔ الغرض یہ اوزان بزبان اُردو مستعمل نہین۔

(۴) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی ارکان مکفوف۔ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان دوبار۔ قاضی سیفی سہ زہے حسن و زہے روی و زہے نور و زہے نار ٭ زہے خط و زہے خال و زہے مور و زہے مار ٭ زہے حسن مفاعیل زہے رو مفاعیل زہے نور مفاعیل زہے نار فعولان۔ مصرع دوم علی ہذا القیاس۔ فقیر مؤلف کی راے مین بجاے خال لفظ زلف خوب ہی۔ یہ وزن بھی اردو مین غیر مستعمل۔

(۵) شعر مثمن عروض وضرب محذوف باقی ارکان مکفوف مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن۔ دوبار سولوی معنوی سہ زہے باغ زہے باغ کہ اشگفت زبالا ٭ زہے صدر زہے بدر تبارک و تعالیٰ ٭ زہے باغ مفاعیلُ زہے باغ مفاعیلُ کہ اشگفت مفاعیلُ زبالا فعولن ٭ زہے صدر مفاعیل زہے بدر مفاعیل تبارک مفاعیل تعالیٰ فعولن شمس الدین فقیر دہلوی اس شعر کے وزن کا نام ہزج مثمن مقصور محذوف بتاکر یہ عبارت اوسکے تحت مین لکھتے ہین کہ اینجا ہمہ اجزا مقصور آمدہ مگر عروض وضرب کہ محذوف و جزو ما قبل ضرب مکفوف ست۔ واہ این گل دیگر شگفت باغ اور شگفت اور صدر اور بدر کو جو اضافت یا عطف کے نہ آنے سے غیر متحرک پایا تو حضرت سمجھے کہ یہان تقطیع مین بھی التقاے ساکنین قائم رہیگا اس لیے رکن مقصور سے اونکو نامزد کردیا اور غور نفرمایا کہ قصر عروض وضرب کے لیے مخصوص ہی درمیان مصراع کیونکر آسکیگا۔ حال آنکہ بیان تقطیع مین بیشتر خود ہی لکھ چکے کہ التقاے ساکنین چون در وسط مصراع واقع شود پس اگر ساکن اوّل حرف مد و ساکن دوم نون ست نون را در تقطیع ساقط مے نمایند واگر غیر نون ست آنرا متحرک میسازند حکیم اسدی سہ زشوق لبش خون

ہمی خورد دل ÷ دو تا گشتہ زلفش ہے بردل ÷ تمّ قولہٗ - خورد برد کی دال ساکن تو فعل کی ہاے متحرک کے مقابل متحرک کی جاے اور چاروں لفظ مذکورۂ بالا کا آخر حرف ساکن متحرک نہ کیا جاے یہ کیونکر ہو سکتا ہی - اس قاعدے کی بنیاد پر شعر مولوی روم کے الفاظ مذکورہ کو آخر مین متحرک کہے بلا تامل نزد مکفوف کہنا چاہیے - ہمکو صاحب شجرۃ العروض سے تعجب ہو کہ فقیر کا کہنا مانکر قواعد تقطیع مین غور نہ فرمایا کہ وہ خود ہی اس محل پر کیا لکھ چکے ہین - الغرض یہ وزن بھی رد مین نہین ہو -

(۶) شعر مثمن عروض وضرب محذوف رکن دوم و ششم بھی بروزن فعولن اسکو بھی لوگ محذوف کہتے ہین باقی ارکان مکفوف - مفاعیلُ فعولن مفاعیلُ فعولن دوبار - یون سے برخ ماہ تمامی بقد سروروانی ÷ بلب راحتِ روحی بچشم آفتِ جانی ÷ برخ ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقد سرو مفاعیل روانی فعولن بلب راح مفاعیل ترو حی فعولن بچشماف مفاعیل تجانی فعولن - ہم تو ہرگز اس وزن کو ہزج نہ کہین گے وہی بحر عریض مکفوف ہی اور اسکی وجہ وزن سوم کی مثال دوم مین ذکر ہو چکی -

(۷) بیت مثمن عروض وضرب مقصور ابتدا اخرب باقی پانچ رکن مکفوف مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولان ÷ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان - رودکی سمرقندی سے دل آزاد کن از دردتن آزاد کن از رنج ÷ جام آور و رود آور و نرد آور و شطرنج ÷ - دلازاد مفاعیلُ کنز در د مفاعیلُ تنازاد مفاعیلُ کنز رنج مفاعیل ÷ جام او مفعول رُ رُود او مفاعیل رنرد او مفاعیل رشطرنج مفاعیل -

(۸) بیت ہشت رکنی عروض وضرب سالم ابتدا اخرب باقی ارکان مکفوف ہوکر درمیان مین تجبیق - مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن - دوبار محتشم کاشی سے ای شمع بتان تا کی بر گرد درت گردم ÷ پروانہ خویشم کن تا گرد سرت گردم ÷ ای شمع مفعول بتا تا کی مفاعیلن بر گرد مفعول درت گردم مفاعیلن اسیطرح تقطیع مصرع ثانی - یا جیسے شیخ امان علی سحر مرحوم لکھنوی سے دل مثل نصیری کے ای بندہ نواز آیا ÷ مر مر کے جیا پھر بھی جانا نہ باز آیا ÷ مر مر ک مفعول جیا پر بی مفاعیلن جا باز مفعول نبا زا یا مفاعیلن - یونہین تقطیع مصرع اول - اس وزن مین جو لوگ حشوہاے دوم کو بھی اخرب کہتے ہین وہ بیجا کرتے ہین کیونکہ خرب دراصل خرم ہو اور خرم اوائل مصاریع کے واسطے خاص ہو کما قال القصیر

اما آنچہ باوائل خاص بود استعاره تسبیغ کہ اول شعر از و تدا آمدہ از ہم خوانند۔ اس وزن مین اگر سبیغ درمیانی لاو ... ہمارا نہ تو کہا ... خوش آئند ہوتا ہو صاحب معیار سے گفتی بکشم یارے آن یارمنم آرے ✣ گر کشتہ شوم بارسے وریاسے تو اولی تر ✣ یا جیسے مؤلف سے اے چرخ ستم پرور پھر چاند ہوا چھپ کر ✣ تلوار تری کس پر ہر دم نکلتی ہی ✣ اسمین تسبیغ بھی بنون غنۃ آتی ہو۔ شیخ ناسخ سے ہم خواب مین وان پونہچے تدبیر اسے کہتے ہین ✣ وہ نیند سے چونک اوٹھے تقدیر اسے کہتے ہین ✣ اس کہتے ہین مفاعیلان۔ اسکے اواخر سالم و سبیغ کا خلط بھی درست ہی خواجو سے کرمانی سے خواہد ... منزل بر خاک درت خواجو ✣ لیکن نبود جنت ماوائے گنہگاران ✣ ... خا جو مفاعیلن ✣ گنہگاران مفاعیلان۔

(۹) سب مثل وزن سابق لیکن حشوہاے اول مسبغ بلا قید غنہ۔ ملا عرفی سے ہوشم بنگاہے برد جانانہ چنین باید ✣ یک جرعہ خرابم کرد پیمانہ چنین باید ✣ ہوشم ب مفعول نگاہے برد مفاعیلان جانانَ مفعول چنی باید مفاعیلن ✣ یک جرع مفعول خرابم کرد مفاعیلان پیمانَ مفعول چنی باید مفاعیلن۔ صاحب میزان الافکار فرماتے ہین کہ درین صورت رکن ثانی مسبغ نیز آید۔ مؤلف عرض کرتا ہو کہ رکن ثانی یعنی حشوہاے اول ہر دو مصاریع مسبغ نہین آسکتے تسبیغ درمیان مصرع کیونکر جائز ہوگی۔ خواجہ معیار الاشعار مین ارشاد کرتے ہین۔ اما تغیر بزیادت کہ خاص بود بہ اواخر مصراعہا و آن دو نوع بود اول حرفے ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببے خفیف بود رکن را مسبغ خوانند۔ جب تسبیغ اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہوئی تو رکن ثانی مسبغ غلط ہوگیا۔ اب ہم سے ایک رمز سنیئے کہ اس شعر کے رکن سوم و ہفتم مین فقط کف لائیے تو وہ مفاعیل ہو جائیگا رہے رکن دوم و ششم وہ دونون سالم رکھیے اور مفعولُ مفاعیلن مفاعیلُ مفاعیلن دوبارے آنکھ بند کرکے شعر بھر کی تقطیع کر جائیے یون۔ ہوشم ب مفعول نگاہے بر مفاعیلن د جانانَ مفاعیلُ چنی باید مفاعیلن ✣ یک جرع مفعول خرابم کر مفاعیلن د پیمانَ مفاعیلُ چنی باید مفاعیلن۔ اب دیکھیے تسبیغ درمیانی اور خرب مابین کا جھگڑا کیسا پاک ہوگیا۔ کف کا کوئی مانع نہین پہلے بھی تو خرب لاتے تھے اور وہ کف سے مرکب تھا۔

(۱۰) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مقصور باقی چار رکن مکفوف۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ

فعولان - دو بار حزین اصفہانی سے ہشیار ہنگامہ محشر نتوان رفت * اگر کاوش تلوار نسازیہ تا گم زہ ہشیار مفعول ہنگام مفاعیل ی محشر نتوان رفت مفاعیل + اگر کاوش تلوار نسازی ی تا گم مفاعیل زر انند فعولان - سنواہد وزیر سے مٹہ آئے نظر صاف وہ ہر یار کی تلوار * آئینے کا آئینہ ہی تلوار کی تلوار * مہ اے مفعول نظر صاف مفاعیل وہ ہر یار مفاعیل کی تلوار فعولان + آئینے مفعول کہ آئین مفاعیل ہ تلوار مفاعیل کی تلوار فعولان - مفاعیل تسکین آخر اور فعولان برابر ہین -

(۱۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر عروض وضرب محذوف صدر وابتدا اخرب باقی چار رکن مکفوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن - دو بار - فاضل بہری شاگرد مرزا صائب سے فتح از سر مژگان بود ابروے بتان را * پیکان دم شمشیر کند پشت کمان را * فتح ز سر مفعول رمژگاب مفاعیل و وب روے مفاعیل بتارا فعولن - یا جیسے سودا سے سحر کو خفقانی نہین کیا ہی * اوسنے تو کبھی بار بلایا نہین جاتا * سودا مفعول سحر کو خ مفاعیل فقانین مفاعیل ہ کا ہی فعولن - یونہین تقطیع مصرع دوم -

(۱۲) بیت مثمن الارکان مثل وزن دہم و یازدہم مگر اسمین کوئی حشو بشکل رکن سالم بھی لاتے ہین اور اوسکو سالم بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین جیسے سعدی سے حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف * از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت ست * حوران مفعول بہشتی را مفاعیلن دوزخ ب مفعول ود اعراف مفاعیل + از دوز مفعول خیا پرس مفاعیل کہ اعراف مفاعیل بہشت ست فعولان - یا جیسے عرفی شیرازی سے جم مرتبہ خان خانان کز اثر نطق * چون گل ہمگی گوش کند جذر اصم را * جم مرت مفعول بہ خانے خانا مفاعیلن نا کز ا مفعول ثرے نطق مفاعیل - باقی تقطیع صاف - اگر ان مثالون کے مصاریع اولی مین مفاعیلن سالم ہی تو اوسکے بعد رکن مکفوف کیون نہ آیا یعنی مفاعیل اور اگر بجاے مفاعیل مفعول آیا ہی تو اوسکو اخرب کہین گے اور اخرب سواے صدر وابتدا نہین آتا - اسیلیے یون سمجھو کہ دونون حشو مکفوف مفاعیل مفاعیل مین باہم تجنیق ہوکر اول مفاعیلم دوسرا فاعیل رہگیا بدینسبب اوسکو مفاعیلن اور اسکو مفعول سے تبدیل کیا - پس اس وزن کا نام ہزج اخرب مکفوف مجنق مقصور ہی ان تینون اوزان آخر کا اجتماع باہمی درست ہی -

ترانہ

رباعی کو کہتے ہین اور وہ انھین اوزان وافی مین شامل ہو اور یہ لفظ تر سے منسوب ہی - صاحب خزانۂ عامرہ ومیزان الافکار کے اقوال کا خلاصہ یہ ہو کہ سنہ ۲۵۱ دو سو اکاون ہجری مین سلطان یعقوب بن لیث صفار کا لڑکا عید کے دن غزنین مین جوز کو گولیون کی طرح کھیل رہا تھا جوز کے ڈھلکنے سے لڑکے کی زبان پر خوشی مین یہ مصرع آگیا ــ غلتان غلتان ہمیرود تا لب گو ۔ یعقوب نے فضلاے عہد کے سامنے پیش کیا - اونھون نے بعد غور اس مصرعے کو بحر ہزج مین پایا اسیلیے رودکی نے اوسیوقت اسپر تین مصرعے اور لگائے جب رودکی کی رباعی مشہور ہوئی تو زن و مرد کو سن سنکر جوش آتا تھا اسیلیے رودکی سوچا کہ لوگون کی دماغی خشکی اور زاہدون کا زہد خشک اس وزن نے کھو دیا بدین سبب اسکو - تر - یعنی شعر مرطوب سے نسبت کرکے ترانہ نام رکھا اسمین انہ نسبتی ہی جیسے رند سے رندانہ - بعدہ لوگون نے ہر مصرعے کو ایک بیت قرار دیا اور اوسکو اسیوجہ سے چہار بیتی اور رباعی کہنے لگے لیکن متاخرین نے چار مصرعون کو دو شعر فرض کیا اور اوسکا نام دوبیتی رکھا - پہلے رباعی کے ہر مصرعے مین قافیہ لاتے تھے اس سبب سے کہ ہر مصرع ایک بیت سمجھا جاتا تھا اور یہ امر مثال مشطورات مین ہم آیندہ بتائین گے - جب سے اسکا نام دوبیتی رکھ لیا تو پہلے دو مصرعون کو مطلع فرض کیا اور دوسرے دو مصرعون کو غیر مطلع بدین وجہ دوسرے شعر کے پہلے مصرعے سے قافیہ نکال ڈالا اور چارون کو ملاکر اوسکا نام رباعی خصی رکھا مگر اب بھی رباعی غیر خصی کہی جاتی ہی - فرخی نے رباعی کے وزن مین قصیدہ کہا کر اسیطرح ہمکو اختیار ہی کہ وزن ترانہ مین ہم اقسام نظم کہ لین -

عروضیون نے رباعی کے چوبیس وزن ڈھونڈھ نکالے اور خواجہ حسن قطان خراسانی نے اون سب کے دو شجرے بنائے اور ہر شجرے مین بارہ وزن ٹھہرائے - ان تمام اوزان مین چار قسم کے عروض وضرب آتے ہین - یعنی فعول بسکون آخر اہتم - فعل مجبوب - فاع ازل - فع مجبوب اور انھین تین قسم کے حشو آتے ہین - مکفوف - مقبوض - مجبق - مگر فی الحقیقت دیکھو تو وہ چارون عروض وضرب اصل مین دو ہی ہین یعنی اہتم وازل - باقی دو انھین کی تجبیق سے پیدا ہوتے ہین

الغرض سبکی صدر وابتدا دو قسم کی بنائی گئی ایک اخرب دوسری اخرم اسی باعث سے دو شجرے قائم کیے ہین - مگر درحقیقت یہان سخت سہو ہے اصل مین صدر وابتدا ایک ہی ہے یعنی اخرب - کیونکہ صدر وابتدا کے بعد رکن مکفوف یا مقبوض ضرور لاتے ہین اسلیے صدر یا ابتدا کے ساتھ تخنیق ہوکر خرم کی شکل پیدا ہوجاتی ہے - جب رکن مکفوف کے ساتھ تخنیق ہوتی ہے تو وہ مفعول بنجاتا ہے اوس رکن ثانی کو بھی لوگ اخرب ٹھہراتے ہین حالآنکہ خرب درمیان مصرع آہی نہین سکتا - جب رکن مقبوض کے ساتھ تخنیق ہوتی ہے تو اوسکو اشتر کہتے ہین باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم مصرعے کے مابین واقع نہین ہوسکتا - پس اسی خرب وشتر کے دھوکے مین لوگ صدر وابتدا کو اخرم کہدیتے ہین - یہ ابھی ثابت ہوچکا کہ خرب وشتر درمیان مین نہین آتے جب یہ درمیان مین نہ آئے بلکہ باہم رکن آغاز مصرع ورکن مابعدہ مین تخنیق ہوگئی تو صدر وابتدا کا اخرم ہونا یہان بے اصل ٹھہرا اور جیسا ہم نے صدر مین بیان کیا ہے وہی صدر وابتدا ایک ہی یعنی اخرب قائم رہی -

اب ایک نکتہ اور قابل غور ہے کہ جو چوبیس ۲۴ وزن رباعی کے مشہور ہین وہ دراصل بسبب اقسام حشو کے تین ہی وزن ہین - ایک مکفوف - دوسرے مقبوض - تیسرے مجبق - جب ان پر صدر وابتدا دو طرح کی آتی ہین ایک اخرب غیر مجبق دوسرے اخرب مجبق تو اون تینون حشوون کو ان دونون کے ساتھ ضرب دینے سے چھ وزن پیدا ہوجاتے ہین اور جب ان چھون کو عروض وضرب چہار قسمی مذکورۂ بالا کے ساتھ ضرب دیتے ہین تو چوبیس ۲۴ وزن نقد گن لیتے ہین ہم نے یہان وہ بارہ ۱۲ وزن اخرب کے لکھے جنکی صدر وابتدا مفعول ہے اور اونکے ساتھ اونکا ایک دائرہ نقل کیا - بعدہ بارہ ۱۲ وزن اخرب کے مذکور کیے جنکی صدر وابتدا بسبب تخنیق مابعد کے مفعولن ہے اور اونکی ذیل مین اونکا بھی دائرہ دکھا دیا -

شجرۂ غیر مجبق

(۱۳) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض وضرب اہتم یون مفعول مفاعیل مفاعیل فعول - جامی سے خواہی شوی آگاہ زحال دل ریش بہ تقطیع - خواہش مفعول وبیا گاہ مفاعیل

زحالیدمفاعیل لرش فعول - یا جیسے ناسخ سے اس جشن کو لازم ہر بڑی رات کہین * تقطیع - اس جشن مفعول کلازمہ مفاعیل بڑی رات مفاعیل کہین فعول -

(۱۴) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض و ضرب ابتم مفعول مفاعلن مفاعیل فعول - دانش مشہدی سے دانش مکن اعتماد بر عمر دراز * دانشم مفعول کنعتما مفاعلن دبر عمر مفاعیل دراز فعول - مومن خان دہلوی سے سودے مین کٹی بہار حسرت مین خزان * سودے م مفعول کٹی بہا مفاعلن رحسرت م مفاعیل خزان فعول -

(۱۵) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض و ضرب ابتم مفعول مفاعیلن مفعول فعول - جامی سے از جعد تو گر آر دیک شمہ شمال * از جعد مفعول ت گرار د مفاعیلن یک شم م مفعول شمال فعول - سے قد سرو ہے رخ گل ہے سنبل ہے وہ زلف * قد سرو مفعول ہ رخ گل ہے مفاعیلن سنبل ہ مفعول وزلف فعول - ان تینون کا عروض و ضرب ایک ہے -

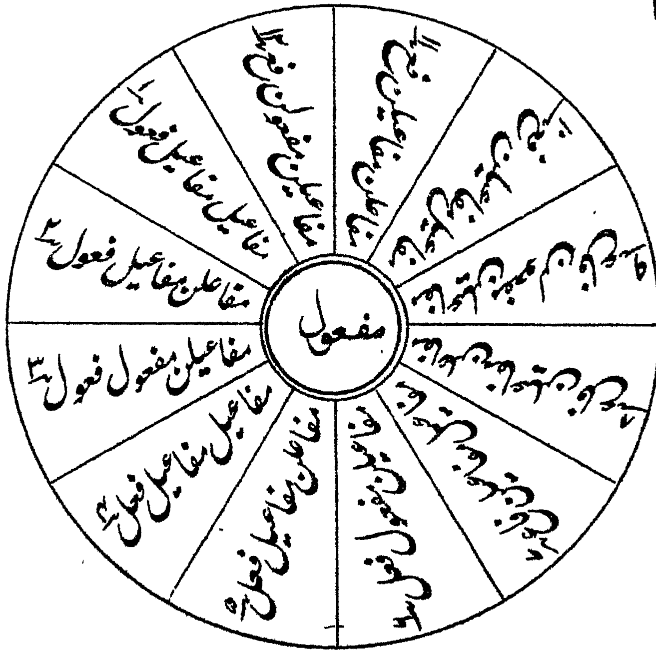
(۱۶) صدر و ابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض و ضرب مجبوب مفعول مفاعیلُ مفاعیلُ فَعَل - مرزا روشن ضمیر سے تو حافظ قرآن و خدا حافظ تو * تو حاف مفعول ظ قرآن مفاعیل خدا حاف مفاعیل ظ تو فعل - رند سے وہ لطف و عنایت وہ تلطف وہ کرم * وہ لطف مفعول عنایت مفاعیل تلطف مفاعیل کرم فعل -

(۱۷) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبوب مفعول مفاعلن مفاعیل فعل - عبد الغنی تفرشی سے ما این ہمہ استخوان شکستیم عبث * ما ای ہ مفعول م استخا مفاعلن شکستیم مفاعیل عبث فعل - ناسخ سے ہر رات کبھی بڑی کبھی دن ہے بڑا * ہر رات مفعول کبی بڑی مفاعلن کبی دن ہ مفاعیل بڑا فعل -

(۱۸) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف دوم مکفوف مجبق عروض مجبوب مفعول مفاعیلن مفعول فعل - جامی سے بیمار توام جانا نا حالم بہ نگر * بیمار مفعول ت ام جانا مفاعیلن حالم ب مفعول نگر فعل - سے آنکھین ہین گل نرگس غنچہ ہے دہن * آئینہ مفعول گلے نرگس مفاعیلن غنچہ ہ مفعول دہن فعل

اِن تینون کا عروض وضرب واحد ہی۔
(۱۹) صدر وابتدا اخرب حشو اول ودوم مکفوف عروض وضرب ازل۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع۔ قاسم کاہی میانکانی سے ہرکس کہ زاسرار خدا آگاہ ست + ہرکسک مفعول زاسرار مفاعیل خدا اا گامفاعیلن ہست فاع۔ رند سے مین تیری انھین باتون سے گھبراتا ہون + مر یتر مفعول انی بات مفاعیل س گزرتا مفاعیلن ہون فاع۔
(۲۰) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوسرا مکفوف عروض وضرب ازل۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع۔ مرزا ابو تراب فطرت مشہدی سے اکنون زتردد نفس تنگی کرد + اکنوز مفعول تردد دے مفاعلن نفس تنگی مفاعیلن کرد فاع۔ بحر لکھنوی سے عاشق کو وہ مُنہ لگائین یہ باتین ہین + عاشق ک مفعول ومہ لگا مفاعلن ی یہ باتے مفاعیلن ہین فاع۔
(۲۱) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض وضرب ازل۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع۔ جامی سے چون قد تو بخرامد ای سیم اندام + چوقد مفعول ت بخرامد مفاعیلن ای سیمن مفعولن دام فاع۔ سے اللہ یہ شاکر ہی بندہ ہر وقت + ال لاہ مفعول یہ شاکر ہی مفاعیلن بندہ ہر مفعولن وقت فاع۔ ان تینون کا عروض وضرب ایک ہی۔
(۲۲) صدر وابتدا اخرب حشو اول ودوم مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع۔ حشری تبریزی سے جان شد گرو روزی ورازق ضامن + جانشدگ مفعول روے روز مفاعیل ی رازق ضا مفاعیلن من فع۔ ناسخ سے ملتے نہین دریا کے کنارے باہم + ملتے ن مفعول ہِ دریاک مفاعیل کنارے با مفاعیلن ہم فع۔
(۲۳) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع۔ میر صیدی طہرانی سے من آئنۂ دیار زنگستانم + من ا امی مفعول ن یے دیا مفاعلن رزنگستا مفاعیلن نم فع۔ بحر سے سب گر گئے دانت آنسوؤن کی صورت + سب گرگ مفعول ی دات اا مفاعلن سُو وکی صو مفاعیلن رت فع۔

(۲۴) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض و ضرب مجبق مجبوب - مفعول مفاعیلن مفعولن فع - جامی سے برخاکِ درت ہر دم رخ میسایم * برخاک مفعول درت ہر دم مفاعیلن رخ مے سا مفعولن یم فع - سے دل جو جو مرادین من انی مانگے * دل جو ج مفعول مرادے من مفاعیلن انی ما مفعولن گے فع - ان تینون کا عروض و ضرب ایک ہی - اگر یہ بارہ اوزان باہم ملا دیے جائین تو رباعیان ناموزون نہونگی - اب دائرے مین صاف سمجھلو -



شجرۂ مجبق

اس شجرے کے صدر و ابتدا کو عروضیون نے اخرم کہا ہی اور سہو کیا ہی جسطرح کہ پیشتر ہم نے ذکر کیا - دراصل رکن اول و دوم مین ہر جگہ تجبیق ہو کر شکل مفعولن پیدا ہو گئی ہی جیسا کہ اوزانِ ذیل سے ثابت ہی -

(۲۵) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوفِ مجبق حشو دوم مکفوف عروض و ضرب اہتم مفعولن مفعول مفاعیلُ فعول - جامی سے ہر ساعت درپاے تو جان بہر نثار * ہر ساعت مفعولن

دریائے مفعول ت جا بہر مفاعیل نثار فعول - ع شور الفت سے ہی بھرا اپنا ضمیر * شورے ال مفعولن فت سے ہ مفعول برا اپ‌ن مفاعیل ضمیر فعول - اس وزن کے آغاز مین مفعول مفاعیل تھا لام مفعول ور میم مفاعیل مین باہم تخنیق ہوکر رکن اول مفعولن اور دوم مفعول بنگیا ہی لوگ دھوکے سے اس رکن دوم یعنی مفعول کو اخرب کہدیتے ہین باوجودیکہ خرب بسبب اجتماع خرم درمیان مصرع نہین آسکتا یونہین باقی گیارہ مین بھی غور کرلو -

(۲۶) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبق دوم مکفوف عروض وضرب اہتم - مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعول - فائض ابہری ع مطرب حرفے نئے زندحال ہین * مطرب حر مفعولن فے نئے فاعلن زندحال مفاعیل ہین فعول - ناسخ ع آنتین پڑھتی ہین قل ہواللہ مدام * اتے پڑ مفعولن تی ہ قل فاعلن ہول لاہ مفاعیل مدام فعول - اس وزن مین فاعلن کو دھوکے سے لوگ اشتر کہتے ہین باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم سوائے صدر وابتدا کے اور کہین نہین آسکتا پس رکن دوم یعنی مقبوض ور رکن اول یعنی اخرب مین تخنیق ہوکر مفعول مفاعلن سے مفعولُن فاعلن ہوگیا ہی -

(۲۷) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف مجبق عروض وضرب اہتم - مفعولن مفعولن مفعول فعول - جامی ع میخواہم تا ریزم ای طرفہ نگار * میخاہم مفعولن تا ریزم مفعولن ای طرف مفعول نگار فعول - ع دل کا ارگن جب کو کین نکلین یہ بول * دل کا ار مفعولن گن جب کو مفعولن کے نکل مفعول ی بول فعول - لوگ لکھتے ہین کہ یہان رکن اول ودوم اخرم ہین اور سوم اخرب اور صحیح جو کہتے ہین کیونکہ اسکی اصل مفعول مفاعیل مفاعیل فعول تھی - مفعول کے لام اور مفاعیل کے میم مین تخنیق ہوئی پھر اوسی مفاعیل اول کے لام اور مفاعیل دوم کے میم مین باہم تخنیق ہوگئی تو وزن ترش کر نکل آیا - ان تینون اوزان کے عروض وضرب ایک ہین -

(۲۸) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف مجبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب مجبوب - مفعولن مفعول مفاعیل فعل - جامی ع چون گفتم باگل زجہالت سخنے * چوگفتم مفعولن باگل ز مفعول

جمالت س مفاعیل نخے فعل - ع بینی ہی زنبق توجبین برگ سمن * بینی ہی مفعولن زنبق ت مفعول جبی برگ مفاعیل سمن فعَل -

(۲۹) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب مجبوب - مفعولن فاعلن مفاعیل فعل - مرزا روشن ضمیر ع محی الدینی و مصطفےٰ حافظ تو * محُید دی مفعولن نی ی مص فاعلن طفیٰ حاف مفاعیل ظتو فعل - ناسخ ع لکھّے موسی پڑھے خدا سچ ہی شل * لک کے مو مفعولن سی پڑے فاعلن خدا سچ ہ مفاعیل شل فعل -

(۳۰) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف مجبق عروض وضرب مجبوب - مفعولن مفعولن مفعول فعل - جامی ع کی بارم بے لعلت از دیدہ گہر * کی بارم مفعولن بے لعلت مفعولن از دید مفعول گہر فعل - ع زلفون مین او لجھو تو روتے نہ بنے * زلفوں مفعولن الجھو تو مفعولن روتین مفعول بنے فعل - یہ تینون اوزان عروض وضرب ایک ہی رکھتے ہین -

(۳۱) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف مجبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب ازل - مفعولن مفعول مفاعیلن فاع - جامی ع از گل آمد بوے تو رفتم از ہوش * از گل آ مفعولن مد بوے مفعول ت رفتم از مفاعیلن ہوش فاع - ع چنگ و بربط مین ہی کہان یہ تاثیر * چنگو بر مفعولن بطِ مے مفعول کہان یہ تا مفاعیلن ثیر فاع -

(۳۲) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب ازل - مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع - حیدری تبریزی ع آدم معلوم و قدر آدم معلوم * آدم مع مفعولن لوم قد فاعلن را آدم مع مفاعیلن لوم فاع - اسیر ع کیا اوندھے منہ گرا سبو کے مانند * کا او دے مفعولن منہ گرا فاعلن سبو کے ما مفاعیلن نند فاع -

(۳۳) صدر وابتدا اخرب حشو اول ودوم مکفوف مجبق عروض وضرب ازل - مفعولن مفعولن مفعولن فاع - جامی ع در گلشن اشک افشان مے گشتم دوش * در گلشن مفعولن اشکفشا مفعولن میگشتم مفعولن دوش فاع - ع احمدؐ حیدرؑ زہراؑ شبرؑ شبیرؑ * احمد حے مفعولن درزہرا

مفعولن شب بر شب مفعولن ہیر فاع - ان تینون وزنون کا عروض و ضرب احد ہی -

(۳۴) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوفِ مجبّق حشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبق مجبوب مفعولن مفعول مفاعیلن فع - جامی سے گاہے بخشند لعلِ تو مرہم مارا ٭ گاہے بخ مفعولن شد لعل مفعول تم رہم ما مفاعیلن را فع - سے بوسہ جو گیسو کا وہ جانی مانگے ٭ بوسہ جو مفعولن گیسوک مفعول وجانی ما مفاعیلن گے فع -

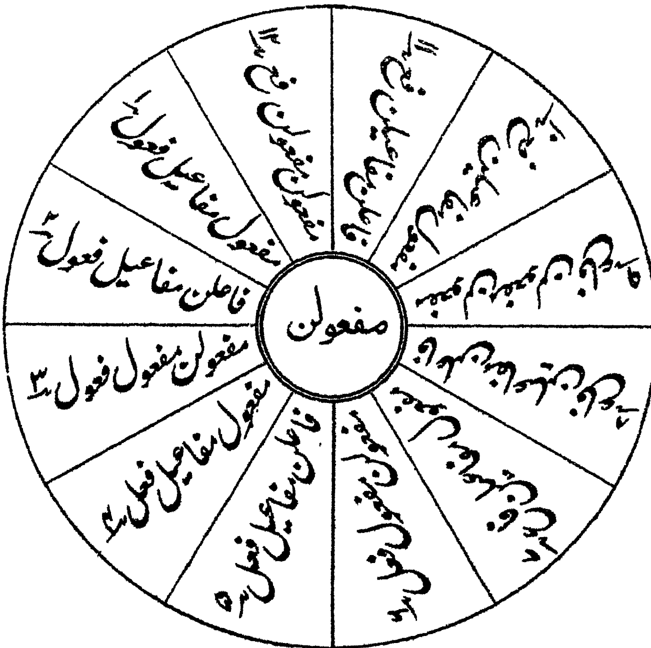
(۳۵) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبّق حشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبّق مجبوب مفعولن فاعلن مفاعیلن فع - وہبی کاشی سے معذورم دار اگر نگفتم مخزن ٭ معذورم مفعولن دار اگر فاعلن نگفتم مخ مفاعیلن زن فع - جناب بحر سے بھائی سب ہین برادران یوسف ٭ بابی سب مفعولن ہی برا فاعلن درانے یو مفاعیلن سف فع -

(۳۶) صدر و ابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض و ضرب مجبق مجبوب - مفعولن مفعولن مفعولن فع - جامی سے گاہے دارد زلفت درہم مارا ٭ گاہے دا مفعولن روزلفت مفعولن درہم ما مفعولن را فع - سے ان سانپون کا سونگھا پانی مانگے ٭ ان ساپو مفعولن کا سوگا مفعولن پانی ما مفعولن گے فع - یہ تینون اوزان متحد العروض والضرب ہین

یہ بارہ اوزان شجرۂ دوم کے ہین اور ان بارھون کا خلط باہمی جائز ہی یعنی ایک مصرع کسی وزن کا ہو اور دوسرا اور وزن کا اور تیسرا اور وزن کا اور چوتھا اور وزن کا مگر اس شجرے سے باہر نہو تو خلاف استعمال ورنا جائز نہین بلکہ اوزان شجرۂ اول و شجرۂ دوم کا پیوند بھی درست ہی -

ان چوبیس۲۴ وزنون مین جہان جہان ہم نے اُردو مثالون کے اغاز پر اونکے مصنفین کا نام نہین لکھا ہی وہ سب اوزان اُردو مین استادان مستند کے ہان قلیل الاستعمال ہین بلکہ زبان فارسی مین بھی وہ وزن خال خال ہین -

اب دائرے کا آئینہ ملاحظہ فرمایئے -



(۳۷) آٹھ رکن کا پورا شعر صدر و ابتدا اشتر حشو اول مکفوف حشو دوم مقبوض مجبّق عروض و ضرب سالم - فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن - دوبار - خواجہ حافظ شیرازی سے جمع کن باحسانے حافظِ پریشان را + ای شکنج گیسویت مجمعِ پریشانی + جمع کن فاعلن باحسانے مفاعیلن حافظے فاعلن پریشارا مفاعیلن - الآخر - ناسخ سے نخلِ وادی ایمن کردے بید مجنون کو + تیرے زنگ مین لیلی بانگ لن ترانی ہے + تیر زن فاعلن گے لیلی مفاعیلن بانگ لن فاعلن ترانی ہے مفاعیلن

(۳۸) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی سب مثل وزنِ سی و ہفتم سے عاشقی مدان آسان ای پسر کہ جانبازی است + ترکِ سر درین سودا موجب سرفرازی است + کجا بازیس مفاعیلان + سر فرازیس مفاعیلان - کبھی ان دونون وزنون مین حشو اول و سوم بقول اکثر مسبغ بلا قید غنہ ہوتا ہے یون - فاعلن مفاعیلان چار بار - حافظ سے از درم در آ سرمست تا زنم بشادی دست + روشنی بجا پیوست راستی بہ مہ مانی + از درم فاعلن در آ سرمست مفاعیلان تا زنم فاعلن بشادی دست مفاعیلان - الخ - یہ صریح غلط ہے کیونکہ تسبیغ درمیانی جائز نہین - مؤلف سے ایک نکتہ سنیے

کہ یہان رکن سوم و ہفتم دونون صرف مقبوض ہین یعنی مفاعلن اور رکن دوم و ششم سالم بروزن فاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلان دوبار شعر مذکور کی تقطیع کر لیجیے یون۔ از درم فاعلن د را سرس مفاعیلن ت تازنم مفاعلن بشادی دست مفاعیلان + روشنی فاعلن بپابوس مفاعیلن ترا ستی مفاعلن ہمانی مفاعیلن۔ یہان ضرب سالم ہے۔ دیکھو تسبیغ درمیانی و شتر ہاین کا خرخشہ بالکل ایک نکتے مین کیسا رفع ہوگیا۔ ان اوزان کو اگر مسمط چہار خانہ کردین تو خوشنما ہوتا ہے جیسا کہ حافظ کے شعر دوم مین دکھایا جس طرح شیخ ناسخ ؎ آئنہ یہ دوران ہے اسمین عکس جانان ہے + آپ اپنا حیران ہے آپ اپنا ثانی ہے + ائینہ فاعلن ی دوراہے مفاعیلن اسمین عک فاعلن سجانا ہے مفاعیلن۔ الی آخرہ۔ ان دونون وزنون کو با وجود مثمن کہنے کے حکم خرم سے چشم پوشی کرکے لوگ اشتر الحشو بتا دیتے ہین وَفِیْہِ نَظَرٌ بشرطیکہ مضاعف الارکان نہ سمجھین اور در صورت مشطور الاصل ہونے کے خرم ہاین صحیح ہوجائیگا فَتَاَمَّلْ۔

(۳۹) بیت مثمن اور ہر رکن مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو مرتبہ حکیم قاآنی شیرازی ؎ درختہاے بارور چو اشتران باربر + ہمے زپشت یکدگر کشیدہ صف قطارہا + درخت ہا مفاعلن ی بارور مفاعلن چ اشترا مفاعلن ن باربر مفاعلن + ہمے زپش مفاعلن تیکدگر مفاعلن کشیدہ صف مفاعلن قطارہا مفاعلن۔ اُردو مین یہ وزن مستعمل نہین۔ اگر کوئی مسمط چہار خانہ اس وزن مین بزبان اردو کہے تو سجع کے باعث سے یقیناً ناگوار مذاق نہو۔ اسکو رجز مخبون اور کامل موقوص بھی کہہ سکتے ہین مگر اولی یہین شمار کرنا ہے اور وجہ اولویت رجز اور کامل مین بتاؤنگا۔

(۴۰) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مقبوض مسبغ باقی مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان دوبار ؎ پری رخان زعاشقان چو نقد دل ہمے برند + دگر تن ضعیف ما بیک نگہ نمے خرند + پری رخا مفاعلن ن زعاشقا مفاعلن ن چو نقد دل مفاعلن ہمے برند مفاعلان۔ وقس علیہ۔ وزن بست و نہم و چہلم کا اجتماع جائز ہے۔

(۴۱) بیت مثمن بدین ترتیب کہ ایک رکن مقبوض اور ایک سالم۔ مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن دوبار ؎ مشو زیاد حق غافل دلا بجہل و نادانی + بکوش تا دم آخر نباشدت پشیمانی + مشو زیا

مفاعلن وحق غافل مفاعیلن ولا بجہ مفاعلن لنادانی مفاعیلن + بکوش تا مفاعلن ودمے اٰاخر مفاعیلن نباشدرت مفاعلن پشیمانی مفاعیلن - اُردو مین یہ وزن نصیب اعدا -

(۴۲) سب مثل وزن چہل ویکم مگر عروض وضرب مسبغ بلا نون غنہ ــــ بہر طرف کہ مے بینی زجور فتنہ برپاست + بیا بکوسے او بنشین بہشت جاودان اینجاست + بہرطرف مفاعلن کہ مے بینی مفاعیلن زجور فت مفاعلن نیہ برپاس مفاعیلان - باقی علی ہذا القیاس - یہان اسطرح کی تسبیغ کچھ نقصان نہین کرتی کیونکہ بحر سالم ہوتی تو خروج دائرہ کا خیال ہوتا اور بحر انتہاے درازی پر بھی نہین ہے پھر ایسی زیادتیان کس حساب مین ہین -

(۴۳) بیت مثمن عروض وضرب مقصور باقی مین ترتیب وار ایک رکن مقبوض ایک مکفوف - مفاعلن مفاعیل مفاعلن فعولان - دوبار - ــــ مرا غم تو اے دوست زخانمان برآورد + مرا فراقت ایماہ زجان فغان برآورد + مرا غمے مفاعلن تُ اے دوس مفاعیلُ زخانما مفاعلن براورد فعولان + مرا فرا مفاعلن قتے ماہ مفاعیل زجا فغا مفاعلن براورد مفاعیلُ - یہ دونون وزن اُردو مین کیمیا ہین - یہ تینتالیس ۴۳ وزن وافی ہین -

(۴۴) بیت مسدس او رچھون رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - دوبار - ــــ کجائی اے غزال مشکبوے من + چرا ہر گز نمے آئی بسوے من + کجایی اے مفاعیلن غزالے مش مفاعیلن کبوے من مفاعیلن - وعلی ہذا القیاس - یہ وزن اُردو مین نایاب آیندہ جو اوزان کہ اُردو مین مستعمل ہین ہم مثال مین لکھین گے - جہان اُردو کی مثال نہو وہان سمجھو کہ یہ وزن اُردو مین غیر مستعمل ہے -

(۴۵) شعر مسدس عروض ضرب مسبغ باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان - دوبار - ــــ بباغ وصل ویک لحظہ مہانیم + ازان چون گل بروے یار خندانیم + بباغ وص مفاعیلن لِ او یکسلح مفاعیلن ظ مہانیم مفاعیلان + ازا چو گل مفاعیلن برویے یا مفاعیلن رخندانیم مفاعیلان - اسکا اجتماع وزن ماقبل کے ساتھ جائز ہے -

(۴۶) بیت شش رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل - دوبار -

حیرتی تونی سے ازان بنجو در روم سوے مہ خویش + کہ خود را ہم نخواہم ہمرۂ خویش + ازانجد مفاعیلن روم سوے مفاعیلن مہے خیش مفاعیل + کخدراہم مفاعیلن نخاہم ہم مفاعیلن رہے خیش فعولان۔
جناب بجر سے نہ کہ حق مین بزرگون کے کڑی بات + کینگے لوگ چھوٹا منہ بڑی بات + نکہ حق مے مفاعیلن بزرگو کے مفاعیلن کڑی بات مفاعیل۔ باقی یونہین۔

(۴۷) بیت مسدس عروض وضرب محذوف باقی ارکان سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن دوبار زلالی خوانساری شب تار کے وصف مین فرماتے ہین سے کواکب مے نمودے در زمانہ + چو چشم گریہ در تاریک خانہ + کواکب مے مفاعیلن نمودے در مفاعیلن زمانہ فعولن۔ الی آخرہ۔ سید محمد خان رند سے جو کہتے ہو نہین اب تجھکو الفت + بہت اچھا بہت بہتر نہین ہے + جو کہتے ہو مفاعیلن نہی اب تجھ مفاعیلن کو الفت فعولن۔ باقی یونہین۔ قصر وحذف کا اجتماع باہمی درست۔

(۴۸) چھ رکن کا پورا شعر عروض وضرب مقصور باقی چار رکن مین کوئی ایک مکفوف اور تین سالم یون مفاعیلن مفاعیلن فعولان + مفاعیل مفاعیلن فعولان۔ خواجہ حافظ شیرازی سے شب قدر است طی شد نامہ ہجر + سلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر + شب قدر س مفاعیلن ت طی شد نا مفاعیلن مہ ہجر مفاعیل + سلامن ہِ مفاعیل یَ حت تی مط مفاعیلن لعل فجر فعولان۔ کسی ناواقف عروض نے یہان ناموزونی کے وہم سے قرآن مین اصلاح دیکر بجاے (ہِیَ) لفظ فیہ کا نسخہ بنایا اور صحیح کو غلط کیا۔ ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ تینون وزن ایک ہین۔

(۴۹) بیت مسدس عروض وضرب مقصور باقی چار مکفوف۔ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان۔ دوبار سے بتے شوخ دلم برد بیک ناز + ستمگار جفاکار سر انداز + بتے شوخ مفاعیلُ دلم برد مفاعیلُ بیک ناز فعولان۔ باقی بھی یونہین ہے۔

(۵۰) شعر ششش رکنی عروض وضرب محذوف باقی مکفوف۔ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن۔ دوبار سے چو آن یار جفاکار نگارے + نبودہ ست و نباشد بدیارے + نبودست مفاعیلُ نباشد مفاعیل دیارے فعولن۔ باقی مصرع اول یونہین ہے۔ اسکے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہے۔

(۵۱) بیت مسدس اور ہر رکن مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلن - دوبار ے بدیگران تو حرفہا ہمے زنی + تکلّمے بما چرا نمے کنی + بدیگرا مفاعلن تحرفہا مفاعلن ہمے زنی مفاعلن - باقی علیٰ ہذا القیاس

(۵۲) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقبوض مسبغ باقی مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلان - دوبار ے چہ لطفہا بوصل یار دیدہ ایم + چہ رنجہا زہجر او کشیدہ ایم + چ لطفہا مفاعلن بوصل یا مفاعلن ر دیدہ ایم مفاعلان - وقس علیہ -

(۵۳) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب سالم - مفعول مفاعیلُ مفاعیلن دوبار - انوری خاوری ے تا کار کس آن نیست کہ او خواہد + کارت ہمہ آن باد کہ آن خواہی + تا کا مفعول کس آن نیس مفاعیل ک او خواہد مفاعیلن + کارت ہ مفعول م آ باد مفاعیل ک آ خاہی مفاعیلن

(۵۴) بیت مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مثل وزن سابق - مفعول مفاعیل فعولان - دوبار ے دلدار من آن ترک پریزاد + کس نیست بخوبی بجہان یار + دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزا فعولان + کس نیس مفعول بخوبی ب مفاعیلُ جہا یار مفاعیلُ -

(۵۵) عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن سابق - مفعول مفاعیل فعولن - دوبار - سعدی ے از دست و زبان کہ برآید + کز عہدہ شکرش بدر آید + از دست مفعول زبانے ک مفاعیل برآید فعولن + کز عہد مفعول شکر شب مفاعیل درآید فعولن - اپنے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہے -

(۵۶) چھ رکن کا پورا شعر صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مجبوب یا اہتم - مفعول مفاعیل فَعَل یا فعول - دوبار - فی المعیار ے با تو نہ توان گفت سخن + زیراکہ توئی شاہ بتان + با تون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل - یہی مجبوب ہے - زیراک مفعول ت ئی شاہ مفاعیل بتان فعول - یہی اہتم ہے -

(۵۷) بیت مسدس الارکان عروض ازل ضرب مجبوب باقی مثل پنجاہ و ششم - مفعول مفاعیلن فاع + مفعول مفاعیلن فع - فی المعیار ے دل سوختہ از زلف مشک + خجلت زدہ از رویت مہ + دل سوخ مفعول ت از زلفت مفاعیلن مشک فاع + خجلت ز مفعول د از رویت مفاعیلن مہ فع -

جن لوگون نے زلل کو خرم سے مرکب جانا ہی وہ عروض وضرب کے ماقبل رکن مکفوف نہین سمجھتے بلکہ بجاے مکفوف رکن سالم بتاتے ہین اور راہ راست پہ نہین جاتے ہم بیان زلل مین اسکی تصریح کر چکے کہ خرم بیان نہین دخل دے سکتا۔

(۵۸) بیت شش رکنی صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم حشو مقبوض۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن دو بار ؎ ای درد تو رونق دلِ عاشق ÷ داغ تو چراغ محفل عاشق ÷ ای درد مفعول تو رونقے مفاعلن دلے عاشق مفاعیلن + داغے ت مفعول چراغ مح مفاعلن فلے عاشق مفاعیلن۔

(۵۹) عروض وضرب مسبغ باقی مثل پنجاہ وہشتم۔ مفعول مفاعلن مفاعیلان۔ دو بار۔ خاقانی ؎ ہر غم کہ درآسمان حشر کردہ است ÷ غوغا بہ دردل من آوردہ است ÷ ہر غمک مفعول دراسما مفاعلن حشر کردست مفاعیلان + غوغاب مفعول درے دلے مفاعلن منا وردست مفاعیلان۔

(۶۰) شش رکنی بیت صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مقبوض مجبوب عروض سالم ضرب مسبغ۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن ÷ مفعولن فاعلن مفاعیلان۔ خاقانی شروانی ؎ با دانش من نساخت دہر آرے ÷ دانش بکراست ودہر نامردست ÷ تقطیع۔ با دان مفعول شمن نسا مفاعلن خدہر آرے مفاعیلن + دانش بک مفعولن رست دہ فاعلن رنامردست مفاعیلان۔

(۶۱) بیت مسدس صدر وابتدا اخرب حشو مقبوض عروض وضرب مقصور۔ مفعول مفاعلن مفاعیل۔ دو بار۔ حیاتی گیلانی ؎ از بسکہ رفوزدیم وشد چاک ÷ این سینہ ہمہ بدوختن رفت ÷ از بسک مفعول رفوزدے مفاعلن مشد چاک مفاعیل۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ میان بحر ؎ محرم کے ستارے ٹوٹتے ہین ÷ پستان کے انار چھوٹتے ہین ÷ محرم کِ مفعول ستارٹو مفاعلن ٹتے ہین مفاعیل + پستاک مفعول انارچو مفاعلن ٹتے ہین فعولان۔

(۶۲) عروض وضرب محذوف باقی مثل ماقبل۔ مفعول مفاعلن فعولن۔ دو بار۔ کمال خجند علیہ الرحمہ ؎ درخلوت دوست جان نگنجد ÷ شادی وغم جہان نگنجد ÷ درخلو مفعول تِ دوبجا مفاعلن نگنجد فعولن۔ باقی قس علیٰ ہذا شیخ محمد جان شاد ؎ رونے کی یہ خون دل کے خو کی ÷ آنکھین ہوئین

بوٹیاں لہو کی + رونیک مفعول سے خونِ دل مفاعلن کچو کی فعولن - الی آخرہ -

(۶۳) صدر وابتدا اخرب حشو مقبوض مجبّق عروض وضرب مقصور - مفعولن فاعلن مفاعیل - دو بار - فقیر دہلوی سے شیرین کاری کند چو بنیاد + صد مزد ور آورد چو فرہاد + شیری کا مفعولن ری کند فاعلن رچ بنیاد فعلان - باقی اسیطرح - میر علی اوسط رشک سے میرے پیرو مین قیس و فرہاد + میرا قصہ ہر انجمن مین + میرے پی مفعولن رو ہتی فاعلن سفرہاد مفاعیل + میرا قص مفعولن صہ ہنل فاعلن جمن مین مفاعیل -

(۶۴) چھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب حشو مقبوضِ مجبّق عروض وضرب محذوف - مفعولن فاعلن فعولن - دو بار - فیضی فیاضی سے خود را در خود کنی تماشا + بینی سر نہفتہ پیدا + خدرا در مفعولن خدکنی فاعلن تماشا فعولن + بینی سر مفعولن رے نہف فاعلن تہ پیدا فعولن - شیخ امام بخش ناسخ سے مارا ابروسے سیکڑون کو + قاتل تلوار کا دھنی ہے + مارا اب مفعولن روس سی فاعلن کڑو کو فعولن + قاتل تل مفعولن وار کا فاعلن دنی ہے فعولن - اوزان شصت و یکم و شصت و دوم شصت و سوم و شصت و چہارم کا اجتماع باہمی جائز ہے -

(۶۵) بیت مسدس صدر وابتدا اخرب حشو مقبوضِ مجبّق عروض وضرب سالم - مفعولن فاعلن مفاعیلن - دو بار - سے خرسندم از رخت بدیدارے + خوشنودم از لبت بگفتارے + خرسندم مفعولن از رخت فاعلن بدیدارے مفاعیلن - باقی علی ہذا القیاس - ان اخیر تین وزنون کو لوگ اخرم اشتر کہتے ہین اور نامعتبر کہتے ہین ہم اسکا ثبوت کئی جگہ دے چکے - وزن چہل و چہارم سے لے کر یہانتک بائیس اوزان مجزو ہین -

(۶۶) بیت مربع اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن - دو بار - سے بیار آن مے کہ پنداری + روان یاقوت ناب ستی + بیار امی مفاعیلن کہ پنداری مفاعیلن + روا یا قو مفاعیلن ت نابستی مفاعیلن -

(۶۷) بیت وہی چار رکنی مگر عروض وضرب مقصور - مفاعیلن مفاعیل - دو بار - سے بہا دستم غریوان + من از بیداد ہجران + بہا دستم مفاعیلن غریوان مفاعیل + منز بیدا مفاعیلن د ہجران فعولن

(۶۸) سب مثل وزن ماقبل عروض وضرب محذوف یا ایک محذوف اور ایک مقصور۔ نصیر المحققین کے نزدیک الف و نون غنہ بجاے یک ساکن ہے اسلیے وہ قصر اور حذف کی مثال مین ایک ہی شعر پر اکتفا کرتے ہین جسکو ہم نے وزن شصت و ہفتم مین لکھا ہے۔ پیشتر ہمنے وزن سوم مین یہ شعر لکھا جسکا ایک مصرع یون ہے ع مرا تا شد دل از کف دگر پرواے سر نیست + شق دوم مین اسی سبب سے وہان کہا تھا کہ یہ ہزج مثمن مضاعف المشطور ہے کہ نصیر المحققین علیہ الرحمہ گویا اوسی مصرع کو ایک شعر بیان سمجھ رہے ہین اب پھر سمجھو کہ جب ہزج مشطور مقصور یا محذوف کو دوہراؤگے تو بلا تکلف مقلوب طویل ہاتھ آئیگی پھر ہم بہ تکلف اوسکو بحر ہزج کیون ٹھہرائین بلا تصنع مقلوب طویل کیون نہ کہدین۔

(۶۹) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفاعیل فعولان۔ دو بارے بدستان دل من برد + یکے ترک پریزاد + بدستا دمفاعیل لمن بر دفعولان + یکے ترک مفاعیل پریزاد فعولان۔ جب یہ وزن معقد ہو جاتا ہے تو اسکا عروض بھی مکفوف آتا ہے مثلاً اسمین برد کے بعد ہاے مختفی ملادو تو ایک مصرع سا معلوم ہوگا اور اوسکا عروض بر وزن مفاعیل بحرکت آئیگا اس وزن مین تخنیق بھی جائز ہے در حالت غیر تعقید ایک صورت یون ہوگی۔ مفاعیلن مفعول + مفاعیلن مفعول۔ اور در حالت تعقید دو صورتین ہوسکتی ہین اول مفاعیلن مفعولن مفعول مفاعیل دوم مفاعیلن مفعولن مفعولن مفعول۔

(۷۰) چہار رکنی شعر صدر و ابتدا اخرب عروض وضرب سالم۔ مفعول مفاعیلن۔ دو بارے اکنون کہ چنین زارم + بر من بکنی رحمت + اکنوک مفعول چنی زارم مفاعیلن۔ الی آخرہ۔ اس وزن مین تسبیغ بھی روا ہے۔ پس وزن نہم کو اسی مشطور کا مضاعف سمجھو۔

(۷۱) چار رکن کا شعر صدر اخرب ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفعول فعولان + مفاعیل فعولان ع من بے تو چنین زار + تو از دور ہمے خند + من بیت مفعول چنی زا دمفاعیل ت از دور مفاعیل ہمے خند فعولان۔

(۷۲) بیت مربع صدر و ابتدا اخرب عروض سالم ضرب محذوف۔ مفعول مفاعیلن + مفعول

فعولن سے چندین چہ کنی تنبل + ماراچہ فریبی + چندیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن + ماراچ مفعول
فریبی فعولن- تنبل بضم تاے فوقانی و سکون نون وباے موحدۂ مضموم مع لام زدہ مکر وحیلہ-

(۷۳) چار رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب عروض وضرب محذوف- مفعول فعولن- دو بار سے
ای یار گرامی + آخر تو کجائی + ای یار مفعول گرامی فعولن- وعلیٰ ہذا- اوزان مربع اپنے مثمن کے
ایک ایک مصرعے مین بخلاف اس وزن کے محقق فرماتے ہین کہ این در حکم یک مصراع نیست
وکوتاہ ترین وزنہاے ہزج است- فی الحقیقت یہ ایک مصرع کیونکر ہوسکتا ہی حذف مصرعے کے
درمیان کیونکر آسکیگا- پھر ہمنے وزن سوم کو توڑا تو کیا گناہ کیا-

(۷۴) شعر چار رکنی صدر اخرب ضرب اہتم عروض وابتدا ناپید برین سبب کہ شعر معقد ہی- مفعول
مفاعیلُ مفاعیل فعول + سے یکبارہ چنین جاہل وخونخوارہ مباش + یہان جاہل کی ہاے ہوز
شامل مصرع اول ہی اور اوسکا لام مصرع دوم سے متعلق- یون- یکبار مفعول چنین جاہ مفاعیل +
لخونخوار مفاعیل مباش فعول-

(۷۵) سب مثل وزن سابق مگر ضرب مجبوب- مفعول مفاعیلُ مفاعیل فعل سے دانی کہ دل
از تو نشود سیر مرا + یہان نشود کا نون شامل مصرع اول ہی یون- دانیکہ مفعول دل از تو ن مفاعیل +
شود سیر مفاعیل مرا فَعَل-

(۷۶) سب مثل وزن ہفتاد وچہارم مگر ضرب ازل- مفعول مفاعیلُ مفاعیلن فاع + سے مشتاب
برقفس صنما لختے باش + یہان صنما کا صاد مصرع اول مین شامل ہی یون- مشتاب مفعول برقفس ص
مفاعیل + نما لختے مفاعیلن باش فاع-

(۷۷) سب مثل وزن ہفتاد وپنجم مگر ضرب مجبوب- مفعول مفاعیلُ مفاعیلن فع سے دانی
کہ دلم سیر ز تو کی گردد + دانیک مفعول دلم سیر مفاعیل + ز تو کی گر مفاعیلن دد فع- برین وجہ کہ یہ
بھی گویا ایک مصرع ہی معقد کے وصف سے خارج نہین اور ظاہر ہی کہ پہلا مصرع مرکب غیر مفید ہی
جب تک دوسرا مصرع نہ پڑھو ہرگز بات تمام ہوگی پھر کیونکر معقد کی تعریف سے نکل سکتا ہی- ان

معقدات سے واضح ہی کہ رباعی کا ایک ایک مصرع ایک ایک شعر ہی - یہی وعدہ ہمنے شروع ترانہ مین کیا تھا وہ بتا دیا -

(۷۸) بیت مربع اور ہر رکن مقبوض - مفاعلن مفاعلن دو بار ؎ چہ کردہ ام بجاے تو * کہ نیستم سزاے تو * چکردام مفاعلن بجاے تو مفاعلن * کہ نیستم مفاعلن سزاے تو مفاعلن -

(۷۹) بیت مربع صدر و ابتدا اشتر عروض و ضرب مقبوض - فاعلن مفاعلن دو بار - لمولفہ ؎ یا سخن بزن بمن * یا نظر فگن بمن * یا سخن فاعلن بزن بمن مفاعلن * یا نظر فاعلن فگن بمن مفاعلن اس وزن کے بھی دونون مصرعے ملاکر ایک مصرع نہین ہوسکتا کیونکہ خرم درمیان مین نہ لایا جائیگا - یہ وزن کسی کتاب مین نہین اور بہر عنوان جائز و خوش آیند ہی - وزن شصت و ششم سے لیکر یہانتک چودہ ۱۴ اوزان مشطور ہین اور ان مشطورات مین جنکے اوزان مثمن آچکے ہین اونکو مربعات مین متاخرین مستعمل نہین کرتے -

تنبیہ اس بحر مین متاخرین نے زحافات بے موقع لاکر چند وزن تراشے ہین کہ وہ سب غلط ہین اونمین سے کچھ یہان بیان ہوتے ہین کچھ پیشتر بیان ہوچکے مثلاً -

(۱) فاعلن فعولن فاعلن فعولن - دوبار ؎ از غم فراقش مے کشم المہا * ہیچ کس مباد ابتلاے غمہا * کہتے ہین کہ یہ ہزج اشتر محذوف ہی - استغفر اللہ شتر خرم سے مرکب ہی یعنی فاعلن وہ درمیان مصرع کیونکر آسکتا ہی - اسی طرح فعولن محذوف خاص عروض و ضرب کا زحاف ہی وہ حشو مین کیونکر دخیل ہوگا لہذا یہ وزن غلط در غلط ہی -

(۲) فعْلن مفاعیلن فعْلن مفاعیلن - دوبار ؎ دارد محب از تو صد گونہ غم در دل * اما غم ہجران باشد بسے مشکل * کہتے ہین کہ فعلن مسکن الاوسط اسمین ہر جگہ اخرب محذوف ہی - واہ یک نشد دو شد خرم صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہی درمیان مین کیونکر آئیگا اور حذف آخر کے لیے واجب ہی اوائل و اواسط مین اسکا لانا عروض سے جاہل بنجانا ہی اور پھر دونون کی ترکیب مہمل در مہمل - کبھی اس شعر کی تقطیع مفعول مفاعیلن مفعول مفعولن سے کرکے کہتے ہین کہ یہ اخرب اخرم ہی - لاحول ولا - اخرب بھی

درمیان مین اور اخرم بھی مابین اور آخر محض بیجا اور وزن ناجائز محض اور محض ناجائز - ہان بحر طویل مربع مضاعف کہتے تو یہ تصنع درست ہو سکتا -

رجز

یہ بحر بھی ہزج کے مثل تینون زبانون مین مستعمل ہے - اسکی اصل دائرہ عربی مین چھ بار مستفعلن آئی ہے - لیکن استعمال مین وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین - عروض اسکے - سالم - مخبون مقطوع - مخبون - مطوی - مجبول - مذال - چھ قسم کے آتے ہین اور اسکی ضرب مین ایک مقطوع اور چھ عروض والی سب ملاکر سات آتی ہین اور سب نوع کے اوزان ملاکر بارہ اقسام پر عرب مین یہ بحر مستعمل ہے - یون -

(۱) چھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار ے دارٌ لسلمیٰ اذْ سُلَیمیٰ جارۃٌ ❊ قفرٌ تریٰ آیاتِہا مثلَ الزُبُر ❊ تقطیعہ - دارل لسل مستفعلن مٰی اذ سلو مستفعلن مٰی جارتن مستفعلن + قفرن تری مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثلز زبر مستفعلن - یہ سلمیٰ کا گہر ہے جبکہ سلیمیٰ اوسکے ہمسایہ مین تھی اب خالی ہے اوسکے نشانون کو دیکھ مثل اون کتابون کے ہین جو اپنے کاتب کو یاد دلائین - قفر زمین خالی از آب و گیاہ - زبر جمع زبور بمعنی کتب -

(۲) شعر مسدس الاصل ضرب مقطوع باقی پانچ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن مفعولن - ے اَلقلبُ مِنہا مستریحٌ سالمٌ ❊ والقلبُ مِنّی جاہدٌ مجہودٌ ❊ القلب من مستفعلن ہامستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن + ول قلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہودو مفعولن - اوس معشوقہ کا دل آرام و سلامتی مین ہے اور میرا دل شدت بلا مین عشق کا تعب کشیدہ ہے -

(۳) شش رکنی شعر صدر مخبون ابتدا سالم دونون حشو مطوی عروض مخبون مقطوع ضرب مقطوع مفاعلن مفتعلن فعولن + مستفعلن مفتعلن مفعولن ے وبلدۃٍ لیسَ بہا انیسُ ❊ الّا الیعافیرُ والّا العیسُ ❊ وبلدتن مفاعلن لیس لہا مفتعلن انیسو فعولن + ال لل یعا مستفعلن فیر وال مفتعلن لل عیسو مفعولن - بہت شہر ایسے ہوگئے کہ اونکا کوئی انیس و جلیس نہین مگر آہوان نر و ماده

شتران سرخ وسپید۔ یعنی ایسے ویران ہوگئے کہ جانوران مذکور کی چراگاہین ہین۔
(۴) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار ؎ فَطَالَمَا وَطَالَمَا وَطَالَمَا ✤ سَقیٰ بِکَفِّ خَالِدٍ وَّاَطْعَمَا ✤ فطالما مفاعلن وطالما مفاعلن وطالما مفاعلن ✤ سقی بکف مفاعلن فخالد و مفاعلن واطعما مفاعلن۔ طول ہوگیا اور کثرت ہوگئی اور مدت بڑھگئی خالد کے ہاتھ سے پانی پلانے اور کھانا کھلانے کی یعنی خالد بڑا سخی ہے بہت کھانا کھلاتا اور بہت پانی پلاتا ہے۔ بحر ہزج مسدس مستعمل نہین ورنہ یہ شعر وہین لکھا جاتا بدین وجہ کہ مفاعلن وہان بے تبدیل بنجاتا ہے۔
(۵) ایک بیت مین چھ رکن اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن دوبار ؎ مَا وَلَدَتْ وَالِدَةٌ مِنْ وَلَدٍ ✤ اَکْرَمَ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ حَسَبًا ✤ ما ولدت مفتعلن والدتن مفتعلن من ولدن مفتعلن ✤ اکرم من مفتعلن عبد منا مفتعلن فن حسبن مفتعلن۔ کسی مان نے از روے حسب عبد مناف سے بزرگتر لڑکا نہین جنا ہے۔
(۶) بیت مین سب چھ رکن اور ہر ایک رکن مخبول۔ فَعِلَتن فعلتن فعلتن۔ دوبار۔ ہر رکن فاصلۂ کبریٰ ؎ وَثِقَلٍ مَنَعَ خَیْرَ طَلَبٍ ✤ وَعَجَلٍ مَنَعَ خَیْرَ تُؤَدَةٍ ✤ وثقلن فعلتن منع خی فعلتن رطلبن فعلتن ✤ وعجلن فعلتن منع خی فعلتن رتودہ فعلتن۔ بہت گرانباریان ہین اور سستیان کہ روکتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت عجلتین ہین کہ مانع آتی ہین خیر متامل کی یعنی بعض مقام عجلت بہتر ہوتی ہے اور سستی نقصان کرتی ہے اور بعض جگہ اسکے برخلاف۔
(۷) چھ رکن کا پورا شعر ضرب مخبون مقطوع باقی پانچ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن ✤ مستفعلن فعولن۔ ؎ لَاخَیْرَ فِیْ مَنْ کَفَّ عَنَّا شَرَّہٗ ✤ اِنْ کَانَ لَا یُرْجیٰ لِیَوْمِ خَیْرٍ ✤ لاخیر فی مستفعلن من کف عن مستفعلن ناشر رہو مستفعلن ✤ انکان لا مستفعلن یرجی لیو مستفعلن مخیری فعولن۔ اگر یوم مین تنوین دیجاے تو رکن فعولن مخبون مقطوع نرہیگا بلکہ صرف مقطوع یعنی مفعولن ہوجائیگا یون من خیری مفعولن۔ بصورت مفعولن یہ وزن وزن دوم سے

اوڑجائیگا اور وزن ہفتم کی مثال نہ ہوگا معنی - اوس شخص مین کچھ خوبی نہین جب نے اپنی بدی تو بھی بازرکھی اور نیکی کے ون اوس سے نیکی کی اُمید نہین یعنی وہ شخص کس کام کا کہ ستائے نہین ورجو وقت کام پڑے نیکی کرنے سے نکلجائے -

(۸) بیت مسدس الارکان صدر مخبون ابتدا اور دونون حشو سالم عروض وضرب مذال مفاعلن مستفعلن مستفعلان + مستفعلن مستفعلن مستفعلان - سیوطی سے وَهٰذِهٖ اُرْجُوْزَةٌ مِثْلُ الْجُمَانْ + ضَمَّنْتُهَا عِلْمَ الْمَعَانِيْ وَالْبَيَانْ + وہاذہی مفاعلن ارجوزتن مستفعلن مثلل جمان مستفعلان + ضمم من تہا مستفعلن عل مل معا مستفعلن نی ولبیان مستفعلان - یہ چند اشعار ہین وانہاے نقرہ کے مثل مین نے انکو علم معانی وبیان پر مشتمل کیا ہی - یہ شعر سیوطی عقود الجمان مین اپنا لایا ہی یہ آٹھ وزن وافی ہین -

(۹) چار رکن کا شعر یعنی دو رکن کا مصرع اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن دو بار سے قَدْ هَاجَ قَلْبِيْ مَنْزِلٌ + مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرُ + قدہاج قل مستفعلن بی منزلن مستفعلن + من ام عم مستفعلن رن مقفرو مستفعلن بتحقیق ہیجان اور جوش مین لایا میرے دل کو ام عمرو کا وہ مکان کہ خالی ہی یہ ایک ہی وزن مجزو ہی - یہ اصلی وزن سوم ہی - اسیطرح سب جگہ ہم نے خلیل کی ترتیب کا پتا دیا ہی -

(۱۰) تین رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن - ایک بار - سے مَا هَاجَ اَحْزَانًا وَشَجْوًا قَدْ شَجَا + ماہاج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن - کون چیز جوش مین لائی غمون کو اور حاجت وحزن کو کس نے محزون کیا - یہ اصلی وزن چہارم ہی ابن قطاع کہتا ہی کہ اسمین ضرب ہی اور عروض نہین ہی کیونکہ غیر ممکن ہی کہ شعر مین ضرب نہو کس لیے کہ قافیہ وہین اعتبار کیا جاتا ہی نہ عروض کے مقام پر - رہا مطلعے کا مصرع اول قافیہ دار سو وہ گویا مقلد مصرع دوم ہی - اخفش وزجاج کی راے یہ ہی کہ نہ اسمین عروض ہی اور نہ ضرب اس لیے کہ عروض ضرب سے مقدم آتا ہی گویا ضرب کو اوسکی مشابہت سے لاتے ہین اور اس وزن مین عروض

نہین ہی جب عروض نہوا تو مشابہت کسکی ہوگی اسلیے ضرب بھی ندارد۔ محقق کی تحقیق مین یہ ہی کہ اسکا عروض بمنزلہ ضرب ہی اور اسکا صدر بمنزلہ ابتدا ہی۔ یہی ایک پورا مصرع اول ہی اور یہی پورا اوسکا مصرع ثانی کیونکہ ایک مصرع کیا شعر نہین کہہ سکتے۔ جہان کہین مشطور سطح ہو کہ مثلث بنجائے وہان یہی اختلاف بکار آمد ہین۔

(۱۱) ایک پورا شعر تین رکن کا ضرب مقطوع باقی دو سالم۔ یا یون کہو کہ عروض و ضرب دونون مقطوع باقی سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن ایکبار ے یَا صَاحِبَیْ رَحْلِی اَقِلَّا عَذْلِی ✤ یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن لا عذلی مفعولن۔ ای میرے راحلے کے ہمراہیو مجھکو ملامت کم کرو۔ یہ دونون وزن مشطور ہین۔

(۱۲) دو رکن کا پورا شعر اور ہر ایک رکن سالم مستفعلن مستفعلن ایکبار۔ ورقہ ابن نوفل ے یَا لَیْتَنِیْ ✤ فِیْهَا جَذَعْ ✤ تقطیع پانی ہی۔ کاش ہوتا مین اون دنون جوان تاکہ ای محمد تیری اعانت کرتا۔ اسکا صدر خود ابتدا اور اسکا عروض خود ضرب یعنی پہلے رکن کو صدر و ابتدا دفعۃً فرض کرلو اور دوسرے کو عروض و ضرب دفعۃً جیسے مشطور مین سمجھے تھے مگر اوسمین اسمین صرف حشو کا فرق ہی۔ یہی ایک وزن منہوک ہی یعنی مسدس الاصل کے ایک ایک مصرعے سے دو دو تہائی نکالڈالو تو لامحالہ تین تین رکن کی جگہ ہر مصرعے مین ایک ایک رکن رہجائیگا۔ یہ اصلی وزن پنجم ہی۔

زجاج کے نزدیک ایک رکن کا بھی ایک شعر درست ہی جسکو موحد کہتے ہین۔ عبد الصمد بن معذل نے ایسے شعر کہے ہین۔ یون ے قَالَتْ حَبَلْ ✤ مَا ذَا الْخَجَلْ ✤ هٰذَا الرَّجُلْ ✤ حِیْنَ احْتَفَلْ ✤ اَهْدٰی الْبَصَلْ ✤ قالت حبل مستفعلن ماذ الخجل مستفعلن ہاذر رجل مستفعلن حی نحتفل مستفعلن اہدل بصل مستفعلن۔ مسماۃ حبل نے کہا بڑی خجالت ہی اس مرد نے جب کہ محفل کی تو پیاز بانٹی۔ لیکن یہ سب شعر موحد ملاکر پانچ رکن ہین اس لیے افضل المحققین فرماتے ہین کہ اس وزن کو اونھین اشعار مین داخل کرنا چاہیے جو کہ بتکلف ارکان مستعملہ سے زیادہ کہے گئے ہین جیسے چونسٹھ رکن کا پورا ایک ایک مصرع جسکو اب عوام بحر طویل کہتے ہین۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک رکن کا ایک شعر محقق نے نہ مانا بلکہ اس وزن کو رجز کے اوس بحر و مین داخل جانا جسمین ایک رکن تعداد سے زیادہ ہی جب تو تکلفات زیادۃ الارکان کے تحت مین اوسکا شمار کیا۔ مؤلف کی رائے مین یہ سب پانچون ارکان ملاکر

دو شعر ہین ایک منہوک یعنی دو رکن کا ایک شعر اسطرح ؎ فَاکَتْ حَبَلْ ٭ مَاذَا الْخَجَلْ ٭ اور دوسرا مشطور یعنی تین رکن کا پورا ایک شعر یون ؎ هٰذَا الرَّجُلْ حِیْنَ احْتَفَلْ اَهْدٰی الْبَصَلْ ٭ اس صورت مین باوجود قطع عبارت معنی مین کچھ فتور نہین آتا اور موحد اور تکلف زیادت کا جھگڑا مٹا جاتا ہی - اسیطرح خاسر نے بھی موسی الہادی کی مدح مین کہا ہی ؎ مُوْسَی الْمَطَرْ ٭ غَیْثٌ بَکَرْ ٭ یُحْیِی الْبَشَرْ ٭ موسی مطر مستفعلن غیثن بکر مستفعلن یحیل بشر مستفعلن - موسی باران ہی سحاب صبح ہی زندہ کرتا ہی بشر کو - یہ وزن خواہ موحد ہو خواہ زیادت بیجا ہم تو اسکو مشطور ہی مشطور پکارین گے -

الغرض اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی کہ اس بحر کے سب ارکان مین خبن صالح ہی اور طی حسن اور خبل جائز مگر قبیح - جو ضرب کہ اس بحر مین مقطوع ہوا وسمین سوائے خبن کے طی اور خبل کوئی جائز نہین خلیل احمد بصری نے اسمین وزن مشطور کا ذکر ہی نہین کیا کیونکہ اوسکے نزدیک شعر وہ ہی جسکے دونون مصرعے مساوی ہون اور عروض و ضرب رکھتا ہو اور یہ تعریف مثلث پر نہین جمتی ہان مثنٰی یعنی منہوک پر صادق آتی ہی اس لیے وہ منہوک کا قائل ہوا ہی - اخفش مثنٰی کو شعر نہین سمجھتا اس لیے کہ اوسمین اگر صدر ہی تو ابتدا اندارد اور ابتدا کو مانو تو صدر کو نابود جانو اسیطرح عروض و ضرب مین ایک کو مٹانا اور ایک کو لانا ہوگا - الحاصل مثلث خلیل کی رائے مین اور مثنٰی اخفش کے قیاس مین اور موحد زجاج کے سوا جمہور کے نزدیک شعر ہی نہین ہین -

ہمکو اختیار ہی کہ خبن اور طی اور خبل سے ساکن دوم یا چہارم یا دونون معًا گرائین اور پھر یہ بھی اختیار ہی کہ مستفعلن کے دونون ساکنون کو بحال رکھین بحکم ما کانفہ -

بزبان فارسی و اُردو اس بحر کی اصل دائرہ مستفعلن مین آٹھ بار کا پورا شعر ہی اور محقق نے باعتبار صدر و ابتدا اسکی تین قسمین کی ہین - سالم - مخبون - مطوی - اور ہر ایک قسم کے مثمن و مسدس و مربع وغیرہ علیحدہ علیحدہ مذکور کیے - ہم کل وافی اوزان ایک جگہ اور سب مجزوا ایک مقام پر اور تمام مشطور ایک محل پر اور ہر ایک منہوک ایک موقع پر ذکر کرینگے تاکہ التزام تعدادی مین فرق نہ آئے -

الغرض سب اقسام مذکورہ ملاکر دونون زبانون مین اونچاس طرح پر یہ بحر آئی ہی -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن - دو بار - طالب کلیم ہمدانی ؎ دنبالِ شک افتادہ ام جویم دلِ آزردہ را + ازخون توان برداشت پی نخچیر پیکان خوردہ را + دنبال اش مستفعلن کفتادہ ام مستفعلن جویم دِلے مستفعلن آزردرا مستفعلن + ازخون تو مستفعلن برداش پی مستفعلن نخچیر پی مستفعلن کاخردرا مستفعلن - یا جیسے ناسخ ؎ زندان مین بھی کوچہ ترا ای یار آتا ہی نظر + بلبل قفس مین ہی مگر گلزار آتا ہی نظر + زندام بی مستفعلن کوچہ ترا مستفعلن ای یار آ مستفعلن تاہی نظر مستفعلن باقی یونہین - اس وزن مین مسمط چہار خانہ نہایت خوش آیند ہوتا ہی - استاد ؎ دانش بجو درباختہ خودراز من نشناختہ + رُخ درکنارم ساختہ از شرم پنہان دربغل + دانش بجو مستفعلن درباختہ مستفعلن - یہ ایک خانہ ہوا - خدراز من مستفعلن نشناختہ مستفعلن - یہ دوسرا خانہ - رخ درکنا مستفعلن رم ساختہ مستفعلن - یہ تیسرا خانہ - ازشرم پن مستفعلن ہا دربغل مستفعلن - یہ چوتھا خانہ ہی - یا جیسے ناسخ ؎ ناسخ ہی اب آٹھون پہر - مشق تصور اسقدر + جس سمت کرتا ہون نظر - دلدار آتا ہی نظر + -

صاحب مجمع الصنائع کہتا ہی - مسمط وہ ہی کہ شاعر چند مصرعے کہے کہ متفق الوزن والقافیہ ہون اونکے مصرع آخر مین قافیۂ اصلی لائے جس پر بناے شعر ہو اقل اوسکے چار مصرعے ہین اور اکثر دس تک آئے ہین اور صاحب صحاح وقاموس کا قول بھی یہی ہی - مؤلف اسکی مثال وزن بستم مین لائیگا - لیکن صاحب مناظر الانشا بزبان عربی یون کہتے ہین کہ مسمط وہ کلام منظوم ہی کہ ہر ایک بیت اوسکی منقسم ہو چار اقسام متساوی پر - تین اولین قسمتین اوسکی قافیۂ واحد رکھتی ہون اور قسمت اخیر مین وہ قافیہ ہو جس پر بناے شعر ہو - محقق طوسی کی راے بھی صاحب مناظر کے موافق ہی کما قال وباشد کہ قافیہ در دو ور ہا کہ اجزاے یک بیت باشد اعتبار کنند مانند مسمطات چہار خانہ - جیسے غالب و ناسخ کے دونون آخر شعر - مؤلف کے عندیے مین محقق کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ مسمط مین چہار خانہ کی قید صرف ایک بیت کے چار حصون کے واسطے ہی - رہے عام مسمطات جنکے خانے چار یا چار سے کم یا زیادہ ہون یا خانہاے طاق ہون وہ ایک بیت کے واسطے نہین ہین بلکہ بندہاے ابیات کے لیے مستعمل ہین پس اس تعریف سے مسمط کا لفظ اجزاے یک بیتی اور مصاریع یک بندی

دونون کے واسطے موضوع ٹھہرا مسمط چہارخانۂ یک بیتی کو بعض اہل فن مثل صاحب مجمع الصنایع وغیرہ مسجع کہتے ہین مگر محقق اسکو سجع نہین کہتے کقولہٗ و اگر در غیر شعر اعتبار کنند آنرا سجع خوانند جیسے غبارے چھوٹے ستارے ٹوٹے - ایک بات اور بھی ہے کہ محقق طوسی نے جنکے قافیون کا اعتبار اجزاے بیت مین کیا ہے اون ادوار کو وہ مانند مسمطاتِ چہارخانہ کہتے ہین نہ مسمطاتِ چہارخانہ اسکا یہ منشا کہ جس طرح چار مصرعون مین ایک قافیہ آخر اصلی ہوتا ہے اور باقی تین متحد او سیطرح ایک بیت چہار جزوی مین جزو آخر اصلی قافیہ رکھتا ہے اور تین جز متحد القوافی ہوتے ہین پس اس امر سے اس قسم کی بیت مسمط کے مثل ہوئی نہ مسمط چارخانہ - مگر ہم صاحب مناظر کے کہنے پر چلتے ہین اور ایسے ایک شعر کو بھی مسمط کہتے ہین اور محقق بھی جابجا اسکے قائل ہوئے ہین معیار مین ہزج اخرب کا بیان ملاحظہ طلب ہے -

(۲) بیت مثمن عروض و ضرب مذال باقی مثل وزن اول - اسمین آخر مصراع نون غنہ ہونا واجب ہے ورنہ دائرے سے خارج ہونے کا یقین بیان بھی ہے - مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان دوبار - امیر حسن دہلوی سے خون شد دلِ دیوانہ ام زلفت ببازی ہیچیان + آخر رسید افسانہ ام شبہا درازی ہیچیان + زی ہیچیان مستفعلان - دونون جگہ - ناسخ سے جی سے ہون بیزار اندنون ہے مرگ درکار اندنون + کارِ رندِ نون مستفعلان - شاذ شاذ استادان فارسی گو نے عروض مین اذالہ بے نون غنہ بھی کیا ہے جسطرح سے بیچارہ خسروخستہ را خون ریختن فرمودہ است + خلقے بمنت یکطرف آن شوخ تنہا یکطرف + فرمو دہ است مستفعلان - اور کبھی عروض و ضرب دونون مین جیسے سے آخر بجا تان میرسی اندر طلب مردانہ باش + ترک تعلّق پیشہ کن وز خویش ہم بیگانہ باش + مردانہ باش مستفعلان بیگانہ باش مستفعلان - اُردو مین یہ اذالہ ناروا ہے - کبھی فارسی والے ایسا اذالہ درمیان مصاریع لاتے ہین وہان یہ سمجھو کہ وزن مربع تھا اوسکو مضاعف کرلیا ہے - فخر زمان بدر چاچ سے آن شاہد تب لرزہ دار سر طالش چون سازد نزار + آتش شود بر خاک و خار از تفِ حمّیٰ ریختہ + اشاہد تے مستفعلن تب لرزدار مستفعلان - وقس علیہ -

(۳) شعر مثمن ضرب اعرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولان

ع آگہ شوم از بوے خوش بے آنکہ کس گوید مرا ✤ گر بگزرد دلخواہ من پیش درم شبگیران ✤ گر بگزرد مستفعلن دلخواہ من مستفعلن پیشے درم مستفعلن شبگیران مفعولان - شبگیران مین الف و نون حالیہ ہی یعنی حالت شبگیر مین ہونے والا شخص - شبگیر سفر شب - ایوار سفر روز -

(۴) شعر مثمن عروض و ضرب مقطوع اور چھ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن - دو بار ع تا کی کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارۂ ✤ روزے بود کز جور تو گردد ز شہر آوارۂ ✤ بیچارہ و آوارہ کی ہاے مختفی ساکن ہی یون - تا کی کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن بر عاشقے مستفعلن بیچارہ مفعولن + روزے بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد ز شہ مستفعلن را وارہ مفعولن - وزن سوم و چہارم مین فارسیان متاخر نے شعر کم کہے ہین اور اُردو مین مفقود -

(۵) آٹھ رکن کا پورا شعر اور سب مخبون - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بار - ہم اسکی ایک مثال بحر ہزج مین لکھ چکے دوسرا شعر اوسی قصیدے کا یہ ہی ع فراز خاک و خشتہا دمیدہ سبز کشتہا ✤ چہ کشتہا بہشتہا نہ دہ نہ صد ہزارہا ✤ فراز خا مفاعلن کخشتہا مفاعلن دمید سب مفاعلن زکشتہا مفاعلن باقی علیٰ ہذا القیاس - بہتر ہی کہ اسکو بحر رجز مین نہ شمار کرین کیونکہ جب مفاعیلن سے پانچوان حرف ساکن گرائین تو بلا تصنع مفاعلن بنجائے اور وہی مقبوض ہی - جب مستفعلن سے دوسرا ساکن گرائین تو متفعلن رہے اور جب متفعلن کو لفظ مستعمل سے تبدیل کرین تو مفاعلن مخبون ہوا اس صورت مین دو عمل ہوئے ایک سقوط دوسرے تبدیل اور مفاعیلن مین ایک ہی عمل ہوا یعنی سقوط - بدین سہولت اس وزن کو ہزج مقبوض ہی کہین گے - فرق بتانے کے واسطے رجز کی قسم پنجم قائم کی ہی ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی مگر اس وزن کو مسمط چہار خانہ کہنا اولیٰ ہی جیسا کہ دونون مثالون سے واضح ہوا -

(۶) آٹھ رکن کی ایک بیت ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن دو بار - مرزا عبد القادر بیدل ع منفعلم بر کہ برم حاجت خویش از بر تو ✤ ای قدمت بر سر من چون سر من بر در تو ✤ منفعلم مفتعلن بر کہ برم مفتعلن حاجت خے مفتعلن شز بر تو مفتعلن - علیٰ ہذا - سوانگ والے جوگن کا روپ بھر کر زبان اُردو واکثر ایسے اشعار گاتے ہین اور کماتے ہین امام الدین طالب دہلوی ع عشق مین جو تیر ہو

مرغِ سحر خیز ہوا ٭ چشم سے خون ریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا ٭ عشق مجو مفتعلن تیز ہوا مفتعلن مرغِ سحر
مفتعلن خیز ہوا مفتعلن - یونہین مصرعِ ثانی - اکثر ہند کے ناچنے والے اس وزن پر گت ناچتے ہین
کیونکہ (تا تھئی تھئی) مفتعلن کے ہموزن ہے اور یہ ناچ کے اصول ہین -

(۷) بیت مثمن عروض و ضرب مطوی مذال باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلان - دوبار
ے آنکہ دلِ خستۂ من شیفتۂ روے وی است ٭ قبلۂ اربابِ صفا گوشۂ ابروے وی است ٭ آنکہ دلے
مفتعلن خستہ من مفتعلن شیفتہ یے مفتعلن روے وی است مفتعلان + قبلہ ی ار مفتعلن بابِ صفا مفتعلن
گوشہ ی اب مفتعلن روے وی است مفتعلان -

(۸) شعر ہشت رکنی رکن سوم و ہفتم مخبون باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن دوبار حکیم سنائی
ے دست کسے برنرسد بشاخ ہُوَیَّتِ تو ٭ تارکِ نجبت او زبیخ و بن برکنی ٭ دست کسے مفتعلن
حقیقت و ماہیت — نجابت
برنرسد مفتعلن بشاخ ہُو مفاعلن وی یتِ تو مفتعلن + تارکِ نج مفتعلن بی یتِ او مفتعلن زبیخ بن
مفاعلن برکنی مفتعلن - یہان زحاف کی تبدیلی کا التزام شاعر نے برابر رکھا ہے -

(۹) بیت مثمن کچھ رکن مخبون باقی مطوی آمین مقام و تعداد غیر ملتزم ہین اور کسیقدر وزن ہشتم سے
برا ہے - مفتعلن مفتعلن مفاعلن مفاعلن - رہا مصرع دوم کا وزن وہ ہوبہو وزن ہشتم ہے ے دردِ مرا
چارہ بکن کہ من بدرد تو خوشم ٭ گر بکشی ور بکشی زحکم تو سر نکشم ٭ اگر تو کے واو کا اظہار ہو اور بدرد کی
اضافت کا اشباع نہو تو یون تقطیع ہوگی - دردِ مرا مفتعلن چارہ بکن مفتعلن کمن بدر مفاعلن دِ تو خشم
مفاعلن + گر بکشی مفتعلن ور بکشی مفتعلن زحکم تو مفاعلن سر نکشم مفتعلن - اگر بدرد کی اضافت کا اشباع
کرو اور تو کے واو کو معدولہ تو شعر کا التزام درست ہو جائیگا یعنی عروض و ضرب دونون مطوی
ہو جائینگے یون - دِ رے تُ خشم مفتعلن -

(۱۰) بیت ہشت رکنی ایک رکن مخبون ایک مطوی تا ضرب - مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن دوبار
ے زنیکوان لطف و کرم سزا ترا ز جور و ستم ٭ مدار ازین بیش بغم دلِ مرا ماہ رخا ٭ زنیکوا مفاعلن
لطف کرم مفتعلن سزا ترز مفاعلن جور ستم مفتعلن + مدار زی مفاعلن بیش بغم مفتعلن دلے مرا مفاعلن

ماہ رخا مفتعلن۔
(۱۱) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مطوی مذال باقی مثل وزن ماقبل۔ مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلان۔ دوبار۔ سہ بگلشن از خار غمم ملاتے ہر نفس ست ٭ کہ بے گل روے صنم چمن بچشم قفس ست ٭ بگل شنز مفاعلن خار غمم مفتعلن ملاتے مفاعلن ہر نفس ست مفتعلان۔ وقس علیٰ ہذا۔
(۱۲) شعر مثمن صدر سے ضرب تک پہلے مطوی پھر مخبون علی التوالی۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دوبار۔ خاقانی سہ گاہ چو حال عاشقان صبح کند ملونی ٭ گاہ چو حلی دلبران مرغ کند نواگری ٭ گاہ چحا مفتعلن ل عاشقا مفاعلن صبح کند مفتعلن ملونی مفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ بحر سہ واہ رے عشق دیکھنا باغ کی سمت اوڑ چلا ٭ پر بھی قفس سے جو گرا بلبل بیقرار کا ٭ واہ رِ عش مفتعلن ق دیکھنا مفاعلن باغ کسم مفتعلن ت اُڑ چلا مفاعلن۔ الیٰ آخرہ۔
(۱۳) بیت آٹھ رکن کی عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن دوازدہم۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان دوبار۔ خسرو سہ تنگِ نبات چون بود لب بکشا کہ ہمچنین ٭ آبِ حیات چون رود خیز و بیا کہ ہمچنین ٭ تنگ نبا مفتعلن تچو بود مفاعلن لب بکشا مفتعلن کہ ہمچنین مفاعلان۔ باقی اسی طرح۔ اُستاذ سہ دشنۂ غمزہ جان ستان ناوکِ ناز بے پناہ ٭ تیرا ہی عکس رخ سہی سامنے تیرے آئے کیون ٭ دشنئے غم مفتعلن زجا ستا مفاعلن ناوک نا مفتعلن ز بے پناہ مفاعلان تیرہِ عک مفتعلن س رخ سہی مفاعلن سام نے تے مفتعلن ر آیکون مفاعلان۔
(۱۴) شعر مثمن سب مثل دوازدہم وسیزدہم مگر حشو اول وسوم بھی بقول اکثر مذال بغیر نون غنہ مفتعلن مفاعلات مفتعلن مفاعلن یا مفاعلان دوبار۔ میرزا بیدل سہ جوش غرور ما چو شمع حاصل مقصد است وبس ٭ تارگِ گردنے بجاست سر بقدم نمیرسد ٭ جوش غرو مفتعلن ر ما چو شمع مفاعلات حاصل مق مفتعلن صدست بس مفاعلن ٭ تارگ گر مفتعلن دنے بجاس مفاعلات سر بقدم مفتعلن نمیرسد مفاعلن۔ اُستاد سہ جب وہ جمالِ دلفروز صورت مہر نیمروز ٭ آپ ہی ہو نظارہ سوز پردے مین منہ چھپائے کیون ٭ جب وجما مفتعلن ل دلفروز مفاعلات صورت مہ

مفتعلن برنیمروز مفاعلان + اب وہ مفتعلن نظارسوز مفاعلات پردم مہ مفتعلن چیا یکون مفاعلان-
اذالہ سوائے عروض وضرب اور کہین جائز نہین پس ان مفاعلات درمیانی کو ہرگز مذال نہین
کہہ سکتے بلکہ یہ کہو کہ وزن مشطور یعنی مربع کو مذال بناکر مضاعف کرلیا ہے بدین صورت اذالہ بمنزلہ
آخر ہوجائیگا-

(۱۵) آٹھ رکن کا ایک شعر سب مثل وزن دوازدہم مگر چارون ارکانِ مطوی مین سے کسی رکن
مین تسکین اوسط- مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن + مفعولن مفاعلن مفتعلن مفاعلن- یا برعکس
حکیم قاآنی سے جنس ہنر کجا بردبیش توگرنیاورد + دانی کاندرین بلد تنگ شدہ ست شاعری +
جنس ہنر مفتعلن الخ- دانی کن مفعولن- شیخ ناسخ سے ناسخ قول ہے بجا حضرت میر درد کا + حسن
بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے + ناسخ تو مفعولن الخ- حسن بلا مفتعلن مفتعلن مین تین متحرک
متوالی یعنی تا وعین ولام جمع تھے درمیانی متحرک یعنی عین کو ساکن کرلیا تو اوسکا مبدل مفعولن
ہوگیا- اگر بجائے عروض وضرب مفعولن واقع ہو تو وہ مستفعلن کا مطوی مسکن نہین بلکہ مستفعل مقطوع
برابر مفعولن ہے- وزن دوازدہم سے یہانتک سب ایک ہین انکا خلط باہمی بلاتکلف جائز ہے ان
اوزان کو اگر مسمط چہارخانہ کردو تو نہایت مزہ دار ہوجاتے ہین جیسے وزن دوازدہم وچہاردہم
کی اُردو مثالین اور وزن پانزدہم کی فارسی نظیر-

(۱۶) شعر مثمن الارکان عروض وضرب مقطوع صدر وابتدا وحشو دوم مطوی وحشوہائے اول مخبون
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن دوبار- جامی سے سرو نگومیت کہ او نیست بدین رعنائی + ماہ نخوانمت
کہ او نیست بدین زیبائی + سرو نگو مفتعلن میت کہ او مفاعلن نیس بدین مفتعلن رعنائی مفعولن +
ماہ نخوا مفتعلن نمت کہ او مفاعلن نیس بدی مفتعلن زیبائی مفعولن-

(۱۷) بیت مثمن صدر وابتدا وحشو دوم وچہارم مطوی وحشو اول وسوم مطوی مسکن وعروض و
ضرب مقطوع- مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن- دوبار- من نہ زخود گردیدم از دوجہان بیگانہ +
عشق پریرو یا نم کرد چنین دیوانہ + من نہ زخد مفتعلن گردیدم مفعولن از دوجہا مفتعلن بیگانہ مفعولن

باقی یونہین ہی۔
(۱۸) بیت ہشت رکنی عروض وضرب اخرج باقی شکل ماقبل مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولان۔
دوبارے یارجدا گشت ازمن زان بدلم حیرانی ست * درطلبش میگردم این ہمہ سرگردانی ست *
یا رجدا مفتعلن گش تزمن مفعولن زابدلم مفتعلن حیرانیس مفعولات * درطلبش مفتعلن میگردم مفعولن
ای ہمہ سر مفتعلن گردانیس مفعولات۔ جن لوگون نے ان دونون وزنون مین مفعولن درمیانی
کوبھی مقطوع کہاہی وہ ناواقف ہین کہ قطع سواے عروض وضرب کے اورکہین جائز نہین۔
(۱۹) بیت مثمن مگر تکرار زحاف کے باعث سے مطوی ومخبون کے التزام مین بے ترتیبی۔ مفتعلن
مفاعلان مفتعلن مفاعلن * مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفاعلن۔ خاقانی ے کیسہ ہنوز فربہ است
باتو ازین قوی دلم * چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بہ لاغری * کیس ہنو مفتعلن زفربہست مفاعلات
بات ازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن * چارچخا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیس رسد مفتعلن بلاغری مفاعلن۔
جب یہ بے ترتیبی اورتکرارہو تو اوسوقت اس امر کی اطلاع بصراحت یاکنایت واجب ہی کما صرح
الخاقانی ے گرچہ بموضع لقب مفتعلن دوبارہ شد * بحر زقاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری * لقب سے
مراد تخلص اورموضع لقب سے غرض مصرع دوم کا حشو اول۔
(۲۰) بیت مثمن مضاعف سالم الارکان۔ سولہ مستفعلن کا ایک پوراشعر۔ عبدالواسع جبلی ے
یا صاحب الشی الحذر آن سروقد سیمبر * کز عشق او گشتم سمر با کام خشک وچشم تر * لب تشنہ وخستہ جگر
برکندہ جان افگندہ سر کردہ زغم زیروزبر دنیا ودین وجان وتن * یہ ایک شعرہی اورصاحب
شجرۃ العروض اسکو ایک مصرع قرار دیکر اسکا دوسرا مصرع یہ بتاتے ہین ے آید بچشمم ہر نفس عالم
زعشقش چون قفس بی ادمرا فریادرس شبہا خیال اوست بس * تاچند باشم چون جرس بے او خموش ولال
از ہوش ہرگز مباد احوال کس درعشق چون احوال من * فقیر شمس الدین اسی قصیدہ کا ایک شعر
حدائق البلاغہ مین اور لکھکر کہتے ہین این بیت از انجاست ے دارم زبس نیرنگ ودل چون
دہان تنگ او * آہ از دل چون سنگ او وزناز وخشم وجنگ او * تاکی چو زیر چنگ او وزاری کنم در چنگ او *

وز عارضِ گلرنگ او چون گل دریدہ پیرہن ٭ مگر بقول صاحب شجرہ یہ بھی ایک مصرع ہو اخیر ہو اسھی اب ہم حیران ہین کہ اسکا دوسرا مصرع کہان ہی کہین نہین اور اوسپر یہ طرہ کہ من کا قافیہ پیرہن موجود ہی پھر اوسپر نیا شگوفہ کہ ایک ایک بیت مین ہر ہر مصرعکے مسمطات علیحدہ علیحدہ ہوئے جاتے ہین یہ بھی کسی نے سنا ہی۔ کسی نے کہا ہی نہین کوئی سُنے تو کہان سے سنے خیر آگے بڑھیے اصل بات بقول صاحب حدائق وہی ہی جو ہم پہلے لکھ چکے یعنی یہ اشعار شانزدہ رکنی ہین لیکن بنظر دقیق ہماری راے مین اسکو ایک ایک شعر شانزدہ رکنی بھی کہنا بیجا ہیے۔ اسمین قافیے موجود ہین کیون نہین کہتے کہ تین مصاریع وافی ہین ایک قسم کا قافیہ ہی اور چوتھے مصرع مین علیحدہ وہ قافیہ جسپر بناے شعر ہی بس چار چار مصرعون کا ایک ایک بند ہی اور اسکو بھی بقول صاحب مناظر مسمط چہار خانہ کہتے ہین چاہو اسکو مربع کہلو جسطرح پانچ مصرعونکے مسمط کو مخمس یا خمسہ کہتے ہین اور ایسے مربعات فارسی مین بہت ہین جیسے ع زامدن نوبہار باغ چو بتخانہ شد ٭ گشت رخِ گل چو شمع باد چو پروانہ شد ٭ پیشہ بلبل کنون گفتن افسانہ شد ٭ گل زخوشی پارہ کرد برتنِ خود پیرہن ٭ بدینصورت عبدالواسع کا دامن دراز مل کے داغ سے بچتا ہی کما قال النصیؔر وکمترین عدد سے تکرار او باشد و بیشتر چہار وزیادت ازین بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتے از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن۔ لہٰذا اس قسم بستم کو قسم اول مین داخل کرکے یون کہنا چاہیے کہ یہ اونیس وزن وافی ہین۔

(۲۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار ع ای ہرگزم نارفتہ از پیشِ نظر ٭ روزے بچشمِ مرحمت سویم نگر ٭ ای ہرگزم مستفعلن نارفتہ از مستفعلن پیشے نظر مستفعلن باقی تقطیع پڑھنے والونکے ذمے۔

(۲۲) شعر شش رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلان دوبار ع تاکی مرا گوئی کہ از من باش دور ٭ گر دور باشم از تو کی باشم صبور ٭ تاکی مرا مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان ٭ گر دور با مستفعلن شم از تکی مستفعلن باشم صبور مستفعلان۔

(۲۳) بیت مسدس عروض سالم ضرب اعرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مفعولات ؎ ہرگز نگردم با تو جانان من بدی ✤ پس چونکہ از نیکی نیم برخوردار ✤ ہرگز نگر مستفعلن دم بات جا مستفعلن نا من بدی مستفعلن + پس چوک از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن برخردار مفعولان -

(۲۴) بیت شش رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن مفعولن ؎ لطفے بکن ای جان من بر عاشقے ✤ دلخستۂ وار فتۂ بیمارے ✤ لطفے بکن مستفعلن ای جان من مستفعلن بر عاشقے مستفعلن + دلخستیے مستفعلن وار فتیے مستفعلن بیمارے مفعولن -

(۲۵) بیت مسدس الارکان عروض وضرب مقطوع باقی چار رکن سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن - دوبار ؎ عاشق شدم بر دلبرے عیارے ✤ شکر لبے سیمین برے خونخوارے ✤ عاشق شدم مستفعلن بر دلبرے مستفعلن عیارے مفعولن - باقی ذمۂ متعلم - اسکو بحر سریع مکشوف سے بھی تقطیع کر سکتے ہین بہ تشبیہ عرب -

(۲۶) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقطوع مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعولن - دوبار ؎ ای نازنین از کوے ما گزر کن ✤ وی مہ جبین بر روے ما نظر کن ✤ ای نازنی مستفعلن از کوے ما مستفعلن گزر کن فعولن - باقی یونہین - یہی بحر سریع مخبون ومکشوف العروض والضرب سے بھی تقطیع ہوسکیگی مگر بطریقۂ عرب غیر جائز -

(۲۷) بیت شش رکنی عروض وضرب مرفل باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلاتن - دوبار ؎ ای لعبتے کز لعبتان مختار گشتی ✤ بازار خوبی فتنۂ بازار گشتی ✤ ای لعبتے مستفعلن کز لعبتا مستفعلن مختار گشتی مستفعلاتن - وقس علیٰ ہذا -

(۲۸) بیت مسدس اور ہر رکن مخبون - مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار ؎ کنون کہ گرد از ہوا خوش ہوا ✤ فزون شود بہ ہر دل اندرون صفا ✤ کنون کہ گر مفاعلن دو از ہوا مفاعلن رخش ہوا مفاعلن + فزو شود مفاعلن بہر دلن مفاعلن درو صفا مفاعلن - دراصل یہ وزن ہزج مقبوض ہے بعضے اسکے مثمن کو ہزج مین شمار کرتے ہین اور ہزج کے مسدس مقبوض کو اس مقام پر لاتے ہین مگر راقم کے نزدیک اس وزن کو اور اسکے مثمن کو ہزج ہی سے فرض کرنا اولی ہے کیونکہ ہزج کے مسدس ہونے

کی تخصیص صرف عربی کے لیے ہو۔
(۲۹) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی یعنی مفتعلن مفتعلن مفتعلن- دو بار ← ای صنم از عشق تو بیمار شدم ٭
تو نکنی ہیچ بکارم نظرے ٭ ای صنم مفتعلن عشق تو بی مفتعلن مار شدم مفتعلن- باقی علی ہذا القیاس-
(۳۰) بیت مسدس عروض و ضرب مطوی مذال باقی مطوی یعنی مفتعلن مفتعلن مفتعلان- دو بار ←
ناصحم از حسن رخت بے خبرست ٭ یا دلش از راہ وفا دور ترست ٭ ناصحم مفتعلن حسن رخت مفتعلن
بے خبرست مفتعلان ٭ یا دلشم مفتعلن راہ وفا مفتعلن دور ترست مفتعلان-
(۳۱) چھ رکن کی ایک بیت عروض و ضرب مقطوع محض باقی مطوی یعنی مفتعلن مفتعلن مفعولن- دو بار
← این دلِ من نیست بدر دار زانی ٭ بار دگر تا نکند نادانی ٭ ای دل من مفتعلن نیست بدر مفتعلن در زانی
مفعولن- باقی اسیطرح- چاہو اس شعر کو بحر سریع مطوی مکشوف سے بھی تقطیع کرلو- لیکن وہان صرف
زحاف کا تکلف ہو اور یہان زحاف اور اقسام وزن کا یعنی سریع مسدس الاصل ہو اور رجز مسدس النقل
اس لیے شعر ہذا کو وہین شمار کرنا اولی ہو-
(۳۲) شعر مسدس صدر و ابتدا مطوی دونون مصرعون کے حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع-
مفتعلن مفاعلن مفعولن- دو بار ← کشتۂ نازآن بت طنازم ٭ جز لبِ او کہ جان بخشد بازم ٭
کشتہ نیا مفتعلن ز آن بتے مفاعلن طن نازم مفعولن- تقطیع مصرع دوم کی بھی اسیطرح ہو- اس وزن
کو بحر سریع مطوی مخبون مکشوف سے بھی تقطیع کرسکتے ہین بلکہ وہین اسکا شمار کرنا اولی ہو- فافہم-
(۳۳) بیت مسدس عروض و ضرب اعرج باقی مثل ماقبل یعنی مفتعلن مفاعلن مفعولات- دو بار ← بود
نبود جانِ من یکسان ہست ٭ زان بغمش سپر دنم آسان ہست ٭ بود نبو مفتعلن د جان من مفاعلن
یکسانست مفعولان ٭ زان بغمش مفتعلن سپر دنم مفاعلن آسانست مفعولان- اسکو بھی سریع مطوی
مخبون موقوف سے شمار کرنا بہتر ہو-
(۳۴) شعر شش رکنی عروض و ضرب احذ چار رکن مطوی یعنی مفتعلن مفتعلن فعلن بسکون عین- دو بار
← تاب و توان نیست کنون در من ٭ کن نظرِ لطف و کرم بر من ٭ تاب توا مفتعلن نیست کنو مفتعلن

درمن فعلن وقس علی ہذا۔ یہ شعر سریع مطوی اصلم سے تقطیع ہوسکتا ہی۔ یہان وہی عذر ہی جو وزن سی
ویکم مین ہی۔

(۳۵) بیت مسدس عروض وضرب مرفوع باقی ارکان مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن دوبار۔ غزالی مشہدی
ے بے اثر ہر چہ آب وچہ گل + بے نمک عشق چہ سنگ وچہ دل + بے اثرے مفتعلن ہر چ ااب مفتعلن
وچگل فاعلن۔ باقی یونہین۔ رشک ے دیدہ سمندر سے سوا ہوگیا + دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا
دیدہ سمن مفتعلن درس سوا مفتعلن ہوگیا فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ یہ شعر بحر سریع مطوی مکشوف
مین تقطیع ہوسکتا ہی اور اسکا سریع مین رکھنا اولی ہی تین وجہون سے اول تو رفع کا زحاف قلیل
الاستعمال ہی دوسرے دوم اگر اسکا کوئی مصرع مطوی موقوف بحر سریع سے لاؤ تو رجز بگڑجائے سوم سریع
اصلی مسدس ہی اور رجز نقلی۔

(۳۶) بیت مسدس صدر وابتدا سالم حشو مطوی عروض وضرب مخبون مذال مستفعلن مفتعلن مفاعلان
دوبار ے ہر چند برمن زغمت قیامت ست + عاشق شدن جز بتو پر غرامت ست + ہر چند بر
مستفعلن من زغمت مفتعلن قیام تست مفاعلان + عاشق شدن مستفعلن جزبت پر مفتعلن غرام
تست مفاعلان۔

(۳۷) شعر شش رکنی اول مطوی دوم مخبون علی الترتیب صدر سے ضرب تک مفتعلن مفاعلن
مفتعلن۔ دوبار ے ہر طرفے کہ بگذرد دلبر من + خاک رہش ہمے شود افسر من + ہر طرفے
مفتعلن کہ بگ ذرد مفاعلن دلبر من مفتعلن + خاک رہش مفتعلن ہمے شود مفاعلن افسر من مفتعلن۔

(۳۸) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی مذال باقی مثل ماقبل مفتعلن مفاعلن مفتعلان۔
دوبار ے ہر کہ نظر بعارضش دوختہ است + خرمن صبر وطاقتش سوختہ ست + ہر کہ نظر مفتعلن
بعارضش مفاعلن دوخت است مفتعلان + خرمن صب مفتعلن رطاقتش مفاعلن سوخت است
مفتعلان۔

(۳۹) شعر مسدس الارکان صدر وابتدا مطوی باقی مخبون مفتعلن مفاعلن مفاعلن۔ دوبار

ع گر بر بدل من از ہوا ے تو ÷ کو دگرے کہ دل دہم بجاے تو ÷ گر بر بد مفتعلن دلے منز مفاعلن ہواتیومفاعلن وَقِسْ عَلیٰ ھٰذَا۔

(۴۰) شش رکنی شعر عروض وضرب احذ مقصور باقی چار رکن سالم مستفعلن مستفعلن فاع۔ دوبار

ع مشتاب چندین ای پریزاد ÷ برکشتن عشاق بیداد ÷ مشتاب چن مستفعلن دی ای پری مستفعلن زاد فاع ÷ برکشتنے مستفعلن عشٔ شاق بے مستفعلن داد فاع۔ لوگ اس شعر کو مربع کی مثال مین لاکر کہتے ہین کہ اسکا عروض وضرب مرفل ہو اور ترفیل مین ایک ساکن اور بڑھا کر پورے عمل کا نام تطویل رکھا ہو گویا اجتماع ترفیل و تسبیغ کا نام تطویل ہو اور اوس رکن مستفعلاتان کا نام مطوّل رکھا ہو پس یہ ارکانِ یک مصرع ہوئے مستفعلن مستفعلن مستفعلاتان۔ چونکہ ترفیل خود ہی ایک زیادت کامل ہو پھر اوسپر اور ایک ساکن بڑھانا تطویلِ لاطائل ہو اسلیے ہمنے بموجب ہدایت سعد الشارحین اس وزن کو مربعات سے نکالکر مسدسات مین شامل کیا۔ یہانتک ہمین اوزان مجزو ہین۔

(۴۱) چار رکن کا ایک شعر یعنی دو رکن کا ایک مصرع اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن۔ دوبار ع

اے دلبر آزادہ خو ÷ تا کی عتاب و جنگ تو ÷ اے دلبرے مستفعلن آزادخو مستفعلن۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

(۴۲) شعر مربع ضرب مرفل باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلاتن۔ رودکی ع

اے دل بہ تیز آتش پری ÷ یا زیر چنگال عقابی ÷ اے دل بتے مستفعلن زآتش پری مستفعلن ÷ یا زیر چن مستفعلن گالے عقابی مستفعلاتن۔

(۴۳) چار رکنی شعر عروض وضرب مرفل باقی سالم مستفعلن مستفعلاتن۔ دوبار ع بے تو مرا زندہ نہ بیند ÷ من ذرہ ام تو آفتابی ÷ بے تو مرا مستفعلن زندہ ن بیند مستفعلاتن ÷ من ذرہ ام مستفعلن تو آفتابی مستفعلاتن۔ اگر ترفیل اس مستفعلن صلی مین جائز نہ سمجھو تو اس شعر کی تقطیع رجز مسدس احذ محذوف مستفعلن مستفعلن فع۔ دوبارسے ہوسکتی ہو۔ پس جہان ترفیلِ رجز نہ مانو تو وہان یہی درست جانو۔

(۴۴) بیت مربع ضرب اعرج باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولات۔ ع

ناخوردہ بادہ چشم تو + گوئی چرا شد مخمور + ناخرد با مستفعلن دہ چشم تو مستفعلن + گوئی چرا مستفعلن شد مخمور مفعولان۔

(۴۵) چار رکن کی ایک بیت عروض وضرب مقطوع باقی سالم۔ مستفعلن مفعولن۔ دوبار ؎ گر یار دیگر داری + زان آیدم دشواری + گر یار دی مستفعلن گر داری مفعولن۔ باقی یونہین۔

(۴۶) شعر مربع الارکان اور ہر رکن مطوی۔ مفتعلن مفتعلن۔ دوبار ؎ ای لب تو مرہم من + وی غم تو ہمدم من + ای لب تو مفتعلن مرہم من مفتعلن۔ الی آخرہ۔ یہانتک چھ وزن مشطور ہین۔

(۴۷) تین رکن کا پورا ایک شعر اسطرح کہ عروض مابین شعر گم باقی ارکان سالم اسکے دونون مصرعے الگ الگ نہین ہوتے۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔ ایکبار ؎ نوشد جہان زین نوبہار وسال نو + یہ پورا ایک شعر بدیع بلخی کا ہے۔ نوشد جہا مستفعلن زی نوبہا مستفعلن روسال نو مستفعلن۔ ایک وزن منہوک ہے۔

(۴۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مستفعلن دوبار ؎ بدخو بتے + پر کیمیا + بدخو بتے مستفعلن۔ دوسرا مصرع بھی یونہین۔ یہ ایک وزن مثنی ہے۔

(۴۹) ایک رکن کا پورا ایک شعر اور وہ رکن سالم۔ یعنی اسمین ہر مصرع اپنے دوسرے مصرعے کا قائم مقام ہوتا ہے۔ بدیع بلخی نے عبدالصمد کے عربی قصیدے کے جواب مین یون کہا ہے ؎ شو بر گزر + اندر نگر + یا در سفر + یا در حضر + دیدی بسر + زو خوبتر + گویا یہ چھ شعر ہین۔ یہ ایک قسم موحد ہے۔ مؤلف عرض کرتا ہے اگر ایسا ہوتا تو اسکو دوسرے رکن سے تعلق نہوتا۔ ہم سے پوچھو تو یہ ایک شعر مسدس ہے۔

اوزان رجز کے اونچاس ۴۹ اقسام مذکورۂ بالامین سے سات وزن یعنی بستم و بست و ہشتم وسی و یکم و سی و دوم وسی و سوم وسی و چہارم وسی و پنجم کو مؤلف مستہام خارج جانکر عرض کرتا ہے کہ رجز کے کل اوزان فارسی مین بیالیس ۴۲ ہین اور وجہ اخراج ہر ایک کے تحت مین بیان ہو چکی۔

تنبیہ ؎ ہرگز بدر نگردد از جور آن ستمگر + مہر جمالش از دل سودا سے زلفش از سر + متاخرین کہتے ہین کہ یہ رجز مخبون مقطوع ہے بروزن۔ مستفعلن فعولن مستفعلن فعولن۔ دوبار۔ کوئی اونسے

پوچھے کہ مستفعلن درمیانی مین قطع کیونکر آئیگا لہذا یہ وزن بلا تامل بحر مضارع مین شمار کیا جائیگا اور رجز مین شمار کرنا غلط ہی۔

رمل

یہ بحر تینون زبانون مین استعمال کی جاتی ہی۔ بزبان تازی اسکی اصل دائرے مین چھ بار فاعلاتن ہی۔ تنہا مین وافی اور مجزو دو طرح پر لاتے ہین۔ اسکے عروض۔ سالم۔ محذوف۔ مخبون محذوف۔ تین قسم آتے ہین اور ضربین۔ سالم۔ مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ مخبون مقصور۔ مخبون محذوف۔ مسبغ۔ مخبون مسبغ۔ آٹھ قسم کی لائی جاتی ہین اور تیرہ وزن پر یہ بحر آتی ہی یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن سے اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّیْ مَا لُکًا ؛ اِنَّهٗ قَدْ طَالَ حَبْسِیْ وَانْتِظَارِیْ + ابلغن نع فاعلاتن مان عن نی فاعلاتن مالکن فاعلن + ان نہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن و نتظاری فاعلاتن۔ بعضون نے انتظاری کی تحتانی نکال کر اسکی ضرب کو مقصور رکھا ہی یون و ن تظار فاعلات معنی۔ پونہچادے نعمان کو میری طرف سے یہ پیغام تحقیق کہ طول کھنچگیا میرے حبس اور انتظار کو۔ مالک بضم لام مصدر ہی بمعنی ابلاغ۔ محقق فرماتے ہین کہ اگر عروض سالم لائین تو خلیل نے اوسکا نام متمم رکھا ہی لیکن مستعمل نہین ہی۔

(۲) شعر شش رکنی مصرع اول کے سب رکن سالم اور مصرع دوم کے کل ارکان مخبون۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ ابو الطیب متنبی سے اِنَّمَا بَدْرُ بْنُ عَمَّارٍ سَحَابٌ ؛ هَطِلٌ فِیْهِ ثَوَابٌ وَعِقَابٌ + ان نما بد فاعلاتن ربن عم ما فاعلاتن رن سحابو فاعلاتن + ہطلن فی فعلاتن ہ ثوابن فعلاتن وعقابو فعلاتن۔ جسطرح پیاپی برسنے والے ابر مین منہ اور برق ہی ویسا ہی ابی الحسن بدر بن عمار مین بھی منفعت دوستان اور عذاب دشمنان ہی۔ ہطل باران پی درپی بارندہ۔ صاحب میزان الافکار یہ شعر متمم کی مثال مین لائے ہین اور فرماتے ہین کہ سکاکی گوید کہ آنچہ متنبی درین بیت عروض سالم آوردہ قول مستحدث و جدید ست یعنی مخالف قول قدماست پس اعتبار را نشاید بعدہ ارشاد کرتے ہین کہ راقم الحروف

اگرچہ سالم بودن عروض در این شعر بجہت تصریع ست کہ دران عروض را تابع ضرب می نمایند اگرچہ فی نفسہا مستحق آن نداشتہ باشد۔ مؤلف کہتا ہے کہ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے شعر قسم اول کی تحت مین جسکی ضرب سالم ہے لکھا ہے کہ اگر عروض سالم کنند علیل آن را متمم خوانند اما مستعمل نیست اس عبارت کے بعد صاحب میزان لکھتے ہین کہ اسکو بجہت تمامیت جملہ ارکان متمم کہتے ہین۔ اس صورت مین متمم وہی وزن ہے جسکے عروض و ضرب دونون بلکہ تمام ارکان سالم ہون اس شعر کی ضرب مع دیگر ارکان مصرع دوم مخبون ہے پھر اسکا عروض تابع ضرب کیونکر ہوا اور تصریع کی تعریف اوسپر کب صادق آئیگی۔ جب یہ امر ثابت ہوا تو یہ شعر متمم نہین اور طرہ یہ کہ مؤلف رسالہ ہذا نے ایک اور شعر بھی اوسی قصیدہ کا دیوان قصائد متنبی مین ایسا ہی پایا ہے وَهُوَ هٰذَا ؎ طَاعِنُ الْفُرْسَانِ فِي الْأَحْدَاقِ شَزْرًا ✤ وَعَجَاجُ الْحَرْبِ لِلشَّمْسِ نِقَابُ ✤ یہان بھی عروض سالم اور ضرب مع دیگر ارکان مخبون ہوئین۔ طاعنل فر فاعلاتن سان فل اح فاعلاتن داق شزرن فاعلاتن ✤ وعجاجل فعلاتن حرب لش شم فاعلاتن س نقابو فعلاتن ۔ معنی۔ بدر نیزہ زنی مین ایسا ماہر ہے کہ سپاہی چشم سواران مین چپ و راست نیزہ مارتا ہے حال آنکہ جنگاہ کا غبار آفتاب کے چہرے پر بمنزلہ نقاب ہے یعنی روز روشن پر تاریکی چھائی ہے۔ اب مؤلف ایک شعر اور نقل کرتا ہے جسمین سکاکی کا یہ شبہہ قائم ہوتا ہے کہ مستحدث و جدید ہے اور سعد الشارحین کا جواب اوس شبہے کو دفع کرتا ہے کہ شاعر نے از روے تصریع عروض کو تابع ضرب کیا ہے وَهُوَ هٰذَا۔ متنبی ؎ لَيْسَ بِالْمُنْكَرِ إِنْ بَرَّزْتَ سَبْقًا ✤ غَيْرُ مَدْفُوعٍ عَنِ السَّبْقِ الْعِرَابُ ✤ یہان عروض و ضرب دونون سالم ہین بلکہ سواے حشو اول کے باقی ارکان بھی سالم ہوئین۔ لیس بل من فاعلاتن کران بر فعلاتن رزت سبقن فاعلاتن ✤ غیر مدفو فاعلاتن عن نس سب فاعلاتن قل عرابو فاعلاتن ۔ معنی۔ کچھ عجب نہین اگر تو فضیلت لے گیا از روے سبقت کے کہ سبقت سے دور نہین کیے گئے ہین اسپہاے عربی یعنی اسپان عربی سبقت رکھتے ہین۔ اس طول کا اختصار یہ ہے کہ اس وزن دوم کا شعر اول نہ بقول سکاکی کے مستحدث و جدید ہے اور نہ بقول سعد الشارحین کے اوسمین تصریع واقع ہے بلکہ بلا وسوسہ و بلا دغدغہ صحیح و جائز ہے۔

(۳) شعر شش رکنی عروض محذوف و ضرب مقصور۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ✤ فاعلاتن فاعلاتن

فاعلات - یہ معقد ہو ے مثل سَحْقُ الْبُرْدِ عَفّٰی بَعْدَكَ الْقَطْرُ مَغْنَاهُ وَتَاوِيبُ الشَّمَالِ + لام القطر
مصرع دوم مین ہی- مثل سحقل فاعلاتن برد عف فا فاعلاتن بعدکل فاعلن + قطر مغنا فاعلاتن ہو وتاوی
فاعلاتن بش شمال فاعلات - بعضون نے لام شمال کا اشباع کرکے بش شمالو بروزن فاعلاتن کہا ہی یعنی
ضرب کو سالم بنایا ہی- سحق بالفتح فرسودہ وکہنہ- عفی تعفیہ کا ماضی معروف یعنی نابود کیا- قطر باران- مغنیٰ
منزل آباد- تاویب ہوا و ہوا چلنا تمام دن- شمال بالفتح اوتر کی ہوا یعنی- پرانی چادر کے مثل تیرے بعد
اوسکے مکان کو مینہ اور باد شمال تمام روزہ نے برباد کیا- یہ اصلی وزن دوم ہی-

(۴) بیت مُسَدَّس عروض وضرب دونون محذوف باقی چار رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن فاعلن-
دو بار ے قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا * شَابَ رَأْسِي بَعْدَ هٰذَا وَاشْتَهَبْ + قالتل خن فاعلا
سا ء لم ما فاعلاتن جے تہا فاعلن + شابراسی فاعلاتن بعدہا ذا فاعلاتن وشتہب فاعلن- خنسا ایک
شاعرہ کا نام ہی کہ صاحب دیوان تھی- شاعر کہتا ہی کہ جب مین خنساء کے پاس گیا تو خنساء نے کہا کہ سپید ہوگیا
سر میرا اوسکے بعد اور غالب ہوگئی سر کے بالون کی سفیدی سیاہی پر- یہ اصلی وزن سوم ہی-

(۵) شعر شش رکنی عروض مخبون محذوف باقی مخبون- فعلاتن فعلاتن فعلن + فعلاتن فعلاتن فعلاتن
ے وَإِذَا رَايَةُ مَجْدٍ رُفِعَتْ * نَهَضَ الصَّلْتُ إِلَيْهَا فَحَوَاهَا + واذرا فعلاتن یت مجدن فعلاتن
رفعت فعلن بحرکت دوم + نہض صل فعلاتن ت الیہا فعلاتن فحواہا فعلاتن- جسوقت بڑا نیزہ بلند
کیا جاتا ہی اوسکی طرف صلت کودتا ہی پس اوسکو تمام لیتا ہی- صلت ایک مرد چالاک کا نام-

(۶) بیت مسدس عروض محذوف اور ضرب سالم باقی مکفوف- فاعلاتُ فاعلاتُ فاعلن + فاعلاتُ
فاعلاتُ فاعلاتن ے لَيْسَ كُلُّ مَنْ أَرَادَ حَاجَةً * ثُمَّ جَدَّ فِي طِلَابِهَا قَضَاهَا + لیس کل لُ
فاعلاتُ من ارا د فاعلات حاجتن فاعلن + ثم م جد د فاعلات فی طلاب فاعلات ہا قضا ہا فاعلاتن
یہ بات ناممکن ہی کہ ہر شخص جو حاجت چاہے پس کوشش کرے اوسکی طلب مین تمام کرے اور مراد کو پہونچ
جائے- یعنی انجام کا پورا ہونا ہر فعل کے واسطے لازم نہین ہی- طلاب بالکسر مصدر مفاعلت ہی بمعنی طلب

(۷) چھہ رکن کا ایک شعر دونون حشو مشکول اور عروض محذوف باقی تین رکن سالم- فاعلاتن فعلات

فاعلن + فاعلاتن فعِلاتُ فاعلاتن ؎ اِنَّ سَعْدًا بَطَلٌ مُمَارِسٌ + صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ لِمَا اَصَابَہٗ باسکان آخر- ان نسعدن فاعلاتن بطلن م فعلاتُ مارسن فاعلن + صابرن مح فاعلاتن تسبن ل فعلاتُ ما اصابہ فاعلاتن بتحقیق کہ سعد ایک مرد شجاع ہو مشاق اور صابر اور جو مصیبت کہ اوسپر نازل ہوتی ہو اوسکے اجر کا طلب کرنے والا ہو- یہان رکن اول و دوم کے نون مین اور رکن دوم وسوم کے الف مین جو کہ ان دونون ارکان کے فے کے گرداگرد ہو معاقبہ ہو اس سبب سے ارکان یصدر یا عجز یا طرفین یا بری ہوجائینگے-

(۸) بیت مسدس عروض محذوف اور ضرب مخبون مقصور باقی ارکان سالم- فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن فعِلات ؎ اَصْبَحَتْ کِسْرٰی وَ اَمْسٰی قَیْصَرٌ + مُغْلَقًا مِنْ دُوْنِہٖ بَابُ حَدِیْد باسکان- اصبحت کس فاعلاتن ری و امسی فاعلاتن قی صرن فاعلن + مغلقن من فاعلاتن دونہی با فاعلاتن ب حدید فعلات- صبح گزاری پادشاہ فارس نے اور شام کاٹی بادشاہ روم نے جس حال مین کہ بند رہا اونکے سامنے دروازہ حدید کا- یہ آٹھ وزن وافی ہین-

(۹) چار رکن کا پورا ایک شعر ضرب مسبّغ باقی تین رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلیان- یہ وزن سعقد ہو ؎ یَا خَلِیْلَیَّ اَرْبَعَا وَاسْتَخْبِرَا رَسْمًا بِعُسْفَانْ + باسکان نون- سین استخبر اسم اول مین ہو- یا خلیلی فاعلاتن یربعا وس فاعلاتن + تخبرارس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان- اے میرے دو نون رفیقو ٹھہر جاؤ اور عسفان مین خانۂ معشوقہ کے آثار کی خبر لو- عُسفان بالضم ایک موضع کا نام ہو مکہ معظمہ سے دو مرحلے پر مدینۂ منورہ کی طرف- یہ اصلی چوتھا وزن ہی-

(۱۰) شعر مربع اور چارون رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن- دوبار ؎ مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ + مِثْلُ اٰیَاتِ الزَّبُوْرِ + مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن + مثل آیا فاعلاتن تز زبوری فاعلاتن یہ سب کہنہ اور خالی گھر ایسے ہین جیسے کتابون کے نقوش کے نشان یعنی جسطرح نقوش کتاب کاتب پر دال ہوتے ہین اوسیطرح یہ مکانہاے خالی اپنے ساکنون کی دلالت کرتے ہین- زبور نام کتاب حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام- یہان آیات الزبور مین ایہام ہو فافہم- یہ اصلی وزن پنجم ہو-

(۱۱) چار رکنی بیت عروض سالم ضرب محذوف باقی سالم- فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن- یہ معقدی سے مَا لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنَانِ مِنْ هٰذَا ثَمَنْ ﴿ وہ عینان کے نون اول سے مصرع دوم شروع ہی- مالما قر فاعلاتن رت بہل عی فاعلاتن- نان منہا فاعلاتن ذا ثمن فاعلن- بعض نسخ میں ثمن بلام تعریف آیا اصل عبارت یون تھی مَا الثَّمَنُ لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنَانِ مِنْ هٰذَا- کیا قیمت ہی اوس چیز کی کہ ٹھنڈی ہوئین سبب اوسکے دونون آنکھین اس معشوقہ سے- یہ اصلی چھٹا وزن ہی-

(۱۲) چار رکن کا شعر عروض محذوف ضرب مخبون محذوف باقی سالم- فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلن بحرکت دوم مین زجاج ایام جاہلیت کا یہ شعر لایا ہی سے يَا لَبَكْرٍ لَا تَنُوا ﴿ لَيْسَ ذَا حِيْنَ وَنَى ﴿ یالبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن + لیس ذاحی فاعلاتن ن ونی فعلن- اے قوم بکر سستی نکرو یہ سستی کا وقت نہین ہی- بہرامی اس شعر کو بحر مدید مین لایا ہی اور خلیل نے نہ مدید مین اسکو ذکر کیا نہ یہان-

(۱۳) چار رکنی شعر عروض سالم ضرب مسبغ مخبون باقی سالم- فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فعلیان- یہ شعر معقد ہی سے وَاضِحَاتٌ فَارِسِيَّاتٌ وَأُدْمٌ عَرَبِيَّاتٌ ﴿ تاے فارسیات مصرع دوم مین ہی- واضحاتن فاعلاتن فارسی یا فاعلاتن + تن وادمن فاعلاتن عربی یات فعلیان- شتران سفید فارسی وگندم گون عربی- یہان لفظ فارسیات مین ایہام ہی- وزن نہم سے اس مقام تک پانچ اوزان مجزو ہین-

بزبان فارسی و اردو اس بحر کی اصل فاعلاتن آٹھ بار دائرے مین ہی اور دو قسم پر ہی ایک سالم دوسرے مخبون- فارسی مین- وافی- وافی المضاعف- مجزو- مشطور- مثنی- پانچ وزنون پر لاتے ہین اور اردو مین مشطور و مثنی ندارد- الغرض کل اونچاس قسم پر یہ بحر آئی ہی یون-

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن- دو بار- سعدی سے

سہمگین آبے کہ مرغابی درو ایمن نبودے ﴿ کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربودے ﴿ سہمگی ۱۱ فاعلاتن بیک مرغا فاعلاتن بی درو اے فاعلاتن من نبودے فاعلاتن + کمتری مو فاعلاتن جاسیا سن فاعلاتن گز کنارش فاعلاتن در ربودے فاعلاتن- بعض لوگ کہتے ہین کہ سالم مثمن شعر نہین آیا مگر مقصور یا محذوف ہوکر- ہم کہتے ہین کہ اسکا استعمال اکثر ہی جیسے سیفی سے مشکل دل بردن کہ تو داری بنا شد دلبرانرا

خواب بندیہاے چشمت کم بود جادو گرے را ✤ وَفِي الْمِعْيَادِ سے چند گریم چند نالم چند باشم خفتہ اندۂ ✤
نیست گوئی ماہ روے مرمرا زین غم رہائی ✤ یا جیسے اسیرؔ سے ترکِ چشمِ او کند ساکن دلِ بیتابِ ما را ✤
زندگانی کشتن آتش بود سیمابِ مارا ✤

(۲) شعر مثمن سب ارکان سالم مگر عروض وضرب مسبغ بشرطیکہ آخر مین نون غنہ ہو - فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان - دوبار - سیفیؔ سے تا بکی گریم بزاری ہمچو ابرِ نوبہاران ✤ از سرِ اندوہ وحسرت وفیرا
گلعذاران ✤ تابکی گر فاعلاتن یم بزاری فاعلاتن ہمچو ابرے فاعلاتن نوبہاران فاعلیان - الیٰ آخرہٖ
بعضون نے اسمین تسبیغ بلاغنہ بھی کی ہی یون - محبؔ سے گر کنی رسواے عالم عاشقان پروا ندارند ✤
ور جدا سازی سر از تن بیدلان دم بر نیارند ✤ و اندارند فاعلیان ✤ بر نیارند فاعلیان - لیکن ایسی
تسبیغ خارج از دائرہ ہی -

(۳) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات - دوبار
شوکت بخاریؔ سے صبح پیری بر دمید و عید خرسندی نماند ✤ خندۂ دندان نما را استخوان بندی نماند ✤
صبح پیری فاعلاتن بر دمید و فاعلاتن عید خرسن فاعلاتن دی نماد فاعلات - وعلیٰ ہذا القیاس
اُستادؔ سے نیند اوسکی ہی دماغ اوسکا ہی راتین اوسکی ہین ✤ تیری زلفین جسکے بازو پر پریشان ہوگئین ✤
نیند اُسکی فاعلاتن ہی دماغس فاعلاتن کاہ راتے فاعلاتن اُسک ہین فاعلات -

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن - دوبار
مُلّا رفیع قزوینیؔ سے گل نہان دار د بزیر دامن خود خار را ✤ تا نہ بیند چشمِ بلبل صورتِ اغیار را ✤
گل نہادا فاعلاتن رد بزیرے فاعلاتن دامنے خد فاعلاتن خار را فاعلن - محمد ابراہیم ذوقؔ دہلوی
سے خط بڑھا زلفین بڑھین کاکل بڑھی گیسو بڑھے ✤ حسن کی سرکار مین جتنے بڑھے ہندو بڑھے ✤
حسن کی سر فاعلاتن کار مے جت فاعلاتن نے بڑھے ہن فاعلاتن دو بڑھے فاعلن - من اولہٖ
وزن سوم وچہارم کا اجتماع باہم درست ہی -

(۵) بیت مثمن عروض وضرب مخبونِ محذوفِ اعرج باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعول دوبار

ے تاکی از ہجران نگارا چند باشم بدرد + سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور + تا گیہ ز بیج فاعلاتن رانگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدرد فعول۔

(۶) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مخبون محذوف مقطوع باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعل دوبار ے باتو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی + ور تو زشتی کرد خواہی باتو زشتی کنم + باتُ خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گرتُ خوبی فاعلاتن کنی فعل۔ یونہین کنم کو فَعَل کے وزن پر سمجھو باقی تقطیع ظاہر ہے۔

(۷) شعر مثمن الارکان عروض و ضرب محذوف مطموس باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع۔ دوبار ے کار خویش از چاکر خود از چہ داری راز + کار خویش از راز داری از سخن چین دار + کار خیشز فاعلاتن چاکرے خد فاعلاتن از چداری فاعلاتن راز فاع۔ وَقِس عَلیٰ ھٰذا۔ راز یہان یعنی پوشیدہ

(۸) بیت ہشت رکنی عروض محذوف مطموس اور ضرب محذوف احذ۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فع ے مرد دانا راز دانا یار باید خوب + گر تو دانائی ترا ہم یار دانا بہ + مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع + گرتُ دانا فاعلاتن یی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع۔ یہان یہ سمجھو کہ وزن ہفتم و ہشتم کا اجتماع ہوا۔ اوزان پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم متاخرین نے متروک کیے ہیں لہذا اگر کوئی کہے تو کچھ عیب نہین گویا متقدمین کا مقلد ہے۔

(۹) شعر مثمن صدر و ابتدا سالم باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دوبار۔ کاتبی نیشاپوری ے جان چو در وصل سپردم بچہ آید غم فرقت + کشتنی مرد بگوئید کہ جلا دنیاید + جان چو در وصل فاعلاتن ل سپردم فعلاتن ز بچ آید فعلاتن غم فرقت فعلاتن۔ باقی یونہین۔

(۱۰) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مسبّغ باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان۔ دوبار۔ سیفی ے روزگارے است کہ در خاطرم آشوب فلان ست + روزگارم چو سر زلف پریشانش از ان است + روزگارے فاعلاتن سک درخا فعلاتن طرِ ما شو فعلاتن بفلانست فعلیان۔ باقی علیٰ ہذا۔

(۱۱) سبب مثل وزن نہم مگر ابتدا بھی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن سعدی سے گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم ÷ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ÷ چ بگویم فعلاتن کغمزدل فعلاتن برودچو فعلاتن تُ بیائی فعلاتن ۔ مصرع اول مثل وزن نہم

(۱۲) سب مثل وزن نہم مگر صدر و ابتدا دونون مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ۔ دوبار ۔ سے چہ کنم ہرچہ کنم با تو نمیدادچو سودم ÷ بجز آن حیلہ ندانم کہ ز شفقت بگریزیم ÷ چکنم ہر فعلاتن چکنم با فعلاتن ت نمیدا فعلاتن دچسودم فعلاتن ۔ باقی مصرع دوم اسی طرح ۔ جن لوگون نے اس وزن کے کل ارکان پر بحر کامل مقطوع کا دھوکا کھایا ہے وہ قطع کے حکم سے غافل ہین کہ وہ عروض وضرب کے لیے خاص ہے ۔

(۱۳) شعر مثمن عروض وضرب مخبون مسبغ باقی مثل وزن ماقبل ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان دوبار سے بہ پناہ آمدہ ام بر درت از وہر جفا کار ÷ کہ بجز کوے توام نیست دگر گوشہ زنہار ÷ بپناہا فعلاتن مدام بر فعلاتن درت زدہ فعلاتن رجفاکار فعلیان ۔ باقی علیٰ ہذا القیاس ۔

(۱۴) شعر ہشت رکنی ضرب مشعث باقی ارکان مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلاتن مفعولن سے بدو رخ ماہ تمامی بدو زلفک چو عبیری ÷ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ÷ بدرخ ما فعلاتن ہ تمامی فعلاتن بدزلفک فعلاتن چ عبیری فعلاتن + بدلب شک فعلاتن کر قندی فعلاتن بدچشمک فعلاتن بادامی مفعولن ۔

(۱۵) بیت مثمن علی التوالی ایک رکن مخبون ایک سالم ۔ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۔ دوبار ۔ سعدی سے نہ بر اشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم ÷ نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم نہ بر اشتر فعلاتن برسوارم فاعلاتن نچ اشتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن + نخداون فعلاتن دے رعیت فاعلاتن نغلامے فعلاتن شہریارم فاعلاتن ۔

(۱۶) آٹھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی سات ارکان مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۔ سعدی سے غم موجود و پریشانی معدوم ندارم ÷ نفسے میزنم آسودہ و عمرے میگزارم ÷ غم موجو فعلاتن د و پریشا فعلاتن نی معدو فعلاتن مندارم فعلاتن +

نفسے مے فعلاتن زنما سو فعلاتن دی عمرے فعلاتن میگذارم فاعلاتن - وزن نہم سے یہانتک آٹھ وزنون کا اختلاط باہم جائز ہی -

(۱۷) شعر مثمن صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مقصور باقی ارکان مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات - دو بار - حافظ سے دل بسے خون بکف آ ورد و لے دیدہ بریخت * اللہ اللہ کہ تلف کرد کہ اندوختہ بود * دل بسے خو فاعلاتن بکفا ور فعلاتن د و لے دی فعلاتن دہ بریخ فعلات + ال لہل لہ فاعلاتن کتلف کر فعلاتن د کہ اند و فعلاتن خت بود فعلات - منشی اسیر سے گرچہ اگلا سا نہین کوچۂ قاتل مین ہجوم * لوٹے مارے ہوئے آرہتے ہین دو چار ہنوز * گرچ اگلا فاعلاتن س نہی کو فعلاتن چیے قاتل فعلاتن مہجوم فعلات - وعلی ہذا القیاس -

(۱۸) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بتحریک دوم دو بار - طالب کلیم ہمدانی سے ای جرس تا بکی از نالہ گلو پارہ کنی * کس درین بادیہ دیدی کہ بفریاد رسد * ای جرس تا فاعلاتن بکیز نا فعلاتن لہ گلو پا فعلاتن رکنی فعلن - خواجہ آتش سے یار کو مین نے مجھے یار نے سونے ندیا * رات بھر طالع بیدار نے سونے ندیا * یار کو مے فاعلاتن نِ مجھے یا فعلاتن رِ نِ سونے فعلاتن ندیا فعلن - وعلی ہذا القیاس -

(۱۹) بیت مثمن صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مشعث مقصور باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان بسکون دوم - دو بار - راقم مشہدی سے میکند وعدۂ دیدار بفردا امروز * یار ندانستہ کہ امروز مرا فردا نیست * میکند وع فاعلاتن دۂ دے دیدا فعلاتن ربفردا فعلاتن امروز فعلان وقس علی ہذا - جناب بحر سے چتونون مین نہ ہنگے یہ مسیحی انداز * چشم بیمار کی ڈھونڈھو گے دوا میرے بعد * چتونو مے فاعلاتن نہ ہنگے فعلاتن ی مسیحی فعلاتن انداز فعلان -

(۲۰) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بسکون دوم - دو بار - دانش مشہدی سے ای ہما از سر ما خاک نشینان بگذر * سایۂ بال تو بدنامی دولت دارد * ای ہما از فاعلاتن سر ما خا فعلاتن ک نشینا فعلاتن بگذر فعلن - باقی یونہین

میر عباس سلیم لکھنوی شاگرد آتش ؎ تنگ ہمسائے ہوئے دل نہ پسیجا اوسکا + ای سلیم جگر افگار یہ نالہ کیسا + تنگ ہمسا فاعلاتن ئی ہیے دل فعلاتن ن پسیجا فعلاتن اُسکا فعلن - الی آخرہ -

(۲۱) سب مثل وزن ماقبل مگر ایک آدھ رکن درمیانی مسکن - فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن اختیار ہی خواہ دونون مصرعون مین تسکین اوسط کرے خواہ ایک مین خواہ ایک بار خواہ ایکبار سے زیادہ - سعدی ؎ زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد + وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم + زر بدہ مر فاعلاتن د سپاہی فعلاتن را تا سر مفعولن بدہد فعلن - جناب بحر ؎ پوچھنا بھی ہی عبث حال خرابی وطن + بحر ہی جب نرہے کیا فیض آباد رہے + بحر ہی جب فاعلاتن نرہے کا فعلاتن فیضا با مفعولن درہے فعلن - شیخ امداد علی صاحب بحر کا موطن و مولد بلدۂ فیض آباد او دھ ہی اور مسکن لکھنؤ - وزن ہفدہم سے یہانتک پانچ وزنون کا خلط باہمی جائز ہی اور یہ بھی اختیار ہی کہ ان سب کا صدر یا ابتدا یا دونون مخبون کردیجیے جیسے وگرش زر فعلاتن رکن ابتدا المخبون سعدی کے ہان گزر چکا - یا جیسے بحر ؎ نہ چھٹے کشمکش زلف سے بے جان دیے + صدقہ دے دیتے ہین جور د بلا کرتے ہین + یہان صدر مخبون ہی یون - ن چھٹے کش فعلاتن - علی سرہندی ؎ نہ پسندید کہ بے برگیم آوارہ کند + جگر لعل گر و چشم گہر سازم داد + یہان صدر و ابتدا دونون مین خبن ہی یون - ن پسندی فعلاتن + جگرے لع فعلاتن - ناسخ ؎ طلب آتش حسن ازلی مین ہون وہ گرم + کہ ہوا مضغۂ دل سینے مین بریان پیدا + یہان بھی دونون مخبون ہین یون - طلبے ا فعلاتن + کہ ہوا مض فعلاتن

(۲۲) شعر ہشت رکنی عروض مخبون مقصور اور ضرب محذوف مقطوع مخبون باقی مخبون - فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعَل ؎ اگر این شود سے جان من از درد فراق + ہمہ جور من از عشق تو خوشنود مے + اگرین فعلاتن شود سے جا فعلاتن نمنز در فعلاتن د فراق فعلات + ہمہ جو فعلاتن رمنز عش فعلاتن قِ تُ خُشنو فعلاتن دمے فعَل -

(۲۳) بیت مثمن عروض محذوف مقطوع مخبون اور ضرب محذوف اصلم مخبون باقی مخبون فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعِل + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعول ؎ نہ ہنیز بتو دل بشر سے تازید + چہ

یکے را کشتی بے گنہے ای نگار دیدۂ مدیدہ فی فعلاتن زہتو دل فعلاتن بشہ ہے تا فعلاتن ز دید فعلن ہیچ یکے را فعلاتن بکشتی بے فعلاتن گنہے ای فعلاتن نگار فعوان۔

(۲۴) آٹھ رکن کا شعر حشو اول مسکّن عروض محذوف بند ضرب محذوف مطموس باقی مخبون فعلاتن مفعولن فعلاتن فع + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاع ؎ دہن کو چاک چون تنگ دل عاشق نہ کہ چون حقۂ آگندہ بمروارید + دہنے کو فعلاتن تنگ چو تنگ مفعولن گدا عا فعلاتن شق فع + نکہ چو حق فعلاتن قیے ااگن فعلاتن دہ بمروا فعلاتن رید فاع۔

(۲۵) شعر مثمن الارکان علی التوالی ایک رکن مشکول ایک سالم۔ فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن دوبار۔ شریف تبریزی ؎ ز دو دیدہ خون فشاندم کہ نظر کنی نکردی + برہ تو خاک گشتم کہ گذر کنی نکردی ز دو دیدَ فعلاتُ خو فشادم فاعلاتن کنظر کَ فعلاتُ نی نکردی فاعلاتن۔ باقی علی ہذا القیاس جناب غالب علیہ الرحمہ ؎ ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا + کہ خوشی سے مرنجاتے اگر اعتبار ہوتا + ترِ وعدِ فعلات پر جیے ہم فاعلاتن ت یجان فعلات جھوٹ جانا فاعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر اس وزن کو مسمط چہار خانہ کر دیجیے تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لمؤلفہ ؎ کھلے کیسے سے مژگان بہے اشک تا بدامان + مری چشم گوہر افشان۔ کوئی جوہری ہوئی ہے + اسمین جو ارکان کہ مشکول آتے ہین اونکو سب جگہ مسکّن کرنا جائز نہین کیونکہ تسکین سے ہر فعلاتُ مفعولُ ہوجائیگا اور مفعولُ فاعلاتن مفعولُ فاعلاتن بحر مضارع ہے۔

(۲۶) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مسبّغ باقی بشکل وزن بیست و پنجم۔ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلیان۔ دوبار ؎ دل من گرفتہ الفت بجمال نازنینان + نبود مجال غفلت نفسے زیاد دلبران دل منگ فعلات رفت الفت فاعلاتن بجمال فعلات نازنینان فاعلیان۔ باقی اسیطرح۔ یا جسطرح وزن بست و پنجم مین شعر مؤلف کا مصرع اول۔ ۲۵ و ۲۶ کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۲۷) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مجحوف باقی ارکان مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع۔ دوبار۔ سلمان ساوجی ؎ آن کند قہر تو با ظلم کہ با گل دی + آن کند لطف تو با عدل

کہ بآن می * ااکند قہ فاعلاتن رت باظل فعلاتن تک باگل فعلاتن دی فع + ااکند لط فاعلاتن فت باعد فعلاتن لک بآن فعلاتن می فع - یہ ستائیسؑ وزن وافی ہین -

(۲۸) شعر شانزدہ رکنی صدر سالم باقی پندرہ مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن دوبار - خواجہ عصمت اللہ بخاری سے رنگ رخسار و در گوش و خط و خد و قد و عارض و خال لبت ای سرو پریروے سمن بر * شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت ست و ہلال و طرف چشمۂ کوثر * رنگ رخسا فاعلاتن رو در سے گو فعلاتن شخط و ہند فعلاتن و قد و عا فعلاتن رض خالو فعلاتن لبتیسر فعلاتن و پریرو فعلاتن ی سمن بر فعلاتن - باقی اسیطرح - یہ ایک وزن وافی المضاعف ہو -

(۲۹) چھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دوبار سیفی سے ای نگارین روے دلبران مائی * رخ مکن پنہان چو اندر جان مائی * ای نگاری فاعلاتن روے دلبر فاعلاتن زان مایی فاعلاتن + رخ مکن پن فاعلاتن ہاچ اندر فاعلاتن جان مایی فاعلاتن -

(۳۰) بیت مسدس عروض و ضرب مسبغ باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان - دوبار سے گر دعاے دردمندان مستجاب ست * روزگار ہجر اوپا در رکاب ست * گر دعایے فاعلاتن دردمند فاعلاتن مستجاب ست فاعلیان - وعلی ہذا القیاس - وزن ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع جائز ہے جیسے نصیر المحققین سے ای نگار اگر تو نیکوتر نہ بینم * عاجز اندر صورتت صورت نگاران * ترن بینم فاعلاتن رت نگاران فاعلیان -

(۳۱) ضرب مخبون مشعث باقی مثل بست و نہم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلاتن مفعولن سے چند باشد نیک خواہت جفت اندہ * چند باشد دوستدارت بازاری * چند باشد فاعلاتن نیک خاہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن + چند باشد فاعلاتن دوسدارت فاعلاتن بازاری مفعولن -

(۳۲) شعر مسدس عروض و ضرب مخبون مشعث باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن مفعولن - دوبار

ے چند باشم ہم بدین سان بیچارہ + گشتہ شادی زین دلِ من آوارہ + چند باشم فاعلاتن ہم بدی سا فاعلاتن بیچارہ مفعولن + گشت شادی فاعلاتن زی دلے من فاعلاتن اوارہ مفعولن۔

(۳۳) شعر مسدس عروض وضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبار۔ نظیری نیشاپوری

ے مے کشد پنہان وے پوشد کبود + از فریبِ نرگسِ شہلا مپرس + مے کشد پن فاعلاتن ہان مے پو فاعلاتن شد کبود فاعلات۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ جناب بحر ے بھڑکا چھتا ہے دلِ سوراخدار + اسکی آہین نیش ہین دلبر نچھیڑ + بڑک چھِتا فاعلاتن ہے دلے سو فاعلاتن راخدار فاعلات + وقس علیٰ ہذا۔

(۳۴) بیت شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ دوبار۔ خسرو

ے من کجا خسپم کہ از فریادِ من + شب نمے خسپد کسے در کوے تو + من کجا خس فاعلاتن پم کہ از فاعلاتن یادِ من فاعلن۔ الیٰ آخرہ۔ جناب غالب علیہ الرحمہ ے دیکے خط مُنہ دیکھتا ہے نامہ بر + کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے + دیکھ خط مُہ فاعلاتن دیکتا ہے فاعلاتن نام بر فاعلن۔ الیٰ آخرہ۔ وزن ہی وسوم وسی وچہارم کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

اگر اس وزن مین عروض وضرب مخبون ومحذوف اعرج لگادو تو یون ہوگا۔ فاعلاتن فاعلاتن فعول۔ اور یہ مدید مجزو سے مقصور یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلات سے تقطیع ہوسکتا ہے۔ اور زحافون کی تعداد سے بحر مدید مین آسانی ہے۔ یونہین فاعلاتن فاعلاتن فعل یعنی رمل مخبون محذوف مقطوع کو فاعلاتن فاعلن فاعلن یعنی مدید مجزو سے محذوف سے بآسانی تقطیع کرسکتے ہین۔ اسیطرح فاعلاتن فاعلاتن فاع یعنی رمل محذوف مطموس کو مدید مجزو سے مقصور مخبون مشعث فاعلاتن فاعلن فعلان سے تقطیع کرسکتے ہین لیکن رمل مین زحافون کی آسانی ہے۔ اسی طور پر فاعلاتن فاعلاتن فع رمل مسدس محذوف احذ کو فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو سے محذوف مشعث سے تقطیع کرسکتے ہین اور رمل مین ایک زحاف کی آسانی ہے پس جس بحر مین آسانی سے جو وزن بنجائے اوسی مین رکھنا اولیٰ ہے۔

(۳۵) بیت شش رکنی عروض و ضرب مشعث مکفوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلن بسکون دوم
دو بار ہست جہان ہمہ حرف دم انشنیدی ٭ این بلا از ہم شود دیدی چہ جان ہمہ حرف فاعلاتن سخن
دانش فاعلاتن نیدی فعلن وقس علیہ۔
(۳۶) شعر مسدس اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دو بار سے ضرب انگیز کی آور
بصبوحی ٭ کہ حریف ست و بہار ست و جوانی ٭ طرب انگیز فعلاتن ز میا در فعلاتن بصبوحی فعلاتن ٭
کہ حریفس فعلاتن ت بہارس فعلاتن تجوانی فعلاتن۔
(۳۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب دو نون یا ایک مخبون مسبغ باقی مخبون۔ فعلاتن فعلاتن فعلیان
دو بار سے نظر لطف بحال دل حیران ٭ نہ نمود از تو عجب ای شہ خوبان ٭ نظرے لط فعلاتن ف بجالے
فعلاتن دل حیران فعلییان۔
(۳۸) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب مشعث باقی شکل وزن سی و ششم۔ فعلاتن فعلاتن مفعولن
دو بار سے اگر ای دون کہ ہمے دانش ورزی ٭ ز ہمہ خلق نکو نامی یابی ٭ اگر ید و فعلاتن کہمے دا
فعلاتن نشو رزی مفعولن ٭ ز ہمہ خل فعلاتن قنکو نا فعلاتن می یابی مفعولن۔
(۳۹) بیت شش رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مقصور باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلات بحرکت دوم دو بار۔ شاہ آفرین سے صبح یعنی کہ ظہورش ہمہ جاست ٭ شش جہت سجدہ
چو خورشید رواست ٭ صبح یعنی فاعلاتن کظہورش فعلاتن ہمہ جاس فعلات۔ وعلیٰ ہذا القیاس
حکیم مومن خان سے کیا لگا دستِ دلارام سے ہاتھ ٭ دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ ٭ کالگا
دس فاعلاتن تدلارا فعلاتن م سہات فعلات۔ وقس علیٰ ہذا۔
(۴۰) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلن بحرکت دوم دو بار۔ سیفی سے گر سخن زان لب چون نوش شود ٭ پستہ از خندہ فراموش شود ٭
گر سخن زا فاعلاتن لب چونو فعلاتن ش شود فعلن۔ خواجہ وزیر سے سر مرا کاٹ کے پچھتائیگا ٭
کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا ٭ سر مرا کا فاعلاتن ٹ ک پچھتا فعلاتن ی ی گا فعلن۔

(۴۱) بیت شش رکنی صدر وابتدا سالم عروض وضرب مشعث مقصور باقی مخبون ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان بسکون دوم دوبار ۔ شاہ آفرین سے اے ز نور وضوئے تو تجرید * صحیح شد صحیح نماز تو پہنہ ہم معنی فاعلاتن بوضوئے فعلاتن تجرید فعلان ۔ حکیم مومن خان سے کہہ دو لوگوں سے کبھی گر پیا احوال * پھر کہو آپکا ہو کیا احوال * کہہ دو ملی فاعلاتن اگر پیا فعلاتن احوال فعلان ۔

(۴۲) شعر مسدس صدر وابتدا سالم عروض وضرب مشعث محذوف باقی مخبون ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلن بسکون دوم دوبار ۔ ہلالی استرابادی سے برمن اے شوخ ستمہا کردی * بارک اللہ کرم ہا کردی برمنی شوفاعلاتن خ ستم ہا فعلاتن کردی فعلن ۔ استاد سے کب وہ سنتے ہین کہانی میری * اور پھر وہ بھی زبانی میری * کب وسنتے فاعلاتن ہ کہانی فعلاتن میری فعلن ۔ جو لوگ اس عروض و ضرب کو ابتر کہتے ہین خطا کرتے ہین کیونکہ خبن یہان واجب ہے اور بتر مین خبن کی گنجایش کہان

(۴۳) بیت مسدس صدر سالم ابتدا مخبون یا برعکس باقی مثل اوزان ماقبل ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلن + فعلاتن فعلاتن فعلن ۔ درگاہ قلی خان سے شرک محض ست گمان من وتو * من و تو نیست میان من وتو * شرک محض فاعلاتن تگمانے فعلاتن من تو فعلن + من تو نے فعلاتن سمیانے فعلاتن من تو فعلن ۔ میر وزیر صبا سے نزع مین ہون نہ ادھر آئیگا * ابھی کچھ سن نہین ڈر جائیگا نزع مے ہو فاعلاتن ن ادھر آ فعلاتن ی گا فعلن + ابھی کچھ سن فعلاتن نہ ڈر جا فعلاتن ی گا فعلن ۔ کبھی صدر وابتدا دونون مخبون ہوتے ہین ۔ مخلص سے نبود قابل صحبت مخلص * بگذارید کہ سودا دارد * نبود قا فعلاتن + بگذارے فعلاتن ۔ مومن خان سے ہوئے آپس مین نظارے کیا کیا * کیے ابرو سے اشارے کیا کیا * ہوئے آپس فعلاتن + کیے ابرو فعلاتن ۔ وزن سی و نہم سے یہانتک پانچ وزنون کا خلط باہمی جائز ہے ۔ وزن بست و نہم سے یہانتک پندرہ وزن مجزو ہین ۔

(۴۴) چار رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم فاعلاتن فاعلاتن ۔ دوبار سے خوبرویا دلربایا * از چہ با چاکر نسازی * خوبرویا فاعلاتن دلربایا فاعلاتن ۔ وعلی ہذا القیاس ۔ اسمین تسبیغ بھی جائز ہے

یعنی فاعلیان۔

(۴۵) بیت چار رکنی ضرب محذوف باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن۔ یہ وزن معقد ہو ؎ ہر کہ بدخواند ترا از + مردمی ہست او بری + ہر کبد خا فاعلاتن ندترا از فاعلاتن مردمی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن۔

(۴۶) شعر مربع عروض و ضرب دونون محذوف باقی وزن چہل و پنجم کے مثل۔ فاعلاتن فاعلن دوبار ؎ ہر کہ بدخواند ترا + زادمیت اوبری + ہر کبد خا فاعلاتن ندترا فاعلن + زادمی یت فاعلاتن اوبری فاعلن۔ یہ ایک مصرع نہین ہوسکتا حذف درمیانی ناجائز ہان بحر مدید کا ایک مصرع البتہ ہے۔ اگر انہین ضرب کو فعول ساتھ فَعَل یا فَاعْ یا فع کے لائین تو بیت مصرع نہوسکیگی یعنی قافیہ نہ آسکیگا اور وزن معقد ہوجائیگا۔

(۴۷) بیت مربع الارکان ضرب مخبون مسبّغ باقی تین رکن مخبون۔ فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلیان ؎ سخن من کہ رساند + برآن ماہ دلارام + سخنے من فعلاتن کرساند فعلاتن + براما فعلاتن ہ دلارا فعلیان۔ وزن چہل و چہارم سے یہانتک چار وزن مشطور ہین۔ یہ اوزان نصف مثمن ہین پس انہین جنکے مثمن آچکے وہ مستعمل نہین ہوتے۔

(۴۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن دوبار ؎ آفتابی + مشکبوئی + تقطیع سہل ہے آفتابی مین تین الف لکھو اور مشکبوئی مین دو تحتانی۔

(۴۹) شعر دو رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن دوبار ؎ رہ شادیم بہ بستی + یہ وزن معقد ہے یون۔ رہ شادی فعلاتن + م ببستی فعلاتن۔ یہ دو وزن مثنی ہین۔ شعر آخر مین شادیم کی تحتانی ساکن اور میم موقوف ہے ورنہ مصرع اول مشکول ہوجائیگا۔

اس بحر مین جہان کہین عروض کچھ اور ہو اور ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع وہ وزن متروک ہے۔ تسکین اوسط سب جگہ جائز ہے جب تک کہ بحر نہ بدلے۔

اگر کل ارکان مسکّن ہوجائین تو بیت اسباب سے بنجائے اور ایسا سب سے بڑا مصرع بارہ سبب کا

ہو سکتا ہی اور سب سے چھوٹا تین سبب کا یعنی بیت مثمن ہوگی یا مثنٰی اور جب ایسا ہو تو بیت ہزج مجبوب یا رجز مطوی مسکن سے مشتبہ ہو جائیگی اوسوقت اگر کسی جگہ ایسا مزاحف پاؤ کہ ہزج کا خاص ہو تو ہزج کہدو اور اگر مخصوص رجز ہو تو رجز اور مخصوص رمل ہو تو رمل کہدو اور یہی قیاس) اور مشترک البحور دونون مین بھی کافی ہی دوسرے آسانی وضع جسکا بیان مکرر گزرا اور اصل و نقل کو بھی اس معرفت مین دخل واقعی ہی۔

دائرۂ مشتبہہ کی بحرین تمام ہوئین۔

وافر

یہ بحر خاص تازیون کی ہی اسکی اصل دائرے مین چھ بار مفاعلتن ہی۔ بنا مین اوسکے عروض و ضرب سالم و معصوب و مقطوف تین تین طرح آتے ہین۔ انکے سوا ارکان مین زحاف عصب و نقص و عقل استعمال کرتے ہین۔ صدر سالم و اعضب و اقصم و اعقص و اجم بھی لاتے ہین اور وافی و مجزو ملاکر یہ بحر بارہ وزن پر عربی مین آتی ہی یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض و ضرب مقطوف باقی چار سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن فعولن۔ دوبار ہ
لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ * كَأَنَّ قُرُوْنَ جِلَّتِهَا الْعِصِيُّ * لنا غنمن مفاعلتن نسوو قہا مفاعلتن غزار فعولن + کا انن قرو مفاعلتن نجل لتہل مفاعلتن عصی یو فعولن۔ یعنی۔ ہمارے پاس بڑی دودھار بکریان ہین جنکو ہم چرلاتے ہین اونمین پرانی بکریون کے سینگ بطور عصا کے دراز ہین۔ غزار بکسر اول جمع غزیرۃ بسیار شیر دار۔ جلہ بالکسر جمع جلیل بمعنی شتر کلان یہان بکریون کی صفت ہی عصی جمع عصا۔

(۲) شعر شش رکنی عروض و ضرب مقطوف باقی معصوب۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔ دوبار ہ
إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ * وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيْعُ * اذا لم تس مفاعیلن تطع شَین مفاعیلن فدعہو فعولن + وجاوزہو مفاعیلن الی ماتس مفاعیلن تطیعو فعولن۔ باقی اشعار سے دریافت ہوجاتا ہی کہ یہ وزن وافر ہی یا ہزج اور اگر فرد ہو تو ہزج مین شمار کرنا آسانی ہی فافہم۔ جسوقت تو طاقت کسی چیز کی نہین رکھتا تو اوسکو ترک کر اور جس چیز کی استطاعت رکھتا ہی اوسکی طرف تجاوز کر۔

(۳) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی ارکان معقول - مفاعلن مفاعلن فعولن - و و بار ؎
مَنَازِلُ لِفَرْتَنَى قِفَارٌ * كَاَنَّمَا رُسُوْمُهَا سُطُوْرُ * منازلن مفاعلن لفرتنیٰ مفاعلن قفارن فعولن
کانّما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور و فعولن - اسکو بھی وزن دوم کے مثل پہچانو - فرتنیٰ کے
مکانات خالی ہین علامات باقی مکانون کی اون سطرون اور نقشون کے مانند ہین جو کاتب ونقاش
کے حال پر دال ہون - فرتنیٰ بفتح فا و تا و الف مقصورہ ایک عورت کا نام ہے اور کنیز کو بھی کہتے ہین -
(۴) بیت مسدس الارکان عروض وضرب مقطوف باقی ارکان منقوص - مفاعیل مفاعیل فعولن
وو بار ؎ لِسَلَّامَةَ دَارٌ بِحُفَيْرٍ * كَبَاقِي الْخَلَقِ السَّحْقِ قِفَارُ * لسل لام مفاعیل تدارن ب
مفاعیل حفیرن فعولن + کبا قلخ مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار و فعولن - اسکی پہچان بھی وزن دوم
کے مانند ہے - مسماۃ سلّامہ معشوقہ کا ایک گھر ہے موضع حفیر مین پرانے کپڑے کے مثل جا بجا سے مسکا ہوا
خالی اپنے ساکن سے - سلّامہ بتشدید لام ایک مغنّیہ کا نام ہے جو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمار کی معشوقہ
تھی - حُفَیر بصیغۂ تصغیر ایک موضع کا نام ہے -
(۵) چھ رکن کا شعر صدر اعضب عروض وضرب مقطوف باقی سالم - مفتعلن مفاعلتن فعولن + مفاعلتن
مفاعلتن فعولن - ؎ اِنْ نَزَلَ الشِّتَاءُ بِدَارِ قَوْمٍ * تَجَنَّبَ جَارَ بَيْتِهِمُ الشِّتَاءُ * ان نزلش
مفتعلن شتاءِ بدا مفاعلتن رقومن فعولن + تجن نب جا مفاعلتن ربیت ہمش مفاعلتن شتاءو فعولن
اگر جاڑے کا موسم خانۂ قوم مین آتا ہے تو آتے ہی آتے قوم کے پڑوس سے کنارہ کرتا ہے یعنی بسبب ثروت کے
قوم کو جاڑا اثر نہین کرتا -
(۶) شش رکنی بیت صدر اقصم عروض وضرب مقطوف باقی سالم - مفعولن مفاعلتن فعولن + مفاعلتن
مفاعلتن فعولن ؎ مَا قَالُوْا لَنَا سَدَدًا وَلٰكِنْ * تَفَاقَمَ اَمْرُهُمْ فَاَتَوْا بِهُجْرٍ * ما قالو مفعولن
لنا سددن مفاعلتن ولاکن فعولن - تفاقم ام مفاعلتن رہم فاتو مفاعلتن بہجری فعولن - ہمارے
حق مین کلمۂ صواب اونھون نے نکہا مگر درست نہوا اونکا کام پس فحش بکنے لگے - ہجر بضم اول سخن
بیہودہ اہجار فحش و بیہودہ گفتن ۱۲ صراح -

(۷) بیت مسدس الارکان صدر و ابتدا معصوب عروض وضرب مقطوف باقی سالم۔ مفعول مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن ہے لکل مسلم رؤف رحیم ۞ یدارکنی برحمتہ فکنت ۞ لولام مفعول لکن رؤف مفاعلتن رحیم فعولن ۞ یدارکنی مفاعلتن برحمتہ مفاعلتن فکنت فعولن۔ اگر پادشاہ صاحب رحمت و رافت اپنی مہر سے میرا تدارک نکرتا تو مین ہلاک ہوجاتا۔ مصرع اول مین رؤف نقص اول و حشو ثانی بروزن ناقص ہے اور رؤف بروزن حشو وضیح۔

(۸) ایک شعر چھ رکن کا صدر و ابتدا معصوب عروض وضرب مقطوف باقی ارکان سالم۔ فاعلن مفاعلتن فعولن + مفاعلتن مفاعلتن فعولن ہے انت خیر من رکب المطایا ۞ واکرمہم ابا و اخا و اما ۞ انت خیر فاعلن من رکب مفاعلتن المطایا فعولن + واکرمہم مفاعلتن ابا و اخا مفاعلتن و اما فعولن۔ تو اون سب مین عمدہ شخص ہے جو کہ سوار ہوتے ہین سواریون پر اور اونکا بزرگ ہے از روے پدر و برادر و مادر کے۔ یہ آٹھ وزن وافی ہین۔

(۹) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن دوبار۔ یہ معقد ہے ہے لَقَدْ عَلِمَتْ رَبِیعَۃُ اَنَّ حَبلَکَ وَاہِنٌ خَلِقٌ ۞ انّ مشدد ہے اسکا نون اول ساکن مصرع اول مین شامل اور نون دوم متحرک مصرع دوم مین اسطرح۔ لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن + نحبلک وا مفاعلتن ہنن خلقو مفاعلتن تحقیق جانا ہے قوم ربیعہ نے کہ رسی تیری کہنہ اور فرسودہ ہے یعنی عہد پیمان تیرا سست اور بیپچ ہے۔ یہ اصلی وزن دوم ہے۔

(۱۰) شعر مربع صدر و ابتدا سالم عروض وضرب معصوب۔ مفاعلتن مفاعیلن۔ دوبار ہے اُعَاتِبُہَا وَاٰمُرُہَا ۞ فَتَغْضِبُنِي وَتَعْصِیْنِي ۞ اعاتبہا مفاعلتن واامرہا مفاعیلن + فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن۔ مین اوس عورت پر جب عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون تو وہ غضب کرتی ہے مجھپر اور میری نافرمانی کرتی ہے۔ یہ اصلی تیسرا وزن ہے۔

(۱۱) بیت چار رکنی ضرب مقطوف باقی سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن + مفاعلتن فعولن ہے بکیت وَمَا یَرُدُّ لَکَ الْبُکَاءُ عَلٰی حَزِیْنٍ ۞ یہ وزن معقد ہے اور باے بکا سے مصرع دوم شروع ہوتا ہے

بیت و امفاعلتن پرو دلکل مفاعلتن + بکاہی علی مفاعلتن حرہتی فعولن۔ تو نے گریہ کیا اور مجھکو روتے ہوے کرتا تیرا رونا اوس شخص پر جسپر تو رویا۔

(۱۴) شعر مربع عروض و ضرب دونون مقطوف اور ابتدا معصوب باقی ایک رکن سالم۔ مفاعلتن فعولن + مفاعیلن فعولن ؎ عُبَيْدَةُ أَنْتِ هَمِّي + وَأَنْتِ الدَّهْرَ ذِكْرِي + عبیدة ان مفاعلتن تهم می فعولن + وانت ده مفاعیلن رذکری فعولن۔ اے عبیدہ تو میری مقصود ہے اور تو زمانے مین میری شہرت ہے۔ وزن نمبر سے یہانتک چار اوزان مجزو ہین۔

زبان پارسی مین عرب کا تتبع کر کے اس بحر کو بتکلف استعمال کیا ہے اور آٹھ مفاعلتن کا ایک شعر دائرے مین لائے ہین اور وافی اور مجزو اور مشطور ملا کر چودہ وزن پر یہ بحر آئی ہے اسطرح۔

(۱) شعر مثمن اور ہر رکن سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن۔ دوبار۔ جامی ؎ چہ شد صنما کہ سوے کسے بچشم رضا نمے نگری + ز رسم جفا نمے گزری طریق وفا نمے سپری + چہ شد صنما مفاعلتن کسو یکسے مفاعلتن بچشم رضا مفاعلتن نمے نگری مفاعلتن۔

(۲) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مسبّغ باقی سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان دوبار۔ محب ؎ محبت حق مجوز کسے کہ عاشقِ نفسِ خویشتن ست + کہ اولِ شرط عشق خدا ازحرص و ہوا بری شدن است + محب بت حق مفاعلتن مجوز کسے مفاعلتن کعاشق نف مفاعلتن سخی شتَ نست مفاعلتان وقس علیہ۔ یہ شعر خود محب نے اسی وزن مین لکھا ہے لیکن اضافت لفظ اوّل محل تامل ہے معنًا۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب۔ مفاعلتن مفاعیلن مفاعلتن مفاعیلن۔ دوبار محب ؎ اسیر غمش درین بستان بحسن گلے نمیسازد + مقیم درش ز استغنا بخلد برین نہ پردازد + اسیر غمش مفاعلتن دری بستا مفاعیلن بحسن گلے مفاعلتن نمیسازد مفاعیلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۴) شعر مثمن عروض و ضرب معصوب مسبّغ باقی مثل وزن ماقبل۔ مفاعلتن مفاعیلن مفاعلتن مفاعیلان۔ دوبار محب ؎ بدورلبش ز مشتاقان صلاح مجو کہ دشوار ست + بہر یکے ازان کہ

مے بینی قدح کش وست و سرشار ست ✤ بدورلبش مفاعلتن زمشتاقا مفاعیلن صلاحجو مفاعلتن کہ شوارست مفاعیلان - باقی یونہین ہو - لیکن سالم او معصوب کا ساتھ مثمنات مین نادر ہو -

(۵) بیت ہشت رکنی ایک رکن سالم ایک رکن معقول تا ضرب ترتیب وار - مفاعلتن مفاعلن مفاعلتن مفاعلن - دوبار محب سے کسے کہ بحق شد آشنا زخلق جہان شود جدا ✤ فریفتۂ رخ پری نظر نکند بشیشہا ✤ کسیکہ بحق مفاعلتن شد آشنا مفاعلن زخلق جہا مفاعلتن شود جدا مفاعلن - باقی علی ہذا القیاس -

(۶) شعر مثمن عروض و ضرب معقول مسبغ بنظر اصل باقی مثل وزن پنجم - مفاعلتن مفاعلن مفاعلتن مفاعلان - دوبار محب دہلوی سے براہ طلب عبث ترا خیال رفیق در سرست ✤ کہ بدرقۂ محبتش بمقصد خویش رہبرست ✤ براہ طلب مفاعلتن عبث ترا مفاعلن خیال رفی مفاعلتن قدرسرست مفاعلان - وقس علی ہذا - یہ چھ اوزان وافی المثمن ہین -

(۷) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار سیفی سے بتا غم تو برین دل من بزد علمے ✤ چنانکہ از و بگرد جہان شدم علمے ✤ بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن بزد علمے مفاعلتن - علم اول بمعنی نیزہ و دوم بمعنی مشہور -

(۸) بیت مسدس عروض و ضرب مسبغ باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان - دوبار سے رسیدہ سحر زبلبلم این ترانہ بگوش ✤ کہ ہست دلم زصحبت گل بجوش وخروش ✤ رسید سحر مفاعلتن ز بلبلمی مفاعلتن تران بگوش مفاعلتان - باقی علی ہذا القیاس -

(۹) بیت شش رکنی عروض و ضرب مقطوف صدر و ابتدا معصوب باقی سالم - مفاعیلن مفاعلتن فعولن - دوبار سے زدست آن صنم بصد احترازم ✤ دل من مے تپد بہ برم چہ سازم ✤ زدستے مفاعیلن صنم بصدح مفاعلتن ترازم فعولن - وقس علیہ -

(۱۰) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن فعولن - دوبار سے چو بر گزری ہمے نگرم برویت ✤ چرا نکنی بنا نظرے بکارم ✤ چو بر گزری مفاعلتن ہمے نگرم مفاعلتن برو فعولن

(۱۱) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی معصوب - مفاعیلن مفاعیلن فعولن - دوبارہ
نگاریا بصحرا شوکہ عالم ٭ چو روے خوب تو گشت است خرم ٭ نگاریا مفاعیلن بصحرا شو مفاعیلن کعالم
فعولن - وعلیٰ ہذا القیاس - اسکو وزن ہزج مسدس محذوف کہنا اولی ہے بلکہ واجب ہے بشرطیکہ
کوئی زحاف خاص وافر کا اسکے ساتھ والے اشعار مین نہ آیا ہو مگر یہ بھی ضرور ہے کہ اوس زحاف کا تواتر
ہو ورنہ التزام مین فرق آئیگا - ہمارے زمانے مین ایک بزرگ نے مثنوی تصنیف فرمائی جسکا مطلع
یہ ہے ؎ لوایم خامہ ولفظ است لشکر ٭ بمیدان آمدم اللہ اکبر ٭ اسمین یون بھی کہا ہے ؎ ومن یتوکل
اہو ساز و توکل ٭ ومن یتوک مفاعلتن کلو ساز و مفاعیلن توکل فعولن - اگرچہ تمام مثنوی وزن
ہزج یعنی - مفاعیلن مفاعیلن فعولن - مین ہے جیسے مطلع لیکن جا بجا رکن مفاعلتن مثل مصرع مذکور
آگیا ہے اسلیے ومن یتوکل کو متحرک پاکر اور باقی ارکان ساکن دیکھکر غلطی کا اشتباہ نکرکے کل مثنوی کو
بحر وافر معصوب مقطوف مین شمار کرنا چاہیے کہ تواتر ہو گیا ہے - لیکن پھر بہتر نہین -

(۱۲) بیت شش رکنی صدر و ابتدا معقول عروض وضرب مقطوف باقی دو رکن سالم - مفاعلن مفاعلتن
فعولن - دوبارہ ؎ بو دلبت حیات دلم نگارا ٭ بدہ زغم نجات دلم خدارا ٭ بو دلبت مفاعلن حیا تدلم
مفاعلتن نگارا فعولن + بدہ زغم مفاعلن نجا تدلم مفاعلتن خدارا فعولن - اس شعر مین حاجب بین القافیتین ہے

(۱۳) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی منقوص - مفاعیل مفاعیل فعولن - دوبارہ
اگر یار مرا باز نوازد ٭ دلم باغم سوداش نسازد ٭ اگر یار مفاعیل مرا باز مفاعیل نوازد فعولن - اس
وزن مین بھی وہی شق ہے جو وزن یازدہم مین مذکور ہوئی - وزن ہفتم سے یہان تک سات اوزان
مجزو ہین -

(۱۴) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن - دوبارہ ؎ بدی چہ کنی بجاے
کسے ٭ کہ او نکند بجاے تو بد ٭ بدی چکنی مفاعلتن بجاے کسے مفاعلتن - یہ ایک وزن مشطور ہے -
اگر اس بحر کے سب ارکان معصوب کر دیا ایسا زحاف لاؤ کہ فرع مفاعیلن سے مشتبہ کر دے
جیسا کہ وزن سیزدہم مین ہے تو ہزج مین اور اسمین کچھ امتیاز نہ ہے اسلیے سب ارکان اس قسم کے ایک

نظم مین کہنے بہتر نہین کچھ تمیز ضرور چاہیے۔

فارسی مین عصب وقطف کے سوا اور زحاف کم مستعمل ہین اگرچہ جستہ جستہ آئے ہین جسطرح مذکور ہوئے۔

سالم ومعصوب کا اختلاط جائز ہی لیکن پھر بھی ضرور ہو کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے تاکہ دو تکلف ایک زحاف کا دوسرے تتبع عربی کا نہونے پائے۔

تنبیہ۔ متاخرین نے اس بحر مین بھی خوب خوب غوطے کھائے ہین اور زحافات غلط اور بے موقع سے اوزان گھڑ کر دکھائے ہین۔ مثلاً۔

(۱) مفاعلتن فعولن مفاعلتن فعولن۔ دوبارہ شکستہ دلی درین رہ بمقصد دل رساند + تبختر مال دنیا بخاک سیہ نشاند + کہتے ہین کہ فعولن اسمین ہر جگہ مقطوف ہی۔ واہ قطف عصب حذف سے مرکب ہی پھر حذف حشو مین کیونکر آسکے لہذا وزن غلط ہی۔

(۲) مفاعلتن مفتعلن مفاعلتن مفتعلن۔ دوبارہ زغیرتِ حسنِ تو گہر نہان شدہ در گوش صدف + زشرم رخت گشتہ عیان بعارضِ مہ داغِ کلف + زغیرت حس مفاعلتن ت گہر مفتعلن نہاشدہ در مفاعلتن گوش صدف مفتعلن۔ وقس علیہ۔ کہتے ہین کہ مفتعلن اسمین ہر جگہ اعضب ہی۔ ہم کہتے ہین کہ ہر ایک جگہ اس وزن مین عضب کا زحاف غلط یعنی بے موقع واقع ہی کیونکہ عضب در اصل خرم ہی اور خرم صدر وابتدا کے سوا اور مقام پر نادرست ہی۔ لہذا یہ وزن ٹکسال باہر۔

(۳) مفاعلتن مفعولن مفاعلتن مفعولن۔ دوبارہ بیاد قد دلجویش زالفت سرو آزادم + بشوق گل رخسارش زسیر چمن بربادم + کہتے ہین کہ مفعولن اسمین اقصم ہی۔ چشم بد دور قصم کا زحاف عصب وخرم سے مرکب ہی اور خرم خاص بہ اوائل ہی پھر اواسط و اواخر اسکا لانا نئی واردات ہی بدین توجیہ وزن ہذا مہمل۔

(۴) مفاعلتن فاعلن مفاعلتن فاعلن۔ دوبارہ منم کہ بلطف وکرم محبِ خودم خواندہ + دگر بجفا ازچہ رہ برون درم راندہ + منم کہ بلط مفاعلتن فوکرم فاعلن محب بخدم مفاعلتن خاندی فاعلن

ارشاد ہوتا ہو کہ فاعلن واسط و اواخر ہمین اجم ہو۔ استغفر اللہ جمم کا زحاف عصب و قبض و عضب تینون سے مرکب ہو اور عضب در اصل خرم ہونے کے سبب سے سوائے صدر و ابتدا کے اور کہین آسکیگا ہر گز نہ آسکیگا جب آیا تو وزن غلط ٹھہرا۔ ایسی ہی دست درازیان مسدسات مین بھی کی ہین چنانچہ ؎ گر بسرم گزر کند از لطف صنم + خاک رہش بدیدۂ دل سرمہ کنم + گر بسرم مفتعلن گزر کند ز مفاعلتن لطف صنم مفتعلن۔ وقس علیہ۔ کہتے ہین کہ اسکے آخر بھی عضب ہو۔ عضب کیا خدا کا غضب ٹھہرا کہ جہان چاہا نازل ہو گیا۔ اور ایسے ایسے مسدسات مہمل بہت آئے ہین جنکے شمنات غلط ہم نے بتائے ہین۔

کامل

یہ بحر بھی وافر کے مثل اہل عرب کے ساتھ مخصوص ہو۔ اسکی اصل دائرے مین متفاعلن چھ بار ہو۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مضمر۔ مضمر مرفل۔ احذ۔ موقوص مخزول چھ قسم کے آئے ہین اور ضربین۔ سالم مضمر۔ مرفل۔ مذال۔ مقطوع۔ احذ۔ مخزول۔ مضمر مرفل۔ مضمر مذال۔ مضمر احذ۔ مخزول مرفل۔ مرفل موقوص۔ مضمر مقطوع۔ مخزول مذال۔ چودہ اقسام کی آئی ہین۔ بنا مین اس بحر کو وافی اور مجزو دو طرح پر لاتے ہین اور دونون قسمین ملا کر چوبیس اوزان اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دو بار ؎ وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی + وَکَمَا عَلِمْتَ شَمَائِلِیْ وَتَکَرُّمِیْ + واذ اصحو متفاعلن تفاقص متفاعلن صرعن ندی متفاعلن + وکما علم متفاعلن تشمائلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن جب مستی سے ہوش مین آتا ہون تو مین بخشش مین کوتاہی نہین کرتا اور جیساکہ تو جانتا ہو میری عادت اور کرم کو اوسی طرح باقی ہو۔

(۲) بیت مشش کہنی ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلاتن ؎ وَاِذَا دَعَوْنَكَ عَمَّهُنَّ فَاِنَّهٗ + نَسَبٌ یَّزِیْدُكَ عِنْدَهُنَّ خَبَالًا + واذادعو متفاعلن نک عمہن متفاعلن نف ان نہو متفاعلن + نسبن یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن

ن خبالا فعلاتن - سعد الشارحین فرماتے ہین کہ اگر لفظ عمھن مین اضافت عم جانب ہمن ہی تو یہ معنی
ہین - اگر تجھکو اون عورتون نے اپنا چچا کہا تو یہ ایک نسبت ہی جس سے تیرا نقصان اور ہلاک برباد
کیونکہ جب تجھے اپنا عم کہا تو گویا بوڑہا سمجھین اور سمجھین کہ تو اونکے کام کا نہین یا یہ کہ عورت اپنے چچا پر
حرام ہوتی ہی بہر صورت تجھکو قبول نکرینگی - اگر عم صیغہ امر ہی تعمیہ کا جسکے معنی نابینا کرنا اور ھن اونکا
مفعول تو یہ معنی ہونگے - جب تجھکو بلائین وہ عورتین تو اونکو تو نابینا کر دے یعنی اونکے پاس نجا -
تاکہ تجھے نہ دیکھین کیونکہ اونکا یہ بلانا ایک نسبت ہی جس سے تیرا نقصان بڑہیگا یعنی تیری خرابی کا سبب ہوگا -

(۳) شعر مسدس الارکان ضرب مضمر احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
فعلن بسکون دوم ؎ لِمَنِ الدِّیَارُ بِرَامَتَیْنِ فَعَاقِلِ + دَرَسَتْ وَغَیَّرَ اٰیَهَا الْقَطْرُ + لمند یا
متفاعلن ربرامتی متفاعلن ن فعاقلن متفاعلن + درست وغی متفاعلن یر ایہل متفاعلن قطر و
فعلن - رامہ ایک موضع ہی بادیہ عرب مین شعرا اوسکو تثنیہ لاتے ہین - ہکذا فی القاموس - عاقل بھی
ایک موضع ہی - کما صرح فی المیزان - معنی - یہ کسکے گھر ہین موضع رامہ اور عاقل مین کہ پرانے ہوگئے ہین
اور بارش نے اونکی علامتون کو بدل دیا ہی -

(۴) چھ رکن کا شعر عروض وضرب دونون احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم -
دوبار ؎ لِمَنِ الدِّیَارُ عَفَا مَرَابِعُهَا + هَطِلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ + لمند یا متفاعلن رعفا م
متفاعلن بعہا فعلن + ہطلن اجش متفاعلن ش وبارحن متفاعلن تربو فعلن - بعض نسخ مین بجائے
بارح کے بارق ہی بمعنی برق انداز ہی - ہطل بکسر دوم باران بزرگ قطرہ - اجش باران بارعد - بارح
ریح گرم - ترب بفتح اول وکسر دوم خاک اوڑانے والی ہوا یعنی آندھی - یہ کسکے گھر ہین کہ اونکے درجون
کو مینہ کی جھڑی اور برق اور آندھی نے دور کر دیا ہی -

(۵) بیت شش رکنی عروض احذ و ضرب احذ مضمر باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم +
متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم ؎ وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ + دُعِیَتْ نَزَالِ
وَلُجَّ فِی الذُّعْرِ + ول انت اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن مت اذ فعلن + دعیت نزا متفاعلن

نازل ہو لج جفہ متفاعلن ذعری فعلن۔ بیشک تو اوس شیر سے زیادہ شجاع ہی جو کہ بلایا جاے یہ کہکر کہ نازل ہو اور محل خوف مین جنگ کر۔ اُسامہ بضم اول اسد لج بروزن مُدام ہی بمعنی جنگ و خصومت کن۔ ذُعر بضم ذال معجمہ و سکون عین مہملہ بمعنی خوف۔

(۶) شعر مسدس ضرب احذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلن مجرد دوم ؎ وَاِذَا امْرَرْتَ عَلَى الدِّيَارِ فَقُلْ لَهَا + جَادَتْ مَعَالِمَ رَبْعِكِ الدِّيَمُ + واذا امر متفاعلن تعلد یا متفاعلن رفقل لہا متفاعلن + ج ادت معا متفاعلن لم ربعکد متفاعلن دیمو فعلن۔ جب تو گزرے اوس طرف اوس معشوقہ سے کہ کہ تیرے گھرون کے نشانون پر ہمیشہ برسنے والے مینہ بہت برسے جود بالفتح پانی کا بہت برسنا جَادت اوسی سے ہی۔ دِیم بکسر اول و فتح دوم جمع دیمت و ایمی ہلکا پانی جسمین رعد و برق نہو۔ یہ وزن اخفش و خلیل لائے ہین محقق نے ترک کیا۔

(۷) بیت شش رکنی اور سب مضمر۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔ دوبارہ ؎ اِنِّي امْرُؤٌ مِنْ خَيْرِ عَبْسٍ مَنْصَبًا + شَطْرِي وَاَحْمِي سَائِرِي بِالْمُنْصُلِ + ان نمرن مستفعلن من خیر عب مستفعلن سن منصبن مستفعلن + شطری واح مستفعلن می سایری مستفعلن بل منصلو مستفعلن۔ مین ازروے مرتبہ عبس قبیلے کا ایک بہتر مرد ہون پس میری آدھی مدد کرتا ہی یہ قبیلہ اور مین اپنی آدھی مدد کرتا ہون تلوار سے۔ مُنصُل بضم اول و ثالث تلوار۔ اگر اسکے ساتھ کے کسی شعر مین کوئی فرع متفاعلن کی نہو تو اس وزن کو بحر رجز سے شمار کرو۔

(۸) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن موقوص۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ دوبارہ ؎ يَذُبُّ عَنْ حَرِيمِهِ بِسَيْفِهِ + وَرُمْحِهِ وَنَبْلِهِ وَيَحْتَمِي + یذب عن مفاعلن حریمہی مفاعلن بسیفہی مفاعلن ورمحہی مفاعلن ونبلہی مفاعلن ویحتمی مفاعلن۔ دفع کرتا ہی عار کو اپنے گھر سے اپنی تلوار اور نیزہ اور تیر سے اور حفظ آبرو کرتا ہی۔ بشرط وزن ہفتم اسکو بحر رجز مخبون مین شمار کرنا اولی ہی۔

(۹) شعر مسدس الارکان اور ہر رکن مختزول مفتعلن مفتعلن مفتعلن۔ دوبارہ ؎ مَنْزِلَةٌ صَمَّ صَدَاهَا وَعَفَتْ + اَرْسُمُهَا اِنْ سُئِلَتْ لَمْ تُجِبْ + منزلتن مفتعلن صمم صدا مفتعلن ہا وعفت مفتعلن

ارسمہا مفتعلن ان بیلت مفتعلن لم تجبو مفتعلن - صداوہ آواز جو پہاڑ وغیرہ سے پھرے - ارسم بفتح سین
جمع رسم - یہ ایسا مکان ہی کہ وہان گنگ ہوگئی آواز کہ جواب نہین دیتا اور اوس مکان کی علامتین
نیست ہوگئین اگر اون علامتون سے پوچھا جاے تو وہ جواب نہین دیتی ہین یعنی ایسا خراب اور
بے نشان ہوگیا ہی کہ اگر تفحص بھی کرتے ہین تو معلوم نہین ہوتا - اس وزن کو بھی رجز مطوی
کہہ دو بشرط وزن ہفتم -

(۱۰) بیت شش رکنی ابتدا مضمر اور ضرب مقطوع باقی ارکان سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن مستفعلن +
متفاعلن مفعولن ؎ وَإِذَا افْتَقَرْتَ إِلَى الذَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ + ذُخْرًا يَكُونُ كَصَالِحِ الْأَعْمَالِ +
واذ فتقر متفاعلن ت الذ ذخا متفاعلن یر لم تجد متفاعلن + ذخرن یکو مستفعلن نکصالحل متفاعلن
اعمالی مفعولن - اور جس وقت تو ذخیرون کا محتاج ہوگا کوئی ذخیرہ نہ پائیگا کہ مثل اعمال نیک کے ہو -

(۱۱) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مضمر مرفل باقی مضمر مستفعلن مستفعلن مستفعلاتن - دو بار سید علی
وفا ؎ ذُو الْجَاهِ يَحْمِي جَارَهُ فَاحْمِ جَوَارَكْ + لَا تَتْرُكَنْ فِي قَبْضَةِ الْأَسْوَاءِ
جَارَكْ + ذلجاہ یح مستفعلن می جار ہو مستفعلن فحمی جوارک مستفعلاتن + لاتترکن مستفعلن فی قبضتل
مستفعلن اسوای جارک مستفعلاتن - صاحب جاہ حمایت کرتا ہو اپنے ہمسایہ کی پس اے عورت
تو حمایت کر اپنے ہمسائے کی نچھوڑ بدون کے قبضے مین اپنے ہمسائے کو - یہ ترفیل موافق مذہب
ابو الحسن اخفش کے ہی - بحر رجز مین یہ وزن نہ آئیگا کیونکہ وہان ترفیل جائز نہین پس کامل مین ہیگا

(۱۲) شش رکنی بیت صدر و ابتدا و حشو ثانی مضمر اور ضرب مذال باقی سالم مستفعلن متفاعلن متفاعلن +
مستفعلن مستفعلن متفاعلان - احمد بن زین العابدین ؎ طَابَتْ خَلَائِلُكَ الْكِرَامُ لِأَنَّهَا +
مِنْ طِيبِهَا طَابَ الشَّمِيمُ مِنَ النَّسِيمِ + طابت خلا مستفعلن ئلک الکرا متفاعلن م لانہا
متفاعلن + من طیبہا مستفعلن طابش شمی مستفعلن ممنن نسیم متفاعلان - خلائل جمع خلیلہ بمعنی صدیقہ
تیری محبوب عورتین پاکیزہ ہین کیونکہ اوکی بوسے خوش سے ہوا خوشبودار ہوگئی - یہ بارہ ۱۲ وزن
وافی ہین -

(۱۳) حسان بن ثابت ایک وزن وافی اور بھی لایا ہی اور وہ پنج رکنی ہی یون - پانچ رکن کا ایک شعر رکن اول و دوم سالم و سوم و چہارم مضمر و پنجم احذ مضمر - متفاعلن متفاعلن مستفعلن مستفعلن فعلن بسکون دوم - یہ وزن معقد ہی اسطرح ؎ لِمَنِ الصَّبِيُّ بِجَانِبِ الْبَطْحَاءِ مُلْقًى غَيْرَ ذِي مَهْدِ + لمنص صبی متفاعلن ی بجانبل متفاعلن + بطحاءِ مل مستفعلن قن غیر ذی مستفعلن مهدن فعلن - یہ کسکا لڑکا پھینکا گیا جانب بادیہ بطحا کے دران حالیکہ بلا گہوارہ ہی - زمخشری نے اس وزن کا نام محذوف الصدر رکھا ہی اس سبب سے کہ صدر کا رکن گویا محذوف ہو گیا - بدینوجہ مؤلف نے بطحا کے لام پر مصرع اول تمام کیا اور باے بطحا سے مصرع ثانی شروع کیا - اس حساب سے وافی کے تیرہ وزن ہین -

(۱۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مرفل باقی تین رکن سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلاتن ؎ وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمُ إِلَيَّ فَلِمْ تَرَعْهُ وَأَنْتَ آخِرْ + یہ وزن معقد ہی اور الیّ کی یاے تحتانی دوم متحرک سے مصرع دوم آغاز ہی اسلیے کہ الیّ مین یاے مشدد بمنزلہ دو تحتانی کے ہی از روے تقطیع یون - ولقدسبق متفاعلن تہموالی متفاعلن + ی فلم ترع متفاعلن ہوانت آخر متفاعلاتن - آخر بفتح خاے معجمہ بمعنی دیگر - بتحقیق تو سبقت لیگیا اون لوگون پر میری طرف کو آنے مین پس خوف نہ کیا تو نے اوس سبقت سے باوجودیکہ تو یکہ و تنہا شخص ہی کیا تو خوف رکھتا ہی نہین - یہ اصلی وزن ششم ہی -

(۱۵) شعر چہار رکنی ضرب مذال باقی تین رکن سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلان ؎ جَدَثٌ يَكُونُ مَقَامُهُ + أَبَدًا بِمُخْتَلَفِ الرِّيَاحِ + جدثن یکو متفاعلن نمقامھو متفاعلن + ابدن بمخ متفاعلن تلفرریاح متفاعلان - جدث بفتحتین گور - یہ ایک قبر ہی اور ایسے مقام پر ہی کہ وہان ہمیشہ باد ہاے مخالف چلتی ہین - یہ اصلی وزن ہفتم ہی -

(۱۶) شعر مربع اور ہر رکن سالم متفاعلن متفاعلن - دو بار ؎ وَإِذَا افْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ + مُتَخَشِّعًا وَتَجَمَّلِ + واذفتقر متفاعلن تفلاتکن متفاعلن + متخش شعن متفاعلن وتجم ملی متفاعلن

جسوقت تو محتاج ہوجاوے تو خشوع اور تکلف کا اظہار نکر اور تجمل اور خوبی ظاہر کر یا صبر جمیل کر۔ بقول بعض تحمل بیان بجاے حظی ہر اور سوقت یہ معنی ہونگے کہ تو جسوقت محتاج ہوجاوے تو جزع و فزع نکر اور صبر و تحمل کر۔ بہرصورت لفظ آخر شعر بصیغۂ امر ہی۔ یہ اصلی وزن ہشتم ہی۔

(۱۷) ایک شعر مین چار رکن ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن فعلاتن۔ یہ وزن سعقد ہر ۝ وَاِذَا هُمُ ذَكَرُوا الاِسَاءَةَ اَكْثَرُوا الْحَسَنَاتِ + واذاہمو متفاعلن ذکرل اسا متفاعلن + یت اکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن۔ اور جسوقت وہ لوگ یاد کرتے ہین بدی کو تو اکثر نیکی کا ذکر کرتے ہین یعنی ذکر خیر اکثر اونکی زبان پر جاری ہر اور ذکر بد کمتر۔ یہ اصلی نوان وزن ہی۔

(۱۸) بیت چہار رکنی ضرب مضمر مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفعولن۔ یہ شعر معقد ہر ۝ وَاَبُو الْحُلَيْسِ وَرَبِّ مَكَّةَ فَارِغٌ مَشْغُولُ + کاف اول ساکن مکہ مصرع اول مین اور کاف دوم متحرک مصرع دوم مین شامل ہر۔ اور ابو الحلیس قسم ہر پروردگار مکہ کی فارغ ہر اور مشغول ہر بجسم۔

(۱۹) چہار رکنی شعر ضرب مرفل مضمر باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلاتن۔ یہ شعر سعقد ہر ۝ وَغَدَرْتَنِي وَزَعَمْتَ اِنَّكَ لَابِنٌ فِي الصَّيْفِ تَامِرُ + انک کا نون اول ساکن مصرع اول مین شامل ہر۔ وغدرتنی متفاعلن وزعمت ان متفاعلن + نک لابنن متفاعلن فص صیف تامر مستفعلاتن۔ اور تو نے غدر اور خلاف وفا کیا اور مین نے گمان کیا کہ بتحقیق تو شیر فروش ہر موسم گرما مین اور خرما فروش ہر یعنی تو اراذل اور بازاریون مین سے ہر۔ بعض رسائل مین بجاے غدرتنی غررتنی آیا ہر غرور سے اوسکے معنی فریب دیا تو نے۔

(۲۰) شعر مربع الارکان ضرب مضمر مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلان۔ یہ معقد ہر ۝ وَاِذَا اغْتَبَطْتَ اَوِ ابْتَاَسْتَ حَمِدْتَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ + ابتاست کی تاے دوم مصرع دوم مین شامل ہر یون۔ واذغ تبط متفاعلن ت اوب ت اس متفاعلن + تحمدت رب متفاعلن بل عالمین مستفعلان۔ اور جسوقت فرحج کرتا ہون مین اونٹون کو یا محتاج محزون ہوتا ہون

تو پرورد گار عالمین کی ستایش کرتا ہون بعض رسائل مین شروع شعر پر اغطبت بغین معجمہ ہی غبطہ سے بمعنی حسن و مسرت حال - یعنی جسوقت مین تو انگر ہوتا ہون یا محتاج شکر خدا کرتا ہون -

(۲۱) شعر چہار رکنی ضرب موقوص مرفل باقی سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفاعلاتن

ولقد شهدت وفاتهم + ونقلتهم الى المقابر + ولقد شهد متفاعلن ت وفاتہم متفاعلن ونقلتہم متفاعلن الل مقابر مفاعلاتن - بتحقیق کہ حاضر ہوا مین اونکی وفات مین اور اونکو اوتارا مین نے اونکی قبرون مین -

(۲۲) بیت مربع الارکان ضرب مخزول مرفل باقی سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلاتن یہ معقد ہی صفحوا عن ابنك ان فی ابنك حدة حين تكلم + ابنک دوم کی بے موحدہ مصرع اول مین شامل ہی یون سفحوعنب متفاعلن نکان نفب متفاعلن + نک حددتن متفاعلن حین تکل لم مفتعلاتن - اونھون نے اعراض کیا تیرے لڑکے سے کیونکہ تیرے لڑکے مین حدت ہی کلام کے وقت کہ سخن تیز اور سخت کہتا ہی -

(۲۳) شعر مربع الارکان ضرب موقوص مذال باقی سالم + متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفاعلان

كتب الشقاء عليهما + فهما له ميسران + کتبش شقا متفاعلن ءعلی ہما متفاعلن + فہما لہو متفاعلن میسران مفاعلان - اون دونون کے واسطے بدبختی لکھی گئی پس وہ دونون اوس بدبختی کو آسان جاننے والے ہین -

(۲۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مخزول مذال - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلان - یہ شعر معقد ہی واجب اخاك اذا دعاك معاليا غير مخاف + دعاک کا کاف مصرع دوم مین ہی سطرح - واجب اخا متفاعلن ک اذا دعا متفاعلن + ک معالین متفاعلن غیر مخاف مفتعلان اور قبول کر اپنے بھائی کی دعوت معالی کی طرف بغیر خوف کے یعنی اگر تیرا بھائی علو کی طرف تجھکو ہدایت کرے تو بلا دغدغا وسپر کار بند ہو - معالی جمع معلاۃ بمعنی رفعت و شرف - وزن چار دہم سے یہان تک گیارہ اوزان مجزو ہین -

زبان فارسی و اُردو مین اس بحر کی اصل دائرے مین آٹھ بار متفاعلن آئی ہے اور واقی و مجزو و مشطور
مذاکر یہ بھی جس طرح سے مستعمل ہے یون۔
(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبار۔ جلال
سلمان ساوجی سے بصنوبرِ قدِ دلکشش اگر اے صبا گزرے کنی + بہوا سے جان حزین من دلِ خستہ
رانجہ سے کنی + بصنوبرے متفاعلن قدِ دلکشش متفاعلن اگر اے صبا متفاعلن گزرے کنی
متفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ لمولفہ سے وہ تو دل تھا زلفِ سیاہ مین جسے یون سنائی
جلی کٹی + وہ اندھیرے گھر کا چراغ تھا جسے مُنہ سے تم نے بجھا دیا + وہ تو دل تھا متفاعلن
فسیاہ مے متفاعلن جسے یون سنا متفاعلن جلی کٹی متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔ اگر اس وزن کو مسمط
چہار خانہ لائین تو زیادہ لطیف ہوجاتا ہے۔ بیدل سے نہ دماغ دیدہ کشودنی نہ سر فسانہ شنودنی +
ہمہ بار بودہ غنودنی بکنار رحمتِ عام او + نہ دماغ دی متفاعلن دکشودنی متفاعلن نہ سرے فسا
متفاعلن نشنودنی متفاعلن + ہمہ بار بو متفاعلن دغنودنی متفاعلن۔ بکنار رح متفاعلن مت عام او
متفاعلن۔ مومن خان سے سنو ذکر ہے کئی سال کا۔ کہ کیا اک آپ نے وعدہ تھا + سو نباہنے کا
تو ذکر کیا۔ تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو +۔
(۲) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان
دوبار۔ جامی سے ز حد نگاہ جفاے او چہ قدر خوشم کہ ہنوز زان + ز دلم نکردہ یکے گزر
بتغافلے آن دگرے رسید + کہ ہنوز زان متفاعلان + دگرے رسید متفاعلان۔ بعض نسخ مین
بجاے رسید صیغۂ ماضی لفظ رسد بصیغۂ مضارع دیکھا ہے بدین صورت ضرب سالم ہوگی اور فی الحقیقت
اذالہ یہان بغیر نون غنہ خارج از دائرہ ہے اگرچہ فارسیون نے اسکا ارتکاب بہت کیا ہے جیسے سے
شب فرقت تو دو چشم من مژہ تر ابر بہار داشت + گہِ گریہ ام از آستین گزرے بجیب و کنار داشت +
ربہار داش متفاعلان + بکنار داش متفاعلان۔ اذالہ باعتبار اُردو مین بھی ہے جیسے خواجہ آتش
سے عجب اسکا کیا نہ سماؤن مین جو خیال دشمن و دوست مین + وہ مقام ہون کہ گزر نہین وہ

مکان ہون کہ پتا نہین + من و وس مین متفاعلان + ک پتا نہین متفاعلان - باقی تقطیع آسان ہو۔

(۳) شعر مثمن متوالی ایک رکن سالم ایک مضمر - متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن - دوبار - میر شمس الدین فقیر دہلوی سے صنما خیالت راچہ شد کہ بماندار دالفتے + خجلم زداغت کز وفا بسرم گزار مفتے + صنما خیا متفاعلن لت راچشد مستفعلن کہ بماندا متفاعلن ردالفتے مستفعلن + خجلم زدا متفاعلن غت کز وفا مستفعلن بسرم گزا متفاعلن ر مفتے مستفعلن -

(۴) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مذال باقی ایک رکن مضمر ایک سالم علی الترتیب مستفعلن متفاعلن مستفعلن متفاعلان - دوبار غضائری رازی سے ای دوستان بہر خدا برحال من نظرے کنید + زین درد دل کہ بود مرا دلدار را خبرے کنید + ای دوستا مستفعلن بہر خدا متفاعلن برحال من مستفعلن نظرے کنید متفاعلان + زین درد دل مستفعلن کہ بود مرا متفاعلن دلدار را مستفعلن خبرے کنید متفاعلان - یہ وزن سوم کا عکس ہو -

(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن موقوص - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن - دوبار - حکیم قاآنی سے نسیم خلد مے وزد مگر ز جویبار ہا + کہ بوے مشک میدہد ہواے مرغزار ہا + نسیم خل مفاعلن د میوزد مفاعلن مگر ز جو مفاعلن یبار ہا مفاعلن - وقس علیٰ ہذا - اولیٰ یہ ہو کہ بحر کامل مین اس وزن کو نہ رکھین اسلیے کہ متفاعلن مین تین عمل سے مفاعلن حاصل ہوگا - اوّل تسکین تا سے متفاعلن جس سے مستفعلن بنے - دوم سقوط سین مستفعلن جس سے متفعلن رہے - سوم تبدیل متفعلن مفاعلن کے ساتھ - رہا مفاعیلن مین ایک ہی عمل ہوگا یعنی سقوط حرف پنجم - بدین آسانی اس وزن کو ہزج مقبوض ہی سے شمار کرنا انسب ہو - صرف تمیز کے واسطے یہ وزن پنجم قائم کیا -

(۶) بیت مثمن ایک رکن سالم ایک موقوص علی الترتیب - متفاعلن مفاعلن متفاعلن مفاعلن دوبار - سلمان ساوجی سے تو بہر کجا کہ جلوۂ ز جمال خود نمودۂ + بکمند زلف پر شکن دل عالمے ربودۂ + تو بہر کجا متفاعلن کہ جلوۓ مفاعلن ز جمالخد متفاعلن نمودئی مفاعلن وعلیٰ ہذا القیاس -

(۷) بیت ہشت رکنی عروض وضرب موقوص مذال باقی مثل ماقبل۔ متفاعلن مفاعلن متفاعلن مفاعلان۔ دوبارہ ؎ بخیال چشم مست تو قدح جنون کشیدہ ایم ٭ دل فارغ از غم جہان بہوائے او گزیدہ ایم ٭ بخیال چش متفاعلن م مست تو مفاعلن قدحے جنو متفاعلن کشیدایم مفاعلان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔

(۸) شعر آٹھ رکن کا ایک سالم ایک مخزول تا ضرب۔ متفاعلن مفتعلن۔ چار بارہ ؎ من مضطرب تا بکجا بجفائے او صبر کنم ٭ بلب آمدہ جان حزین بروو اگر جبر کنم ٭ من مضطرب متفاعلن تابکجا مفتعلن بجفائے او متفاعلن صبر کنم مفتعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۹) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مضمر مقطوع حشو اول وسوم مخزول مسکن باقی سالم۔ متفاعلن مفعولن متفاعلن مفعولن۔ دوبارہ ؎ نبرد دل یارائے نہ با کسے غمخوارے ٭ چکنم نگوای ناصح شدہ زندگی آزارے ٭ نبرد دل متفاعلن یارائے مفعولن نباکسے متفاعلن غمخارے مفعولن۔ وقس علیٰ ہذا جو لوگ یہاں مفعولن درمیانی کو بھی مضمر مقطوع سمجھے ہیں سہو کرتے ہیں۔ یہ تو وزن وافی الشمن ہے۔

(۱۰) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبارہ ؎ نکنم بیار کسان طمع کہ جفا بود ٭ نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود ٭ نکنم بیا متفاعلن رکساطمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن۔

(۱۱) بیت مسدس عروض وضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلاتن۔ دوبارہ ؎ چکنم کہ جز بمراد خود نزود دل ٭ چکنم کہ جز بتو دل ہے نگراید ٭ چکنم کجز متفاعلن بمراد خد متفاعلن نزود دل فعلاتن۔ الیٰ آخرہ۔

(۱۲) شش رکنی شعر صدر وابتدا مضمر حشوین موقوص عروض وضرب سالم۔ مستفعلن مفاعلن متفاعلن۔ دوبارہ ؎ روزے بود کہ عشق تو بسر آیدے ٭ یا آن دلت بمہر من بگرایدے ٭ روزے بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن بسر آیدے متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۱۳) بیت مسدس صدر وابتدا سالم دونون حشو مضمر عروض وضرب مضمر مذال۔ متفاعلن مستفعلن مستفعلان۔ دوبارہ ؎ چو عیان شوی آسایدم روح وروان ٭ چو نہان شوی از جان من خیزد فغان

چھیاشوی متفاعلن ااسایدم ستفعلن رحوروان ستفعلان۔ وقس علیہ۔
(۱۴) شعر شش رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلاتن ؎ ہمہ دم بود صنما خیال تو در دلم ❊ نکنم ز سینہ برون چو جان شب و روز شؔ ❊
ہم دم بود متفاعلن صنما خیا متفاعلن ل ت در دلم متفاعلن + نکنم زسی متفاعلن ن بروچ جا متفاعلن شب روزش فعلاتن۔
(۱۵) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم دونوں حشو موقوص عروض و ضرب مضمر مقطوع۔ متفاعلن مفاعلن مفعولن۔ دوبار ؎ تو بہر طرف کہ چشم خود اندازی ❊ دل عالمے ز تیر زخمی سازی ❊ ت بہر طر متفاعلن فچشم خد مفاعلن اندازی مفعولن + دل عالمے متفاعلن ز تیر زخ مفاعلن می سازی مفعولن
(۱۶) چھ رکن کا پورا ایک شعر ضرب احذ باقی صدر و ابتدا و عروض و حشوین سب سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت دوم ؎ سحرم دہد چو صبا خبر ز گل رخت ❊ بہ نثار او دل و دین خود سپرم ❊ سحرم دہ متفاعلن چصبا خبر متفاعلن زگلے رخت متفاعلن + بنثار او متفاعلن دل دین خد متفاعلن سپرم فعِلن۔
(۱۷) بیت مسدس عروض سالم ضرب مضمر احذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعْلن بسکون دوم ؎ بگل رخش دل و جان من شدہ مبتلا ❊ چو نسیم صبح مدام بیمارم ❊ بگلے رخش متفاعلن دل جان من متفاعلن شد مبتلا متفاعلن + چنسیم صب متفاعلن حمدام بی متفاعلن مارم فعْلن۔
(۱۸) چھ رکن کا شعر عروض مقطوع ضرب احذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت دوم ؎ تہِ دام مرغ من آمدہ بہ اسیری ❊ بہ کمند زلف بتان بود دل من ❊ تہِ دام مر متفاعلن غمنامدہ متفاعلن باسیری فعلاتن + بکمند زل متفاعلن فبتا بود متفاعلن دل من فعِلن۔
(۱۹) بیت شش رکنی عروض مقطوع ضرب مضمر احذ۔ متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن

فعْلن بسکون دوم ہے نرود بری ببرہ گشتہ بخیالم + چہ بری بررود نہ بیزد و حق بیکس + نرود بری
متفاعلن بری جبہ کسے متفاعلن بخیالم فعلاتن + چہ بری بررود متفاعلن نہ بیزد ہمن متفاعلن بکسی فعْلن
(۲۰) شعر مسدس عروض و ضرب دونوں احذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت دوم
دوبارہ ہے رخ چشم من بہ سوے تست نگر + ہمہ چشم دل بسر کوے تست نگر + رخ چشم من متفاعلن
ہمہ سوے تس متفاعلن تنگر فعِلن + ہمہ چشم دل متفاعلن بسر کوے تس متفاعلن تنگر فعِلن۔
(۲۱) شعر مسدس الارکان عروض احذ ضرب مضمر احذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت
دوم + متفاعلن متفاعلن فعْلن بسکون دوم ہے شب ہجر ما چہ دراز گشت صنم + شدہ روز حشر
بنمود در عالم + شب ہجر ما متفاعلن چہ دراز گش متفاعلن تصنم فعِلن + شدہ روز حش متفاعلن ر بنمود در
متفاعلن عالم فعْلن۔
(۲۲) بیت شش رکنی عروض و ضرب دونوں مضمر احذ۔ متفاعلن متفاعلن فعْلن بسکون دوم
دوبارہ ہے شب و روز شکر و دعاے توگویم + شب و روز حمد و ثناے توگویم + شب و روز شک
متفاعلن ر دعاے تو متفاعلن گویم فعْلن + شب و روز حم متفاعلن د ثناے تو متفاعلن گویم فعْلن
وزن دہم سے یہان تک تیرہ اوزان مجزو ہین۔ محقق ان سب مسدسات کو وافی کہتے ہین اس
سبب سے کہ وزن مثمن اونکے زمانے مین معتبر نہ تھا لہذا وہ دائرہ فارسی کی بنیاد مسدس پر
جانتے ہین عربی کے مثل۔ ہمارے عہد مین مثمنات کی کثرت ہی بدینوجہ ہم نے بموجب ارشاد
سعد الشارحین اورون کے مانند شعر ہشت رکنی کو مثمن الاصل قرار دیا ہی اسلیے دائرہ فارسی کی
بنیاد مثمن پر رکھکر اوسکو وافی ٹھہرایا۔ جب مثمن وافی ٹھہرا تو وزن مسدس لامحالہ اوسکا مجزو ہوگا
اور وزن مربع مثمن کا مشطور قرار پائیگا۔
(۲۳) چار رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن۔ دوبارہ ہے نہ روا بود
کہ جفا کنی + بکسے کہ با تو وفا کند + نہ روا بود متفاعلن کہ جفا کنی متفاعلن۔ الی آخرہ۔
(۲۴) شعر مربع عروض و ضرب مرفّل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلاتن۔ دوبارہ ہے بہ ہمہ جہان

تو یکے نہ بینی ÷ چو نگار من بسفید کاری ÷ بہمہ جہا متفاعلن ت یکے ن بینی متفاعلاتن ÷ چو نگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن۔

(۲۵) بیت چہار رکنی عروض وضرب احذ باقی سالم۔ متفاعلن فعِلن بحرکت دوم۔ دو بارے نگو بود گر کنی ÷ تو بہیچ روے بدی ÷ نکو بو دستفاعلن گر کنی فعِلن ÷ ت بہیچ رو متفاعلن ی بدی فعِلن۔

(۲۶) چہار رکنی بیت عروض سالم ضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن ÷ متفاعلن متفاعلاتن ے بہ در امید ہے رسم ÷ چو در آید از در من نگارم ÷ بدرے امے متفاعلن دہے رسم متفاعلن چدر اید ز متفاعلن درمن نگارم متفاعلاتن۔

(۲۷) بیت مربع الارکان عروض سالم ضرب مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن ÷ متفاعلن متفاعلان ے تہ تیغ خنجر باز تو ÷ صنما نہیم گلوے جان ÷ تہ تیغ خن متفاعلن جر باز تو متفاعلن صنما نہے متفاعلن ہگلوے جان متفاعلان۔

(۲۸) بیت بحر چہار رکنی عروض مذال ضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلان ÷ متفاعلن متفاعلاتن ے سوِ عاشقان تو شدی روان ÷ کہ در آمدہ بخزان بہارے ÷ سوِ عاشقا متفاعلن تشدی روان متفاعلان ÷ کدر امدہ متفاعلن بخزا بہارے متفاعلاتن۔

(۲۹) شعر مربع الارکان عروض وضرب دونوں مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلان۔ دو بارے من و ذکر تست بصد زبان ÷ دل و یاد تست بہر زبان ÷ من ذکر تس متفاعلن تبصد زبان متفاعلان ÷ دل یا د تس متفاعلن ت بہر زبان متفاعلان۔

(۳۰) بیت چہار رکنی عروض سالم ضرب بمقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن ÷ متفاعلن فعلاتن ے سو باغ و راغ دویدہ ام ÷ چو ندیدہ ام رخِ خوبت ÷ سو باغ را متفاعلن غدو یدام متفاعلن چندیدام متفاعلن رخ خوبت فعلاتن۔

(۳۱) شعر چہار رکن کا عروض وضرب دونوں مضمر احذ باقی دو رکن سالم۔ متفاعلن فعْلن

بسکنات دوم دوبارہ سے رہ بے نشان پویم + چو نشانِ او جویم + رہ بے نشا تفاعلن پویم فعلن + چو نشان او تفاعلن جویم فعلن -
(۳۲) بیت چہار رکنی عروض احذ ضرب مضمر احذ باقی سالم - تفاعلن فعلن بحرکت دوم + متفاعلن فعلن بسکون دوم سے چو شنیدہ ام خبرش + ہمہ میروم در خود + چشنیدام تفاعلن خبرش فعلن + ہم میروم متفاعلن در خود فعلن -
وزن بست ۲۴ سوم سے یہان تک دس اوزان مشطور ہین اور محقق انکو مجزو کہتے ہین اوس سبب سے جو کہ مؤلف نے وزن بست ۲۳ دوم مین مذکور کیا -
الغرض اس بحر کے سب مزاحفات مین مضمر سب سے بہتر ہی لیکن اگر ایک پوری نظم مین جملہ ارکان مضمر لاؤ تو اوسکو بحر رجز مین شمار کرنا پڑیگا اور یہ بھی مناسب ہو کہ جس نظم کے ایک شعر مین جو التزام مزاحف یا غیر مزاحف کا رکھا جائے وہ اوس نظم مین آخر تک یکسان رکھنا چاہیے اور اگر التزام شکنی کرے تو تواتر ضرور ہی علی الخصوص اسکی پابندی عروض وضرب مین لازم ہی -
تنبیہ - اس تنبیہ کو جب تمام وکمال دیکھ جاؤ گے تو اوزان کی غلطیان معلوم ہونگی -
(۱) متفاعلاتن متفاعلاتن متفاعلاتن متفاعلاتن - دوبارہ سے بشب فراقت نگزشتہ در دل کہ بجان عاشق چہ رسیدہ باشد + دل دردمندش اسے کہ دارد زجفائے ہجرت چہ کشیدہ باشد + بشبے فراقت متفاعلاتن نگزشت در دل متفاعلاتن کہ بجان عاشق متفاعلاتن چہ رسید باشد متفاعلاتن وقس علیہ - متاخرین کہتے ہین کہ اسمین ہر رکن مرفل ہی -
(۲) مستفعلاتن مستفعلاتن مستفعلاتن مستفعلاتن - دوبارہ سے بیمار عشقم در دل من غیر از وصالش درمان ندارد + آما ازین غم جان برلب آمد کایام ہجرش پایان ندارد + بیمار عشقم مستفعلاتن در دے دلے من مستفعلاتن غیر ز وصالش مستفعلاتن درما ندارد مستفعلاتن - باقی علی ہذا القیاس - کہتے ہین کہ ہر رکن مضمر مرفل ہی - ہم تو اسکو بحر متقارب شانزدہ رکنی کہین گے جو کہ متقارب کے وزن پنجاہم مین ذکر کرین گے -

(۳) مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلیان - دوبارہ ای بصباحت خسروِ خوبان وی بلطافت مایۂ ایمان + سبزۂ خطت خضرِ معلیٰ لعلِ لبانت چشمۂ حیوان + ای بصباحت مفتعلاتن خسروِ خوبا مفتعلاتن وی بلطافت مفتعلاتن مای ے ایمان مفتعلیان - کہتے ہین کہ ہر رکن کامل مخزول مرفل اور عروض وضرب مسبغ بھی ہی - ہم تو اسکو وہ وزن کہینگے جو متقارب کے وزن پنجاہ و دوم مین لائینگے -

(۴) مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلان - دوبارہ ای دل مسکین باش جفاکش در غمِ یار + رسم وفا از زہرہ جبینان چشم مدار + ای دل مسکی مفتعلاتن باش جفاکش مفتعلاتن در غمِ یار مفتعلان + رسم وفا از مفتعلاتن زہرجبی نا مفتعلاتن چشم مدار مفتعلان -

کہتے ہین کہ مسدس کامل ہی اسکا ہر رکن مخزول مرفل ہی اور عروض وضرب مخزول مذال - اب جیسے سنیے کہ ترفیل سوا عروض وضرب کے اور رکن مین ناجائز اور غلط ہی بدین وجہ یہ چارون وزن محض نادرست ہین اور مثمن تو غلط در غلط - نصیر المحققین فرماتے ہین کہ سببے خفیف زیادت کنند الا درآخر متفاعلن بیفتد وخاص بود بوزن مجزو وبآخر بیت ورکن اورا مرفل خوانند - دائرۂ مؤتلفہ کی بحرین تمام ہوئین -

متقارب

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین فعولن آٹھ بار ہی - اسکے عروض - سالم - مقبوض - محذوف - مقصور - ابتر - پانچ قسم کے آتے ہین اور ضربین - سالم - مقصور - محذوف - ابتر - چار طرح کی آتی ہین - وافی ومجزو ومشطور ملاکر چوذہ وزن پر یہ بحر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن - دوبارہ فَاَمَّا تَمِیْمُ تَمِیْمُ بْنُ مُرٍّ + فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رَوْبیٰ نِیَامَا + فاما فعولن تمی من فعولن تمی مب فعولن نمررن فعولن + فالفا فعولن ہمل قو فعولن مروبی فعولن نیاما فعولن - پس لیکن وہ تمیم کہ تمیم بن مُرہ ہی پس پایا قوم نے انکو مست سونے والے - روبیٰ بالفتح رائب کی جمع ہی بمعنی مست شوندہ و بقول ے روبیٰ بضم اول وہ شخص کہ رواروی کی کثرت سے تھک گیا ہو - نیام جمع نائم بمعنی خواب کنندہ

(۲) شعر مثمن ضرب مقصور باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن فعول سے
وَیَاوِی اِلیٰ نِسوَۃٍ بَائِسَاتٍ + وَشُعثٍ مَرَاضِیعَ مِثلِ السَّعَالُ + بتسکین آخر۔
ویاوی فعولن الی نس فعولن وتن با فعولن یساتن فعولن + وشعثن فعولن مراضی فعولن
ع مثلس فعولن سعال فعول۔ اسکی ضرب مین بزبان تازی ردف لازم ہی پس حروف علت
مین سے چاہے کوئی حرف ہو۔ اور جگہ قبول کرتا ہی اون عورتونکی طرف جو کہ منقطع الحیض
ہین اور پریشان بال گرد آلودہ رکھنے والی اور شیر دا ہین اور غول بیابانی کے مانند۔ یائسات
آئسات کا مبدل ہی آئسہ کی جمع وہ عورت کہ سنِ ایاس مین پونہچی ہو اور حیض او سکا بند ہوگیا
ہو۔ صاحب نہایۃ الراغب نے بائسات باے موحدہ کے ساتھ صحیح جانا ہی جسکے معنی محتاج
عورتین۔ شُعث بالضم شَعثا بالفتح کی جمع ہی وہ عورت جسکے موے سر پراگندہ و گرد آلود ہون۔
مراضیع جمع مرضعہ زن شیر دہندہ۔ سعال سعالی کا مخفف جو کہ سعلاۃ بالکسر کی جمع ہی بمعنی غول
بیابانی جیسے القاضی سے القاض۔

(۳) ہشت رکنی شعر ضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن
فعولن فعل سے وَاَروِی مِنَ الشِّعرِ شِعرًا عَوِیصًا + یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِی قَد رَوَو +
واروی فعولن منش شع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن + ینس سر فعولن رواتل فعولن
لذی قد فعولن رو و فعل۔ مین روایت کرتا ہون شعر مین سے ایک شعر مشکل کہ بھلا دے
راویون کو جنھون نے اوسکی روایت کی ہو۔ بعض نسخون مین اروی کے عوض اَبنِی دیکھا ہی
یعنی بنا کرتا اور انشا کرتا ہون۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر ضرب ابتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن
فع سے خَلِیلَیَّ عُوجَا عَلیٰ رَسمِ دَارٍ + خَلَت مِن سُلَیمیٰ وَمِن مَیَّہ + خلیلی فعولن
یعوجن فعولن علی رس فعولن مدارن فعولن + خلت من فعولن سلیمی فعولن ومن می فعولن
یہ فع۔ سلیمی ایک معشوقہ اور میہ ایک عورت کا نام۔ ای میرے دونون دوستو سلیمی اور میہ

حشو قہ کے خانۂ خالی کے نشان پر ٹھہرو۔

(۵) شعر مثمن ضرب سالم باقی سات رکن مقبوض۔ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ + فعولُ فعولُ فعولُ فعولن ے اَفَادَ فَجَادَ وَسَادَ فَزَادَ + وَقَادَ فَذَادَ وَعَادَ فَاَفْضَلَ +

افا دفعول فجا دفعول وسا دفعول فزا دفعول + وقا دفعول فذا دفعول وعا دفعول فا فضل فعولن۔ وہ لشکر پر امیر ہوگیا تو جوانمردی کی اور سردار ہوگیا تو عزت بڑھائی اور لشکر کشی کی تو روا ہوا اور عود کیا تو بخشش کی۔ ذ و د بالفتح روان کرنا۔

(۶) شعر ہشت رکنی صدر اور حشو سوم مقبوض عروض محذوف باقی سالم۔ فعولُ فعولن فعولن فعل + فعولن فعولُ فعولن فعولن ے کَتَبْتُ اُنَاسًا فَاَفْنَیْتُھُمْ + وَکَانَ الْاِلٰہُ ھُوَ الْمُسْتَاسَا + کتبت فعولُ اناسن فعولن فافنی فعولن تہم فعل + وکانل فعولن الاہ فعولُ ہول مس فعولن ت اسا فعولن۔ مین نے لوگون کو جمع کیا پس اونکو فنا کیا اور تھا وسیاہی خدا استعانت طلب کیا گیا۔

(۷) بیت مثمن حشو اول مقبوض عروض مقصور باقی سالم۔ فعولن فعولُ فعولن فعول تسکینِ آخر + فعولن فعولن فعولن فعولن۔ یہ معقد ہے ے فَرُمْنَا الْقِصَاصَ وَکَانَ التَّقَاصُّ + عَدْلًا وَحَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَا + التقاص کا صاد مشدد ہے صاد اول ساکن مصرع اول مین اور متحرک دوم مصرع دوم مین شامل ہے۔ فرمنل فعولن قصاص فعولُ وکانت فعولن تقاص فعولن + عدلن فعولن وحققن فعولن علل مس فعولن لمینا فعولن۔ ہم نے قصد کیا قصاص کا اور قصاص انصاف وحق ہے مسلمانون پر۔ التقاص کے عوض بعضون نے القصاص پڑھا ہے بدین صورت یہ شعر محذوف العروض ہوجائیگا کیونکہ اسکا صاد دوم مشدد نہین لیکن خلیل نے التقاص ہی پڑھا ہے اور مقصور العروض صحیح جانا ہے۔

(۸) شعر ہشت رکنی صدر اثلم حشو دوم مقبوض باقی سالم۔ فَعْلن فعولن فعولُ فعولن + فعولن فعولن فعولن فعولن ے لَوْلَا خِدَاشٌ اَخَذْتُ جِمَالًا + تِ سَعْدٍ وَلَمْ اُعْطِہٖ

مَا عَلَيْهَا + یہ شعر بھی معقد ہے اور تاے جمالات سے مصرع دوم شروع ہے۔ لولا فعلن خداش فعولن اخذت فعول جمالا فعولن + تسعدن فعولن ولم اع فعولن طھی ما فعولن علیہا فعولن۔ اگر خراش اور زخم نہوتا تو مین سعد کے اونٹون کو لے لیتا اور جو کچھ اونپر تھا وہ بھی اوسکو دیتا۔ خِداش بالکسر کی اصل خَدش بالفتح ہے جسکے معنی چھیلنا اور پوست کھینچنا۔ جمالات بالکسر جمالہ کی جمع اور وہ جمع جمل بمعنی شتر۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر اثرم عروض محذوف باقی سالم۔ فَعْل فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فعولن فعولن ع قُلْتُ سَدَادًا لِمَنْ جَاءَنِي + فَاَحْسَنْتُ قَوْلًا وَاَحْسَنْتُ رَايَا + قلت فعل سدادن فعولن لمن جا فعولن ءنی فعل + فاحسن فعولن تقولن فعولن واحسن فعولن ترایا فعولن۔ مین نے سچ بات کہی اوس سے جو کہ میرے پاس آیا پس مین نے تحسین کی قول اور راے کی۔

(۱۰) شعر مثمن ابتدا اثلم عروض و ضرب محذوف۔ فعولن فعولن فعولن فعل + فَعْلن فعولن فعولن فعل ع وَعَيْنٌ لَهَا حِدْرَةٌ بَدْرَةٌ + شُقَّتْ مَاٰقِيهِمَا مِنْ اُخُرْ + وعین فعولن لہا حد فعولن رتن بد فعولن رتن فعل + شق قت فعلن م اٰقی فعولن ہما من فعولن اخر فعل حِدْر بکسر حاے حطی و سکون ذال معجمہ با راے مہملہ بیدار رہنا۔ اوس عورت کے واسطے آنکھ کھلی ہوئی بالکل مثل بدر کے ہے اور دونون آنکھون کے گوشے پھیلے ہوئے ہین یعنی سوتا نہین یہ وزن وافی ہین۔

(۱۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعل۔ دوبارہ ع اَمِنْ دِمْنَةٍ اَقْفَرَتْ + لِسَلْمَى بِذَاتِ الْغَضَا + امن دم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل۔ درختہاے غضاۃ والی زمین مین کیا یہ نشان سلمی کے خانۂ خالی کے ہین۔ غَضاۃ بروزن حیات ایک صحرائی درخت کنار دشتی کے برابر کہ اوسکی لکڑی کی آگ دیر تک رہتی ہے۔ اور یہ غضا کی جمع ہے مگر بجاے واحد مستعمل ہے۔ یہ اصلی وزن نہم ہے۔

(۱۲) ششش رکنی شعر عروض محذوف ضرب ابتر باقی سالم - فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فع سے تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ + فَمَا يُقْضَ يَاتِيْكَا + تعف فف فعولن ولاتب فعولن تیس فعل + فمایق فعولن ض یاتی فعولن کا فع - تو پاک دامن ہوجا اور غم نکر کیونکہ تقدیر مین جو کچھ حکم کیا گیا ہی وہ تیری طرف آئیگا - یہ اصلی وزن ششم ہی -

(۱۳) بیت مسدس صدر مقبوض ابتدا اثرم دونون حشو سالم عروض ابتر ضرب محذوف - فعول فعولن فع + فعَلُ فعولن فعَلُ سے وَزَوْجُكِ فِي النَّادِي + يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ + وزوج فعول کفن نا فعولن دی فع + یعل فاع مافی فعولن غدی فعل - ای عورت تیرا شوہر جانتا ہی مجلس مین جو کچھ کہ کل واقع ہوگا - وزن یازدہم سے یہان تک تین اوزان مجزو ہین -

(۱۴) مولدین متاخر نے اس بحر کا مربع بھی کہا ہی - چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم فعولن فعولن - دوبار سے شَرِيْفُ السَّلَامِ + مِنَ الْمُسْتَهَامِ + عَلٰى خَيْرِ خَلْقٍ + رَفِيْعِ الْمَقَامِ + حَمِيْدِ السَّجَايَا + لَطِيْفِ الْكَلَامِ + شریفس فعولن سلامی فعولن + منل مس فعولن تہامی فعولن - یہ ایک شعر ہی - علیٰ خی فعولن رخلقن فعولن + رفیعل فعولن مقامی فعولن - یہ دوسرا شعر ہی - حمیدس فعولن سجایا فعولن + لطیفل فعولن کلامی فعولن - یہ تیسرا شعر ہی - بزرگ سلام بندۂ عاجز کی طرف سے - بہترین خلق کی طرف جو کہ بلند مقام ہی - نیک عادت رکھنے والا نازک وعمدہ کلام رکھنے والا - یہ ایک وزن مشطور ہی -

بزبان فارسی و اُردو اس بحر کی اصل آٹھ بار فعولن دائرے مین ہی - وافی اور وافی المضاعف اور مجزو اور مشطور اور معشر ملاکر اسکے اوزان نوتّے قسم پر مستعمل ہین - اسطرح -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن - دوبار - میر صیدی طہرانی سے درین فصل گل ہر چہ داری بہ دہ + مبادا کہ دیگر بہارے نیاید + دری فص فعولن لگل ہر فعولن چداری فعولن بہ دہ فعولن + مبادا فعولن کہ دیگر فعولن بہارے فعولن

تیا یدفعولن - میر علی اوسط رشک لکھنوی سے لب وچشم کا جس کو بیمار دیکھا + کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا + لبوچش فعولن مکاجس فعولن کبیما فعولن ر دیکا فعولن - باقی علیٰ ہذا القیاس

(۲) شعر مثمن عروض وضرب مسبغ باقی ارکان سالم - فعولن فعولن فعولن فعولان - دوبار جناب غالب علیہ الرحمہ سے درین شب روا باشد ار چرخ گردان + کند گنج انجم نثار چراغان + دری شب فعولن روابا فعولن شدرچر فعولن خگردان فعولان - وعلیٰ ہذا القیاس - شیخ ناسخ سے وہ کرتا ہی باتین مین کرتا ہون آہین + گہر بار وہ ہی شرربار مین ہون + وکرتا فعولن ہیاتے فعولن مکرتا فعولن ہ اہین فعولان - وقس علیٰ ہذا - فارسی و اردو مین اکثرون نے تسبیغ بلا غنہ کا بھی استعمال کیا ہی مگر محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ خارج است - جیسے حافظ شیرازی سے اگرچہ دلم رفت لیکن غمش نیست + بجز آن خم زلف جائے ندارد + غمش نیس فعولان - یا جس طرح ناسخ سے لب گنگ بے تابی ایسی ہی بے یار + کبھی وار مین ہون کبھی پار مین ہون + ہ بے یار فعولان -

(۳) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعول - دوبار میر محمد جان قدسی مشہدی سے سگ نفس را رفتہ از کار چشم + تو از عینکش کردہ چار چشم + سگے نف فعولن سرارف فعولن ت از کا فعولن رچشم فعول - سحر مرحوم سے زمرد کی بوتل ہو ہیرے کا کاگ + نظر آئے یا قوت احمر شراب + زمرد فعولن کبوتل فعولن ہ ہیرے فعولن کاکاگ فعول - وقس علیٰ ہذا -

(۴) شعر مثمن عروض وضرب محذوف باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعل - دوبار خواجوے کرمانی سے جگر تشنہ وغرق آب آمدہ + زبان بستہ و در خطاب آمدہ + جگر تش فعولن نیوغر فعولن ق آبا فعولن مدہ فعل - سحر مرحوم سے ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے + یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے + ہمے کا فعولن جوتربت فعولن پہ میلے فعولن رہے فعل - وعلیٰ ہذا القیاس - وزن سوم وچہارم کا اجتماع باہمی جائز ہی - اہل فارس وزن اول وسوم

وچہارم کو (راہ اعشیٰ) کہتے ہین اس سبب سے کہ لسان عربی مین اعشیٰ شاعر کے اشعار ان اوزان پر بہت آئے ہین جیسے ؎ وَکَاْسٍ شَرِبْتُ عَلیٰ لَذَّۃٍ ✤ واُخْریٰ تَدَاوَیْتُ مِنْھَا بِھَا ✤۔

(۵) شعر مثمن عروض وضرب ابتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فع۔ دوبارہ ؎ نگاہے کہ بودش بمن گاہے ✤ کنون نیست آن ہم من وآہے ✤ نگاہے فعولن کبودش فعولن بمن گا فعولن ہے فع ✤ کنونے فعولن س اا ہم فعولن منوا افعولن ہے فع۔ ہم اس وزن کو مقبوض محذوف مجبق بھی کہہ سکتے ہین۔ فافہم۔

(۶) بیت مثمن اثلم الابتدا عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعل ✤ فعلن فعولن فعولن فعل۔ رودکی سمرقندی ؎ بہارست ہر روزہ در روز نم ✤ منکر فراوان ومعروف کم ✤ بہارس فعولن تہرو فعولن ز درر و فعولن زنم فعل ✤ منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم فعل۔ نم کے دن سے مراد روز بارش۔

(۷) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اثلم حشو اول وسوم مقبوض حشو دوم وچہارم مجبق باقی سالم فعلن فعولن فعلن فعولن۔ دوبار۔ واقف بٹالوی ؎ ہر غنچہ شگفت الادل من ✤ اے وادل من اے وادل من ✤ ہر غن فعلن چہ شگف فعولن تل لا فعلن دلے من فعولن۔ الیٰ آخرہ۔ آتش ؎ بتخانہ چھوڑا باز آئے بت سے ✤ وہ شہر بھولا وہ شاہ بھولا ✤ بتخا فعلن نچھوڑا فعولن بازا فعلن ی بت سے فعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۸) شعر مثمن عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن ہفتم۔ فعلن فعولن فعلن فعولان۔ دوبار۔ حافظ ؎ گر تیغ بارد در کوے آن ماہ ✤ گردن نہادیم الحکم للہ ✤ گرتے فعلن غبارد فعولن درکو فعلن یی اا ماہ فعولان ✤ گردن فعلن نہادے فعولن مل حک فعلن ملل لاہ فعولان۔ میر تقی میر ؎ اب حال اپنا اوسکے ہے دلخواہ ✤ کیا پوچھتے ہو الحمد للہ ✤ اب حا فعلن ل اپنا فعولن اسکے فعلن ہے دلخاہ فعولان۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۹) سبب مثل وزن ہفتم و ہشتم مگر رکن درمیانی بقول اکثر مسبغ۔ فعلن فعولان فعلن فعولان
دوبار۔ حافظ ؎ چند انکہ گفتیم غم با طبیبان + درمان نکردند مسکین غریبان + چند ا فعلن
ک گفتیم فعولان غم با فعلن طبیبان فعولان + درما فعلن نکردند فعولان مسکی فعلن غریبان فعولا
لیکن یہان تسبیغ درمیانی ثکسال باہر ہی بلکہ یہ کہو کہ حشو اول و سوم سالم ہین۔ یون۔ چند ان فعلن
کہ گفتے فعولن مغم با فعولن طبیبان فعولان + درما فعلن نکردن فعولن دمسکی فعولن غریبان فعولا
دیکھو تسبیغ ناجائز کا قصہ کیسا پاک ہوا اگر ان اوزان کو مسمط چہار خانہ لاؤ تو خوش آیند ہو جاتے ہین
جیسے حافظ ؎ ای بخت سرکش تنگش ببر کش + گہ جام زرکش۔ گہ لعل دلخواہ + ہفتم و ہشتم
و نہم تینون اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہی۔

(۱۰) بیت مثمن صدر و ابتدا و حشو دوم و چہارم مقبوض عروض و ضرب و حشو اول و سوم
مجبوب۔ فعولن فعلن فعولن فعلن۔ دوبارہ ؎ دعاے دارم سحر گہ بر لب + سراسر جرمم بہل کن
یارب + دعایے فعولن دارم فعلن سحر گہ فعولن بر لب فعلن + سراسر فعولن جرمم فعلن بہل کن
فعولن یارب فعلن۔ یہ وزن گویا وزن ہفتم کا عکس ہی۔

(۱۱) آٹھ رکن کا شعر اس ترتیب سے کہ رکن اول مقبوض اور دوم مجبوب پھر وہی رکن اول
دوبارہ مقبوض اسیطرح رکن سوم مقبوض رکن چہارم مجبوب پھر وہی رکن سوم دوبارہ مقبوض
تاکہ ایک مصرع بروزن فعول فعلن فعول فعلن نکل آئے یہی عمل مصرع دوم مین بھی سمجھو
اور اسکو مقبوض مرتین مجبوب کہو جیسے حافظ ؎ گرم بخوانی ورم برانی + دل حزین را بجاے
جانی + گرم فعول بخوانی فعلن ورم فعول برانی فعلن + دلیح فعول زین را فعلن بجاے
فعول جانی فعلن۔ اکثر رسائل عروض مین اسکا نام مقبوض اثلم لکھا ہی اور یہ صریح غلط ہی کیونکہ ثلم
در اصل خرم ہی اور وہ حشو و عروض و ضرب مین جائز نہین۔ محقق طوسی کے عہد مین یہ وزن
متقارب سے مستخرج ہی نہین ہوا تھا اس سببسے کہ قبض اوس وقت تک بزبان فارسی مستعمل المتقارب
نہ تھا بلکہ ثلم بھی غیر مستعمل تھا یہان تک کہ اسکو صدر و ابتدا مین بندرت لاتے تھے فی المعیار

قدباثلم و صدر یا ابتدا بنا در بکار داشتہ اند و ستعمال قبض در فارسی روا نیست ہیچ وجہ - یعنی اوسکے بعد تحقیق کرین جب بھی روا نہین اس سے ثابت ہوا کہ اثرم بھی اس بحر مین غیر مستعمل تھا - مگر متاخرین نے قبض کا استعمال بکثرت کیا ہی اور فی الحقیقت اسکا کوئی مقام خاص نہین ہمکو اختیار ہی جہان چاہین قبض لا ئین کوئی چیز اسکی مانع نہین ہی اثلم و ثرم صدر و ابتدا مین بلا تکلف اسکتا ہی - محقق نے آخر معیار مین ایک شعر اسی وزن پر یون لکھا ہی ؎ اگر بدانی کہ بے تو چون غم بدہر درین غم روا نداری ✤ اور بسبب عدم استعمال قبض اسکی تقطیع چار مفاعلاتن ثمانی سے سمجھکر فرمایا ہی کہ از مستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد و از متفاعلن موقوص مرفل ہمچنین - طرہ یہ کہ شعر مذکور نہ ایسے مستفعلن سے سمجھا جا سکتا ہی نہ ایسے متفاعلن سے کیونکہ ترفیل کو وہ خود آخر بیت یعنی عروض و ضرب کے لیے متفاعلن یعنی بحر کامل مین خاص کرتے ہین اور یہان صدر و ابتدا بھی مرفل ہوا جاتا ہی - اب رہی بحر رجز یعنی مستفعلن کو مخبون کرکے مرفل بنانا وہ جائز ہی نہین کیونکہ ترفیل بحر کامل کے لیے خاص ہی جیسا قال النصیر ؒ سببے خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بیفتد و خاص بود بوزن مجزو و بہ آخر بیت و رکن او را مرفل خوانند - شارح و مترجم معیار اس چوٹ کو صاف بچا گئے ہین اصل یہ ہی کہ اوسکے ارکان اور نام وہی ہین جو ہمنے پیشتر ذکر کیے -

(۱۲) عروض و ضرب مسبغ باقی مثل وزن یازدہم - فعول فعلن فعول فعلان - دوبارہ

غم تو تا در دلم نہان ہست ✤ سرشکم از دیدہ بار وانست ✤ غمے ت فعول تا در فعلن دلم ن فعول ہانست فعلان ✤ سرشک فعول مزدی فعلن دہار فعول وانست فعلان -

فائدہ - ممکن ہی کہ اس بحر مین تین قسم کے صدر و ابتدا اور چار قسم کے حشو اور آٹھ قسم کے عروض و ضرب آسکین مثلاً فعلن اثلم یا فاع اثرم یا فعول مقبوض کو صدر و ابتدا بنایئے پھر فعولن سالم اور فعلن محبق اور فاع مقبوض محبق اور فعول مقبوض کو حشو ٹھہرایئے پھر فعولن سالم یا فعولان مسبغ یا فعول مقصور یا فعل محذوف یا فاع مقصور محبق یا فع محذوف محبق خواہ ابتر یا فعلن محبق یا فعلان محبق مسبغ کو عروض و ضرب مقرر کیجیے تو ان عروض و ضرب ہشتگانہ کو

صدر و ابتدا سے ۳ گانہ میں ضرب دینے سے چوبیس ۲۴ وزن پیدا ہونگے بعدہٗ اون چوبیس کو حشو ہاے چہار گانہ مذکورہ میں ضرب دینے سے چھیانوے ۹۶ اوزان حاصل ہوسکتے ہیں لیکن اکثر مقام پر تخنیق ناجائز یا ثلم غیر جائز ہوکر وزن غلط ہوجائینگے اور یہ بات عمل سے آئینہ ہوسکتی ہے۔ اسلیے راقم السطور کے نزدیک صدر و ابتدا صرف اثرم اور حشو مقبوض اور عروض وضرب سالم یا مسبغ یا مقصور یا محذوف لانے سے چار وزن پیدا ہونگے۔ اول فاعِ فعول فعولُ فعولن۔ دوم فاعِ فعولُ فعولُ فعولان۔ سوم فاعِ فعولُ فعولُ فعولْ۔ چہارم فاعِ فعولُ فعولُ فعَل۔ بعدہ ہر ایک وزن میں آٹھ قسم کے عمل کرنے سے کل تیتس ۳۲ اوزان صاف نکل آئینگے اور وہ اعمال ہشتگانہ مؤلف نے اسطرح استخراج کیے (ا) رکن دوم میں اوسکے ماقبل تخنیق کرو باقی ارکان کو بحال خود رہنے دو (ب) دوم وسوم ارکان میں تخنیق کرو باقی بحال خود (ج) دوم وسوم وچہارم میں تخنیق کردو (د) ہیچ میں تخنیق نکرو باقی سب میں (ہ) دوم رکن میں تخنیق نکرو باقی سب میں تخنیق کردو (و) دوم وسوم رکن میں تخنیق نکرو باقی میں تخنیق کردو (ز) کسی رکن میں تخنیق نکرو اس سے اصلی وزن نکلیگا (ح) صرف ہیچ میں تخنیق کرد و باقی حالت اصلی پر رکھو۔ اب میں ترتیب وار سب وزان کی مثالیں بتاتا ہون۔ یون۔

(۱۳) آٹھ رکن کی ایک بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم سالم فعلن فاعِ فعول فعولن۔ جناب بجر سے عرض یہ ہے نقاش ازل سے ❊ حب کے نقش میں یار کو گھر دو ❊ حب کے فعلن نقش فاعِ میار فعول کُ گر دو فعولن۔ باقی مصرع اول بروزن ۲ تستم آیندہ۔ ہم نے اِن اوزان میں مجبق مقبوض کا رکن فاعِ لکھا ہے اسکے عوض فعْل بسکون اوسط بھی آسکتا ہے۔

(۱۴) شعر مثمن رکن اول اثرم پھر دوم مقبوض مجبق چہارم سالم۔ فعلن فعلن فاعِ فعولن۔ بجر سے جی جلتا ہے آہ کے جھوکو ❊ شمع محبت کو گل کردو ❊ جی جل فعلن تا ہے فعلن ۱۱ ہ فاع کجھو کو فعولن۔ باقی مثل وزن ہفدہم آیندہ۔

(۱۵) بیت ہشت رکنی اول رکن اثرم پھر دو سر اتیسرا مقبوض مجبق چوتھا مجبق۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ دوبار۔ رند سے گزرے جیسدم ہم دنیا سے ٭ ہم نے جانا دنیا گزری ٭ دونون مصرعے ایک ہی وزن پر ہین۔ گزرے فعلن جیسدم فعلن ہم دن فعلن یا سے فعلن۔ باقی علی ہذاالقیاس اس وزن مین یا اسکے ساتھ والے وزن مین اگر کوئی رکن مزاحف بحر متقارب کا خاص نہو تو اوسکو متدارک مثمن مخبون مسکن سے سمجھنا اولی ہے لیکن اس شعر والی غزل مین زحافات خاص متقارب آئے ہین۔

(۱۶) شعر مثمن رکن اوّل اثرم دوم مجبق مقبوض سوم مقبوض چہارم مجبق۔ فعلن فاع فعولن فعلن۔ مصرع دوم بھی یونہین رند سے کافر پر بھی نگزرے ایسی ٭ ہم پر جو بُت ترسا گزری ٭ کافر فعلن پر ب فاع نگزرے فعولن ایسی فعلن ٭ ہم پر فعلن جو ب فاع ت ترسا فعولن گزری فعلن۔

(۱۷) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم مجبق۔ فاع فعولن فعلن فعلن۔ ہر دو مصراع یکسان۔ رند سے آئے نہین تم عرصہ گزرا ٭ شمع کیا کس نے کیا گزری ٭ اا ے فاع نہی تم فعولن عرصہ فعلن گزرا فعلن۔ وقس علی ہذا۔

(۱۸) شعر ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم مجبق۔ فاع فعول فعولن فعلن جناب بحر سے اپنا گلا خود کاٹتے ہین ہم ٭ دم لو چھری کے تلے بیدردو ٭ دم ل فاع چھری ک فعول تلے بے فعولن دردو فعلن۔ مصرعِ اول بر وزن بستم آئندہ۔

(۱۹) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم سالم۔ فاع فعول فعول فعولن بحر سے دم کی آمد شد کیا کیسے ٭ ضعف کی راہ سے ہین یہ سفر دو ٭ ضعف فاع کراہ فعول سہو ے فعول سفر دو فعولن۔ مصرعِ اول بر وزن پانزدہم۔

(۲۰) شعر ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم سالم۔ فاع فعولن فاع فعولن سے تیر نگاہت بر دلِ عاشق ٭ کارگر آمد صورتِ ناوک ٭ تیر فاع نگاہت فعولن

بر دفاع لعاشق فعولن - باقی علیٰ ہذا القیاس - بحر سے جان اون آنکھون سے نہ بچیگی + ہی یہ ادھر تنہا وہ اودھر دو + جان فاع انا کو فعولن سین فاع بچیگی فعولن وقس علیٰ ہذا -

(۲۱ و ۲۲) شعر آٹھ رکن کا رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم مسبغ - فعلن فاع فعول فعولان - ہر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم مسبغ - فعلن فعلن فاع فعولان سے چھپکر آنکھ لڑا وتو جانین + دل مین ڈالو گھاو تو جانین + چپکر فعلن اک فاع لڑا و فعول تجانین فعولان + دلمے فعلن ڈالو فعلن گاو فاع تجانین فعولان - اس شعر مین دو وزن غیر مشترک جمع ہین -

(۲۳) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم مسبغ مجبق - فعلن فعلن فعلن فعلان سے سر دار بزم غم ہم ہین + گویا نخل ماتم ہم ہین + سردا فعلن رے بز فعلن مے غم فعلن ہم ہین فعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - اگر اس وزن کے ساتھ والے شعر مین کوئی زحاف متقارب کا مخصوص نہو تو اسکو متدارک جانو -

(۲۴) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم مسبغ مجبق - فعلن فاع فعولن فعلان - جناب بحر سے جان ومال فدا کرنے مین + فکر وتردد ای نامرد + جانو فعلن مال فاع فدا کر فعولن نے مین فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفدہم -

(۲۵) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم مسبغ مجبق - فاع فعولن فعلن فعلان - حکیم مومن خان سے چشم تر وشورابہ غم مین + سوش کرابی ایک اک دم مین + سوش فاع کرابی فعولن ایک فعلن دم مین فعلان - مصرع اول مثل وزن بستم

(۲۶) آٹھ رکن کا شعر رکن اوّل اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مسبغ مجبق - فاع فعول فعولن فعلان - جناب بحر سے شکر گزار بہر صورت ہین + زہر ہمین دو ویا شکر دو + شکر فاع گزار فعول بہر صو فعولن رت ہین فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفدہم -

(۲۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مسبّغ - فاع فعول فعول فعولان
ے آبِ حیاتِ وصال ہے آسان + عشق مین پہلے لڑاؤ تو جانین + اآب فاع حیاتِ فعول
وصال فعول ہ اآسان فعولان - وقس علی ہذا -
(۲۸) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم مسبّغ - فاع فعولن فاع
فعولان - جناب بحر ے آہ یہ دونون آفتِ جان ہین + نازو ادا لعنت برہر دو + اآفاع
یہ دونو فعولن اآف فاع تِجا ہین فعولان - دوم مصرع بروزن ہفدہم -
(۲۹ و ۳۰) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق - دوم مقبوض چارم مقصور - فعلن
فاع فعول فعول - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم مقصور - فعلن فعلن فاع
فعول ے ساقی باغ پہ چھائی بہار + لانا ساغر آئی بہار + ساقی فعلن باغ فاع پچھائی فعول بہا
فعول + لانا فعلن ساغر فعلن اآئی فاع بہار فعول - اسمین دو وزن غیر مشترک مجتمع ہین -
(۳۱ و ۳۲) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبّق چارم مقصور مجبق - فعلن فعلن
فعلن فاع - پھر رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم مقصور مجبق - فعلن فاع
فعولن فاع ے میرے ساقی بھر کر جام + جامون پر دے برابر جام - میرے فعلن ساقی
فعلن بر کر فعلن جام فاع + جامو فعلن پر دفاع برابر فعولن جام فاع + اس شعر مین بھی دو
وزن غیر مشترک شریک ہین -
(۳۳) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبّق چارم مقصور مجبق - فاع فعولن
فعلن فاع - خسرو ے رائے پتھورا پورے داشت + پو رنگو یم جورے داشت + رائے فاع
پتھورا فعولن پورے فعلن داش فاع - وقس علی ہذا - اسیر ے سوئے عدم ہم جاتے ہین +
آگے سے سرگورستا دو + سوئے فاع عدم ہم فعولن جاتے فعلن ہین فاع - دوم مصرع بروزن
چہل و یکم آئندہ -
(۳۴ و ۳۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور مجبق - فاع فعول فعولن

فاع - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور - فاع فعولُ فعولُ فعولُ سے مست
است اوٹھین سب مست + تجھکو دعائین دین بادہ پرست + مست فاع است فعول اٹے سب
فعولن مست فاع + تجک فاع دعاے فعول دباد فعول پرست فعول - اسمین دو وزن غیر مشترک
شامل ہین -

(۳۶) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم مقصور - فاع فعولن
فاع فعول - جامی سے ای شبِ زلفت غالیہ ساے + وی مہِ رویت غالیہ پوش + ایش فاع
بز لفت فعولن غال فاع یہ ساے فعول - باقی علیٰ ہذا القیاس - عاشق سے دل مین سمایا اوسکا
خیال + آنکھون مین چھایا اوسکا جمال + دل م فاع سمایا فعولن اسک فاع خیال فعول -
وقس علیٰ ہذا -

(۳۷) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم محذوف - فعلن فاع فعول
فعل سے جب تک می کا نشان رہے + جاری تیری دکان رہے + جب تک فعلن میک فاع
نشان فعولُ رہے فعَل - باقی اسی طرح -

(۳۸) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چارم محذوف - فعلن فعلن
فاع فعَل - شاد سے دو مین سے اک کام کرو + شاد کا بوسہ لو یا دو + دوسے فعلن
سے اک فعلن کام فاع کرو فعَل - مصرع دوم مثل وزن چہل[۳۱] و یکم آیندہ -

(۳۹) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم محذوف مجبق - فعلن
فعلن فعلن فع - اسیر سے تل عارض کا دکھلا دو + مرغ نگہ کو دانا دو + تل عا فعلن رض کا
فعلن دکلا فعلن دو فع - مصرع دوم بروزن چہل[۴۱] و یکم آیندہ -

(۴۰) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم محذوف مجبق - فعلن
فاع فعولن فع - اسیر سے بحث بڑھی ہر بوسون مین + لینا ایک نہ دینا دو + لینا فعلن
ایک فاع نہ دینا فعولن دو فع - مصرع اول بروزن سی[۳۲] و سوم -

(۴۱) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبّق چہارم محذوف مجبق۔ فاع فعولن فعلن فع۔ اسیرؔ گیسؤ و رخ کا بوسا دو + چاند گہن ہر صدقا دو + گیس فاع و رخکا فعولن بوسا فعلن دو فع مصرع دوم اسیطرح۔

(۴۲) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم محذوف مجبق۔ فاع فعولُ فعولن فع۔ اسیرؔ تیغ نگہ جو پڑے اوسکی + مہر ہو صورت جوزا دو + تیغ فاع نگہ ج فعول پڑے اس فعولن کی فع + مہر فاع ہصور فعول تجوزا فعولن دو فع۔

(۴۳) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم محذوف فاع فعولُ فعولُ فَعَل۔ شادؔ روتے ہین دیدۂ تر سے لہو + بہتے ہین خون کے دریا دو + روت فاع ہ دیدفعول ی ترس فعول لہو فعل۔ مصرع دوم مثل چہل[۴۲] دوم۔

(۴۴) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم محذوف۔ فاع فعولن فاع فَعَل۔ ؎ روے تو دیدم ای گل تر + نخل اُمیدم داد ثمر + روے فاع تدیدم فعولن ایگ فاع لتر فعل۔ وقس علیٰ ہذا۔ اسیرؔ دیکھا اسیر اعجاز نبیؐ + سب نے قمر کو دکھا دو + دیک فاع اسیرع فعولن جاز فاع نبی فعل۔ مصرع دوم بر وزن چہل[۱] و یکم۔ وزن سیز[دہم] سے یہانتک وہ بتیس[۳۲] اوزان ہین جو اعمال ہشتگانۂ مذکورہ سے پیدا ہوئے ہین۔ اس بتیسی[۳۲] کا اختلاط باہمی بلا تامّل جائز ہی۔

جناب شیخ امداد علی صاحب بحر نے اسکی تصحیح کے امتحان کے واسطے ایک قاعدہ خوب استخراج کیا ہی کہ ایسے اوزان مین ہمیشہ سبب خفیف کے بعد سبب خفیف یا دو سبب خفیف کے درمیان ایک سبب ثقیل ہوگا مگر وہ ثقیل ایک رکن کے آخر کا ایک متحرک اور ایک رکن کے آغاز کا ایک متحرک ملاکر ہاتھ آئیگا بشرطیکہ اگر عروض و ضرب مین التقاے ساکنین ہو تو ساکن آخر سے چشم پوشی کرو مثلاً فعلن فعلن فعلن فع۔ یہان سبب خفیف کے بعد سبب خفیف ہی جیسے فاع فعولن فاع فعول۔ یہان فاع فعولن مین فاع کا عین اور فعولن کی فے دونون ملاکر

ایک سبب ثقیل دو سبب خفیف کے درمیان مین ہر اور بوجہ اجتماع ساکنین لامِ فعول سے آنکھ چرانی ہوگی۔ اس امتحان کے علاوہ ان ہتیس اوزان مین جہان رکن سوم مقبوض ہو اوسکے بعد رکن چہارم یعنی عروض یا ضربِ ابتر بھی آسکتے ہین اور ایسے عروض یا ضرب لانے سے چار وزن اور پیدا ہونگے اگرچہ قاعدے سے غلط نہین لیکن دو تین تو اونمین بالکل خوش آیند نہین مثلاً۔

(۴۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم ابتر۔ فعلن فاعِ فعولُ فع سے ساقی ریخت بجام مے ✤ مارا دادمدام مے ✤ ساقی فعلن ریخ فاع بجام فعولُ مے فع۔ مصرع دوم بھی اسیطرح۔

(۴۶) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم ابتر۔ فاع فعولُ فعولُ فع سے نالہ شنید وصدآہ ہم ✤ یار نکرد نگاہ ہم ✤ نال فاع شنید فعول صداہ فعول ہم فع۔ مصرع دوم علی ہذا القیاس۔

(۴۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم ابتر۔ فعلن فعلن فاع فع سے منت برمن یار نہ ✤ کام جانم باز دہ ✤ من نت فعلن برمن فعلن یار فاع نہ فع۔ وقس علی ہذا۔

(۴۸) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چارم ابتر۔ فاع فعولن فاع فع سے بوسۂ رویت کام دل ✤ عشقِ لبت درآب وگل ✤ بوس فاع یرویت فعولن کام فاع دل فع۔ مصرع دوم بھی یونہین۔ یہ اڑتالیس وزان وافی ہین۔ ان اوزان کا ایک کلیہ اور بھی ہر کہ جہان کہین صدر وابتدا کے سوا فاع یا فعلن بسکون دوم واقع ہو اور اوسکے ماقبل کوئی ساکن نہو تو وہ وزن غلط ہر۔ فافہم۔

ان اڑتالیسون مین اکثر وزن مضاعف ہوکر سولہ رکن کا شعر بنتے ہین اور خوش آیند ہوتے ہین۔ وہ تضعیف پانچ صورتون سے ہوتی ہر۔ یا تو ایک سنے وزن کو چار بار مکرر لیکر

شانزدہ رکنی شعر بناتے ہین - یا دو نئے وزنون کو ایک ایک بار اور دو پُرانے وزنون کو ایک ایکبار یا تین نئے وزنون کو ایک ایک بار اور ایک پُرانے وزن کو ایک بار - یا تین پرانے وزنون کو ایک ایک بار اور ایک نئے وزن کو ایک بار - یا چار نئے وزنون کو ایک ایک بار - لیکر سولہ رکن کا شعر لاتے ہین - الغرض ہر بیت مین مشترک یا غیر مشترک چار چار وزن شامل ہوتے ہین - اس حساب سے ہر شعر شانزدہ رکنی چہار خانہ ہوجاتا ہی - ہم نے مضاعف خانہاے غیر مختلف کے آغاز پر اوسکے مثمن وافی کا وزن ازروے شمار بتا دیا اور مختلف خانون کے مضاعفات مین خانے خانے کے ساتھ اوسکے مثمن وافی کے شمار کا پتا دیا - تاکہ ہر خانے کے وزن کا نام بآسانی مل سکے اور ہر بیت مین جسقدر وزن غیر مشترک آئے ہین اونھین کے حساب سے نمبر شمار مین ہندسے دیے ہین - وہان واوِ عاطفہ کے فرق سے دریافت ہوسکتا ہی کہ ایک ایک شعر مین کتنے اوزان وافی غیر مشترک شریک ہین مثلاً -

(۴۹) سولہ رکن کا پورا شعر وزنِ اول کا مضاعف - محمد ابراہیم ذوق دہلوی ؎ یہ کشتون کا اوس مانگ کے یہان پتا ہی کہ اون تیرہ بختون کے مرقد پہ کوئی ÷ اگر سنگِ موسیٰ کا تعویذ کھدے تو رکھتے ہی بس درمیان سے وہ شق ہو ÷ یکشتو فعولن کا سا فعولن گ کے یا فعولن پتا ہی فعولن ک انتی فعولن ر بختو فعولن کمر قد فعولن پکوئی فعولن - باقی علیٰ ہذا القیاس - اس وزن کو مسمط کردینے سے درازی مل کا عیب کسیقدر ہنک جاتا ہی کیونکہ وزن سالم الارکان ہی - جیسے ولہ ؎ مری زندگی تھی ابھی ای ستمگر - مسیحائی جو کرگئی تیری ٹھوکر ÷ کہ ٹھکرایا تو نے تو یون تھا سمجھکر - نکلجاے جان کچھ جو سدّ رمق ہو ÷ اسمین تسبیغ باغنہ بھی آئی ہی یون ؎ یہ بحر و قوافی غزل کے بدلکر رقم اک غزل کر کہ ای ذوق جسمین ÷ نہو لفظِ مغلق نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو معنی ادق ہو ÷ ک ای ذو فعولن قجسمین فعولان - الغرض یہ وزن شاذ ہی -

(۵۰) بیت شانزدہ رکنی - وزن ہشتم کا مضاعف - محب ؎ بیمارِ عشقم دردِ دلِ من غیر از وصالش درمان ندارد ÷ اما ازین غم جان برلب آمد کایام ہجرش پایان ندارد ÷ بیا فعلن

رعشقم فعولن ور دے فعلن بے من فعولن غیرز فعلن وصالش فعولن در ما فعلن ندارد فعولن اسیطرح تقطیع مصرع دوم بھی ہی۔ مؤلف مستہام نے اس وزن مین اُردو اشعار کہے اور وہ مسمط چہار خانہ لانے سے ناگوار مذاق نہین یون ؎ کب تک سہیگا تیری جفا دل نالش کریگا روزِ جزا دل ✤ پتھر ترا دل شیشہ مرا دل ہشیار رہنا خالق ہی عادل ✤ کب تک فعلن سہیگا فعولن تیری فعلن جفا دل فعولن نالش فعلن کریگا فعولن روزے فعلن جزا دل فعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔ اسمین ہم نے تسبیغ باغنہ کا بھی استعمال کیا ہی یون ؎ دل سے الگ چل تو کچھ بتا مین دیتا ہی ہمکو غمگین صدائین ✤ سہتا ہی دن بھر تیری جفائین کرتا ہی شب بھر تیرا گلا دل ✤ غمگی فعلن صدائین فعولان۔ لوگ اس کو بحر کامل سے بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین ہم نے یہی فارسی شعر وہان لکھکر وجہ مغالطہ بتا دی ہی۔

(۵۱) شعر شازدہ رکنی وزن یازدہم کا مضاعف۔ خواجہ عصمۃ اللہ بخاری ؎ زہے دو چشمت بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر ✤ رخ چو ماہت صباح دولت خطِ سیاہت شب معنبر ✤ زہے فعولُ چشمت فعلن بخون فعولُ مردم فعلن کشاد فعول تیر و فعلن کشید فعول خنجر فعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ میر عباس سلیم لکھنوی ؎ تمام شب یہ رہا ہی عالم اِدھر کی دنیا اُدھر ہوئی ہی ✤ اخیر وقت آئے دیکھنے کو بھلے کو اب بھی خبر ہوئی ہی ✤ تمام فعول شب یہ فعلن رہا ہَ فعول عالم فعلن اِدرک فعول دنیا فعلن ادرہ فعول ئی ہی فعلن۔ باقی اسیطرح۔ اس وزن مین مسمط بہت بھلا معلوم ہوتا ہی۔ جیسے جناب بحر ؎ چہک رہے ہین چمن مین بلبل۔ مہک رہے ہین کھلے ہوئے گل ✤ چھلک رہے ہین پیالۂ مُل۔ خوشی ہی ابر بہار آیا ✤ اسکے تین خانے ذو القافیتین بھی ہین۔ اسمین تسبیغ باغنہ بھی جائز ہی۔ اسیر ؎ بجا ہی آنکھون سے گرم آنسو جو شمع کی طرح ڈھل رہے ہین ✤ لگی ہی ایک آگ اپنے دل مین بدن سے شعلے نکل رہے ہین ✤ ح ڈھل فعول رہے ہین فعلان ✤ نکل فعول رہے ہین فعلان۔

(۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵) شعر شازدہ رکنی خانۂ اول بر وزن تبسم۔ خانۂ دوم بر وزن چہلم

خانۂ سوم بروزن ہجدہم خانۂ چہارم بروزن سی و ششم - جناب میر تقی علیہ الرحمہ ؎ حال نہین ہی عشق سے مجھ مین کس سے میر اب حال کہون + آپ ہی چاہکر اوس ظالم کو اپنا ایسا حال کیا + حال فاع نہی ہی فعولن عشق فاع سے مجھ مے فعولن - کس سے فعلن میر ب فعلن حال فاع کہون فعول + آپ فاع ہی چاہ فعول کر اس ظا فعولن لم کو فعلن - اپنا فعلن ایسا فعلن حال فاع کیا فعل - اسمین چارون خانے غیر مشترک ہین - اسکے خانۂ اول کے وزن پر فارسی مین شمس الدین فقیر نے شعر مضاعف یون کہا ہی ؎ زلف معنبر برمہ رویت تیرہ شب است و وادیِ موسیٰ + جامۂ صبرم درکفِ عشقت دامنِ یوسف دستِ زلیخا + زلف فاع معنبر فعولن برم فاع ہرویت فعولن تیر فاع شبستو فعولن واد فاع یموسیٰ فعولن - اسمین ایک ہی وزن چار بار مکرر آیا ہی -

(۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن چاردہم - دوم بروزن سی و چہارم - سوم بروزن پانزدہم - چہارم بروزن سی و ہفتم - میر ؎ سارے رندا و باش جہان کے تجھسے سجود مین رہتے ہین + بانکے ٹیڑھے ترچھے تیکھے سبکا تجھکو امام کیا + سارے فعلن رندو فعلن باش فاع جہاکے فعولن - تجس فاع سجو د فعول مرہتے فعولن ہین فاع + باکے فعلن ٹیڑھے فعلن ترچے فعلن تیکھے فعلن - سب کا فعلن تجک فاع امام فعول کیا فعل - اس شعر مین ہر چہار خانہ غیر مشترک آیا ہی -

(۶۰ و ۶۱) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن چاردہم - دوم بروزن سی و دوم - سوم بروزن بستم - چہارم بروزن چہل و سوم - جناب بحر ؎ کیسی پیری کیسی جوانی ہم سب لوگ مسافر ہین + صبح ہوئی تو کوچ کی ٹھہری شام ہوئی تو مقام کیا + کیسی فعلن پیری فعلن کیس فاع جوانی فعولن - ہم سب فعلن لوگ فاع مسافر فعولن ہین فاع + صبح فاع ہیی تو فعولن کوچ فاع ک ٹھہری فعولن - شام فاع ہیی ت فعول مقام فعول کیا فعل - اسمین خانۂ دوم و خانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین -

(۶۲ و ۶۳) سولہ[۱۶] رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن چاردہم - دوم بروزن سی[۳۳] و سوم - سوم بروزن چاردہم - چہارم بروزن چہل[۴۱] و یکم - جناب بجرے شربت ہے!! خون ہمارا کاش بتونکے مشرب مین + شکر کے مانند ہمارے دل کی کدورت ہٹ جاتی + شربت فعلن ہوتا فعلن خون فاع ہمارا فعولن کاش فاع بتو کے فعولن مشرب فعلن مین فاع + شکر فعلن کے ما فعلن نند فاع ہمارے فعولن دل کی فاع کدورت فعولن ہٹجا فعلن تی فع - اسمین خانۂ دوم و چہارم غیر مشترک دونون ہین -

(۶۴ و ۶۵ و ۶۶) شعر شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن شانزدہم[۱۶] - دوم بروزن چہل[۴۴] و چہارم سوم بروزن ہژدہم[۱۸] - چہارم بروزن سی[۳۹] و نہم - بجرے صدقے اپنی قناعت کے کیا فقر مین اپنا فخر رہا + دستِ سوال جو اپنا بڑھتا ہاتھون عزت گھٹ جاتی + صدقے فعلن اپن فاع قناعت فعولن کے کا فعلن - فقر فاع م اپنا فعولن فخر فاع رہا فعل + دست فاع سوال فعولُ ج اپنا فعولن بڑتا فعلن - ہاتو فعلن عزت فعلن گہٹجا فعلن تی فع - اسمین خانۂ اول و دوم و چہارم غیر مشترک ہین -

(۶۷ و ۶۸) سولہ رکن کی بیت - خانۂ اول بروزن چاردہم[۱۴] - دوم بروزن سی[۳۵] و پنجم - سوم بروزن بستم[۲۰] - چہارم بروزن چہل و دوم[۴۲] - بجرے اوٹھو کپڑے بدلو چلو کیا بیٹھے ہو ہجر اوداس او داس + سیر کے دن ہین پھول کھلے ہین جوش پہ فصل بہاری ہی + اٹھو فعلن کپڑے فعلن بدل فاع چلو کا فعولن - بیٹھ فاع ہجر فعولُ اداس فعولُ + سیر فاع کدن ہی فعولن پول فاع کلے ہی فعولن - جوش فاع بفصل فعول بہاری فعولن ہی فع - اسمین خانۂ دوم و خانۂ چہارم غیر مشترک ہین -

(۶۹ و ۷۰ و ۷۱) بیت شانزدہ رکنی خانۂ اول بروزن ہفدہم[۱۷] - دوم بروزن بست[۲۹] و نہم - سوم بروزن شانزدہم - خانۂ چہارم بروزن سی[۳۶] و ششم - میرے آج ہمارے گھر آیا تو کیا ہی یان جو نثار کرین + آلا کھینچ بغل مین تجھکو دیر تلک ہم پیار کرین + اج فاع ہمارے فعولن گرا فعلن یا تو فعلن - کاہی فعلن یاج فاع نثار فعولُ کرین فعول + ال لا فعلن کیچ فاع

ہنجل سے فعولن تجکو فعلن - دیر فاع تلک ہم فعولن پار فاع کرین فعول - اس شعر مین خانۂ اول و دوم و چہارم غیر مشترک ہین -

(۷۲) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن ہفدہم - دوم بروزن چہلم - سوم بروزن ہفدہم - چہارم بروزن سی و نہم - میرے آج غزال اک رہبر ہو کر لایا تربت مجنون پر + قصد زیارت رکھتے تھے ہم جب سے وحشت رکھتے تھے + اج فاع غزا الک فعولن رہبر فعلن ہو کر فعلن - لایا فعلن ترب فاع تمجنو فعولن پر فع + قصد فاع زیارت فعولن رکتے فعلن تے ہم فعلن - جب سے فعلن وحشت فعلن رکتے فعلن تے فع - اسمین صرف خانۂ دوم غیر مشترک ہے -

(۷۳ و ۷۴) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن بستم - دوم بروزن چہل و یکم - سوم بروزن نوزدہم - چہارم بروزن سی و یکم - میرے کی ہے عمارت دل کی جنھون نے اونکی بنا کچھ رکتی ہے + اور تو خانہ خراب ہی دیکھے اس بستی کے معماران + کیہ فاع عمارت فعولن دلک فاع جنھونے فعولن - انک فاع بناکچ فعولن رکتی فعلن ہے فع - اور فاع تخان فعول خراب فعول ہدیکھے فعولن - اس بس فعلن تیکے فعلن معما فعلن ران فاع - اسمین خانۂ سوم و چہارم غیر مشترک -

(۷۵ و ۷۶) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن ہفدہم - دوم بروزن بست و یکم - سوم بروزن نوزدہم - خانۂ چہارم بروزن بست و دوم - آج گلابی کپڑے پہنے گلشن مین ہے وہ سرو خرامان + طوق مین قید ہے قمری وحشی پرزے پرزے گل کا ہے دامان + اج فاع گلابی فعولن کپڑے فعلن پہنے فعلن - گلشن فعلن میہ فاع وسر وفعول خرامان فعولان + طوق فاع مقید فعول ہقمر فعول یوحشی فعولن - پرزے فعلن پرزے فعلن گلک فاع ہدامان فعولان - خانۂ دوم و چہارم غیر مشترک -

(۷۷ و ۷۸) شعر شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن بستم - خانۂ دوم بروزن بست و سوم -

سوم بروزن نہم چہارم بروزن بست و چہارم ۔ وقت مدد ہی جلد خبر لے سوتی ہی کیا چشم گریان + گھر مین ہمارے آگ لگی ہی سینہ غم سے ہی اپنا بریان + وقت فاع مد دہی فعولن جلد فاع خبر لے فعولن ۔ سوتی فعلن ہی کا فعلن چشمے فعلن گریان فعلان + گرم فاع ہمارے فعولن ااگ فاع لگی ہی فعولن ۔ سینہ فعلن غمس فاع ہ اپنا فعولن بریان فعلان ۔ اسمین خانۂ دوم وخانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین ۔

(۹ ۷ و ۸۰ و ۸۱) سولہ رکن کا شعر ۔ خانۂ اول بروزن چاردہم ۔ دوم بروزن بست و پنجم ۔ سوم بروزن سیزدہم ۔ چہارم بروزن بست و ششم ۔ گھر ہی خالی آئے اکیلے خوب بسے ہو میرے بس مین + جھوٹے سارے زمانے کے ہو تم اب تو نمانونگا جھوٹی قسمین + گر ہی فعلن خالی فعلن اا ے فاع اکیلے فعولن ۔ خوب فاع بسے ہو فعولن میرے فعلن بس مین فعلان + جھوٹے فعلن سار فاع زمان فعول کہو تم فعولن ۔ اب ت فاع نمان فعول گجوٹی فعولن قسمین فعلان ۔ خانۂ دوم وسوم وچہارم غیر مشترک ہین ۔

(۸۲ و ۸۳) بیت شانزدہ رکنی ۔ خانۂ اول بروزن نہم ۔ خانۂ دوم بروزن بست وہفتم سوم بروزن نہم ۔ چہارم بروزن بست و ششم ۔ کوئی تماشا دید کا دیکھے پردۂ چشم مین میرے نہان ہین + آنکھ بھی ہی اک بھول بھلیان ڈھونڈھ پھرا ہین اونکو کہان ہین + کوے فاع تماشا فعولن دید فاع کدیکھے فعولن ۔ پرد فاع یچشم فعول ممیر فعول نہا ہین فعولان اک فاع بہی اک فعولن بول فاع بلیا فعولن ۔ ڈوڈ فاع پرا مین فعولن انک فاع کہا ہین فعولان اسمین خانۂ دوم وخانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین ۔ وزن چہل و نہم سے یہان تک بیشتر اوزان وافی المضاعف ہین ۔

(۸۴) چھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم ۔ فعولن فعولن فعولن ۔ دوبار ۔ سیفی ۔ زدرد جدائی چنانم + کہ از زندگانی بجانم + زدردے فعولن جدائی فعولن چنانم فعولن باقی تقطیع علی ہذا القیاس ۔

(۸۵) شعر شش رکنی عروض وضرب مسبّغ باقی مثل ہشتاد و چارم۔ فعولن فعولن فعولان۔ دو بارے منم عاشق رند بدنام ✣ ندارد دلم بے تو آرام ✣ منم عا فعولن شقے رن فعولن د بدنام فعولان۔ وقس علیہٰ۔

(۸۶) شعر مسدس عروض وضرب مقصور باقی ارکان سالم۔ فعولن فعولن فعول۔ دو بارے ازان خط مشکین یار ✣ شدہ ماہش اندر محاق ✣ ازان خط فعولن مشکی فعولن نیار فعول شدہ ما فعولن ہشندر فعولن محاق فعول۔

(۸۷) چھ رکن کا شعر عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتاد و ششم۔ فعولن فعولن فعل۔ دو بارے بیا در برم ای صنم ✣ کہ شد بے تو جان از تنم ✣ بیا در فعولن برم ای فعولن صنم فعل۔ باقی علیٰ ہٰذا القیاس۔

(۸۸) شعر مسدس صدر و ابتدا اثلم باقی سالم۔ فعلن فعولن فعولن۔ دو بارے پیش قد ناز دلبر ✣ ہیچ ست سرو و صنوبر ✣ پیشے فعلن قدے نا فعولن ز دلبر فعولن۔ وقس علیہ۔

(۸۹) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن ہشتاد و ششم۔ فعلن فعولن فعولان۔ دو بارے رفتیم در کوے جانان ✣ کردیم سیر گلستان ✣ رفتے فعلن مدر کو فعولن ی جانان فعولان۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ یہ چھ اوزان مجزو ہین۔

(۹۰) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فعولن فعولن۔ دو بارے عیان شد نہانم ✣ ز رنگ رخانم ✣ عیا شد فعولن نہانم فعولن ✣ ز رنگے فعولن رخانم فعولن۔

(۹۱) بیت مربع عروض وضرب مقصور باقی سالم۔ فعولن فعول۔ دو بارے تو ئی دلگداز منم دل سپار ✣ تئی دل فعولن گداز فعول ✣ منم دل فعولن سپار فعول۔ اس وزن مین بھی عروض یا ضرب یا دونون محذوف لاسکتے ہین۔ یہ دو وزن مشطور ہین۔ متاخرین کے نزدیک مجزو و مشطور متروک ہین۔ اگر کوئی کہے تو مضائقہ نہین۔

(۹۲) شعر معشر۔ خلاف قرار داد اہل فن سکین مرثیہ گوے اُردو نے دس رکن کا مثلث

بحر متقارب مین یون کہا ہی۔ فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن۔ مثلہ بارے عزیزان حسین ابن حیدر کے ماتم مین آؤ ✤ غریبون یتیمون اسیرون کا دکھ سنتے جاؤ ✤ جو اون سب کو مظلوم جانو تو آنسو بہاؤ ✤ عزیزا فعولن حسینب فعولن ن حیدر فعولن کماتم فعولن م اا و و فعولن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن اس وزن کو درازمل مین شامل کرنا لازم ہی۔

غریب

یہ بحر بزبان عربی قلیل الاستعمال ہی۔ اسکی اصل دائرے مین بزبان تازی آٹھ بار فاعلن ہی اسکے عروض وضرب چھ قسم کے آئے ہین۔ سالم۔ مخبون۔ مذال مقطوع۔ مخبون مسکن مخبون مرفل۔ مگر فی الواقع مخبون مسکن ومقطوع اوزاحیات مین ایک کام کرتے ہین بدین سبب اسکے عروض وضرب پانچ ہی رکھنا اولی ہی۔ وافی ومجزو ومشطور ملاکر یہ بحر دس وزنون پر مستعمل ہی یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعراور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ دو بارے جاءَ بُوا قَومَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَرْعَوُوا ✤ لِلصَّلَاحِ الَّذِي خَيْرُهُ رَاهِنٌ ✤ جاء بو فاعلن قومہم فاعلن ثم لم فاعلن یرعوو فاعلن ✤ لص صلا فاعلن حل لذی فاعلن خیرہو فاعلن راہنو فاعلن۔ اون لوگون نے اپنی قوم سے جنگ کی پھر نہ باز آئے بدی سے اور اوس نیکی کی طرف میل نکیا جسکی خیر ثابت ہی۔

(۲) بیت مثمن اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ بحرکات دوم۔ دو بارے وَ أَتَيْتُ جَمِيعَ مَوَاطِنِهَا ✤ فَأَسِفْتُ بِغَيْبَةِ سَاكِنِهَا ✤ واَتی فعلن تجمی فعلن عموا فعلن طنہا فعلن ✤ فاسف فعلن تبغی فعلن بت سا فعلن کنہا فعلن۔ مین اوسکے تمام مکانون مین پھرا تو مین نے اون مقامون کے ساکنون کے غائب ہونے پر افسوس کیا۔

(۳) شعر ہشت رکنی اور سب ارکان مخبون مسکن۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن۔ بسکنات دوم دو بارے يَا مَحْبُوبِي أَدْرِكْ رُوحِي ✤ وَارْحَمْ قَلْبِي فَاجْلِسْ عِنْدِي ✤ یامح فعلن بوبی

فعلن اورک فعلن روحی فعلن + ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس فعلن عندی فعلن - اے میرے دوست میری روح کو تازہ کر اور میرے دل پر رحم کر کہ میرے پاس بیٹھ - جو لوگ اس وزن بحر کو مقطوع کہتے ہین خطا کرتے ہین کیونکہ قطع عروض وضرب کے واسطے خاص ہے اور یہان آٹھون رکن اوسی قطع کے ہین پھر باقی چھ ارکان مین قطع کیونکر ہوسکے - اسی وزن کا نام صوت الناقوس بھی ہے اس سبب سے کہ حضرت جابر عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ ملک شام مین صدر اہل بیت کرام جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے ہمردیف تھے ایک کلیسا سے ناقوس کی آواز آئی جو کہ اس وزن کے ارکان سے نکلتی تھی - حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ناقوس یہی کہتا ہے ؎ حَقًّا حَقًّا حَقًّا حَقًّا + صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا + اسی بنیاد پر سمجھو کہ لوگون نے علم عروض کا استخراج کوبۂ قصار کی آواز پر سمجھا ہے جسکا ذکر بدیع العروض مؤلفہ قاضی جہان سیفی مین موجود ہے اور فی الواقع شعر کی بنا تخیلات پر ہے - لیکن سعد الشارحین کہتے ہین تعجب ہے کہ خلیل نے صوت الناقوس کا ذکر نہین کیا اگرچہ اوسکا زمانہ حضرت کے زمانے کے بعد ہے -

مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت نے بھی تو یہی فرمایا تھا کہ ناقوس سے یہ صدا آرہی ہے یہ نہین ارشاد کیا کہ ناقوس سے یہ اشعار نکلتے ہین یا اس وزن کا نام صوت الناقوس ہے - فتامل -

(۴) چار رکن کا شعر مخبون و مسکن باہم مخلوط اسمین اختیار ہے جہان چاہے رکن مخبون لائے جہان چاہے مخبون مسکن - اگر عروض وضرب کو مخبون مسکن لائے تو اونکو مقطوع بھی کہہ سکتے ہین مثلاً صدر و حشو اول مخبون مسکن حشو دوم و عروض مخبون - پھر ابتدا مخبون و حشو سوم مخبون مسکن اور حشو چہارم و ضرب مخبون - فَعْلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن - دو رکن اول بسکنات دوم و دو رکن آخر بحرکات دوم - فَعِلن فَعْلن فَعِلن فَعِلن - رکن دوم بتسکین دوم باقی بحرکات دوم ؎

یا لَیْلَ الصَّبِّ مَتیٰ غِدُہٗ + اَقِیَامُ السَّاعَۃِ مَوْعِدُہٗ + یا لَ فعلن لص صب فعلن متی غِ فعلن دُہو فعِلن + اقیا فعلن مس سا فعلن عت مو فعلن عدہو فعلن - اے شب عاشق اوسکا وعدہ کس وقت ہے کیا اوسکا وقت وعدہ قیام قیامت پر ہے - یہ چار وزن وافی ہین -

(۵) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن فاعلن - دوبارے قِفْ عَلٰی دَارِهِمْ وَابْکِیَنْ بَیْنَ اَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ * قف علی فاعلن دارہم فاعلن وبکین فاعلن + بین اط فاعلن لالہا فاعلن ودمن فاعلن - توقف کر اونکے گھرون پر اور اون گھرون اور آدمیون کے نشانون پر گریہ کر - طلل بالتحریک پرانی بنیادین کہ گھر ڈھی جانے کے بعد باقی رہین اطلال بفتح اول اوسکی جمع - دِمنہ بالکسر نشان اور آدمیون کے نشان دمن بفتحتین اوسکی جمع ہی -

(۶) بیت مسدس صدر وابتدا وحشو اول وثانی وعروض سالم وضرب مذال - فاعلن فاعلن فاعلن + فاعلن فاعلن فاعلان ے هٰذِهٖ دَارُهُمْ اَقْفَرَتْ * اَمْ زَبُوْرٌ مَحَتْهَا الدُّهُوْرُ * ہاذہی فاعلن دارہم فاعلن اقفرت فاعلن + ام زبو فاعلن رمحت فاعلن ہدہو رفاعلان - اونکے خالی گھرہین یا کتاب کی سطرین جنکو زمانون نے مٹا دیا ہی - زبور بضم اول بقول اسنوی زبر بکسر اول کی جمع ہی جسکے معنی سطر -

(۷) شعر شش رکنی عروض وضرب مخبون مرفل باقی سالم - فاعلن فاعلن فعلاتن ے دَارُ سُعْدٰی بِشَحْرِ عُمَانٖ * قَدْ کَسَاهَا الْبِلٰی الْمَلَوَانٖ * ہر دو مصرع باشباع آخر - دارسع فاعلن دی بشح فاعلن رعمانی فعلاتن + قدکسا فاعلن ہل بلیل فاعلن ملوانی فعلاتن - سعدی معشوقہ کا گھر ساحل عمان پر شحر میں ہی جسپر دنرات کی کہنگی چھاگئی ہی - شحر بفتح وکسر شین معجمہ وسکون جیم تازی عمان اور عدن کے مابین کا ساحل وکنارہ کذا فی المنتخب وبقول سعد الشارحین ایک بندر مشہور اوسی جگہ - وزن ہفتم سے یہان تک تین اوزان مجزو ہین -

(۸) بعض مولدین نے اسکے مربع مین بھی شعر کہے ہین جیسے - چار رکن کی ایک بیت اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن - دوبارے اَیْنَ اَهْلُ الْحِمٰی * اِنَّ شَوْقِیْ نَمَا * یہ ایک شعر ہی عَیْنُ وَلْهَانِهِمْ * دَمْعُهَا قَدْ هَمَا * یہ دوسرا شعر ہی - این اہ فاعلن لل حمی فاعلن + ان نشو فاعلن قی نما فاعلن - باقی علی ہذا القیاس - صاحبان چراگاہ کہان ہین تحقیق کہ میرا شوق ترقی پر ہی اونکے عاشقون کی آنکھ کے اشک زور شور سے جاری ہین - ہمی بالفتح جاے بلند سے آب روان

کا گرنا - کذا فی المنتخب -

(۹) شعر مربع صدر سالم ابتدا مخبون عروض و ضرب مذال - فاعلن فاعلان + فعلن فاعلان ؎ غَرِّدِی یَاحَمَامُ + لِیَطِیبَ الْهُیَامُ + غرّدی فاعلن یاحمام فاعلان + لیطی فعلن بل ہیام فاعلان -

(۱۰) شعر چہار رکنی ضرب مذال باقی تین رکن سالم - فاعلن فاعلن + فاعلن فاعلان ؎ لِلَّذِی قَلْبُهُ + بَیْنَ تِلْکَ الْخِیَامُ + للذی فاعلن قلبہو فاعلن + بین تل فاعلن کل خیام فاعلان - وزن نہم و دہم کے یہ معنی ہین - اے کبوتر تو گونج تاکہ بہلا رہے عشق اوس شخص کا جسکا دل وابستہ ان خیمون کے اندر ہے - وزن ہشتم سے یہان تک تین اوزان مشطور ہین -

بزبان فارسی و اُردو اس بحر کی اصل آٹھ بار فاعلن دائرے مین آئی ہے - وافی اور وافی المضاعف ور مجزو اور مجزو المضاعف و مشطور ملا کر ۲۵ اوزان پر یہ بحر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - دوبار سیفی ؎ حسن و لطفِ ترا بندہ شد مہر و مہ + خطّ و خالِ ترا مشک چین خاک رہ + حسن لط فاعلن فے ترا فاعلن بند شد فاعلن مہر مہ فاعلن + خط طخا فاعلن لے ترا فاعلن مشک چی فاعلن خاک رہ فاعلن بزبانِ اُردو اس وزن مین بتکلف و ضرورت اشعار آئے ہین جیسے طالب دہلوی ؎ کیا کرون مین گلہ یار نے کیا کیا + دل مرا چھین کر مفت ہی لے لیا + کا کرو فاعلن مِی گلہ فاعلن یار نے فاعلن کا کیا فاعلن - باقی علی ہذا القیاس یا جسطرح میر علی اوسط رشک ؎ مرگ ناسخ کا غل چار سو سے اوٹھا + لطف تحقیق کا گفتگو سے گیا + رشک نے مصرعِ سالِ رحلت کہا + شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے ولا + مرگ نا فاعلن سخ کغل فاعلن چار سو فاعلن سے اٹھا فاعلن + لطف تح فاعلن قیق کا فاعلن گفتگو فاعلن سے گیا فاعلن -

(۲) شعر مثمن عروض و ضرب بعنہ مذال باقی سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان - دوبار ؎ آن صنم کز غمش جان و دل گشتہ خون + ز عجب گر چکد اشکِ من لالہ گون + آ صنم فاعلن [illegible]

کر غمش فاعلن جاندل فاعلن گشت خون فاعلان۔ وقس علیٰ ہذا۔ کبھی اس وزن مین ا ذالہ بغیر نون غنہ بھی آتا ہی یون سے دل بدرد آمدہ ست آہ از ہجر یار ٭ دیدہ ام شد سفید از غم انتظار ٭ ہجر یار فاعلان انتظار فاعلان۔ باقی معلوم۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن فعلن بحرکات دوم دوبار۔ سلمان ساوجی سے چو رخت نبود گل باغ ارم ٭ چو قدت نبود قد سرو چمن ٭ چو رخت فعلن نبود فعلن گل با فعلن غ ارم فعلن۔ باقی علیٰ ہذا۔ طالب دہلوی سے تری آنکھ سے آنکھ لڑی جو صنم ٭ نہین آنکھ سے آنکھ لگی کوئی دم ٭ ترا ا فعلن کس اا فعلن کلڑی فعلن جو صنم فعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۴) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم۔ فعلن فعلن فعلن فعلان بحرکات دوم دوبار سے اگر او دہدم بجواب امان ٭ سخنے ست بدل کشمش بزبان ٭ اگر و فعلن دہدم فعلن بجوا فعلن ب امان فعلان۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ ہوس سے غم دل کی کسیکو خبر ہی نہین ٭ اوسے حال پہ میرے نظر ہی نہین ٭ غم دل فعلن کی کسی فعلن کو خبر فعلن ہی نہین فعلان

(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون مسکن۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن۔ بسکنات دوم دوبار۔ سیفی سے ہر دم پیشت دارم زاری ٭ کز غم تا کی زارم داری ٭ ہر دم فعْلن پیشت فعْلن دارم فعْلن زاری فعْلن۔ باقی یونہین۔ طالب سے ہر دم کرتا ہون مین زاری ٭ دیکھی بس بس تیری یاری ٭ ہر دم فعْلن کرتا فعْلن ہومو فعْلن زاری فعْلن۔ اسکے عروض و ضرب کا نام مقطوع بھی کہہ سکتے ہین۔ اس وزن کو ہزج مسدس اخرب مکفوف مجبق محذوف اور رمل مسدس مخبون محذوف مسکن اور متقارب مثمن اثرم مقبوض مجبق بھی کہہ سکتے ہین بشرطیکہ اسکے باقی اشعار مین کوئی رکن خاص مثل مخبون کے نہو۔

(۶) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب اعرج باقی مخبون مسکن۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلان بسکنات دوم۔ دوبار سے دردے دارم در دل پنہان ٭ شاید بخشی زان لب درمان ٭ دردے فعْلن دارم فعْلن در دل فعْلن پنہان فعلان۔ وقس علیہ۔

(۷) بیت مثمن عروض و ضرب مطموس باقی ارکان مخبون مسکن - فعْلن فعْلن فعْلن فاع - بسکنات دوم - دوبار ؎ رخ پوشیدازمن دلدار * زان مے نالم ہردم زار * رخ پو فعْلن شیدز فعْلن منذل فعْلن دار فاع - وقس علیہ -

(۸) شعر مثمن ایک رکن مخبون مسکن اور ایک مخبون علی الترتیب تا ضرب فعْلن فعِلن فعْلن فعلن دوبار ایک بتسکین دوم ایک بتحریک دوم ہو ؎ ہم تاج برت ہرشاہ وگدا * محتاج درت ہر صبح و مسا * ہمتا فعْلن جبرت فعِلن ہرشا فعْلن ہ گدا فعِلن - الی آخرہ - اسمین عروض و ضرب مذال بھی آسکتا ہو یون ؎ جب آنکھون سے آنکھین چار ہوئین * سینے سے سنانین پار ہوئین * جب اا فعْلن کس اا فعِلن کے چا فعْلن رہین فعِلان - وقس علی ہذا وزن سوم سے یہانتک سب کا اجتماع جائز اور یہی مجموعہ گویا وزن نہم ہو -

(۹) بیت مثمن مخبون و مخبون مسکن درہم و برہم اسمین عروض و ضرب کو مذال لانیکا اختیار بھی ہو اور مخبون بھی اور مقطوع بھی جیسے - فعْلن فعْلن فعِلن فعِلان + فعْلن فعِلن فعِلن فعْلان اول و دوم و پنجم و ہشتم ارکان بسکنات دوم باقی بحرکات دوم - شیخ بہاء الدین آملی ؎ یارب یارب بہ بہائی زار * آن نامہ سیاہ خطا کردار * یا رب فعْلن یارب فعْلن ب بہا فعلن ی زا فعِلان + اا نا فعْلن مسیا فعِلن ہخطا فعِلن کردار فعلان - یا جیسے - فعِلن فعِلن فعِلن فعْلن + فعِلن فعِلن فعْلن فعْلن - ارکان چہارم و ہفتم و ہشتم بسکنات دوم باقی بحرکات دوم - کاش ؎ کوئی اونکو پکارے باہر سے * مری جان چلی ہو اندر سے * تیٔے اُن فعِلن کیجا فعِلن رل با فعِلن ہر سے فعْلن + مر جا فعِلن نچلی فعِلن ہو ان فعلن در سے فعْلن -

(۱۰) شعر مثمن الارکان ایک رکن سالم ایک رکن مخبون علی الترتیب تا ضرب - فاعلن فعِلن فاعلن فعِلن - دوبار محب دہلوی ؎ گشتہ ام صنما مبتلائے غمت * سوے من نظرے باید از کرمت * گشت ام فاعلن صنما فعِلن مبتلا فاعلن ئے غمت فعِلن - باقی علی ہذا القیاس مگر نصیر المحققین سالم و مخبون کا خلط خارج از قیاس بتاتے ہین -

(۱۱) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا و حشو دوم و چہارم سالم باقی بقول اکثر مخبون مقطوع۔ فاعلن فعلن فاعلن فعل۔ دوبار۔ جامی سے سنبل سیہ برسمن مزن + لشکر حبش بر ختن مزن + سنبلے فاعلن سیہ فعل برسمن فاعلن مزن فعل۔ وقس علی ہذا۔ محمد حیات بیتاب سے شاہ مر گئے ظلم یہ ہوا + خیمہ جل گیا گھر بھی لٹ گیا + شاہ مر فاعلن گیے فعل ظلم یہ فاعلن ہوا فعل۔ الآخر۔ لیکن یہ صریح غلط ہے کیونکہ حشو اول و سوم یہاں مقطوع ہیں اور قطع درمیانی اصلا جائز نہیں۔ اس لیے مؤلف کی راے میں اس وزن کو بحر متدارک میں سمجھنا ہی نچاہیے بلکہ یہ کہو کہ اشعار مذکور بحر قریب مسدس الاصل اشتر مکفوف محذوف میں ہیں۔ فاعلن مفاعیل فاع لن سے اسکی تقطیع کر لو یون۔ سنبلے فاعلن سیہ برس مفاعیل من مزن فاعلن + لشکرے فاعلن حبش بر خُ مفاعیل تن مزن فاعلن۔ یونہیں شعر اردو کی تقطیع۔ شاہ مر فاعلن گیے ظلم مفاعیل یہ ہوا فاع لن + خیم جل فاعلن گیا گر بِ مفاعیل لٹ گیا فاع لن۔

(۱۲) سب مثل وزن یازدہم فقط عروض و ضرب بقول اکثر مخبون مقطوع مذال۔ فاعلن فعل فاعلن فعول۔ دوبار۔ ملا محمد خطا سے شد سر حسین بر سر سنین + وا محمد اکشتہ شد حسین + شد سرے فاعلن حسی فعَل بر سرے فاعلن سنین فعول۔ باقی اسیطرح۔ مؤلف کی راے مین یہ بھی وہی بحر قریب ہے عروض و ضرب مقصور بروزن۔ فاعلن مفاعیل فاعِ لات۔ یون شد سرے فاعلن حسی برس مفاعیل رے سنین فاع لات۔ وا محم فاعلن مداکشت مفاعیل شد حسین فاع لات۔ حسین کا نون مصرع اول مین بہر تقطیع غنہ ہوجائیگا۔ کبھی عجم از روے لہجہ ایسا بھی کہتے ہین۔ حکیم قاآنی سے نامش چہ بد حسین ز نژاد کہ از علی + مامش کہ بود فاطمہ جدش کہ مصطفےٰ۔

(۱۳) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مطموس باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاع۔ دوبار سے گیسوان وقت شب کرد ما یار + کنجہ زد بر دلم تا سحر مار + گیسوا فاعلن وقت شب فاعلن کردوا فاعلن یار فاع۔ وقس علیہ۔ یا جیسے جناب بحر کا یہ مصرع اول سے جام مُل ہاتھ مین وہ

بغل مین ٭ بحر اپنی یہ قسمت کہان ہو ٭ جام ہل فاعلن ہات مے فاعلن وہ بغل فاعلن مین فاع۔

(۱۴) شعر مثمن عروض و ضرب احذ باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فع۔ دوبار۔ جناب بحر ؎ آنسو بہنے لگے دیکھتے ہی ٭ زلف محبوب ہو یا دھوان ہو ٭ اس پہ فاعلن نے لگے فاعلن دیکھتے فاعلن ہی فع ٭ زلف مح فاعلن بوب ہو فاعلن یا دوا فاعلن ہو فع۔ وزن ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہو۔ اس وزن مین ہر رکن مخبون بھی جائز ہو بروزن فعلن فعلن فعلن فع۔ اور مخبون سکن بھی درست ہو بروزن فعْلن فعْلن فعْلن فع۔ وزن آخر بحر متقارب سے بھی بن سکتا ہو مگر آسانی یہین ہو۔ یہ چودہ اوزان وافی ہین۔

(۱۵) سولہ رکن کا شعر وزن سوم کا مضاعف۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن بحرکات دوم دوبار۔ میرزا بیدل ؎ چہ بود سر و کار غلط سبقان در علم و عمل بفسانہ زدن ٭ ز غرور دلائل بیخبری ہمہ تیر خطا بہ نشانہ زدن ٭ چہ بود فعلن سر کا فعلن رغلط فعلن سبقا فعلن در عل فعلن معمل فعلن بفسا فعلن نہ زدن فعلن۔ وقس علیہ۔ ابوظفر شاہ دہلی ؎ ظفر آدمی اوسکو نجانیگا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا ٭ جسے عیش مین یاد خدا نرہی جسے طیش مین خوف خدا نرہا ٭ ظفرا فعلن دمیس فعلن کونجا فعلن نیگا فعلن وہکے فعلن سہصا فعلن حب فہ فعلن مذکا فعلن۔ وعلی ہذا القیاس۔ اس وزن کو اگر مسمط چہار خانہ لائین تو خوش آیند ہو جاتا ہو۔ لمؤلفہ ؎ رہی صبر و ستم مین ذرا نہ کمی۔ ہوئی خوب فراغت تازہ دمی ٭ رہا ستما لگا تو چھری نہ تھمی۔ وہ چھری جو تھمی تو گلا نرہا ٭ اس وزن مین اذالہ بھی جائز ہو یعنی فعلان اور دو نون کا خلط بھی۔

(۱۶) شعر شانزدہ رکنی وزن پنجم کا مضاعف۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن بسکنات دوم دوبار۔ لمؤلفہ ؎ تم ہو جابر ہم ہین صابر یہ تو اپنا اپنا دل ہو ٭ جھگڑا کیا پھر اسمین آخر یہ تو اپنا اپنا دل ہو ٭ تم ہو فعْلن جابر فعْلن ہم ہی فعْلن صابر فعْلن یہ تو فعْلن اپنا فعْلن اپنا فعْلن دل ہو فعْلن۔ وقس علیہ۔ اسمین اذالہ بھی درست ہو۔

(۱۷) سولہ رکن کا شعر عروض و ضرب احذ باقی مثلِ وزنِ شانزدہم۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فع۔ بسکنات دوم دوبار۔ ذوق سے قطرہ قطرہ آنسو جسکی طوفان طوفان شدّت ہی ✣ پارہ پارہ دل ہی جسمین تو دہ تو دہ حسرت ہی ✣ قطرہ فعْلن قطرہ فعْلن آنسو فعْلن جسکی فعْلن طوفا فعْلن طوفا فعْلن شددت فعْلن ہی فع۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ متقارب سے بھی یہ وزن ترش سکتا ہی لیکن آسانی نہین ہی۔

(۱۸) بیت شانزدہ رکنی وزنِ ہشتم کا مضاعف۔ فعْلن فَعِلن فعْلن فعِلن فعْلن فعِلن فعْلن فعِلن۔ ایک تسکین دوم ایک بحرکت دوم ترتیب وار دوبار۔ لمولفہ سے کیون لاش پہ میری روتے ہین سب کیون مفت مین آنکھین کھوتے ہین سب ✣ چونکو نگانہ خوابِ مرگ سے مین ہی شورِ عبث فریادِ عبث ✣ کولا فعْلن شبِ سے فعِلن ری رو فعْلن تے سب فعِلن کومف فعْلن تمِ آ فعِلن کے کو فعْلن تے سب فعِلن۔ وقس علیٰ ہذا ساری غزل ایسی ہی۔ اسمین ازالہ بھی آتا ہی جیسے شاد سے صیاد اگر فریاد کرین ہم تازہ اسیر الزام نہین ✣ معلوم نہین آئین قفس آگاہ طریقِ دام نہین ✣ رلزا فعْلن م نہین فعِلان۔ اس وزن مین یہ ترتیب واجب نہین بلکہ مستحسن ہی ہان اگر کوئی از قبیل لزوم مالا یلزم التزام کرلے تو اوسوقت واجب ہوجائیگی۔ اسیطرح التزام بالعکس بھی جائز ہی یعنی پہلے رکنِ مخبون لائے پھر مخبون مسکن علی الترتیب۔

(۱۹) شعر شانزدہ رکنی وزنِ نہم کا مضاعف اسمین ہرطرح کا اختیار ہی گویا یہ وزن اوزان پانزدہم[۱۵] و شانزدہم[۱۶] و ہجدہم کا مجموعہ ہی۔ خواہ ایک پورا مصرع مثل وزنِ شانزدہم لاؤ باقی کو غیر ملتزم کردو جیسے ذوق سے تم وہ وہ زخم دل پر میرے کرتے ہو دکھلانے کو ✣ پر برش تیغ ناز سے اپنے دل مین کرتے عشعش ہو ✣ تم وہ فعْلن وہ زخ فعْلن مے دل فعْلن پر مے فعْلن رے کر فعْلن تے ہو فعْلن دکلا فعْلن نے کو فعْلن ✣ یہان سب ارکان بسکنات دوم ہین۔ پر بر فعْلن رش تے فعِلن غے نا فعْلن زس اپ فعِلن نیدل فعْلن مینکر فعْلن تے عش فعِلن عش ہو فعْلن۔ یہان رکن دوم و چہارم بحرکات دوم ہین باقی بسکنات دوم۔ اس وزن مین صدر و ابتدا مخبون مسکن بھی آتے ہین

جیساکہ مذکور ہوا اور صرف مخبون بھی۔ گویا ؎ نہ اجل آئی نہ وہ یار آیا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا ٭ نہ تو وصل ہوا نہ وصال ہوا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا ٭ ن اجل فعلن ائی فعلن ن ویا فعلن ر آیا فعلن یہ بی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن + نت وص فعلن لہوا فعلن نوصا فعلن لہوا فعلن یہ بی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن۔ وزن پانزدہم سے یہانتک پانچ اوزان وافی المضاعف ہیں۔

(۲۰) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارہ ؎ سرخ گل بر دو رخ گشتہ ٭ لاجرم فتنہ گشتہ ٭ سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن کش تہی فاعلن + لاجرم فاعلن فتنئے فاعلن گشتہی فاعلن

(۲۱) بیت مسدس عروض و ضرب مذال باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلان۔ دوبارہ ؎ تا نظر بر رخش او فتاد ٭ صبر و آرام دل شد بباد ٭ تا نظر فاعلن بر رخش فاعلن او فتاد فاعلان + باقی یونہین سمجھلو۔

(۲۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن بحرکات دوم۔ دوبارہ ؎ بفدائے توام صنما ٭ رخ خویش بمن بنما ٭ رخ خے فعلن شبمن فعلن بنما فعلن۔ باقی مصرع اول اسی قیاس پر۔

(۲۳) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون مسکن یا عروض و ضرب مقطوع۔ فعلن فعلن فعلن۔ بسکون دوم۔ دوبارہ ؎ تا شد بختم یاور ٭ دلبر آمد در بر ٭ تا شد فعلن بختم فعلن یاور فعلن + دلبر فعلن آمد فعلن در بر فعلن۔ وزن بستم سے یہانتک چار اوزان مجزوہین۔

(۲۴) بارہ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون مسکن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن۔ دوبارہ محب دہلوی ؎ دور از جانان ہر دم چون مجنونم مضطر ٭ در ہجرش در دل شور عشقش در سر ٭ دو ز فعلن جانا فعلن ہر دم فعلن چونج فعلن نونم فعلن مضطر فعلن + یہ ایک زن وزن بست و سوم کا مجزو المضاعف ہے اور شاذ۔

(۲۵) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن۔ دوبارہ ؎ سجدہ کردت بتا ٭ آفتاب از فلک ٭ سجدکر فاعلن دت بتا فاعلن + آفتا فاعلن بز فلک فاعلن۔ یہ ایک وزن مشطور ہے۔ مجزو و مشطور مین مخبون اور مخبون مسکن ارکان بھی آتے ہین لیکن ملائم طبع نہین ہوتے جیسے مجزو مین

تم دیکھ چکے کذا فی المعیار۔ مسدسات و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود اور یہی حال مذال و مقطوع کا عروض و ضرب مین جانو۔ بزبان فارسی رکن سالم کو اس بحر مین مخبون یا مخبون مسکن کے ساتھ لانا جائز نہین کما قال المحقق سالم با مخبون و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بود۔ یہی حکم اُردو زبان کے واسطے کافی ہے۔

تنبیہ ۔ بیت ہشت رکنی بروزن فاعلن فعول فاعلن فعول۔ دوبارے تا بکوے یار گشتہ ام مقیم نایدم بیاد جنۃ النعیم ٭ تا بکو فاعلن ے یار فعول گشتہ ام فاعلن مقیم فعول ٭ نایدم فاعلن بیاد فعول جن نتن فاعلن نعیم فعول۔ کہتے ہین کہ فعول اسمین اعرج مخبون ہر جگہہ ہے۔ عرج تو قطع و اذالہ کا قائم مقام ہوتا ہے پھر درمیان مصرع کیونکر آئیگا لہٰذا یہ وزن مہمل ہے۔ دائرۂ متفقہ کی دونون بحرین ختم ہوئین۔

طویل

یہ تازی گویونکی خاص بحر ہے۔ اسکی اصل دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار لائے ہین۔ استعمال مین اسکو یہ لوگ وافی ہی لاتے ہین۔ اسکے عروض کو مقبوض ہی لانا واجب ہے لیکن بندرت سالم و محذوف بھی آیا ہے اور ضرب سالم و مقصور و محذوف و مقبوض اسمین آئی ہے۔ یہ بحر جو ۳ طرح پر مستعمل ہے یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر عروض مقبوض باقی ارکان سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ٭ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ے ابا منذر کانت غرور صحیفتی ٭ ولم اعطکم فی الطوع مالی و لا عرضی ٭ ابا من فعولن ذرن کانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ٭ ولم اع فعولن طکم فی طوع مفاعیلن عمالی فعولن ولا عرضی مفاعیلن۔ اے ابو منذر جو نوشتہ مین نے تمکو دیا تھا وہ غرر تھا لیکن نے تمکو اپنا مال بخوشی خاطر نہین دیا اور نہ اپنی آبرو دی۔ طوع بالفتح اطاعت۔ غرور بفتح اول وہ چیز کہ فریب دے۔ عرض بالکسر آبرو۔

(۲) شعر مثمن عروض و ضرب دونون مقبوض باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن۔ دو بار طرفہ بن العبد ے ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا ٭ ویاتیک بالاخبار من لم تزود ٭

ستبدی فعولن لکل مفاعیلن ممکن فعولن تجاہلن مفاعلن + ویاتی فعولن کبل اخبا مفاعیلن
من لم فعولن تزود و مفاعلن - تیرے واسطے زمانہ وہ چیز ظاہر کریگا جس سے تو انجان ہے اور
خبرین لائیگا وہ شخص کہ جسکو تونے زاد نہین دیا یعنی جناب رسول اللہ صلعم شرع کے مسائل اور
غیب کے احکام تمھارے واسطے بغیر طمع و بلا عوض بیان فرماوینگے -

(۳) بیت ہشت رکنی عروض مقبوض ضرب محذوف باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن +
فعولن مفاعیلن فعولن فعولن سے اَقِیمُوا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَکُمْ ☫ وَاِلَّا تُقِیْمُوا صَاغِرِیْنَ
الرُّؤُسَا ☫ اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن + وال لا فعولن تقیمو صا
مفاعیلن غری نر فعولن روسا فعولن - ای بنی نعمان ہماری طرف سے اپنے سینون کو صاف کرو
یعنی کینہ و نفاق دور کرو نہین تو اپنے سرونکو یا اپنے سردارون کے سرون کو بربا د کرتے رہو گے
یعنی ذلیل و خوار ہو جاوٴگے - صاغر وہ شخص کہ ذلت پر راضی ہو یہ لازمی ہے لیکن یہان سعدی یا کر
اور رؤسا کو اوسکا مفعول بنایا ہے کما فی النحو رحبیّہ لیکن سعد الشارحین فرماتے ہین عجب نہین کہ
رؤسا تقیموا کا مفعول ہو اور صاغرین رؤسا کا حال - مراد رؤس سے اون لوگونکی ذواتین یا سردار
لوگ - اس صورت مین یہ معنی ہونگے کہ آمادہ کروگے تم آپکو یا اپنے سردارون کو ذلت اور خواری
کی حالت پر - بقول زجاج جو فعولن کہ ضرب سے مقدم ہے اوسکو اس وزن مین مقبوض لانا بہتر ہے -
سکاکی کہتا ہے کہ یہ بات نہایت معقول ہے اسلیے کہ اگر فعولن سالم رہے تو دو فعولن یکجا ہو جائین حالانکہ
اصل دائرے مین پاس پاس کے رکن سب مختلف ہین - الغرض اسطرح لانا چاہیے جس طرح وزن
چہارم مین آیندہ آتا ہے - خلیل و اخفش کے نزدیک ایسی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور ہے یعنی جسکی روی سے قبل
حرفِ مد ہو جیسے - عماد - قعود - وعید - ایسا ہی رؤس اس شعر مین ہے -

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض و حشو چہارم مقبوض اور ضرب محذوف - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن +
فعولن مفاعیلن فعول فعولن سے وَفَارَقْتُ حَتّٰی مَا اُبَالِیْ مِنَ النَّوٰی ☫ وَلٰنْ بَانَ جِیْرَانٌ عَلَی
کِرَامُ ☫ باشباع - وفارق فعولن تحت تی ما مفاعیلن ابالی فعولن من نوی مفاعلن + وان با فعولن نجیران

مفاعیلن ظلی فعول کرامو فعولن - مین نے جدائی گوارا کی ہی یہانتک کہ جدائی سے دبتا نہین ہون اگرچہ وہ پڑوسی جو مجھپر کرم کرنے والے تھے مجھسے جدا ہوگئے - یا یہ معنی ہین - اگرچہ مجھپر مہربانی کرنے والے ہمسائے ظاہر ہون اور میرے پاس آئین اور یکجائی کا اصرار کرین یعنی اب رنجِ فراق کو اسقدر مین نے قبول کیا ہی کہ کسیکی مفارقت کا مجھے قلق نہین اور جب تک کوئی نیا رنج فراق سے نہ پاؤنگا وصال اختیار نہ کرونگا -

(۵) شعر مثمن صدر و حشو دوم و ضرب مقبوض باقی ارکان مع عروض سالم - فعولُ مفاعیلن فعولُ مفاعیلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن - نافع بن اسود کندی ؎ وَنَحْنُ صَبَبْنَا جَمَّ الْخَيْلِ نَحْوَ نِهَاوَنْدٍ + وَقَدْ أُجْحِمَتْ عَنْهَا اللُّيُوثُ الضَّوَاغِمُ + باشباع - ونحن فعول صببن لجم مفاعیلن انخو فعولُ نہاوندن مفاعیلن + وقداج فعولن حمت عنہل مفاعیلن لیوتض فعولن ضواغمو مفاعلن ہم نے نہاوند کی طرف گھوڑے دوڑائے اور تحقیق رک گئے اوسسے شیران کامل - نہاوند مقام کا نام حضرت نوح نے بنایا تھا اسلیے اسکی اصل نوح آوند ہی - دیکھو یہان عروض بندرت سالم آیا ہی -

(۶) بیت ہشت رکنی ہر فعولن مقبوض اور ہر مفاعیلن مع عروض سالم - فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن - دوبار - متنبی ؎ تَفَكُّرُهُ عِلْمٌ وَمَنْطِقُهُ حُكْمٌ + وَبَاطِنُهُ دِينٌ وَظَاهِرُهُ ظَرْفٌ + تفک ک فعول رہو علمن مفاعیلن ومنط فعول قہو حکمن مفاعیلن + وباط فعول نہو دینن مفاعیلن وظاہ فعول رہو ظرفن مفاعیلن - ممدوح کا فکر کرنا علم اور اوسکا کلام حکم ہی اور اوسکا باطن دین اور اوسکا ظاہر ظریف ہی - سعد الشارحین نے ظرف کا ترجمہ صاحب ظرف اور صاحب صراح نے زیرکی لکھا ہی - اس وزن مین بھی مثل وزن پنجم عروض سالم نادر آیا ہی -

(۷) آٹھ رکن کا شعر حشو دوم و چہارم و ضرب مقبوض اور عروض محذوف باقی ارکان سالم - فعولن مفاعیلن فعول فعولن + فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن - یہان بھی عروض خلاف قرارداد ہی یہ وزن گویا وزنِ چہارم کا عکس ہی ؎ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا عَبْسَ آلَ بَغِيضٍ + جَزَاءَ الْكِلَابِ الْعَاوِيَاتِ وَقَدْ فَعَلْ + جزل لا فعولن ہعن ناعب مفاعیلن س اال فعول بغیضن فعولن + جزاءل کل

فعولن کلا ہل عامفاعیلن ویات فعول و قدفعل مفاعلن - خدا جزا دے ہماری طرف سے عبس ابن بغیض کو بھونکنے والے کتون کے مانند اور بتحقیق وہ جزا خدانے دی - عبس بن بغیض عرب کے ایک پدر قبیلہ کا نام - بعض نسخ مین بجاے عنا لفظ عبسًا آیا ہی یعنی خدا جزا دے عبس کو وہ عبس کہ ابن بغیض ہو - یہ شعر ابن القطاع لایا ہی -

(۸) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا و عروض و حشو چارم مقبوض اور ضرب مقصور باقی تین رکن سالم فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعول مفاعیلن فعول مفاعیلْ - امرؤ القیس ؎ ثِیَابُ بَنِیْ عَوْفٍ طَهَارَیٰ نَقِیَّةٌ + وَاَوْجُهُهُمْ بِیْضُ الْمَسَافِرِ غُرَّانْ + باسکان - ثیاب فعول بنی عون مفاعیلن طہاری فعولن نقی یتن مفاعلن + واوج فعول ہُہم بضیل مفاعیلن مساف فعول رغران مفاعیل - قوم بنی عوف منزہ و پاکیزہ ہین اور اونکے مُنہ گورے اور کشادہ اور روشن ہین مسافر جو کچھ چہرے سے نمایان ہو - غران جمع اغر بمعنی روشن - بعض نسخ مین بجاے ثیاب لفظ بنات جمع بنت آیا ہی - یہ شعر اخفش نے نقل کیا ہی -

(۹) بیت مثمن ضرب سالم باقی سب ارکان مقبوض - فعول مفاعلن فعول مفاعلن + فعول مفاعلن فعول مفاعیلن ؎ اَتَطْلُبُ مَنْ اُسُوْدُ بِیْشَةَ دُوْنَهٗ + اَبُوْ مَطَرٍ وَعَامِرٌ وَاَبُوْ سَعْدِ + اتطل فعول بمن اسو مفاعلن دبیش فعول تدونہو مفاعلن + ابوم فعول طرن و عامفاعلن مرنو فعول ابوسعدن مفاعیلن - کیا تو بُلاتا ہی اون لوگون کو کہ شجاعت مین شیران بیشہ اونسے کمتر ہین اور وہ لوگ ابومطر و عامر و ابوسعد ہین - اُسود بالضم جمع اسد بمعنی شیر - بیشہ بالکسر و یاے معروف و یا ہمزہ و شین معجمہ یمامہ کی راہ مین ایک کنام کا نام -

(۱۰) بیت مثمن ہر رکن مقبوض - فعول مفاعلن فعول مفاعلن - دوبار ؎ سَمَاحَةُ ذَا وَبِرُّ ذَا وَوَفَاءُ ذَا + وَنَائِلُ ذَا اِذَا صَحَا وَاِذَا سَكَرْ + باسکان - سماح فعول تذاوبر مفاعلن رذا و فعول وفاء ذا مفاعلن + ونای فعول لذا اذا مفاعلن صحاو فعول اذاسکر مفاعلن شجاعت اوس شخص کی اور نیکی اوسکی اور وفا اوسکی اور بخشش اوسکی بہر حال ہو خواہ ہوش مین ہو

خواہ سکر سے مست ہو۔

(۱۱) شعر ہشت رکنی صدر اثلم حشو اول و سوم مکفوف عروض مقبوض باقی سالم۔ فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیل فعولن مفاعیلن ؎ شَاقَتْكَ اَحْدَاجُ سُلَیْمیٰ بِعَاقِلٍ ٭ فَعَیْنَاكَ لِلْبَیْنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ٭ باشباع۔ شاقت فعلن ک احداج مفاعیل سلیمی فعولن بعا قل مفاعلن + فعینا فعولن کلل بین مفاعیل تجودا فعولن ن بد دمعی مفاعلن۔ شوق پر آمادہ کیا تجھکو سلیمی کے ہودجون نے مقام عاقل مین پس تیری دونون آنکھین جدائی سے آنسو بہاتی ہین۔ حدج بالکسر سواری زنانہ مثل محفہ احداج بالفتح اوسکی جمع ہی۔ عاقل ایک پہاڑ کا نام اور بعضے موضعون کا بھی نام۔ سلیمی اسلمی کی تصغیر نام معشوقہ۔

(۱۲) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا دونون اثلم عروض مقبوض باقی پانچ رکن سالم۔ فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعلن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ لٰكِنْ عُبَیْدُ اللّٰهِ لَمَّا اَتَیْتَهٗ ٭ اَعْطیٰ عَطَاءً لَا قَلِیْلًا وَّلَا نَزْرًا ٭ لاکن فعلن عبیدل لامفاعیلن ہلم ما فعولن اتیتہو مفاعلن + اعطی فعلن عطاین لامفاعیلن قلیلن فعولن ولانزرا مفاعیلن۔ لیکن عبید اللہ ایسا ہو کہ جب مین اوسکے پاس آیا عطیہ کثیر دیا نہ قلیل ور کمتر۔ نزر بفتح نون و تقدیم زاے معجمہ بر راے مہملہ بمعنی اندک۔ کذا فی المنتخب۔

(۱۳) بیت مثمن صدر اثرم عروض مقبوض باقی سالم۔ فاع مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ هَاجَتْكَ رَبْعٌ دَارِسُ الرَّسْمِ بِاللِّوٰی ٭ لِاَسْمَاءَ عَفّٰی اٰیَهُ الْمَوْرُ وَالْقَطْرُ ٭ باشباع۔ ہلج فاع کربعن دا مفاعیلن رسررس فعولن مبل لوہی مفاعلن + لاسما فعولن بعیف فا اا مفاعیلن ہیل مو فعولن رول قطرو مفاعیلن۔ جوش مین لایا اسما معشوقہ کا مکانِ معدوم الآثار جو کہ لِوی مین تھا اوسکے نشانون کو موج آب نے محو کر دیا۔ ربع بالفتح خانہ و منزل۔ دارس الرسم جسکا نشان نابود ہو گیا ہو۔ لِوی بکسر اول تودۂ ریگ۔ اسما بالفتح نام معشوقہ۔ تعفیہ نابود اور محو کرنا۔ آی بالف ممدودہ آیہ کی جمع جسکے معنی علامت۔ مُور بالضم و راے مہملہ غبار یا ہوا اور بالفتح موج۔ قطر باران۔

بعض نسخ مین بجاے المور کے اَلْمُزْن آیا ہو مزنہ کی جمع بمعنی سحاب-
(۴۱) شعر ثمن ابتدا اخرم حشو و وم اور عروض و ضرب مقبوض باقی چار رکن سالم- فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن + فعِ مفاعیلن فعولن مفاعلن ع فَلَمَّا اَتَانِیْ وَالسَّمَاءُ تَبُلُّهٗ + قُلْتُ لَهٗ اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا + فلم یا فعولن تا نی وس مفاعیلن سمای فعول تبل لہو مفاعلن + قلت فاع لہو اہلن مفاعیلن وسہلن فعولن ومرحبا مفاعلن- پس جسوقت وہ آیا میرے پاس اس حال سے کہ آسمان (یعنی ابر) اوسکو بارش سے بھگوتا تھا مین نے اوس سے کہا- تو آیا اپنے اہل وعیال مین اور تو نے طے کی زمین نرمی سے کشادہ ہو تیرے واسطے در خانہ-
طویل مین جب بیت کے دونون مصرعے وزن اور روی مین مساوی لاتے ہین یعنی شعر مصرع ہوتا ہو جیسے مطلع تو اوسوقت عروض کو ضرب کے موافق کر لیتے ہین خواہ وہ عروض تغیر کی ضرورت رکھتا ہو خواہ نرکھتا ہو اور ضرب مین کچھ تغیر نہین کرتے تاکہ باقی اضراب سے موافقت رہے-
اس بحر مین صدر کو مقبوض ورا ثلم اور اخرم اور حشو کو مقبوض اور مکفوف اور ابتدا کو مقبوض لانا جائز ہو اور کبھی اثلم واثرم بھی لاتے ہین جیسا کہ امثلۂ ماسبق سے ظاہر ہوا-
حشو والے مفاعیلن کے یا و نون مین معاقبہ ہو یعنی دونون باہم ساقط نہین ہو سکتے یا مفاعلن ہو گا یا مفاعیلُ اوسکو مفاعلُ کبھی نہ لا سکین گے-
اسنوی کے نزدیک اسکے فعولن مین زحاف قبض مستحسن ہو اور مفاعیلن مین قبض صالح بلکہ خلیل کی راے مین قبض مفاعیلن کف سے اصلح ہو لیکن خفش کہتا ہو کہ اسکے مفاعیلن مین قبض سے کف اصلح ہو اور ثلم اور ثرم دونون قبیح ہین-
ثلم ہو خواہ ثرم صدر وابتدا کے سوا اور کہین جائز ہی نہین-
فارسی مین بہ تتبع عرب نہایت تکلف سے اس بحر مین اشعار آئے ہین- انکے ہان بھی دائرے مین اسکی اصل فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دو بار ہو- اور سات وزنون پر روانی سے مستعمل ہو
(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم- فعولن مفاعیلن- چار بار- سلمان ساوجی ع باحسان

توئی حاتم برفعت توئی کسریٰ ✤ بفرمان توئی آصف ببرہان توئی عیسیٰ ✤ باحسا فعولن ت ہی ی حاتم مفاعیلن برفعت فعولن ت یِ کسریٰ مفاعیلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۲) بیت ہشت رکنی عروض وضرب دونون مسبّغ باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان۔ دوبار ؎ کسے راکہ در دنیا بعشقش سروکارست ✤ یقین وان کہ درعقبیٰ ہم اوراغم یارست ✤ کسیرا فعولن کدر دنیا مفاعیلن بعشقش فعولن سروکارست مفاعیلان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ یہ تسبیغ خارج از دائرہ ہے

(۳) بیت مثمن عروض مقبوض مسبغ ضرب مسبغ باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلان فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان ؎ ببردی دل وجانم بیک غمزہ ناگہان ✤ نبردی کہ من دادم توخود بے گناہی زان ✤ ببردی فعولن دلوجانم مفاعیلن بیک غم فعولن زناگہان مفاعلان نبردی فعولن کمن دادم مفاعیلن تخدبے فعولن گناہی زان مفاعیلان۔

(۴) شعر ہشت رکنی حشو دوم وعروض وضرب مقبوض باقی پانچ رکن سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولُ مفاعلن ✤ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن۔ سعدی ؎ سریٰ طَیفُ مَن یَجلُو بِطَلعَتِہِ الدُّجیٰ شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا ✤ سری طی فعولن فمن یجلو مفاعیلن بطلع فعول تہدجی مفاعلن شگفتا فعولن مدز بختم مفاعیلن ک این د فعولن لتز کجا مفاعلن۔

(۵) آٹھ رکن کی بیت عروض وحشو سوم وچہارم وضرب مقبوض باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ✤ فعولن مفاعلن فعول مفاعلن ؎ بدین عاشقی ہرکو دہد پند مر مرا ✤ ہمیکو زبر کند فسانہ ز ابلہی ✤ بدی عا فعولن شقی ہرکو مفاعیلن دہد پن فعولن دمر مرا مفاعلن ✤ ہمیکو فعولن زبر کند مفاعلن فسان فعولُ ز ابلہی مفاعلن۔

(۶) شعر مثمن عروض وحشو سوم مقبوض ضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ✤ فعولن مفاعلن فعولن فعولن ؎ نگارے کجا ہمتا بخوبی ندانمش ✤ چہ گوئی کرا باشد بعشقش صبوری ✤ نگارے فعولن کجا ہمتا مفاعیلن بخوبی فعولن ندانمش مفاعلن ✤ چگویی فعولن کرا باشد مفاعیلن بعشقش فعولن صبوری فعولن۔ وزنِ سوم عربی کی قید اس وزن مین بھی لگانا بہتر ہے کیونکہ یہ بحر ہی

بتقلید عربی یہان مستعمل ہے۔

(۷) آٹھ رکن کی بیت صدر و ابتدا اثلم اور حشو دوم و چہارم بقول اکثر اثلم باقی ارکان مقبوض فعَلن مفاعلن فعْلن مفاعلن۔ دو بار۔ امام الدین طالب دہلوی صاحب تقویۃ الشعرا یہ رکھتے ہین چشم نم قاتل نکرستم + مرتے ہین تجبیہ ہم دیکھا اب کہان ہو دم + رکتے فعْلن ہے چشم نم مفاعلن قاتل فعْلن نکرستم مفاعلن + مرتے فعْلن ہ تجبپ ہم مفاعلن دیکب فعْلن کہا ہو دم مفاعلن۔ ہمکو اس وزن مین دو تامل ہین۔ اوّل یہ کہ بحر طویل خواہ سالم ہو خواہ مزاحف اُردو مین مستعمل ہی نہین۔ دوّم ثلم درمیانی ہرگز جائز نہین کیونکہ وہ خرم سے مرکب ہو اور خرم اوائل مصاریع کے لیے خاص ہو۔ اور اگر یہ کہیے کہ یہان رکن دوم و سوم مین باہم تجبیق ہوئی ہو تو اوسوقت قبض و کف دونون از رکن دوم مین ماننا پڑیگا اور اشتراک قبض و کف بحکم معاقبہ بالکل غلط ہو جائیگا اسلیے یہ وزن محض غلط ہو۔ عروضیان فارس اس بحر کے اشعار مجزو اور مشطور بھی لاتے ہین لیکن بے کیف ہے۔ وافی مین امثلۂ گزشتہ کے سوا کبھی عروض سالم کو ضرب مسبغ یا مقبوض مسبغ کے ساتھ لاتے ہین اور کبھی عروض مسبغ کو ضرب مسبغ کے ساتھ اور کبھی عروض مقبوض یا مقصور یا محذوف کو ضرب مقصور کے ساتھ اور کبھی عروض مقصور یا محذوف کو ضرب محذوف کے ساتھ استعمال کرتے ہین۔ الغرض ساتون وزن وافی ہین۔

	مدید	

یہ بحر بھی مخصوص اہل عرب کی ہو۔ اسکی اصل دائرے مین مثمن فاعلاتن فاعلن چار بار ہو لیکن استعمال مین ہمیشہ مجزو آتی ہو یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔ ابن جنی کہتا ہو کہ یہ مسدس الاصل ہو مگر یہ محل تامل ہو کہ ایک ہی دائرے سے مثمن و مسدس کیونکر مستخرج ہو سکین۔ اسکے عروض سالم۔ مکفوف۔ مخبون۔ مشکول۔ محذوف۔ مخبونِ محذوف۔ چھ طرح کے آتے ہین اور ضربین سالم۔ مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ ابتر۔ مخبونِ مقصور۔ مخبونِ محذوف۔ سات قسم کی۔ مجزو و مشطور ملاکر یہ بحر بارہ ۱۲ وزنون پر آئی ہو۔ یون۔

(۱) چھ رکن کا شعر اور بحر رمل سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دو بار ے یا لَبَکْرٍ انشِرُوا لِي كُلَيْبًا ۞ يا لَبَكْرٍ أَيْنَ أَيْنَ الْفِرَارُ ۞ یالبکرن فاعلاتن انشرو فاعلن لی کلیبن فاعلاتن + یالبکر فاعلاتن این این فاعلن نل فرارو فاعلاتن - ای قوم بنی بکر میری فریاد کو پونہچو اور کلیب کو میری طرف ابھارو تاکہ مجھکو نجات دے ای بنی بکر کہان ہی میرے واسطے مفر کہان ہی - یعنی پیش آئی ہوئی بلا سے بھاگنے کی تاب مین نہین رکھتا جلد میری فریاد کو پونہچو - انشروا صیغہ جمع حاضر امر ہی باب نصر ینصر سے - کلیب ایک شخص کا نام ہی - اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی یالبکر دراصل یا آل بکر تھا اور کلیب اوس قبیلے کے جد کا نام ہی اور معنی شعر یہ ہین کہ ای آل بکر اگر تمسے ہو سکے اپنے جد کو میرے مقابلے کے واسطے آمادہ کرو ای آل بکر اب تمکو میرے ہاتھ سے مفر کہان ہی -

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فاعلات ے لَا يَغُرَّنَّ امْرَأً عَيْشُهُ ۞ كُلُّ عَيْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالْ ۞ باسکان - لایغررن فاعلاتن نمرءن فاعلن عیشہو فاعلن + کل لعیشن فاعلاتن صایرن فاعلن لززوال فاعلات - مناسب کہ فریب نہ دے آدمی کو اوسکا عیش کیونکہ کل عیش زائل ہو جانے والے ہین - غرور بالفتح فریب -

(۳) بیت شش رکنی عروض وضرب دونون محذوف باقی سالم فاعلاتن فاعلن فاعلن دوبار ے اِعْلَمُوا أَنِّي لَكُمْ حَافِظٌ ۞ شَاهِدًا مَا كُنْتُ أَوْ غَائِبًا ۞ اعلموان فاعلاتن نی لکم فاعلن حافظن فاعلن + شاہدن ما فاعلاتن کنت او فاعلن غایبن فاعلن - واضح ہو کہ تحقیق مین تمہارا نگہبان ہون خواہ حاضر ہون خواہ غائب - یہان لفظ شاہد اکنت کی خبر ہی اور ما مصدریت کے واسطے ہی -

(۴) چھ رکن کا شعر عروض محذوف ضرب ابتر باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فعلن بتسکین اوسط ے إِنَّمَا الذَّلْفَاءُ يَاقُوتَةٌ ۞ أُخْرِجَتْ مِنْ كِيسِ دِهْقَانِ ۞ انن مذ ذل فاعلاتن فاء یا فاعلن قوتتن فاعلن + اخرجت من فاعلاتن کیس وہ فاعلن قانی فعلن

سچ تو یہ ہے کہ ذلفا عورت اوس یاقوت کے مثل ہے جو رئیس وہ کی ایسی تھیلی سے نکالا گیا ہو جسمین جواہر معدنیہ ہون یعنی وہ عورت اچھوتی ہے مثل اوس یاقوت کے کہ ابھی تھیلی سے نکالا گیا ہو ذلفاء بروزن حمرا، ذلف بفتحتین سے ہے جسکے معنی کوتاہی بینی اور رنرے کا سدہ ہونا لہذا عورتون کی تعریف ہے - بقول سکاکی خلیل کے نزدیک اس وزن کی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور چاہیے مگر اخفش ردف لازم نہین جانتا -

(۵) شعر مسدس عروض و ضرب دونون مخبون محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فَعِلن تحریک دوم دو بار ے لِلْفَتیٰ عَقْلٌ یَعِیْشُ بِہٖ ✤ حَیْثُ تَھْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ ✤ للفتی عق فاعلاتن لن یعی فاعلن ش بہی فَعِلن ✤ حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فَعِلن - جوانمرد کی ایسی عقل ہوتی ہے کہ عیش کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اوس سے اور جاتا ہے جسطرف کہ اوسکا قدم اوسکی ساق پا کو رہنمائی کرتا ہے یعنی اوسکی پیش بینی اوسکے انجام کو ہدایت کرتی ہے -

(۶) بیت شش رکنی عروض مخبون محذوف اور ضرب ابتر باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فَعِلن تحریک دوم ✤ فاعلاتن فاعلن فَعْلن تسکین دوم ے رُبَّ نَارٍ بِتُّ اَرْمُقُہَا ✤ تَقْضَمُ الْھِنْدِیَّ وَالْغَارَا ✤ رب بنارن فاعلاتن بت ت ارفاعلن مقہا فَعِلن ✤ تقضم ہن فاعلاتن دی یول فاعلن غارا فَعْلن مین بہت دیکھا کرتا تھا کہ اکثر آگ جلاتی تھی عود ہندی اور چوب غار کو یعنی مین ایسا تونگر تھا کہ میرے گھر راتون کو اکثر یہ خوشبودار لکڑیان جلا کرتی تھین - غار بھی مثل عود ہندی ایک خوشبودار لکڑی ہے صاحب نہایۃ الراغب کہتے ہین کہ نار سے یہان مراد جنگ و حرب ہے اور تقضم بقاف و ضاد معجمہ قضم سے ہے جسکے معنی اطراف دندان سے کھانا اور ہندی سے مراد شمشیر مہند اور غار ایک درخت کہ اوسکی لکڑی کے تیر بناتے ہین بدین صورت یہ معنی ہین کہ بہت لڑائیان مین نے راتون کو دیکھین کہ شمشیر و تیر کو کھاتے ہین -

کسائی نے وزن پنجم و ششم کو فاعلن مستفعلن فَعِلن تحریک و تسکین عین سے تقطیع کرکے بحر بسیط عروض و ضرب مخبون یا مقطوع مین شامل کیا اور کہا کہ پہلے مستفعلن اسکے اوڑ گئے - مؤلف کہتا ہے

کہ آغاز مصاریع پر اجرا الحکم خرم ۔ اند البتہ آتے ہین صدر و ابتدا سے رکن کے رکن او ڑ جانے کا کوئی حکم اس علم مین نہین اسلیے ان دونون وزنون کو بحر بسیط سے سمجھنا دعواے بے دلیل ہی۔ ہان وزن ششم کو رمل مسدس مخبون محذوف مطموس یعنی فاعلاتن فاعلاتن فع سے تقطیع کر سکتے ہین اور وہ بھی مصرع دوم کو۔ لیکن طمس کے واسطے زبان فارسی کی دقّت عارض ہوگی اور آسانی بھی بحر مدید مین ہی پس مدید ہی مین رکھنا اولی ہی اور اگر وزن پنجم کو رمل مسدس مکفوف مخبون محذوف مقطوع سے تقطیع کرین تو معاقبہ آڑے آئیگا۔

(۷) شعر مسدس اور ہر رکن مخبون ۔ فعلاتن فعلن فعلاتن ۔ دوبارہ وَمَتیٰ مَا یَعِ مِنْكَ كَلَامًا ✤ يَتَكَلَّمْ فَيُجِبْكَ بِعَقْلِ ✤ باشباع ۔ ومتی ما فعلاتن یعمن فعلن ککلامن فعلاتن ✤ یتکل لم فعلاتن فیجب فعلن کبعقلی فعلاتن ۔ وہ جسوقت نگاہ رکھتا ہی یعنی سنتا ہی تجھسے کوئی کلام پس کلام کرتا ہی جواب دیتا ہی تو بمقتضاے عقل ۔ یہ شعر موافق مفروض سکاکی کے ہی کہ اونسے مثل عروض و ضرب کے ہر فاعلاتن و فاعلن مین خبن اور ہر فاعلاتن کف وشکل یہان جائز جانا ہی بشرطیکہ حکم معاقبہ شکست نہو اور اسکا مؤید محقق کا یہ قول ہی ۔ کہ اطریق زحاف خبن وکف وشکل در ارکان دیگر روا دارند یعنی جس رکن مین جو آسکے ۔ اسکے معنی لوگ یون سمجھتے ہین کہ ۔ در ارکان دیگر روا دارند و در عروض روا ندارند ۔ سعد الشارحین کا مفہوم یہ ہی کہ ۔ خبن وکف وشکل در ارکان دیگر جائز دارند اما در عروض واجب دارند ۔ مؤلف مستہام شارح معیار کا طرفدار ہوکر عرض کرتا ہی کہ یہ وزن ہفتم کی مثال سعد الشارحین کی معاون ہی لیکن زحاف شکل اوس رکن سباعی مین جائز نہوگا جسکے ماقبل یا مابعد خبن یا کف ہو ۔ اس شعر مین معاقبے کا زور ہی کہ کوئی رکن سباعی مکفوف نہین ہوسکتا ۔

(۸) شعر شش رکنی عروض محذوف ابتدا مخبون ضرب مخبون مقصور ۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن ✤ فعلاتن فاعلن فعلات بتحریک دوم سے كُنْتُ أَخْشَىٰ صَرْفَ تِلْكَ اَلْوَرَىٰ ✤ فَرَمَانِي سَهْمُهَا فَأَصَابْ ✤ باسکان ۔ کنت اخشی فاعلاتن صرفتل فاعلن کلوری فاعلن ✤ فرمانی فعلاتن سہمہا

فاعلن فاصاب فعِلات - اوس معشوقہ کو خلق کی طرف پھیرنے سے مین ڈرتا تھا پس ناگاہ اوس گردش سنے مجھے ایک تیر مارا اور وہ کارگر ہوگیا - بعضون نے اجتماع خبن و قصر کو جیسا اس ضرب مین ہے جائز نہین جانا ہے - یہان عروض مکفوف و حشو دوم مخبون نہ آسکین گے بزور معاقبہ -

(۹) بیت مسدس سوائے ضرب سالم کے ہر رکن سباعی مکفوف - فاعلات فاعلن فاعلاتُ بتحریک آخر + فاعلات فاعلن فاعلاتن سے لَن یَزَالَ قَومُنَا مُخْصِبِینَ + صَالِحِینَ مَا اتَّقَوا وَاسْتَقَامُوا + لن یزال فاعلات قومنا فاعلن مخصبین فاعلاتُ + صالحین فاعلاتُ ست تقو فاعلن وستقامو فاعلاتن - میری قوم کے لوگ ہمیشہ رفاہ عیش مین نیکوکار رہین گے جب تک کہ اتقا کرینگے اور اوسپر مستقیم رہین گے - یہان بزور معاقبہ صدر اور عروض اور ابتدا کے بعد کے ارکان مخبون نہین ہوسکتے -

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر و عروض مشکول باقی سالم - فعِلاتُ فاعلن فعِلاتُ بتحریک آخر + فاعلاتن فاعلن فاعلاتن سے لِمَنِ الدِّیَارُ غَیَّرَهُنَّ + کُلُّ جَونِ الْمُزْنِ دَانِی الرَّبَابِ + باشباع لمن د فعلات یار غیّ فاعلن یرہن ن فعلاتُ + کل لجون فاعلاتن مزندا فاعلن نر ربابی فاعلاتن یہ کسکا دیار ہے جسکو ہر ابر سفید اور سحاب قریب نے متغیر کردیا ہے - جُون بالضم سفید و سیاہ - دانی قریب - رباب ابر - سکاکی مصرع دوم کو یون لایا ہے - کُلُّ دَاتِ الْمُزْنِ جُونِ الرَّبَابِ - تقطیع وہی رہیگی جو پہلے تھی صرف معنی مین ابر سفید اور سحاب قریب اِدھر کے اودھر ہوجائین گے - یہان بزور معاقبہ حشو اوّل و ابتدا مخبون نہین ہوسکتے اور اگر حشو دوم کو مخبون کرین تو ابتدا مکفوف نہوسکیگی -

(۱۱) بیت مسدس ابتدا مشکول باقی سب ارکان سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فعلاتُ فاعلن فاعلاتن سے لَیتَ شِعْرِی هَلْ لَنَا ذَاتَ یَوْمٍ + بِجَنُوبٍ فَارِغٍ مِنْ تَلَاقِ + باشباع - لیت شعری فاعلاتن ہل لنا فاعلن ذات یومن فاعلاتن + بجنوب فعلاتُ فارغن فاعلن من تلاقی فاعلاتن - کاش مین جانتا کہ کوئی دن ہمارے واسطے ہے ایسا جسمین باد جنوب

چلتی ہوا وس شخص کی طرف سے جو کہ پرواے ملاقات نہین رکھتا ہی- ذات یوم سے مراد اسم یوم ہی جیسے سبت یا احد وغیرہ - جَنوب بفتح اول با وجُنوب کذا فی المنتخب - اسنوی کے نزدیک فارع اس شعر مین بہ را وعین مہملتین ایک قلعے کا نام ہی - یعنی ای کاش مین جانتا کہ آیا ہم کسی دن اوس شخص سے ملاقات کرینگے جو قلعۂ فارع کے جنوب طرف رہتا ہی- اس شعر مین بزور معاقبہ عروض مکفوف اور حشو دوم مخبون نہین ہو سکتے - یہ گیارہ وزن باعتبار اصل دائرہ مجزو ہین

(۱۲) چار رکن کا شعر ضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعِلن تجربک دوم ؎ یالبکرٍ انشروا + لیسَ ذا حینَ وَنیٰ + یالبکرن فاعلاتن لا نشرو فاعلن + لیس ذاحی فاعلاتن نونی فعلن - اسکے معنی رمل کے وزن دوازدہم عربی مین تحریر ہو چکے - نہ خلیل نے اسکا ذکر کیا نہ محقق نے اسکو محسوب کیا زجاج اسکی وجہ یہ سمجھتا ہو کہ رمل مجزوے مخبون بھی تو یہی ہوتی ہو اس لیے اوسنے اس وزن کو رمل مین قائم کیا اور فرق بتانے کے لیے وہان مولف نے بھی ساتھ دیا- مگر بہرامی نے اسکو بحر مدید مین بہتر جانا اور حق یہ ہو کہ رمل مین خبن وحذف دونون زحاف تین جگہ آئینگے اور یہان ایک زحاف یعنی خبن ایک ہی جگہ - بدین سبب اسی جگہ اسکو سمجھنا اولی ہی - یہ ایک وزن اپنے مجزو کا مشطور ہی-

اس بحر مین بقول محقق نون فاعلاتن اور الف فاعلن مین معاقبہ ہی اور بقول صاحب میزان الف اول فاعلاتن مین بھی معاقبہ ہی یعنی بوزن مجزو جب دونون مصرعون کو ملاکر ایک نظر سے دیکھو تو فاعلاتن عروضی اور فاعلاتن ابتدائی کے تن فا مین بیشک معاقبے کا حکم قائم رہنا چاہیے -

بزبان فارسی طویل کی طرح بتکلف مدید مین بھی اشعار آئے ہین - انکے ہان یہ بحر دائرے مین مثمن آئی ہی اور استعمال مین وافی المثمن اور مجزو اور مشطور ملاکر تو وزنون پر مستعمل ہی اور اسکی اصل فارسی مین فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دائرے مین ہی-

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن - چار بار - جامی ؎ دل ہجرت

ای صنم خونِ خود را مخور د ٭ جان در دستت ای صنم جامہ برتن میدرد ٭ دل ز ہجرت فاعلاتن
ای صنم فاعلن خون خدرا فاعلاتن میخرد فاعلن - وقس علیٰ ہذا -

(۲) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مذال باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلان -
دو بار ؎ ای بخوبی مثلِ تو کس نباشد در جہان ٭ شکر این نعمت بگو رخ مپوش از عاشقان ٭
ای بخوبی فاعلاتن مثل تو فاعلن کس نباشد فاعلاتن در جہان فاعلات - باقی علیٰ ہذا -

(۳) شعر مثمن رکن سباعی سب سالم اور رکن خماسی سب مخبون - فاعلاتن فعلن فاعلاتن
فعلن بتجربک دوم - دو بار - سیفی ؎ از میان و دہنش تا توان یک سر مو ٭ زان نشان
باز مدہ زین سخن ہیچ مگو ٭ از میا تو فاعلاتن دہنش فعلن تا توایک فاعلاتن سر مو فعلن ٭ زان نشا
فاعلاتن زمدہ فعلن زی سخن ہے فاعلاتن چگو فعلن - اگر مو و مگو کو موے و مگوے تحتانی پڑھو
تو یہی شعر عروض و ضرب مخبون مذال کی مثال ہو سکتا ہے -

(۴) شعر مثمن عروض و ضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم - فاعلاتن فعلن فاعلاتن
فعلان - دو بار ؎ غمزۂ نازِ صنم آفتِ جان نست ٭ خال ہندوے لبش عقل را راہزن ست ٭
غمزیے نا فاعلاتن زصنم فعلن آفتے جا فاعلاتن نہ نست فعلان - وقس علیہ -

(۵) بیت ہشت رکنی اور ہر رکن مخبون - فعلاتن فعلن فعلاتن فعلن - دو بار - از معیار ؎
زلبانت پسرا بیکے بوسہ چرا ٭ نکنی شاد مرا نہ بترسی ز خدا ٭ زلبانت فعلاتن پسرا فعلن بیکے بو فعلاتن
سچرا فعلن ٭ نکنی شا فعلاتن د مرا فعلن ن بترسی فعلاتن ز خدا فعلن -

(۶) بیت مثمن الارکان عروض و ضرب مخبون مذال باقی چھ رکن مخبون - فعلاتن فعلن فعلاتن
فعلان - دو بار ؎ لبِ او آبِ بقا سخنش مایۂ جان ٭ قدِ او سرو سہی دہنش سر نہان ٭
لبِ او فعلاتن ب بقا فعلن سخنش ما فعلاتن ی یجان فعلان ٭ قد او سر فعلاتن و سہی فعلن
دہنش سر فعلاتن ر نہان فعلان - جو لوگ وزنِ اول و سوم و پنجم کو بحر رمل مثمن محذوف
قرار دیتے ہیں صریح غلط پر ہیں کیونکہ حذف درمیانی اصلا جائز نہیں - الغرض یہ چھوں وزن

وافی ہین -

انکے سوا عروض سالم کو ضربِ مذال یعنی فاعلان کے ساتھ - یا عروض مذال کو ضرب سالم کے ساتھ یا عروض و ضرب دونون مذال - یا عروض سالم کو ضربِ مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم کو ضرب مقطوع یعنی فعْلن بتسکین دوم کے ساتھ - یا عروض و ضرب دونون مقطوع - یا عروض مخبون کو ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع کو ضرب مخبون کے ساتھ - لانا جائز ہو ان عروض و ضرب سے آٹھ اوزان اور بن سکتے ہین اور اس حساب سے وافی کے چودہ وزن ہو جائین گے -

(۷) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دوبارہ ؎ غالیہ زلفے سمن عار ضینے + سرو بالائے وزنجیر موے + غالیہ زل فاعلاتن فے سمن فاعلن عار ضینے فاعلاتن سرو بالا فاعلاتن یے یزن فاعلن جیر موے فاعلاتن -

(۸) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلا فاعلن فاعلات ؎ زندگانی تلخ کردی مرا + زندگانی بے تو ناید بکار + زندگانی فاعلاتن تلخ کر فاعلن دی مرا فاعلن + زندگانی فاعلاتن بے تنا فاعلن ید بکار فاعلات - یہ دو وزن مجزو ہین

انکے سوا عروض سالم کو ضرب مقصور کے ساتھ - یا عروض و ضرب دونون مقصور - یا عروض و ضرب دونون محذوف - یا عروض مقصور کو ضرب محذوف کے ساتھ - یا عروض محذوف کو ضرب مخبون محذوف یعنی فعِلن بتحریک دوم کے ساتھ - یا دونون مخبون محذوف - یا عروض محذوف کو ضرب ابتر یعنی فعْلن بتسکین دوم کے ساتھ - یا عروض مخبون محذوف کو ضرب ابتر کے ساتھ - لانا جائز ہو اور ان عروض و ضرب سے آٹھ وزن اور طیار ہوکر سب اوزان مجزو دس ہو جائین گے -

(۹) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن - دوبارہ ؎ یک رہا کی بید ادگر + لطف کن در مانگر + یکرہ بے فاعلاتن دادگر فاعلن + لطف کن در فاعلاتن مانگر فاعلن - یہ وزن بعینہ رمل مربع ہو جسکے عروض و ضرب محذوف ہون - لیکن رمل مین یہ وزن نقلی و

مزاحف ہوگا اور بیان اصلی و سالم بحر سبب اسی بحر سے سمجھنا اولی ہی۔ یہ ایک وزن مشطور ہی۔

عریض

یعنی مقلوب طویل۔ اس بحر کی اصل دائرے مین مفاعیلن فعولن چار بار ہی۔ زبان عربی مین یہ بحر نادر الاستعمال اور ایک ہی وزن پر پائی گئی ہی یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن۔ دو بار۔ امرا القیس

ے الاَیَا عَیْنُ فَابْکِی عَلیٰ فَقْدِی لِمُلْکِی + وَاتْلَافِی لِمَالِی بِلَاجِدٍّ وَّجَھْدٍ + باشباع۔

الایا عی مفاعیلن نفبکی فعولن علیٰ فقدی مفاعیلن لملکی فعولن + واتلافی مفاعیلن لمالی فعولن بلاجدون مفاعیلن وجہدی فعولن۔ اے آنکھ گریہ کر میرے ملک کے گم کر دینے پر اور میرے مال کے تلف کر دینے پر بغیر سعی و کوشش کے۔ سوائے سالم کے زبان عربی مین کسیکا شعر نہین ملا ہی۔ یہ ایک وزن وافی ہی۔

بزبان فارسی بھی اسکی اصل دائرے مین مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن۔ دو بار ہی بہرامی نے لکھا ہی کہ فرالاوی شاعر نے اس بحر مین اکثر شعر کہے ہین۔ وافی و مجزو ملا کر یہ بحر اس طرح چار اوزان پر مستعمل ہی۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فعولن۔ چار بار۔ فرالاوی ے نگارے دلربائے ربود از من دلِ من + منِ بیدل چگونہ از و بوسہ ستانم + نگارے دل مفاعیلن ربائے فعولن ربود از من مفاعیلن دلے من فعولن + منے بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن ستانم فعولن۔

(۲) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی سالم۔ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولان۔ دو بار

ے من آن مدہوش عشقم کہ از خویشش خبر نیست + مرا تا شد دل از کف دگر پروائے سر نیست +

منا مدہو مفاعیلن شعشقم فعولن کہ از خیشش مفاعیلن خبر نیس فعولان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس بتقلید سعد الشاعرین ہم بھی شعر ہزج کے وزن سوم فارسی مین لکھ چکے ہین اور وہان اسکو غلط کہکر

فرق بتایا ہی۔

(۲) بیت مثمن ارکان سباعی سب مکفوف اور خماسی سب سالم۔ مفاعیل فعولن مفاعیل فعولن۔ دو بار ؎ برخ ماہِ تمامی بقد سرو روانی ٭ بلب راحت روحی بچشم آفت جانی ٭ برخ ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقد سرو مفاعیل روانی فعولن + بلب راح مفاعیل تروحی فعولن بچشم آف مفاعیل تجانی فعولن۔ اگر اسکو مسمط چہار خانہ لائین تو کسیقدر خوش آیند ہو جائے۔ اس شعر کو بھی تحقیق صاحب میزان ہم نے وزن مثمن بحر ہزج فارسی مین نقل کیا اور غلط لکھکر اپنی راے ظاہر کردی۔ یہانتک تین وزن وافی ہین۔ انکے سوا عروض مسبّغ ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مسبغ کے ساتھ لاسکتے ہین۔

(۴) چھ رکن کا ایک شعر صدر و ابتدا اخرب پہلا حشو مقبوض دوسرا حشو سالم عروض مسبغ ضرب مقصور۔ مفعول فعول مفاعیلان + مفعول فعولن مفاعیل۔ فراوی ؎ پرنور جہان سیہ تنگ ست ٭ تاباشمر آن بت بجنگ ست ٭ پرنور مفعول جہاس فعول یہ تنگست مفاعیلان + تاباش مفعول منابت فعولن بجنگ ست مفاعیل۔ اس شعر کو بحر غریب کے وزن نہم سے بھی تقطیع کر سکتے ہین مگر حشو چہارم سالم اور ضرب احذ مذال وہان لانی پڑیگی۔ سچ پوچھو تو زحاف کے شمار سے دونون بحرون مین درجہ تساوی ہی ہان وزن مجزو کی دقّت یہان زیادہ ہی اس لیے متدارک مین سمجھنا اولیٰ ہی۔ شمن بمعنی بت پرست یہان اس سے مراد عاشق۔ یہ ایک وزن مجزو ہی۔ اسکے سوا عروض محذوف ضرب مقصور کے ساتھ۔ یا عروض مقصور ضرب محذوف کے ساتھ۔ یا دونون مقصور۔ یا دونون محذوف بھی لانا جائز ہی۔ صدر و ابتدا کو مکفوف بھی لاسکتے ہین۔ الغرض یہ بحر فارسی زبان مین بھی قلیل الاستعمال ہی۔ اس بحر کا تیسرا نام مستطیل بھی ہی۔

بسیط

یہ بحر بھی خاص اہل عرب کی ہی۔ دائرے مین مثمن یعنی مستفعلن فاعلن چار بار اسکی اصل آئی ہی۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مخبون۔ مقطوع۔ مقطوع مخبون۔ مخبونِ احذ۔ پانچ قسم کے اور

ضرب مین - سالم - مذال - مخبون - مخبون مقطوع - مخبون مذال - مخبول مذال - احذ - مسبغ - مطوی مذال - مخبون مقطوع - نو قسمون کی آئی ہین اور یہ بحر وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر کل مبیں اوزان پر مستعمل ہو یون -

(۱) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مخبون باقی ہر رکن سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم - دوبارہ ؎ یَاحَارِ لَا أُرْمَيَنْ مِنْكُمْ بِدَاهِيَةٍ + لَمْ يَلْقَهَا سُوقَةٌ قَبْلِي وَلَا مَلِكٌ + باشباع - یاحار لا مستفعلن ارمین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہیتن فعلن + لم یلقها مستفعلن سوقتن فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن - اے حارث مناسب ہو کہ تمہاری طرف سے مین اوس بلا مین جو دشوار ہو نہ ڈالا جاؤن جسمین مجھسے پیشتر نہ کوئی رعایا مین سے پھنسا ہو نہ کوئی بادشاہ - بلا سے مراد بیان ہجو ہو خلاصہ یہ کہ تم ایسا نہ کرو کہ مین تمھاری ہجو کرون اور تمکو ایسا ذلیل کردون کہ کوئی امیر و غریب ویسا ذلیل نہوا ہو - حار مرخم حارث - لا ارمین نہی متکلم رمی کا - داہیہ بلا - سوقہ بالضم رعیت -

(۲) شعر ہشت رکنی عروض مخبون ضرب مقطوع باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن فاعلن مستفعلن فعْلن بتسکین دوم ؎ قَدْ أَشْهَدُ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِي + جَرْدَاءُ مَعْرُوقَةُ اللَّحْيَيْنِ سُرْحُوبُ + باشباع - قد اشهدل مستفعلن غارتش فاعلن شعوا ئ تح مستفعلن ملنی فعلن + جردا ء مع مستفعلن روقتل فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعْلن - مین لڑائیون اور تاختہاے متفرقہ مین اسپ مادہ کم موے خشک کلہ دراز پر سوار ہوکر حاضر ہوتا ہون - غارۃ الشعواء غارتہاے متفرقہ - جرداء بالفتح والمد مادیان کوتاہ و باریک مو - معروقۃ اللحیین مادیان کم گوشت بر ہر دو کلہ - سُرحوب بضم اول اسپ طویل - خلیل و اخفش اس وزن کی ضرب مین قافیۂ مردفہ لازم جانتے ہین جیسے واو مرحوب - مگر ابن ہانی لازم نہین جانتا اور شعر وزن سوم کو سند لایا ہو - مؤلف عرض کرتا ہو کہ شعر مذکور اسکی مثال نہین ہوسکتا اسلیے کہ دونون کے عروض مین اختلاف ہو کما یظہر -

(۳) بیت مثمن عروض و ضرب دونون مقطوع باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعْلن بتسکین دوم دوبارہ ؎ لَا تَبْكِ لَيْلَى وَلَا تَطْرَبْ إِلَى هِنْدِ + وَاشْرَبْ عَلَى الْوَرْدِ مِنْ حَمْرَاءَ كَالْوَرْدِ + باشباع اواخر - لاتبک لی مستفعلن لی ولا فاعلن تطرب الی مستفعلن ہندی فعلن + واشرب علل مستفعلن

وردمن فاعلن جمر ایکاس مستفعلن وردی فعلن - لیلی کے واسطے گریہ نکرو ر ہند کے لیے خوشی نکر
اور شراب پی زن سرخ رنگ مثل گل ورد کے رخسار کی یاد پر - ورد گل سرخ یعنی گلاب -
(۴) آٹھ رکن کا شعر صدر و حشو اول و عروض مخبون ضرب احذ مسبغ باقی سالم - مفاعلن فعلن
مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن فاعلن مستفعلن فاع ؎ اَقُولُ حِیْنَ اَرٰی کَعْبًا وَاٰبِیَۃً +
لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِی خَمْسٍ وَسِتِّیْنَ + باسکان - اقولحی مفاعلن ن اری فعلن کعبن وا مستفعلن بیتن
فعلن + لا بارکل مستفعلن لاہفی فاعلن خمسن وست مستفعلن تین فاع - یہ ضرب یعنی فعل بسکنات
آخر اہل صناعت کے خلاف فرّا نے نقل کی ہی - معنی شعر یہ ہین - جب مین دیکھتا ہون کعب و آسیہ
کو تو کہتا ہون کہ خدا برکت نہ دے شصت و پنج مین -
(۵) بیت مثمن اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎
لَقَدْ خَلَتْ حِقَبٌ صُرُوْفُھَا عَجَبٌ + فَاَحْدَثَتْ غِیَرًا وَاَعْقَبَتْ دُوَلًا + لقد خلت مفاعلن
حقبن فعلن صروفہا مفاعلن عجبن فعلن + فاحدثت مفاعلن غیرن فعلن و اعقبت مفاعلن دولن فعلن
بتحقیق ایسے زمانے گزرے کہ اونکے حوادث عجیب ہین پس پیدا کیا تغیرات کو اور ادبار لائے
دولتون پر - حقب بکسر حاے حطی و فتح قاف دہر اور سال کی ایک مدت - از میزان الافکار -
صروف بضمتین انقلاب زمان - غیر بکسر غین معجمہ و فتح تحتانی جو امور کہ حادث ہوئے ہون -
(۶) شعر ہشت رکنی ارکان سباعی سب مطوی عروض و ضرب مخبون باقی سالم - مفتعلن فاعلن
مفتعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎ اِرْتَحَلُوْا غُدْوَۃً فَانْطَلَقُوْا سَحَرًا + فِیْ زُمَرٍ مِنْھُمُ تَتْبَعُھَا
زُمَرًا + ارتحلو مفتعلن غدوتن فاعلن فنطلقو مفتعلن سحرن فعلن + فی زمرن مفتعلن منہمو فاعلن تتبعہا
مفتعلن زمرن فعلن - اونھون نے کوچ کیا اول روز مین پس گئے صبح کو اون جماعتون مین کہ
اونکے پیچھے اور گروہ تھے -
(۷) آٹھ رکن کی ایک بیت عروض و ضرب مخبون اور ارکان سباعی سب جگہ مخبول باقی سالم
فعلتن فاعلن فعلتن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎ وَزَعَمُوْا اَنَّھُمْ لَقِیَھُمْ رَجُلٌ + فَاَخَذُوْا مَالَہٗ

وَضَرَبُوْا عُنُقَہٗ + باسکان - وزعمو فعلتن ان نہم فاعلن اقیہم فعلتن رجلن فعلن + فاخذو فعلتن مالہو فاعلن وضربو فعلتن عنقہ فعلن - اور کہا کہ اون کو ایک شخص ملا پس ونھون نے اوسکا مال چھین لیا اور اوسکی گردن ماری - یہ سات وزن وافی ہین - انکے سوا عروض وضرب دونون مذال یا عروض مذال ضرب سالم کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب اعرج کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض مخبون مذال ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب اعرج کے ساتھ لانا جائز ہی - بدین شمار دس وزن اور بڑھکر وافی کے سترہ اوزان ہوجائینگے -

(۸) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن - دوبارہ ؎ مَاذَا وُقُوْفِیْ عَلٰی رَبْعٍ عَفَا + مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمٖ + باشباع - ماذاوقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن + مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن - میرا ٹھہرنا ایسے مکان نابود پر یا ویران پر کیون ہی جو معشوقہ سے خالی ہوکر کہنہ ہوگیا اور گر کر زمین کے برابر ہوگیا ہوا ایسا کہ اپنے ساکن کا حال نہین بیان کرسکتا - عفو مٹنا اور مٹانا - اخلولق الرسم وہ درو دیوار خانہ جو زمین کے برابر ہوگئے ہون - دارس کہنہ - مستعجم ساکت یا ریزہ ریزہ ہوجانے والا - یہ اصلی چوتھا وزن ہی -

(۹) شعر شش رکنی ضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن مستفعلان ؎ اِنَّا ذَمَمْنَا عَلٰی مَا خَیَّلَتْ + سَعْدَ بْنَ زَیْدٍ وَّعَمْرًا مِّنْ تَمِیْمٖ + باسکان - ان ناذمم مستفعلن ناعلی فاعلن ماخیلت مستفعلن + سعدبن زی مستفعلن دن وعم فاعلن رن من تمیم مستفعلان - ہم نے سعد بن زید اور عمرو قبیلۂ بن تمیم کی ہجو کی اور اوسی ہجو پر معشوقہ نے خیال کیا - اسنوی کہتا ہی کہ اسکی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور چاہیے جیسے تمیم یا تمام یا ہموم تا کہ اجتماع ساکنین سہل ہوجائے - یہ اصلی تیسرا وزن ہی -

(۱۰) شعر مسدس الارکان ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن مفعولن

سه سِيْرُوْا مَعًا اِنَّمَا مِيعَادُكُمْ ✤ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ بَطْنُ الْوَادِيْ ✤ سیرومعن مستفعلن ان نما فاعلن میعادکم مستفعلن ✤ یومث ثلا مستفعلن ثاے بط فاعلن نلوادی مفعولن - تم لوگ چلو سب اکٹھا ہوکر بالفعل اسکے سوا اور کوئی بات نہین کہ تمھارا وعدہ بادیہ مین منگل کے دن ہے۔ ثلثا کو بالفتح اور کبھی بالضم لاتے ہین اور لام کے بعد الف اشباعی بڑھاتے ہین اور دوسرا الف ممدودہ لگاتے ہین بمعنی شنبہ یہ اصلی وزن پنجم ہے۔

(۱۱) شعر مسدس عروض وضرب دونون مقطوع باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن مفعولن۔ دو بار

سه مَا هَيَّجَ الشَّوْقَ مِنْ اَطْلَالٍ ✤ اَضْحَتْ قِفَارًا كَوَحْيِ الْوَاحِيْ ✤ ماہی یجش مستفعلن شوقمن فاعلن اطلالن معولن ✤ اضحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن - کون چیز شوق کو ہیجان مین لائی معشوقون کے گھرون کے آثار دیکھنے سے کہ خالی ہوگئے ہین جسطرح مکتوب کاتب کی دلالت کرتے ہین - یہ اصلی وزن ششم ہے - وحی الواحی مکتوب کاتب - ایسے مقطوع العروض والضرب وزن کو مخلع کہتے ہین بجاے سجمہ۔ مخلع وہ شخص جسکے دونون سرین نوچ لیے ہون اور ایسے کی رفتار کو تخلیع کہتے ہین - بعض کا گمان ہے کہ جو فعولن مستفعلن سے بنے اور بسیط مجزو مین واقع ہو تو اوس فعولن کا نام مخلع ہے اور یہ گمان غلط ہے بلکہ مخلع نہ فرع کا نام ہے اور نہ تخلیع زحاف کا نام - جب کوئی وزن بسیط مجزو کا ایسا ہو جسکا عروض وضرب مقطوع یعنی مفعولن ہو تو اوس وزن بھر کو مخلع اور جس مجزوے بسیط کا عروض وضرب مخبون مقطوع یعنی فعولن ہو تو اوس وزن بھر کو مخلع مخبون کہنا چاہیے کَذَا فِي الْمِعْيَارِ و قومے پندارند کہ مخلع اسم فعولن ست کہ فرع مستفعلن است در بسیط مجزو - ونہ چنان ست بل مخلع اسم وزنے است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد خواہ مخبون وخواہ غیر مخبون - سکاکی کی راے مین بھی ایسے ہی وزن کا نام مخلع ہے - خلیل نے عروض مقطوع کے واسطے ضرب مقطوع لازم جانی ہے لیکن کسائی لازم نہین جانتا بلکہ وہ عروض مقطوع کے ساتھ اس وزن مین ضرب مطوی مذال بھی لایا ہے جیسا کہ وزن دوازدہم مین موجود ہے - مؤلف کہتا ہے کہ اگر ایسے وزن کے واسطے مخلع کی قید لگائینگے تو عروض وضرب دونون کو

مقطوع لانا پڑیگا یہی خلیل کی مراد ہی اور اگر دونون مین مقطوع کی قید نہوگی تو وزن کی صحت مین کچھ کلام نہین مگر مخلّع اوسکا نام نہین یہی کسائی کا مفہوم ہی۔

(۱۲) بیت شش رکنی صدر وابتدا مخبون حشو سالم عروض مقطوع ضرب مطوی مذال۔ مفاعلن فاعلن مفعولن + مفاعلن فاعلن مفتعلان ؎ وَنَحْنُ قَوْمٌ لَنَا رِمَاحٌ * وَثَرْوَةٌ مِنْ مَوَالٍ وَصَمِيمٌ * بتسکین۔ ونحنقو مفاعلن من لنا فاعلن رماحن مفعولن + وثروتن مفاعلن منمواف فاعلن لنوصمیم مفتعلان۔ ہم ایسے گروہ ہین کہ ہمارے واسطے نیزہ گرا ور معاون اور مخلص ہیں ایسے وزن کو مخلّع نہ کہین گے کیونکہ ضرب مثل عروض مقطوع نہین۔

(۱۳) شعر شش رکنی عروض وضرب مقطوع مخبون باقی سالم مستفعلن فاعلن فعولن۔ دوبارہ اَصْبَحْتُ وَالشَّيْبُ قَدْ عَلَانِي * يَدْعُوا حَثِيثًا اِلَى الْخِضَابِ * باشباع۔ اصبحت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن + یدعوحثی مستفعلن ثن الل فاعلن خضابی فعولن۔ مین اوس حال مین پونہچا کہ پیری میرے سر پر خضاب کی طرف پکارتی ہوئی شتابان پونہچی۔ یہ وزن مخلّع مخبون ہی۔

(۱۴) شعر مسدس صدر مطوی ابتدا مخبول حشو سالم عروض مخبون احذ ضرب مخبون مقطوع مفتعلن فاعلن فعل بتحریک اوائل + فعلتن فاعلن فعولن ؎ اِنَّ شِوَاءً وَنَشْوَةً * وَخَبَبَ الْبَازِلِ الْاَمُوْنِ * باشباع۔ ان نشوا مفتعلن ین ونش فاعلن وتن فعل + وخب بل فعلتن بازل فاعلن اموبی فعولن۔ صاحب نہایۃ الراغب کے نزدیک مستفعلن مین خبن احسن ہی اور طی صالح اور خبل قبیح۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر عروض مخبون احذ ضرب مخبون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن فعل + مستفعلن فاعلن فعولن ؎ مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَتٰى * لِلدَّهْرِ وَالدَّهْرُ ذُوْ فُنُوْنٍ * باشباع من لذذتل مستفعلن عیشول فاعلن فتی فعل + للدہروَد مستفعلن دہرذو فاعلن فنونی فعولن اشعار وزن چہاردہم و پانزدہم کے یہ معنے ہین۔ کباب اور نشاہ اور شتر۔ سالہ کا دوڑنا تلذذ (تلین)

چیزین لذت عیش سے ہین اور جوان دنیا کا تابع ہی اور دنیا بوقلمون ہی۔

(۱۶) شش رکنی شعر ضرب مخبون مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن + مستفعلن فاعلن مفاعلان

ـــہ قَدْ جَاءَ كُمْ أَنَّكُمْ يَوْمًا إِذَا + مَا ذُقْتُمُ الْمَوْتَ سَوْفَ تُبْعَثُوْنْ + باسکان۔ قد جاکم مستفعلن

ان نکم فاعلن یومن اذا مستفعلن + ماذقتم مستفعلن مو تسو فاعلن فتبعثون مفاعلان بتحقیق تمھارے

حق مین پیغمبر خدا صلعم سے خبر وارد ہوئی ہی کہ بتحقیق تم نے جب کہ موت کو چکھا تو ایکدن مبعوث

کیے جاؤگے۔

(۱۷) بیت مسدس ضرب مطوی مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن مفتعلان

ـــہ يَا صَاحِ قَدْ أَخْلَفَتْ أَسْمَاءُ مَا + كَانَتْ تُمَنِّيكَ مِنْ حُسْنِ وِصَالْ + باسکان۔ یا صاح قد

مستفعلن اخلفت فاعلن اسما یما مستفعلن + کانت تمن مستفعلن نیکمن فاعلن حسن وصال مفتعلان۔

ای میرے صاحب اسما معشوقہ نے وصال مین خلاف وعدگی کی ایسا وعدہ جسکا تو تمنی اور آرزومند

تھا۔ صاح صاحب کا مرخم۔ اسما معشوقہ کا نام۔ بعض رسائل مین تمنیک کے عوض تُهَنِّيكَ

آیا ہی تہنیت سے اور بعض مین تُهَيِّيكَ تہیہ سے بمعنی آمادگی کردن۔

(۱۸) چھ رکن کا شعر ضرب مخبول مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن

فعلتان ـــہ هٰذَا مَقَامِي قَرِيبٌ مِنْ أَخِي + كُلُّ امْرِئٍ قَائِمٌ مَعَ أَخِيهْ + باسکان۔ ہاذا مقا

مستفعلن می قری فاعلن بن من اخی مستفعلن + کل لم رین مستفعلن قاین فاعلن مع اخیہ

فعلتان۔ میرا مقام میرے بھائی کے قریب ہی اور ہر آدمی اپنے بھائی کے ساتھ اچھی طرح

رہتا ہی۔ لفظ مع بسکون عین و فتح عین دونون درست ہین مگر یہان مفتوح العین ہی۔

(۱۹) بیت مسدس ضرب مخبون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن

فعولن ـــہ قُلْتُ اسْتَجِيبِي فَلَمَّا لَمْ تُجِبْ + سَالَتْ دُمُوعِي عَلَى رِدَائِي + قلتس تجی مستفعلن

بی فلم فاعلن مالم تجب مستفعلن + سالت دمو مستفعلن عی علی فاعلن ردائی فعولن۔ مین نے

کہا میرا کہا مان پس جب نہ قبول کیا تو میری چادر پر میرے آنسو جاری ہوئے۔ بعض ادیبون نے

لکھا ہی کہ مولدین اس بحر کے عروض وضرب مین خبن کا التزام ضرور کرتے ہین اور وہ گویا لزوم مالایلزم کی قبیل سے ہی اختیار ہی یہ التزام کرین یا نکرین - وزن ششم سے یہانتک بارہ اوزان مجزوئین انکے سوا - عروض وضرب دونون مذال - یا عروض سالم ضرب اعج کے ساتھ - یا عروض وضرب دونون اعج - یا عروض اعج ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع ضرب اعج کے ساتھ - لانا درست ہی ان حسابون پانچ وزن اور بڑھکر کل مجزو کے سترہ اوزان ہوجائین گے -

(۲۰) مولدین مین اکثر نے اس بحر کے مربع مین بھی شعر کہے ہین جیسے محمد بن الحسن کی ایک نظم مشہور ہی جسمین ضرب مخبون اور عروض کہین سالم کہین مخبون آئے ہین باقی سالم مستفعلن فاعلن یا فعلن بتحریک دوم - دوبار ے أَنْتَ الْفَرِيْدُ عُلَىً ✣ فِي الْخُبْرِ وَالْخَبَرِ ✣ باشباع - یہ ایک شعر ہی - انتل فری مستفعلن دعلن فعلن + فل خبرول مستفعلن خبری فعلن - أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِيْ وِرْدٍ وَفِيْ صَدَرٍ ✣ باشباع - یہ شعر دوم ہی - انتل مقد مستفعلن دم فی فعلن + وردن وفی مستفعلن صدری فعلن - قَدْ لُحْتَ بِالْوِتْرِ فِيْ ✣ عَيْنٍ وَفِيْ أَثَرٍ ✣ باشباع - یہ تیسرا شعر ہی - قد لحت بل مستفعلن وترفی فاعلن + عینن و فی مستفعلن اثری فعلن - فِيْ طَلْعَةٍ بَهَرَتْ ✣ تَزْهُوْ عَلَى الْقَمَرِ ✣ باشباع - فی طلعتن مستفعلن بہرت فعلن + تزہو علل مستفعلن قمری فعلن - یہ چوتھا شعر ہی - تَهْتَزُّ فِيْ حِبَرٍ ✣ مِنْ أَشْرَفِ الْحِبَرِ ✣ باشباع - یہ پانچوان شعر ہی - تہتز فی مستفعلن حبرن فعلن + من اشرفل مستفعلن حبری فعلن - تو یگانہ ہی از روے بلندی علم او خبر کے - تو مقدم ہی ورود اور بازگشت مین - بتحقیق کہ ظاہر ہوا تو فرد ہو کر ذات اور ملت مین - ایسی شکل سے کہ جو فخر کنان غالب آئی چاند پر - اہتزاز کرتا ہی تو ایسے لباسہاے یمانی مین کہ بہترین لباسہاے یمانی ہین - یہ ایک وزن مشطور ہی -

بزبان فارسی مثل عربی اس بحر کی اصل دائرے مین مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - دوبار ہی - اور وافی ومجزو ملاکر گیارہ اوزان پر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم - مستفعلن فاعلن - چار بار - مولوی جامی

سے چون خار و خس روز و شب فتادہ ام در رہت ✤ باشد کہ بر حال من افتد نظر تا گہت ✤ چو خار خس مستفعلن روز شب فاعلن افتادہ ام مستفعلن در رہت فاعلن + باشد کہ بر مستفعلن حالمن فاعلن افتد نظر مستفعلن تا گہت فاعلن - شیخ ولایت علی گویا شاگرد جرأت سے مین نے کہا آ صنم اپنے نہ گھر جا صنم ✤ تو ہو خفا کیا صنم میری قسم کہا صنم ✤ مینے کہا مستفعلن آ صنم فاعلن اپنے نگر مستفعلن جا صنم فاعلن + تو ہو خفا مستفعلن کا صنم فاعلن میری قسم مستفعلن کا صنم فاعلن - اگر اس شعر مین - مین نے - اپنے - تو ہو - میری - ان چارون کے اواخر کو اشباع نکرو تو مستفعلن کے عوض مفتعلن مطوی ہو جائیگا - یا جیسے جناب بحر سے فرقت کی آفت بری دن کاٹنا سال ہے یہ ہاتھ ہو موگری یہ سینہ گھڑیال ہے ✤ فرقت کی آ مستفعلن فت بری فاعلن دن کاٹنا مستفعلن سال ہے فاعلن + یہ ہات ہو مستفعلن موگری فاعلن یہ سین گھڑ مستفعلن یال ہے فاعلن - اگر اس وزن مین یا اسکے ساتھ والے شعر مین فاعلن اواسط کے مقام پر کسی جگہ فاعلان آجائے تو پھر اوسوقت تمام نظم کو بحر منسرح مین ماننا پڑیگا جیسے بحر کی اوسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہے سے ریشم کے لچھے ہین بال مخمل کے ٹکڑے ہین گال ✤ ہے یہ نزاکت کا حال پتلی کمر بال ہے ✤ ریشم کلچ مستفعلن چے ہبال فاعلات مخمل کٹک مستفعلن ڑے ہگال فاعلات + ہے یہ نزا مستفعلن کت کحال فاعلات پتلی کمر مستفعلن بال ہے فاعلن - اب یہ ساری غزل بحر منسرح مین سمجھی جائیگی ہان اگر تمام نظم کے کسی شعر مین فاعلات درمیانی نہو تو اوسکو بحر بسیط سے سمجھنا اولی ہے کیونکہ اس بحر مین بلا زحاف اور منسرح مین زحاف کے ساتھ تقطیع ہوگی اور یہی حکم ایک فرد کے ارکان وسطی کے لیے کافی ہے -

(۲) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلان - دو بار سے جانم بلب آمدہ از حسرت روے دوست ✤ در بند غم ماندہ ام از یاد گیسوے دوست ✤ جانم بلب مستفعلن آمدہ فاعلن از حسرتے مستفعلن رویدوس فاعلان - باقی علی ہذا القیاس -

(۳) شعر ششمن ارکان سباعی سب جگہ سالم اور خماسی ہر جگہ مخبون - مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دو بار سے روزم سیاہ چرا گر تو سیاہ خطی ✤ اشکم عقیق چرا گر تو عقیق لبی ✤ روزم سیا مستفعلن

بیحر افعلن گر تو سیا مستفعلن بخطی فعلن + اشکم عقی مستفعلن قیحر افعلن گر تو عقی مستفعلن قلمہ فعلن
جیسا اس شعر میں ہی اسیطرح اس وزن مین بہتر یہ ہی کہ جب عروض و ضرب کو مخبون کر دین تو
دونون رکن خماسی درمیانی کو سالم نرکھین بلکہ مخبون لائین سحاقال المحقق اگر عروض و ضرب
مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون کنند۔ اسی لیے سعدی نے ایک قطعہ مین تمام جگہ اسکا
التزام کیا ہی وھو ھذا ؎ دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چہ آدمیی کز عشق بیخبری +
اشتر بشعر عرب درحالت است و طرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری + اب ضرور ہی کہ مصرع
سوم میں رلے شعر و تاے است کو اشباع نکرین۔ اگر فاعلن درمیانی کو مخبون کرین تو عروض و ضرب
سالم کو بھی مخبون کرنا بہتر ہی سحاقو لہ چنان بہتر کہ ہر زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن
قصیدہ مطرد بود۔ یعنی عام رکھین شاذ نرکھین۔

(۴) بیت مثمن عروض و ضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم مستفعلن فعلن مستفعلن فعلان
دوبارے ؎ گر او نمے شنود اوصاف اہل دلان + بارے ہمے نگرد اوضاع خلق جہان ہمگر او
مستفعلن شنود فعلن اوصاف اہ مستفعلن لدلان فعلات۔ باقی مصرع دوم کی بھی تقطیع
یونہین ہو۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مخبون اور فاعلن سالم اور عروض و ضرب مذال مفاعلن
فاعلن مفاعلن فاعلان۔ دوبارے ؎ خیال او از دلم نمیرود بیکزمان + چگونہ دل برکنم ز عشق
آن نوجوان + خیال او مفاعلن از دلم فاعلن نمیرود مفاعلن بیکزمان فاعلان۔ باقی علی
ہذا القیاس۔ اس وزن میں عروض و ضرب سالم بھی بلا تامل لاسکتے ہین۔

(۶) شعر ہشت رکنی اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن۔ دوبارے ؎ بچہرہ
چون قمری بلعل لب شکری + برخ چو برگ گلی بزلف مشک تری + بچہرہ چو مفاعلن قمری فعلن
بلعل لب مفاعلن شکری فعلن + برخ چو مفاعلن گ گلی فعلن بزلف مش مفاعلن ک تری فعلن
اس وزن مین عروض و ضرب کو مذال بھی لاتے ہین یون ؎ گلے چو عارض او وندیدہ ام بجہان

ازان نشاندہ اشن بصحن گلشن جان ﴿ گلچ عامنا علن رشا و فعلن مدید اقم فاعلن بجہان فعلات - وقس علیہ -

(۷) آٹھ رکن کی بیت ارکان سباعی ہر جگہ مطوی و خماسی ہر جگہ سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دوبار ؎ ای رخ خوبت قمر وی لب لعلت شکر ﴿ محو تماشاے تو دیدۂ اہل نظر ﴿ ای رخ خو مفتعلن بت قمر فاعلن وی لب لع مفتعلن لت شکر فاعلن ﴿ محو تما مفتعلن شاے تو فاعلن دیدۂ ا مفتعلن ہل نظر فاعلن - ایک مفتعلن یا سب مفتعلن کو یہان مسکن بنا لینے کا اختیار ہی بر وزن مفعولن اگر اس وزن مین کسی فاعلن درمیانی کی جگہ فاعلات آجائے تو بلا تامل بحر منسرح ہی جیسے حافظ شیرازی ؎ سرو گلستان من قامت دلجوے تست ﴿ قامت دلجوے تست سرو گلستان من ﴿ قامت دل مفتعلن جوے تست فاعلات سرو گلس مفتعلن تان من فاعلن - اب یہ وزن بحر بسیط مین نہین - اس غزل کا مطلع یہ ہی ؎ دلبر جانان من برد دل و جان من ﴿ برد دل و جان من دلبر جانان من ﴿ اس شعر مین کہین بجاے فاعلن فاعلات نہین آیا لیکن چونکہ ایسے اشعار اسکے ساتھ ہین جنمین اکثر فاعلات وسطی آگیا ہی بدین وجہ اس مطلع کو بھی بحر بسیط مین نہین کہ سکتے بلکہ وہی بحر منسرح ہی - یا جیسے ناسخ ؎ ہجر کی شب جب ہوا جوش مرے رونے کا ﴿ صبح کو تر نظر آیا پلنگ آب مین ﴿ ہجر کشب مفتعلن جب ہوا فاعلن جوش مرے مفتعلن رونکا فاعلن ﴿ وعلی ہذا القیاس - اس تمام غزل مین دو جگہ فاعلن درمیانی کے عوض فاعلات آیا ہی جیسے ؎ نرم طبیعت کو کیا پوچھے عدو سے گزند ﴿ سنگ ہی ہو جائے غرق گر پڑے سنگ آب مین ﴿ سنگ ہو مفتعلن جاے غرق فاعلات گر پڑے سن مفتعلن گ آب مین فاعلات - ایک شعر اس غزل مین ایسا ہی اور ہی - اسلیے ناسخ کے اشعار کو بحر بسیط نہ کہین گے بلکہ بحر منسرح ہی - اگرچہ تاویلاً کہ سکتے ہین کہ یہ بسیط مضاعف المشطور ہی اور فاعلان مذال آیا ہی لیکن یہ حجت ضعیف ہی اس سبب سے کہ دوسری بحر بلا دغدغہ موجود ہی - الغرض اگر کسی پوری نظم مین کہین بجاے فاعلن وسطی فاعلات نہو تو منسرح اور بسیط دونون کہ سکتے ہین مگر بحر بسیط مین سمجھنا اولی ہی کہ زحاف کی تعداد سے

اس بحر مین بلاشک سہولت ہی۔

(۸) شعر ہشت رکنی ارکان سباعی سب مخبول اور فاعلن سوم سالم باقی تین مخبون۔ فَعِلَتن فَعِلن فَعِلَتن فَعِلن + فَعِلَتن فَاعلن فَعِلَتن فَعِلن ؎ چہ بوفا پسری چہ نسزا صنمی + کہ بزبان ناوری کہ تو چرا بغمی + چہ بوفا فَعِلَتن پسری فَعِلن چہ نسزا فَعِلَتن صنمی فَعِلن + کہ بزبا فَعِلَتن ناوری فاعلن کہ تو چرا فَعِلَتن بغمی فَعِلن۔ یہ وزن بقول صاحب میزان سب سے ناخوشتر ہی اور حق ہی اور یہ طرہ یہ کہ خبن کا التزام بھی اسمین شکست ہوگیا۔ یہ آٹھ وزن وافی ہین۔

(۹) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مستفعلن فاعلن مستفعلن۔ دوبار ؎ بر ستمند دے مکن چندین ستم + کو برنے آرد از عشق تو دم + بر ستمن مستفعلن دے مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن + کو برنے مستفعلن آرد ز فاعلن عشقے تو دم مستفعلن۔

(۱۰) شعر مسدس عروض و ضرب مقطوع مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن فعولن۔ دوبار ؎ گشتم بدرد از تو من نگارا + آن بہ کہ یک رہ کنی مدارا + گشتم بدر مستفعلن د ز تمن فاعلن نگارا فعولن + آن بہ کہ یک مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن۔ یہ وزن مخلع مخبون ہی کیونکہ اس فعولن اواخر کی اصل مستفعلن تھی قطع سے مفعولن بنا جب یہ مفعولن وزن مجزو مین آیا تو وہ وزن مخلع کہلایا پھر وہی مفعولن تو ہی جسکو خبن سے فعولن بنالیا ہی اور وزن ابتک مجزو قائم ہی۔ اس شعر کے اول لفظ مین سعد الشارحین کو دو شک ہوئے۔ اول گُشتم بکاف تازی مضموم کہا اور عبارت یون مقدر بتائی۔ کشتم خود را از درد بسبب تو اے نگار۔ دُوم گشتم بکاف فارسی کہکر یون مقدر بتایا۔ گشتم مقارن بدرد از تو اے نگار۔ مؤلف کی رائے مین یہان گشتم بکاف فارسی مفتوح بجاے برگشتم ہی یعنی من از تو برگشتم اے نگار بسبب رسانیدن درد۔ اور اسکا ثبوت مصرع دوم مین ہی کہ تو مرا درد رسانیدی من از تو برگشتم پس بہتر آنکہ یک بار مدارا کن تا از برگشتگی باز آیم۔ اب رہا گشتن بجاے برگشتن وہ مولوی معنوی کے ہان موجود ہی ؎ چون از وگشتی ہمہ چیز از تو گشت + چون از وگشتی ہمہ چیز از تو گشت +۔

(۱۱) شعر شش رکنی ارکان سباعی سب مطوی اور خماسی سب سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن - دو یار
ب دور مدار ای صنم لب نہ بہم ٭ تا بفزاید بدل درد غمم مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
لب ز لبم مفتعلن ٭ تا بفزا مفتعلن ید بدل فاعلن درد غمم مفتعلن - بدل [illegible] آیا ہو-
وزن نہم سے یہانتک تین اوزان مجزو ہین-

ان گیارہون کے سوا اوزان وافی ہین - عروض مذال ضرب سالم کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ - یا دونون مذال - یا دونون مخبون مذال - یا عروض سالم ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب اعرج یعنی فعلان کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب اعرج کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب مقطوع یعنی فعلن کے ساتھ لانا درست ہی-

اوزان مجزو مین - عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ - یا دونون مذال - یا عروض سالم ضرب اعرج یعنی مفعولان کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع ضرب اعرج کے ساتھ یا عروض اعرج ضرب مقطوع یعنی مفعولن کے ساتھ - یا دونون اعرج - لانا جائز ہی-

فارسی مین یہ بھی جائز ہی کہ سب ارکان مخبون کردین جیسے وزن ششم مین اسکی مثال گزر چکی یا صرف ارکان خماسی کو مخبون کرین جسطرح وزن سوم مین یا ارکان سباعی کو مطوی کر لین جیسے وزن ہفتم مین اسکی نظیر آچکی - مگر بہتر یہ ہی کہ ایک سباعی یا ایک خماسی مین جو زحاف ممکن لائین وہی ہر سباعی اور ہر خماسی مین استعمال کرین سوا اے تسکین اوسط کے یعنی جتنا ہی چاہین ایک مفتعلن مین خواہ ایک فعلن متحرک الثانی مین چاہین سب خماسی و سباعی فروع مین تسکین کر لین مگر انسب یہ ہی کہ رکن مسکن کی معیت مین رکن سالم نہ لائین - تسکین اوسط تو جبھی لا سکوگے کہ رکن سباعی کو پہلے مطوی یا رکن خماسی کو پہلے مخبون بنالو پس جب ایک کو مطوی یا مخبون بنایا تو اوس قسم کے ہر رکن کو ویسا ہی بنا لینا احوط ہی جیسا کہ وزن سوم کے آخر مین

مذکور ہوچکا۔ جب مسئلہ احوط جاری کیا تو رکن مسکّن کے ساتھ رکن سالم لانیکو کہان سے ملیگا۔

عمیق

یعنی مقلوب مدید۔ یہ بحر عربی مین بالکل متروک و رفارسی مین کمیاب اور اُردو مین معدوم صاحب معیار نے مثالاً فصل پنجم مین ایک مصرع لکھا ہے اور وہ بھی اس بحر مین بے معنی۔ الغرض دائرے مین اس بحر کی اصل فاعلن فاعلاتن چار بار ہے اور دو وزن اسکے ہاتھ لگے ہین اور دو نون وافی اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔ ابن عماد ؎ ای صبا رُو ببویش بگذری چون بکویش ✤ حرف من گو برویش جان سپردم ببویش ✤ ای صبا فاعلن رو ببویش فاعلاتن بگذری فاعلن چو بکویش فاعلاتن ✤ حرف من فاعلن گو برویش فاعلاتن جا سپر فاعلن دم ببویش فاعلاتن۔

(۲) بیت مثمن عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلات۔ دوبار ولہ ؎ بوسہ روے او ما آرزو کردہ ایم ✤ این گل باغ خوبی طرفہ بو کردہ ایم ✤ بوسیے فاعلن روے او ما فاعلاتن ارزو فاعلن کردایم فاعلات ✤ ای گلے فاعلن باغ خوبی فاعلاتن طرفبو فاعلن کردایم فاعلات۔ اسکے فاعلن مین خبن اور فاعلاتن مین خبن و کف آسکتے ہین مگر اسطرح کہ معاقبہ نہونے پائے یعنی دوسرے فاعلن مین خبن اور پہلے فاعلاتن مین کف نہو سکیگا باقی اور زحاف مناسب کا اختیار ہے۔ اس بحر کا تیسرا نام ممتد بھی ہے۔ دائرۂ مختلفہ کے اوزان بحور ختم ہوئے

سریع

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ بضم آخر دو بار ہے اسکے عروض۔ مطوی مکشوف۔ مخبول مکشوف۔ دو قسم کے ہین اور معتدات کے حساب سے موقوف۔ مکشوف۔ دو قسم کے اور بھی ہین۔ ان حسابون چار قسم کے عروض ہوجائینگے اسکی ضربین۔ مطوی موقوف۔ مطوی مکشوف۔ اصلم مخبول مکشوف۔ موقوف مکشوف

موقوف مخبون - مکشوف مخبون - آٹھ قسمون کی ہین - یہ بحر وافی اور مشطور ملاکر کل بارہ اوزان پر یون آئی ہی -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن + مستفعلن مستفعلن فاعلات ؎ اَزْمَانُ سَلْمٰی لَا یُرٰی مِثْلُھَا اَلرَّاؤُنَ فِیْ شَامٍ وَّ لَا فِیْ عِرَاقْ * باسکان - یہ شعر معقد ہی اور راؤن کی راے مہملہ مشدد ہو کر ساکن مصرع اول مین اور متحرک مصرع ثانی مین شامل ہی یون - ازمان سل مستفعلن می لا یری مستفعلن مثل ہر فاعلن + راوون فی مستفعلن شامن ولا مستفعلن فی عراق فاعلات - حسن وخوبی مین سلمی معشوقہ کے زمانے شام و عراق مین دیکھنے والے نہین دیکھتے ہین - شام و عراق دونون خوبی و حسن مین شہرت رکھتے ہین اسلیے شاعر نے تخصیص کی ہی -

(۲) بیت شش رکنی عروض و ضرب دونون مطوی مکشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن دوبار ؎ ھَاجَ الْھَوٰی رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا * مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ * باشباع - ہاجل ہوی مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تل غضا فاعلن + مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن محولو فاعلن - عشق کو ہیجان مین لایا اون گھرون کا نشان جو کہ موضع ذات الغضا مین ہی اور وہ نشان ایک تودہ ریگ ہوکر منقلب الاحوال ہو گیا ہی - ذات الغضا وہ جگہ جہان غضا کے درخت بہت ہون اور غضا ایک درخت عرب کا نام ہی - محوِل بکسر واو صاحب حول یعنی وہ شخص جسپر ایک سال گزرا ہو اور بقول بعض وہ چیز جسپر کوئی حاجت گزری ہو -

(۳) شعر مسدس عروض مطوی مکشوف ضرب اصلم باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فعْلن بسکون عین ؎ قَالَتْ وَلَمْ یَقْصِدْ لِقِیْلِ الْخَنَا * مَھْلًا فَقَدْ اَبْلَغْتَ اَسْمَاعِیْ * قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن لل خنا فاعلن + مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی فعْلن - ہنوز سخن ہجو اور فحش کا قصد بھی نہین کیا گیا تھا کہ معشوقہ نے کہا بتحقیق باز رہ کہ پونہچایا تو نے فحش کو میرے کانون تک - اسنوی نے نہایۃ الراغب مین ہمزہ اسماعی کو بفتح و کسر دونون طرح صحیح جانا ہی -

(۴) چھ رکن کی بیت عروض و ضرب دونون مخبول مکشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعلن تحریک دوم دوبار سے اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَّالْوُجُوْهُ دَنَانِيْرُ وَاَطْرَافُ الْاَكُفِّ عَنَمْ + باسکان۔ یہ شعر معقد ہی اور دنانیر کے الف پر مصرع اول ختم ہوتی ہون۔ ان نشر مس مستفعلن کن ولوجو مستفعلن ہدنا فعلن + نیرن واط مستفعلن رافل اکف مستفعلن فعنم فعلن۔ معشوقون کی بوے خوش بوے مشک کے مثل ہی اور اونکے منہ حسن اور چمک مین دینارون کے مانند اور اونکی اور گلیان درخت خروب شامی کی شاخون کے مثل ہین۔ عنم بعین مہملہ ونون ایک درخت کہ اوسکی شاخین سرخ ہوتی ہین اور بقول بعض ایک درخت حجازی کہ اوسکا پھل سرخ ہوتا ہی سر انگشت حنائی سے اوسکو تشبیہ دیتے ہین۔ کذا فی شرح بردہ۔

(۵) چھ رکن کی بیت عروض مخبول مکشوف ضرب اصلم باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعلن تحریک دوم + مستفعلن مستفعلن فعْلن تسکین دوم سے يَا اَيُّهَا الزَّارِيْ عَلٰى عُمَرٍ + قَدْ قُلْتُ فِيْهِ غَيْرَ مَا تَعْلَمْ + یا ای یہز مستفعلن زاری علی مستفعلن عمرن فعلن + قدقلت فی مستفعلن ہن غیر ما مستفعلن تعلم فعْلن۔ ای عمر پر عتاب کرنے والے تحقیق کہ تونے اوسکے حق مین وہ چیز کہی جسکو تو نہین جانتا۔ خلیل و محقق نے وزن چہارم و پنجم کو ایک ہی جانا ہی کیونکہ وہ فعلن کی تحریک دوم و تسکین دوم کو ایک ہی سمجھتے ہین مگر اخفش و زجاج نے دونونکو علیحدہ علیحدہ فرض کیا۔ مؤلف کے نزدیک یہ دونون وزن علیحدہ ہین مگر دونون کا اختلاط ایک قصیدے مین جائز ہی۔

(۶) شعر مسدس عروض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات سے اُرْدُدْ مِنَ الْاُمُوْرِ مَا يَنْبَغِيْ + وَمَا تُطِيْقُهٗ وَمَا يَسْتَقِيْمْ + باسکان۔ اردمنل مفاعلن امور ما مفاعلن ینبغی فاعلن + وما تطی مفاعلن قہو وما مفاعلن یستقیم فاعلات۔ سب امور مین جس چیز کا تو سزاوار ہوا ور جسکی تجھکو طاقت ہو اور جو کچھ مستقیم ہو اوسیکا ارادہ کر۔ بعض کے نزدیک خبن مستفعلن احسن ہی جیسا کہ شعر نمبر ۱ مین گزرا۔

(۷) بیت شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن مفتعلن مفتعلن فاعلات ـــہ قَالَ لَهَا وَهُوَ بِهَا عَالِمٌ ٭ وَيْحَكِ أَمْثَالُ طَرِيفٍ قَلِيلْ ٭ باسکان - قال لہا مفتعلن وہو بہا مفتعلن عالمن فاعلن + ویحک ام مفتعلن ثال طری مفتعلن فن قلیل فاعلات - اوس حالت مین کہ قائل معشوقہ کو جانتا تھا - کہا اوس معشوقہ سے تجھپر رحمت ہو امثال امر عجیب یا امثال مال جدید یا امثال مرد طریف کمتر ہین - ویح کلمہ رحمت ہے - طریف بطای مطبقہ عجیب یا مال جدید اور ایک شخص کا نام - بعض کے نزدیک طی مستفعلن احسن ہی جیسا کہ شعر ہذا مین ہے -

(۸) چھ رکن کا شعر عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مخبول فعلتن فعلتن فاعلن + فعلتن فعلتن فاعلات ـــہ وَبَلَدٍ قَطَعَهُ عَامِرٌ ٭ وَجَمَلٍ نَحَرَهُ فِي الطَّرِيقْ ٭ باسکان م بلدن فعلتن قطعہو فعلتن عامرن فاعلن + وجملن فعلتن نحرہو فعلتن فط طریق فاعلات بہت شہرون یعنی زمینون کو عامر نے طی کیا اور راہ مین بہت اونٹون کو ذبح کیا - مستفعلن مین اسنوی کے نزدیک خبل قبیح ہی جیسا کہ اس شعر مین گذرا - اس بحر کے عروض وضرب کو موقوف یا مکشوف بنالین تو اومین خبن لانا جائز نہین جب تک کہ بحر ارکان کل مسدس رہین - اس شعر تک آٹھ وزن وافی ہین - اس بحر کا وزن مجزو نہین آسکتا کیونکہ وہ بعینہ بحر رجز کا مجزو ہو جائیگا -

(۹) تین رکن کا ایک شعر مثلث یعنی ڈیڑھ کا ایک مصرع ضرب موقوف باقی سالم - اسمین عروض وضرب ایک ہے زیادہ تعریف مثلث رجز عربی کے وزن نہم مین مذکور ہو چکی - مستفعلن مستفعلن مفعولات - ایکبار ـــہ يَنْضَحْنَ فِي حَافَاتِهَا بِالْأَبْوَالْ ٭ باسکان ینضحن فی مستفعلن حافاتہی مستفعلن بل ابوال مفعولات - ناقے پیشاب کرتے ہین اپنی فرج کے کنارون سے - یہ ایک شعر اپنی اصل کا ایک مصرع ہے - یہ اصلی وزن نہم ہے -

(۱۰) بیت ستہ رکنی ضرب مکشوف باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن مفعولن - ایک بار ـــہ يَا صَاحِبَيْ رَحْلِي أَقِلَّا عَذْلِي ٭ یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن لا عذلی مفعولن

ہم یہ شعر مع معنی رجز عربی کے وزن یازدہم مین لکھ چکے - سکاکی کہتا ہو کہ اس شعر کو رجز مشطور مقطوع العروض مین رکھنے سے یہان لانا بہتر ہو اس سبب سے کہ رجز مین مستفعلن کے لام کی حرکت مع نون جائیگی اور یہان صرف مفعولات کی تاے فوقانی متحرک ساقط ہوگی اس لیے یہین آسانی ہو - یہ اصلی وزن ششم ہو -

(۱۱) شعر مثلث ضرب موقوف مخبون باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن فعولان - ایکبار ے لَابُدَّ مِنْہُ فَانْحَدِرَنْ وَارْقَیْنَ * باسکان - لابد من مستفعلن ہو فن حدر مستفعلن ورقین فعولان - یہان ضمۂ منہ کا اشباع ہوگا اگر اوسکا اشباع نکرو جب بھی درست ہو رکن دوم مفاعلن مخبون ہو جائیگا - اے عورت ضرور ہو کہ اوس سے نیچے اُتر واور اوپر چڑھو - چونکہ یہ وزن اب مسدس نہین اسلیے مفعولات موقوف مین خبن درست ہو - انحدرن انحدار کا صیغۂ امر جمع مونث ہو اسیطرح ارقین رقی کا -

(۱۲) ایک بیت مین تین رکن ضرب مکشوف مخبون باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن فعولن ایکبار ے یَارَبِّ اِنْ اَخْطَاْتُ اَوْ نَسِیْتُ * باشباع - یارب بان مستفعلن اخطات او مستفعلن نسیتو فعولن اے پروردگار مین نے اگر خطا کی یا نسیان کیا تو مجھکو تو بخشدے - یہان بھی وزن مسدس نہین بدینوجہ مفعولن مکشوف مین خبن جائز ہو - وزن نہم سے یہانتک چار وزن مشطور ہین دیکھو یہ سکاکی کا زور ہو کہ اس بحر کے مستفعلن مین خبل سے سببین کے دونون ساکنون کو گرانا یا خبن سے ساکن اول کو گرانا اور دوم کو بحال رکھنا یا طی سے ساکن دوم کو گرانا اور اول ساکن کو بحال رکھنا اس رکن مین ساتھ ہی جائز ہو -

بزبان فارسی بھی اس بحر کی اصل دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار آئی ہو - وافی اور مشطور ملاکر بیش اوزان اسکے مستعمل ہین یون -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض وضرب موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن مفعولات - باسکان دوبار - اسیر ے خواہم ترا جویم ترا من اے یار * خواہم ترا گویم ترا گر خسار * خاہم ترا مستفعلن

جو یم ترا مستفعلن من ای یار مفعولات + خانم ترا مستفعلن گویم ترا مستفعلن گلرخسار مفعولات اس وزن کو سالم ہی سمجھنا چاہیے مگر یہ وزن خالی از تکلف نہین بحا فی المعیار بر سالم و مخبون شعر نیا مدہ ست الا آنچہ عروضیان بتکلف برای مثال گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب۔

(۲) شعر شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلات سے دلخواہ من بر من ستمگارہ شد + بے ہیچ جرمے مرمرا کردخوار + دلخواہ من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گارشد فاعلن بے ہیچ جر مستفعلن مے مرمرا مستفعلن کردخار فاعلات - یہ وزن بھی خالی از تکلف نہین۔

(۳) بیت مسدس الارکان عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مخبون مفاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات سے چرا نہ مردمی کنی باربی + چرا ہے کنی ولش رابدرد + چرانہ مفاعلن دمی کنی مفاعلن بارہی فاعلن + چرا ہے مفاعلن کنی ولش مفاعلن رابدرد فاعلات - اسمین بھی تکلف ہی۔

(۴) شعر شش رکنی ابتدا سالم عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات + مستفعلن مفتعلن فاعلات - سلمان ساوجی سے صورت اقبال ترا برجبین + اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا + صورت اق مفتعلن بال ترا مفتعلن برجبین فاعلات + ان نا فتح مستفعلن نا لک فت مفتعلن حن مبین فاعلات - جو لوگ اس شعر کو وزن ہفتم مین پڑھتے ہین وہ اِنَّا کے الف ساکن کو بلا قاعدہ حذف کر کے عبارت قرآنی کو غلط کرتے ہین۔

(۵) بیت شش رکنی عروض و ضرب صرف موقوف باقی چار رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفعولات - بوقف دوبارہ سے گرچہ غم ہجر ترا پایان نیست + دردمرا ہم ہوس درمان نیست + گرچہ غمے مفتعلن ہجر ترا مفتعلن پایانیس مفعولات + دردمرا مفتعلن ہم ہوسے مفتعلن درمانیس مفعولان۔

(۶) بیت مسدس عروض و ضرب صرف مکشوف باقی مطوی چار رکن مفتعلن مفتعلن مفعولن۔

دو بار ؎ دلبر ما گر نکند دلداری ✲ کیست کہ آید ز پے غمخواری ✲ دلبر ما مفتعلن گر نکند مفتعلن دلداری مفعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۷) چہ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی موقوف باقی چار رکن مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات دو بار۔ حرفی اصفہانی ؎ میرسد آن شوخ شہیدان عشق ✲ مژدہ شمارا کہ قیامت رسید ✲ میرسد آ مفتعلن شوخ شہی مفتعلن دانعشق فاعلات ✲ مژدہ شما مفتعلن راکقیا مفتعلن مت رسید فاعلات۔ میر تقی میر ؎ سر بفلک ہونے کو ہی کسکی خاک ✲ گرد اک اوٹھی ہی بیابان سے آج ✲ سر بفلک مفتعلن ہونک ہی مفتعلن کسک خاک فاعلات ✲ گرد اکٹ مفتعلن ٹی ہبیا مفتعلن باں سے اج فاعلات۔

(۸) شعر شش رکنی عروض و ضرب مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن۔ دو بار ؎ رفتے و پروانۂ رویش شدے ✲ شمع اگر بال و پرے داشتے ✲ رفت ے پر مفتعلن وانی رو مفتعلن یش شدے فاعلن ✲ شمع اگر مفتعلن بال پرے مفتعلن داشتے فاعلن۔ حکیم مومن خان ؎ آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے ✲ آنکھ کے لگجانے کا چرچا کیا ✲ اک نلگ مفتعلن نے س سبح مفتعلن باب نے فاعلن ✲ اک کلگ مفتعلن جان کچر مفتعلن چا کیا فاعلن۔

(۹) چہ رکن کا شعر مثل وزن ہفتم و ہشتم مگر سوائے عروض و ضرب اکثر مطوی اور اکثر مطوی مسکن۔ اسمین اختیار ہی خواہ ایک رکن کو مسکن کیجیے مصرع اول مین جیسے مولوی جامی تحفۃ الاحرار مین فرماتے ہین ؎ چون ز گل آن گلبن سر بر کشید ✲ غنچۂ نو رستہ دل در دمید ✲ چون ز گلا مفتعلن گلبن سر مفعولن بر کشید فاعلات۔ خواہ دونون رکن کو جیسے شمس الدین فقیر ؎ قمری از دستان خاموش گشت ✲ فاختہ از لحن فرو ایستاد ✲ قمری از مفعولن دستا خا مفعولن موش گشت فاعلات خواہ ایک رکن کو مصرع دوم مین۔ خاقانی ؎ حلقۂ ارکم شود از زلف تو ✲ خاتم جم خواہی تاوان آن۔ خاتم جم مفتعلن خاہی تا مفعولن وان اان فاعلات۔ خواہ دونون رکن کو جامی ؎ بستہ حروفش نق مشک فام ✲ حُورٌ مقصُوراتٌ فِی الخِیَامُ ✲ حورن مق مفعولن صوراتن

مفعولن فعل خیام فاعلات - مؤلف نے بتتبع اساتذہ اپنی مثنوی قضا و قدر مین بزبان اردو تسکین کا استعمال کیا ہی یون سے ہیچ ابھی اور نہ کچھ منہ سے بول ٭ واہ جی گھر گھوڑا نخاس مول ٭ واہ جگہ مفتعلن گوڑا نخ مفعولن نخاس مول فاعلات - اسیطرح مکشوف العروض و الضرب مین بھی تسکین اوسط جائز ہی - جامی سے قمری بنہادہ بشمشاد دل ٭ سوخت بداغ غم او شاد دل ٭ قمری بن مفعولن ہادہ بشم مفتعلن شاد دل فاعلن - لمولفہ سے سایہ صفت ساتھ علی کار ہا ٭ لحمک لحمی احمد نے کہا ٭ لحمک لح مفتعلن می احمد مفعولن نے کہا فاعلن - یہ تسکین دونون مصرعون مین بھی معًا روا ہی - جامی سے زان نسزد تہمت این درج را ٭ زین نرسد ظلمت این برج را ٭ زانسزد مفتعلن تہمت ای مفعولن درج را فاعلن + زی نرسد مفتعلن ظلمت ای مفعولن برج را فاعلن - صاحب حدائق وغیرہم اس مفعولن درمیانی کو مستفعلن کا مقطوع کہتے ہین اور صریح غلط ہی کیونکہ قطع عروض و ضرب کے سوا اور کہین آہی نہین سکتا اسیلیے یہ کہو کہ مستفعلن کو مطوی کیا تو مفتعلن ہوا پھر مفتعلن کو مسکن کیا تو مفعولن ہو گیا - عوام اس تسکین کو سکتہ سمجھتے ہین اسیلیے ایک پوری نظم مین مکرر لانا بہتر ہی کہ اونکا وہم ٹوٹ جائے - وزن چہارم و ہفتم و ہشتم و نہم کا اجتماع باہمی بلا تکلف جائز ہی -

(۱۰) شعر مسدس الارکان عروض مطوی موقوف اور ضرب مخبول مکشوف باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن فاعلات ٭ مفتعلن مفتعلن فعلن بتحریک دوم سے ماہر خا بر ہمہ روے زمین ٭ جز تو مرا یار دگر نسزد ٭ ماہر خا مفتعلن بر ہمہ رو مفتعلن یے زمین فاعلات + جز تو مرا مفتعلن یار دگر مفتعلن نسزد فعلن -

(۱۱) شعر شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مخبول مکشوف مسکن باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن فاعلن ٭ مفتعلن مفتعلن فعلن بتسکین دوم سے لبتہ تو ہست شفاے دلم ٭ زانکہ شدہ خستہ با دامت ٭ لبتہ تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن یے دلم فاعلن + زانکہ شدہ مفتعلن خستہ با مفتعلن دامت فعلن - اگر شفاے کی تحتانی کو اشباع نکرو تو یہی شعر عروض مخبول مکشوف یعنی فعلن بتحریک الاوسط اور ضرب مخبول مکشوف مسکن یعنی فعلن مسکن الاوسط کی مثال ہو سکتا ہی - لوگون نے اسکی ضرب

اصلم کہا ہی یعنی مفعولات سے لات گر گیا رہا مفعو وہ برابر فعلن کے ہی۔ محقق فرماتے ہین کہ یہ اونکا سہو ہی کیونکہ بصورت صلم ضرب مطوی کب ہو سکیگی باوجودیکہ طی یہان لازم جانتے ہین جب مفعولات مین طی کیا تو فاعلات رہا پھر جب عمل صلم سے لات نکالا تو فاع باقی رہتا ہی فعلن کب ہو سکتا ہی اسلیے طی کے لزوم سے یہان مخبول مکشوف مسکن ہی اسکا نام ٹھیک ہی۔

(۱۲) بیت مسدس عروض مخبول مکشوف اور ضرب مخبول موقوف۔ مفتعلن مفتعلن فعلن تحریک دوم + مفتعلن مفتعلن فعلات تحریک دوم سے قبلۂ من روے چو ماہ تو شد + قبلہ ازین بہ نبود بجہان + بلا اشباع کسرۂ ماہ۔ قبلی من مفتعلن روے چما مفتعلن ہت شد فعلن + قبل ازی مفتعلن بہ نبود مفتعلن بجہان فعلات۔ معیار مین بجہان کے عوض درجہان کاتب کا سہو القلم ہی ورنہ خبل نہو سکیگا۔

(۱۳) چھ رکن کا شعر چار رکن مطوی باقی محقق اسکا عروض وضرب اصلم مقصور بتاتے ہین۔ مفتعلن مفتعلن فاع۔ دوبارے سنگدل آن یار بے آزرم + یک شبم از خود نکند شاد + سنگدلا مفتعلن یار بیا مفتعلن زرم فاع + یکشبم مفتعلن خدنکند مفتعلن شاد فاع۔ اسمین عروض یا ضرب یا دونون کو صلم محذوف یعنی فع بھی اگر لائین تو درست ہی جیسے وزن چاردہم۔

(۱۴) شعر مسدس الارکان عروض وضرب اصلم محذوف باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فع۔ دوبارے کیست کہ گوید بتو یارا + حال دل خستہ ما را + کیس ک گو مفتعلن یدبت یا مفتعلن رافع + حال دسلے مفتعلن خست یما مفتعلن رافع۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر عروض وضرب موقوف باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفعولات۔ دوبارے صبا بکن تو کوتہ از زلفش دست + ہزار دل بہر خم مویش ہست + صبا بکن مفاعلن تکوتہز مفاعلن زلفش دست مفعولات۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۱۶) عروض وضرب مکشوف باقی شکل وزن پانزدہم۔ مفاعلن مفاعلن مفعولن۔ دوبارے کسے کہ از تخت شد شرمندہ + بکام خویش میرسد جوئندہ + کسیک از مفاعلن تخت شد

مفاعلن شمرندہ مفعولن - باقی قس علیہ - ان دونون وزنون کو تکلف سے خالی نجانو -

(۱۷) بیت مسدس الارکان صدر و ابتدا مطوی دونون حشو مطوی مسکن عروض وضرب اصلم مقصور مفتعلن مفعولن فاع - دوبار - جامی ؎ اے گل رویت آتش بیز * زلف سیاہت سنبل خیز * اے گل رو مفتعلن یت آتش مفعولن بیز فاع * زلف سیا مفتعلن ہت سنبل مفعولن خیز فاع - اس وزن کو متقارب مثمن اثرم مقبوض مقصور محبق یعنی فاع فعولن فعَلن فاع سے بھی تقطیع کرسکتے ہین عمل کی سہولت اور تسکین کی آسانی اور صلم کی دقت سے اسکو متقارب کے وزن سی و سوم فارسی مین رکھنا اولی ہو - ہم نے فرق بتانے کے لیے یہان وزن ہفدہم لکھا - شمس الدین فقیر نے حدائق البلاغہ مین بشمول وزن ہذا اپنا ایک شعر لکھا ہو یون ؎ تیغ بکف از ناز بیا * تا نشدہ عمر م سپرے * مفتعلن مستفعل فع - یہ لکھکر فرماتے ہین کہ حشو مکفوف ہین اور عروض وضرب اسکے منحور - حال آنکہ بیان زحافات مین خود تحریر فرما چکے ہین کہ کف عبارت ہے از اسقاط ساکن ہفتم سببے مستفعلن مجموعی کے آخر سبب کہان ہو جسمین کف کی گنجایش ہو اور مستفعل کا نام مکفوف رکھا جائے - پس اس شعر کو متقارب فارسی کے وزن چہل و چہارم مین شامل کرو بر وزن فاع فعولن فاع فعَل -

(۱۸) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مکشوف مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعولن - دوبار - ؎ اے نازنین از کوے ما گزر کن * وے مہ جبین بر روے ما نظر کن * اے نازنی مستفعلن از کوے ما مستفعلن گزرکن فعولن * وے مہجبی مستفعلن بر روے ما مستفعلن نظر کن فعولن - یہ وزن بقول صاحب حدائق در فارسی مستعمل نیست - اور عربی کے مسدس مین خبن عروض وضرب مین روا نہین ورنہ تتبع سمجھا جاتا - بدینوجہ اس وزن کو بحر رجز فارسی سے شمار کرو جو کہ وزن بست و ششم مین ہو - یہ اٹھارہ وزن وافی ہین -

(۱۹) تین رکن کا ایک شعر معقد ضرب موقوف باقی ارکان مطوی - اسمین عروض وضرب ایک ہی ہو جیسا کہ عربی کے وزن نہم مین ذکر ہو چکا مفتعلن مفتعلن مفعولات - ایکبار ؎ در سر من جز

ہوس جانان نیست + در سر من مفتعلن جز ہوسے مفتعلن جانانیں مفعولات-
(۲۰) شعر مثلث معقد ضرب مکشوف باقی مثل وزن نوزدہم مفتعلن مفتعلن مفعولن- ایکبار ہے بار دگر آن بت من باز آمد + بار دگر مفتعلن آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن- نوزدہم و بستم یہ دو وزن مشطور ہین- بحر سریع کے اکثر اوزان بحر رجز سے ملتے ہین ہم نے رجز مسدس مین انکی تحقیق بتادی- پس جس بحر مین و لویت ہو وہین اون اوزان کو شمار کرو-

جدید

یہ بحر عربی مین متروک الاستعمال اور فارسیونکی خاص مگر قلیل الاستعمال ہے- اسکی اصل دائرے مین فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن- دو بار ہے- اسکے چھ وزن آئے ہین اور چھون وافی حسب تفصیل ذیل-
(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن- دو بار ہے ہر شبم گوئی کہ فردا یت خوش کنم + چند فردا رفت شاید فردا کنی + ہر شبم گو فاعلاتن ئی کہ فردا فاعلاتن یت خش کنم مس تفع لن + چند فردا فاعلاتن رفت شاید فاعلاتن فردا کنی مستفعلن-
(۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون- فعلاتن فعلاتن مفاعلن- دو بار ہے سیفی ے چو قدت گرچہ صنوبر کشد سرے + نبود چون قد سروت صنوبرے + چو قدت گر فعلاتن چہ صنوبر فعلاتن کشد سرے مفاعلن + نبود چو فعلاتن قد سروت فعلاتن صنوبرے مفاعلن- بتکلف سید انشاء اللہ خان انشا نے زبان اردو مین اسمین پانچ شعر کی غزل کہی ہے- یون ہے تجھے لازم ہی تغافل پیا قیا + مے عشرت سے تہی ہی ایاغ دل + تجھے لازم فعلاتن ہی تغافل فعلاتن پیا قیا مفاعلن + مے عشرت فعلاتن سے تہی ہی فعلاتن ایاغ دل مفاعلن- استعمال اردو کا حکم اسپر جاری نہین ہوسکتا کیونکہ یہ شاذ ہی-
(۳) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقصور باقی سالم- فاعلاتن فاعلاتن مفعولن- دو بار ہے باد فر و ذی مے بخور دم با دلبر + کی بیایم روز عشرت زین خوشتر + باد فرو ذی فاعلاتن مے بخر دم فاعلاتن

با دلبر مفعولن اگر بیایم فاعلاتن روز عشرت فاعلاتن زی خشتر مفعولن - (۴) شعر مسدس الارکان عروض مقصور باقی مخبون - فعلاتن فعلاتن مفعولن - دوبارے چہ رخ خوب توہ بینم در راہے ✤ بدر آید ز دل غمکش آہے ✤ چہ رخے خو فعلاتن بت بینم فعلاتن در راہے فعولن + بدر آید فعلاتن ز دل غم فعلاتن کش آہے مفعولن - (۵) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور - فاعلاتن فاعلات مفعولن - دوبار - غضائری رازی ✤ مہ جبینا روے روشنت بکشا ✤ نازنینا بدر خویشتن بنما ✤ مہ جبینا فاعلاتن روے روش فاعلات نت بکشا مفعولن + نازنینا فاعلاتن بدر خیش فاعلات تن بنما مفعولن - صاحب تقویۃ الشعرا نے اس وزن کے عروض و ضرب مین خبن کرکے یہ وزن بنایا فاعلاتن فاعلات مفاعلن شعرا ُردو یون کہا ہے عاشقون پر دیکھ یار نکر ستم ✤ انکا ہے خود حال زار نکر ستم ✤ عاشقو پر فاعلاتن دیک یار فاعلات نکر ستم مفاعلن + انک ہی خد فاعلاتن حال زار فاعلات نکر ستم مفاعلن - اول تو یہ اُردو مین غیر مستعمل دوم بحکم معاقبہ فاعلاتن دوم کا نون اور مس تفع لن کا سین معاً گر نہین سکتے بدین سبب یہ شعر اُردو اور اسکا وزن دونون غلط - (۶) شعر مثمن رکنی عروض و ضرب مقصور مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فعولن دوبار ے برمن ای جانان مکن این ستمہا ✤ خوردہ ام اندر فراقت چہ غمہا ✤ برمنی جا فاعلاتن نامکن ای فاعلاتن ستمہا فعولن + خردام ان فاعلاتن در فراقت فاعلاتن چہ غم ہا فعولن - دیکھو یہان بحکم معاقبہ حشو مکفوف شاعر نہ لایا - یہ چھ اوزان وافی ہین - باقی وزن اسکے اور بحرون سے مشتبہ ہین اور خوش آیند بھی نہین - دوسرا نام اس بحر کا بھی غریب ہے اور تیسرا نام اسکا بزرجمہری اس سبب سے کہ بزرگ جمہر نے اسکو ایجاد کیا -

قریب

یہ بحر بھی خاص فارسی گویون کی ہے - اسکی اصل دائرے مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن

دو بارہ ہے اور بقول محقق طوسی علیہ الرحمہ استعمال مین مکفوف لائے ہین - مگر شاذ سالم بھی آئی ہے
اسکے اوزان وافی اور وافی المضاعف بلا کرب بارہ مستعمل ہین اس طرح -

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن - دوبارے سے سرم
از عرش بالاتر بگزرانی + اگر گوئی کہ ہستی از بندگانم + سرم از عر مفاعیلن شبالاتر مفاعیلن
بگزرانی فاع لاتن + اگر گوئی مفاعیلن کہ ہستی از مفاعیلن بندگانم فاعلاتن -

(۲) بیت شش رکنی عروض و ضرب سالم باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل فاع لاتن - دوبار
سے خداوند جہان بخش شاہ عادل + شہنشاہ جوان بخت راد کامل + خداوند مفاعیل جہا بخش
مفاعیل شاہ عادل فاع لاتن - شہنشاہ مفاعیل جوانجت مفاعیل راد کامل فاع لاتن -

(۳) شعر شش رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی مثل وزن دوم - مفاعیل مفاعیل فاعلیان
دوبارے سے کسے کو بود از جام عشق مدہوش + غم ہستیش از دل شود فراموش + کسے کو ب مفاعیل
ود ز جام مفاعیل عشق مدہوش فاعلیان - غمے ہست مفاعیل یش ز دلش مفاعیل ود فراموش
فاعلیان -

(۴) شعر مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل فاعلات - دوبار
سے بسود اے سر زلف مشکبار + پریشانم و ہم تیرہ روزگار + بسود اے مفاعیل سر زلف
مفاعیل مشکبار فاعلات + پریشان مفاعیل مہم تر مفاعیل روزگار فاعلات - آمین عروض
و ضرب محذوف بھی آتے ہین -

(۵) بیت مسدس الارکان صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب سالم مفعول
مفاعیل فاع لاتن - دوبار سیفی سے تا طبع رہی برقرار باشد + مداح در شہریار باشد +
تا طبع مفعول رہی برق مفاعیل رار باشد فاع لاتن + مداح مفعول درے شہر مفاعیل
یار باشد فاع لاتن - اس وزن کو شمس الدین فقیر بحر مضارع مین غلطی سے لائے ہین -

(۶) شعر شش رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی مثل وزن پنجم - مفعول مفاعیل فاعلیان - دوبا

ملا غروری شیرازی ؎ چون عرصۂ زنگ و صدای زنگ ست ٭ صیت نخنش درجہان امکان ٭ چو عرص مفعول یزنگوس مفاعیل داے زنگست فاعلیان ٭ صیتیس مفعول خنش درج مفاعیل ہان امکان فاعلیان۔

(۷) بیت شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف مسکن عروض سالم ضرب مسبّغ۔ مفعولن مفعول فاع لاتن ٭ مفعولن مفعول فاعلیان ؎ شمشیر بُرّندہ کف دہندہ ٭ خود ہر چہ جز این بود محال ست ٭ شمشیرے مفعولن برّرند مفعول کف دہندہ فاع لاتن ٭ خد ہر چے مفعولن جزایب مفعول و دمحالست فاعلیان۔ کاتب معیار کے سہو القلم سے بجاے مفعولن مفعول نکلا اور سعد الشارحین نے بھی غور نکر کے شعر ہذا کو بروزن مفعول مفعول فاع لاتن و فاع لیان قائم رکھا اور نہ سوچے کہ حشو مین خرب جائز نہین باوجودیکہ راے شمشیر اور ہاے ہر چہ کے اشباع سے یہ سقم مٹا جاتا تھا یعنی صدر و ابتدا اخرب اور حشوین مکفوف مین باہم تسکین ہوکر وہی وزن قائم ہوگیا جو ہم نے بتایا۔ اگر خواجہ نے صدر و ابتدا کو اخرب کہا تو کیا نقصان یہ بھی تو وہ پہلے فرما چکے ہین کہ دربنا مکفوف بکار دارند۔ بعدہ صدر و ابتدا و عروض و ضرب کی تصریح کی اور حشو کو مکفوف ٹھہرا کر اس بحر کے آخر بیان مین خود فرمایا کہ حکم تسکین او سط ہمان ست کہ گفتہ آمد۔ پھر ہم حشو کو مکفوف کہکر رکن اوائل و راو اسط مین تسکین کیون نہ کہین۔

(۸) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفعول مفاعیل فاعلات۔ دوبارہ ؎ با مردم ناساز گار طبع ٭ بیچارہ بود مرد ساز گار ٭ با مرد مفعول مناساز مفاعیل گار طبع فاعلات ٭ بیچار مفعول بود مرد مفاعیل ساز گار فاعلات۔ صاحب حدائق اسکو بحر مضارع بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین۔

(۹) شعر شش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتم۔ مفعول مفاعیل فاعلن۔ دوبارہ ؎ آنرا کہ طلبگار وصل شد ٭ از جور رقیبان چہ غم بود ٭ آ ارا ک مفعول طلبگار مفاعیل وصل شد فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ اس وزن کو شمس الدین نے بحر مضارع

مین بغلط شامل کیا ہی۔

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اشتر حشو مکفوف عروض و ضرب محذوف۔ فاعلن مفاعیل فاعلن۔ دوبار۔ غضائری رازی ؎ ای گل زخت غیرت سمن * وی دو نرگست نرگس چمن * ای گلے فاعلن زخت غیر مفاعیل تے سمن فاعلن + وی دنر فاعلن گست نرگ مفاعیل سے چمن فاعلن۔

(۱۱) بیت شش رکنی عروض و ضرب مقصور باقی مثل وزن دہم۔ فاعلن مفاعیل فاعلات دوبار۔ ملاخطاے نراقی ؎ خواہر حسینؑ بے برادر ست * خنجر حسین زیر خنجر ست * خاہرے فاعلن حسی بیب مفاعیل رادرست فاعلات + خنجرے فاعلن حسی زیر مفاعیل خنجرست فاعلات۔ ہم ان دونون اوزان کو متدارک کے وزن یازدہم و دوازدہم فارسی مین لکھ چکے اور وہان انکو غلط بتاکر یہی اوزان قریب بتادیے ہین صرف غلطی بتانے کے لیے متدارک کے وہ دونون اوزان قائم کیے۔ یہ گیارہ اوزان وافی ہین۔

(۱۲) بارہ رکن کا شعر وزن دہم کا مضاعف الارکان۔ فاعلن مفاعیل فاعلن فاعلن مفاعیل فاعلن۔ دوبار۔ محب دہلوی ؎ جان و دلربا برہن گدا اینقدر جفا میکنی چرا * از رہِ وفا یکدمے بیا پردہ بر کشا رخ بمن نما * جان و دل فاعلن ربا برم مفاعیل نے گدا فاعلن اینقدر فاعلن جفا میک مفاعیل نی چرا فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ یہ ایک وزن مضاعف الوافی ہے۔ یوسف عروضی نیشاپوری نے خلیل بن احمد کے دوسو برس بعد یہ بحر استخراج کی مگر متاخرین نے اسکو متروک کر دیا۔

منسرح

اس بحر کی اصل دائرے مین بزبان تازی مستفعلن مفعولات مستفعلن۔ دوبار ہے۔ اسکے عروض سالم۔ مخبون۔ مطوی۔ تین قسم کے ہین۔ اور ضربین۔ موقوف مکشوف۔ مطوی۔ مقطوع۔ موقوف مخبون۔ مکشوف مخبون۔ چھ اقسام کی آتی ہین۔ وافی اور منہوک ملاکر نو اوزان پر یہ بحر مستعمل ہے

(۱) چھ رکن کا شعر ضرب مطوی باقی سالم مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن ؎ اِنَّ ابنَ زَیدٍ لَا زَالَ مُستَعمِلاً ٭ بِالخَیرِ یُفشِی فِی مِصرِہِ العُرفَا ٭ ان ابن زیہ مستفعلن دن لازال مفعولات مستعمل مستفعلن ٭ بالخیر یف مستفعلن شی فی مصر مفعولات ہل عرفا مفتعلن ٭ تحقیق کہ ابن زید ہمیشہ خیر کا استعمال کرتا ہی اور اپنے شہر مین احسان ونکوئی یا امر بالمعروف کو فاش کرتا ہی۔ عُرف بضم احسان یا بمعنی امر بالمعروف مگر یہان بضمتین ہی جیسے عُسْر اور عُسُر۔

(۲) شعر مسدس ضرب مطوی باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعیل مفاعلن ٭ مفاعلن مفاعیل مفتعلن ؎ مَنَازِلٌ عَفَاهُنَّ بِذِی الاَرَاکِ کُلُّ وَابِلٍ مُسبِلٍ هَطِلٍ ٭ باشباع۔ یہ شعر معقد ہی اور کاف اراک مصرع دوم مین شامل ہی یون۔ منازلن مفاعلن عفاہن ن مفاعیل بذل ارا مفاعلن ٭ ک کل لوا مفاعلن بلن مسب مفاعیل لن ہطلی مفتعلن۔ یہ وہ مکانات ہین جنکو موضع ذی الاراک مین بڑی بڑی بوندون والے مینہ کی جھڑی نے مٹا دیا ہی۔ ذی الاراک وہ جگہ جہان اراک کے درخت ہون اراک پیلو کا درخت۔ وابل باران بزرگ قطرہ۔ مسبل بربارندہ۔ ابن بری کہتا ہی کہ خبن مستفعلن مین یہان صالح ہی اور مفعولات مین قبیح اور یہی شعر اس حسن و قبح کی مثال ہی۔

(۳) بیت شش رکنی اور ہر رکن مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ دوبار ؎ اِنَّ سُمَیرًا اَرَی عَشِیرَتَهٗ ٭ قَد حَدِبُوا دُونَهٗ وَقَد اَنِفُوا ٭ ان سمیر مفتعلن رن ارا ع فاعلات شی رتہو مفتعلن ٭ قد حدبو مفتعلن دونہو و فاعلات قد انفو مفتعلن۔ تحقیق سمیر نے اپنے اقارب کو دکھایا کہ اوس سے ننگ وعار اور گریز کر کے مبتلائے قحط تھے یعنی سمیر سے اوسکے اقارب علیحدہ ہوگئے اور اوسکے احسان کو ننگ وعار جانا اور قحط زدہ ہوگئے۔ اسنوی کہتا ہی کہ طی مستفعلن و مفعولات دونون مین احسن ہی اور یہی بیت اوسکی نظیر ہی۔

(۴) شعر مسدس الارکان عروض سالم ضرب مطوی باقی مخبول۔ فعلتن فعلات مستفعلن ٭ فعلتن فعلات مفتعلن ؎ وَبَلَدٍ مُتَشَابِهٍ سَمتُهٗ ٭ قَطَعَهٗ رَجُلٌ عَلَی جَمَلِهٖ ٭ باسکان

وبلدن فعلتن تشابہ فعلات بن ستہو مستفعلن + قطعۂ فعلتن رجلنع فعلات لی جملہ مفتعلن
بہت ایسی زمینون کو مردنے اپنے اونٹ پر طے کیا جنکی اطراف مشتبہ ہین۔ اسنوی کہتا ہی کہ
مستفعلن اور مفعولات مین خبل قبیح ہی اور یہی شعر اس قبح کی مثال ہی۔ محقق طوسی کہتے ہین
کہ بطریق زحاف اضرب کے سوا سب ارکان مین خبن و طی و خبل استعمال کرتے ہین مگر عروض
مین خبل نکرنا چاہیے کہ اگر اوسمین خبل کرین تو اول مفعولات کی تاے متحرک سمیت پانچ متحرک متوالی
ہوجائین اور وہ خالی از ثقل نہین۔ مؤلف کہتا ہی یہی سبب ہی کہ ضرب مین خبل ممنوع ہی ورنہ
تاے مفعولات دوم ملاکر یہان بھی پانچ متحرک یکجا ہوجاتے پس بیت ہذا حکم محقق اور
قول مؤلف کی شاہد ہی۔

(۵) چھ رکن کا شعر ابتدا سالم ضرب مقطوع باقی مطوی۔ مفتعلن فاعلات مفتعلن مستفعلن
فاعلات مفعولن ؎ ذَاکَ وَقَدْ اَذْعَرُ الْوُحُوْشَ بِصَلْتِ الْخَدِّ رَحْبٍ لَبَانُہٗ مُجْفَرٖ ÷
باسکان۔ یہ شعر معقد ہی اور تاے صلت سے مصرع دوم آغاز ہی یون۔ ذاک و قد مفتعلن
اذعرلو فاعلات حوش بصل مفتعلن + تل خد درح مستفعلن بن لبان فاعلات ہو مجفر مفعولن
یہ شخص ہی درحالیکہ ڈرایا وحشیون کو کشادہ رخسار نے کہ اوسکا سینہ فراخ اور واسع ہی۔ یہ
وزن خلیل نہین لایا مگر سکاکی نے مفتاح مین لکھا ہی۔ یہ پانچ وزن وافی ہین۔

(۶) دو رکن کا ایک شعر ضرب موقوف باقی سالم۔ مستفعلن مفعولات بسکون آخر
؎ صَبْرًا بَنِیْ ÷ عَبْدِ الدَّارْ ÷ باسکان۔ صبرن بنی مستفعلن + عبد و دار مفعولات۔
صبر کرو اے پسران عبد الدار۔ عبد الدار مثل عبد الکعبہ ایام جاہلیت کا نام ہی۔ اس وزن کی
ضرب مین ردف ضرور ہی یعنی روی کے پیشتر حروف علت مین سے کوئی ساکن حرف چاہیے
اسی وزن مین سیفی نے بھی یہ شعر لکھا ہی ؎ مَنْ یَشْتَرِیْ الْبَاذِنْجَانْ ÷ بیگن لو بیگن
اسکے صدر و ابتدا و عروض وغیرہ کی شناخت قاعدۂ ہفتم مین مذکور ہوچکی یہ وزن
اصلی دوم ہی۔

(۷) شعر ثمنی ضرب مکشوف باقی سالم مستفعلن مفعولن ایکبار ع وَیلُمَّ سَعْدٍ سُعْدیٰ ہی
ویلم مسع مستفعلن دن سعدی مفعولن - ام سعد پر عذاب ہی جسکا نام سعدیٰ ہی - ویلم کی
اصل ویل ام ہی - اس وزن کو رجز منہوک مقطوع نہ کہنا چاہیے اس سبب سے کہ اس ضرب
کا اجتماع مفعولات متحرک الآخر کے ساتھ درست ہی اور وہ رجز مین کہان ممکن ہی - یہ
اصلی وزن سوم ہی -
(۸) بیت دو رکنی ضرب موقوف مخبون باقی سالم مستفعلن فعولان - ایکبار ع یا
مَنْزِلًا بِسُولَافْ + یا منزلن مستفعلن بسولاف فعولان - ای منزل سولاف مین - سولاف
خورستان مین ایک قریے کا نام ہی - نصیر المحققین فرماتے ہین کہ در ضربہاے منہوک خبن بکار
دارند - اسلیے خبن اس ضرب مین یہان جائز ہی بخلاف وافی -
(۹) دو رکن کا شعر ضرب مکشوف مخبون باقی سالم مستفعلن فعولن - ایکبار ع ہَلْ
بِالدِّیَارِ اُنُسْ + ہل بد دیا مستفعلن رانسو فعولن - کیا اہل دیار کے ساتھ انس ہی بقول
بعض اٰنِسْ یہان بروزن فاعل وصیغۂ اسم فاعل ہی یعنی اہل دیار کے ساتھ انس کرنیوالا ہی
اسکو بحر مضارع اخرب یعنی مفعول فاع لاتن مین شمار نہین کر سکتے کیونکہ وہان دو رکن کا
ایک شعر نہین آیا ہی - وزن ششم سے یہانتک چار اوزان منہوک ہین - دیکھیے جب چھ رکن
سے دو تہائی یعنی چار رکن نکال ڈالے تو دو رکنی وزن کا نام منہوک ہوگیا -
بزبان فارسی منسرح کی اصل دائرے مین مستفعلن مفعولات چار بار ہی - وافی اور مجزو
اور مشطور ملا کر یہ بحر بیس طرح مستعمل ہی حسب تفصیل ذیل -
(۱) شعر آٹھ رکن کا اوسمین عروض وضرب موقوف باقی سالم مستفعلن مفعولات
مستفعلن مفعولات - دوبار ع یکدم بیا ای دلدار بنما مرا آن رخسار + کز رشک گل در گلزار
در پیرہن دارد خار + یکدم بیا مستفعلن ای دلدار مفعولات بنمام مستفعلن را خسار مفعولات
کز رشک گل مستفعلن در گلزار مفعولات در پیرہن مستفعلن دارد خار مفعولات - صاحب شجرۃ العروض

یہ شعر لائے ہین مگر اسکو نادر سمجھنا چاہیے -
(۲) بیت مثمن رکن مستفعلن ہر جگہ سالم اور مفعولات ہر جگہ مطوی عروض و ضرب موقوف
مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات - دو بار سے بر یار من بیگناہ بے جرم بگرفت راہ + آن
حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت گوے + بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بے جرم بگ
مستفعلن رفت راہ فاعلات + آن حاسدے مستفعلن عیب خاہ فاعلات او دشمنے مستفعلن زشت گوے
فاعلات - جناب بحر سے بیچین کہان دل سا مال یعقوب کا ہے مقال + جنس وفا کا ہکال
کنعان مین ہٹتال ہے + جیسے کہا مستفعلن دلس ال فاعلات یعقوب کا مستفعلن ہے مقال فاعلات
جنسے وفا مستفعلن کا ہکال فاعلات کنعا مہٹ مستفعلن تال ہے فاعلن - ضرب یہان مطوی
مکشوف ہے - اگر اس وزن مین مفعولات کو سب جگہ مطوی مکشوف لائین تو مشطور کو مضاعف
فرض کر کے درست ہو جائیگا اور اسکی تصریح وزن چہارم مین کیجائیگی جیسے بحر کا یہ دوسرا شعر سے
روتا ہون شام و سحر ٹکڑے ہے غم سے جگر + بیدرد کچھ رحم کر میرا برا حال ہے + روتا ہشا مستفعلن
موسحر فاعلن - وقس علی ہذا - اگر کہین ایسی ایک پوری نظم ہو کہ فاعلات درمیانی کے عوض سب
اشعار مین فاعلن ہی آئے تو اوسکو بسیط سالم سے فرض کرنا اولی ہے والا فلا - اسکا ذکر وزن
اول فارسی بسیط مین آچکا ہے -
(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات
دو بار - رفیعی کاشی سے عزم سفر کرد یار ما زمیان مے رویم + او اگر از شہر رفت ما زجہان
مے رویم + عزم سفر مفتعلن کرد یار فاعلات ما زمیا مفتعلن مے رویم فاعلات - الی آخرہ -
میر تجلی دہلوی سے بیٹھ تو پہلو مین یار کچھ تو ہو دلکو قرار + تو جو گیا اے نگار صبر و تحمل کہان +
بیٹھ تپہ مفتعلن لو میار فاعلات کچھ ہد ل مفتعلن کو قرار فاعلات + تو جگیا مفتعلن اے نگار فاعلات
صبر تحم مفتعلن مل کہان فاعلات - اسکے رکن درمیانی کو موقوف کہنے کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ رکن
دوم کو بقاعدۂ تقطیع متحرک کر سکتے ہین اور درصورت فرض وقف اسکا جواز آئندہ مذکور ہوتا ہے

(۴) شعر ہشت رکنی رکن دوم و چہارم و ششم و ہشتم مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن۔ دوبار۔ ظہوری سے بند نقاب کشم تیغ و ترنج آورم ٭ یوسف و یعقوب را کف ببریدن دہم ٭ بند نقا مفتعلن بے کشم فاعلن تیغ ترن مفتعلن جاورم فاعلن۔ وقس علے ہذا۔ میر تقی میر سے میر نہین پیر تم کاہلی اللہ ری ٭ نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیے ٭ میر نہی مفتعلن پیر تم فاعلن کاہل یل مفتعلن لاہ ری فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ وقف اور کشف درمیانی جائز نہین اسیلیے نصیر المحققین ارشاد کرتے ہین کہ چون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض و ضرب اسکا منشا یہ ہے کہ جب وزن چہار خانہ ہو جائے تو ہر ایک خانہ قائم مقام یک مصراع ہے یعنی پورا وزن گویا مشطور ہو کر مضاعف ہو گیا ہے بدینصورت نصف مصرع اس وزن کا دراصل ایک مصراع ہو جائیگا جب یہ ہوا تو کشف یا وقف بر قیاس عروض و ضرب ٹھیک واقع ہو کر درمیان مین جائز ہو گا۔ اس وزن کو بحر بسیط مین مطوی کر کے لانا بہتر ہے جب تک کہ اسکے ساتھ کسی شعر مین وقف درمیانی نہ ملے مثلاً ظہوری کا دوسرا شعر ہے فرق ببر دم چو پیش دست نگہد اشت زخم ٭ در پس زانوے حیف لب بگزیدن دہم۔ یہان فاعلات مابین یعنی وقف وسطی موجود ہے اسیلیے پوری غزل منسرح مین سمجھی جائیگی۔ وزن سوم و چہارم کو اگر مسمط لائین تو لطیف تر ہو جاتا ہے جیسے میر تجلی کا شعر مذکور ہو چکا یا جسطرح مؤلف سے خط کی بھی کیا بات ہے۔ دوست کی سوغات ہے ٭ نصف ملاقات ہے۔ بھیجیے اے یار خط ٭۔

(۵) شعر ہشتمن صدر مخبون مسکن باقی مثل وزن سوم و چہارم مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن۔ خاقانی سے گیرم چون گل نہ ساختہ خونین لباس ٭ کم ز بنفشہ مباش دوختہ نیلی وطا ٭ گیرم چو مفعولن گل نہی فاعلن۔ باقی معلوم۔ وطا بکسر اول و ہمزۂ آخر سکھپال کا چھٹکا اور ہر لباس۔ کذافی الغیاث۔ اس صورت مین ضرب بھی مطوی موقوف ہو سکتی ہے بروزن فاعلات۔ اس وزن مین جس مفتعلن کو چاہو مسکن کر کے

بر وزن مفعولن بنالو۔
(۶) آٹھ رکن کا شعر صدر مرفوع باقی مثل وزن سوم و چہارم۔ فاعلن فاعلات مفتعلن فاعلات + مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات۔ ملا محمد خطائے نراقی سے السلام السلام ای سیر تشنہ کام + جان پدر از برم دور مشو صبح و شام ٭ اس سلا فاعلن مس سلام فاعلات ای سیر مفتعلن تشنکام فاعلات + جان پدر مفتعلن از برم فاعلن دور مشو مفتعلن صبح شام فاعلات لیکن ایسا صدر قلیل الاستعمال ہی اگرچہ غلط نہین۔
(۷) بیت مثمن ابتدا مخبون رکن ہفتم سالم باقی مثل وزن پنجم مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفاعلن فاعلات مستفعلن فاعلات۔ خاقانی شروانی سے گوید خاقانیا این ہمہ آشوب چیست ٭ نہ ہر کہ گوید دوبیت نسبت بخاقان برد + گوید خا مفعولن قانیا فاعلن ای ہم آ مفتعلن شوب چیس فاعلات + نہر کگو مفاعلن ید دبیت فاعلات نسبت بخا مستفعلن قا برد فاعلن۔
(۸) شعر ہشت رکنی مستفعلن سب جگہ مخبون اور مفعولات سب جگہ مطوی عروض و ضرب موقوف۔ مفاعلن فاعلات مفاعلن فاعلات۔ دوبارہ مرا ازان روے لعل و ازان دو زلف سیاہ + ز روز گہ شب کنی و ز شب گہے باز روز ٭ مرا ازا مفاعلن روے لعل فاعلات ازا دزل مفاعلن فے سیاہ فاعلات + ز روز گہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات ز شب گہے مفاعلن باز روز فاعلات۔ نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اگر ہر مستفعلن مخبون ہو جیسے اس شعر مین ہی تو نہایت برا معلوم ہوتا ہی ہان اگر دو مستفعلن مخبون اور دو مطوی ہون تو چندان ناگوار نہوگا۔ وزن دوم سے یہان تک سات اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی۔
(۹) شعر مثمن عروض و ضرب اصلم مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع۔ دوبا سعدی سے بخت جوان دارد آنکہ با تو قرین ست + پیر نگردد کہ در بہشت برین ست + بخت جوا مفتعلن دارداک فاعلات با تقری مفتعلن نست فاع + پیر نگر مفتعلن دد کدر ب فاعلات

ہشت بری مفتعلن لنست فاع - جیسے اس شعر مؤلف کا مصرع اول سے عرش نشینان صلح سیر کنان ہین * کوٹھے سے کوٹھا ملا ہی دیر و حرم کا * عرش نشی مفتعلن نان صلح فاعلات سیر کنا مفتعلن ہین فاع - باقی بروزن دہم - لوگون نے اس عروض و ضرب کا نام مجدوع رکھا ہی لیکن جدع سے وتد مفروق کی حرکت دوم بحال رہتی ہی اسلیے اصلم مقصور کہو -

(۱۰) شعر مثمن عروض و ضرب اصلم محذوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دوبارہ حزین اصفہانی سے مشہد پروانہ ہست عالم بالا * کشتۂ شمع قدرت مزار ندارد * مشہد پر مفتعلن وانہ ہست فاعلات عالم با مفتعلن لا فع + کشتۂ شم مفتعلن ع قدرتم فاعلات زارندا مفتعلن رد فع - استاد سے دیتے ہین جنت حیات دہر کے بدلے * نشاۂ بادہ ازہ خمار نہین ہی * دیت ہجن مفتعلن نت حیات فاعلات دہر کبد مفتعلن لے فع + نشی بادہ مفتعلن ازیخ فاعلات مار نہی مفتعلن ہی فع - لوگ اس عروض و ضرب کو منحور کہتے ہین اور اوسکی خرابی ہم نے قاعدۂ نہم مین بہ تحت نحر بیان کی -

(۱۱) بیت مثمن مستفعلن اول و سوم مخبون اور مستفعلن دوم و چہارم و ہر مفعولات درمیانی مطوی عروض و ضرب اصلم محذوف - مفاعلن فاعلات مفتعلن فع - دوبارہ مرا لعل و درتو نیست نصیبے * مرا ز چرخ سیاہ تست گزندے * مرا زلع مفاعلن لو درے ت فاعلات نیس نصی مفتعلن بے فع + مرا ز چر مفاعلن غے سیاہ فاعلات تست گزن مفتعلن دے فع - وزن نہم و دہم و یازدہم کا اجتماع باہمی جائز ہی - یہ گیارہ اوزان وافی ہین -

(۱۲) چہار رکنی کا شعر حشو مطوی عروض و ضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلات مستفعلان دوبارہ برمن چرا کردۂ دراز این زبان * بگزار تا دارم این زبان در دہان * برمن چرا مستفعلن کردید فاعلات رازی زبان مستفعلان + بگزار تا مستفعلن دار منی فاعلات باد ردہان مستفعلان -

(۱۳) بیت شش رکنی صدر و ابتدا مخبون ضرب مطوی مذال باقی مطوی - مفاعلن فاعلات

مفتعلن + مفاعلن فاعلات مفتعلان ے زبہر خوبی نہ از برائے وفا ÷ تراگزیدم تباز خلقِ
جہان ÷ زبہر خو مفاعلن بی ن ازب فاعلات رایو فا مفتعلن + تراگزی مفاعلن دم تباز
فاعلات خلق جہان مفتعلان -

(۱۴) شعر مسدس کل ارکان مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن - دو بار سیفی ے شاہ جہان
بادتا زمانہ بود ÷ کز کرمش خلق شادمانہ بود ÷ شاہ جہا مفتعلن بادتاز فاعلات مانبود مفتعلن +
کزکرمش مفتعلن خلق شاد فاعلات مانبود مفتعلن -

(۱۵) بیت مسدس لارکان عروض وضرب مطوی مذال باقی مطوی مفتعلن فاعلات
مفتعلان - دو بار ے یار من آن سروقد و موے میان ÷ سیم برو مشک زلف بدرجمال ÷
یارمنا مفتعلن سروقد د فاعلات مومیان مفتعلان + سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات
بدرجمال مفتعلان -

(۱۶) بیت شش رکنی عروض وضرب مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن - دو بار
سیفی ے بسکہ بمویت اسیر شد جانم ÷ گر بگزاری گریخت نتوانم ÷ بسکہ بمو مفتعلن یت اسیر
فاعلات شد جانم مفعولن + گر بگزا مفتعلن ری گریخ فاعلات نتوانم مفعولن - بگزاری کے
کاف فارسی کو اگر ساکن پڑھو تو ابتدا مطوی مسکن ہو جائیگی بروزن مفعولن اور وہ بھی جائز ہے -

(۱۷) چھ رکن کی بیت ضرب اعرج عروض مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن +
مفتعلن فاعلات مفعولات ے چون زتو باشد عنایت ای مہتر ÷ ہیچ نترسم زحاسد و
بدخواہ ÷ چون زتبا مفتعلن شد عنای فاعلات تی مہتر مفعولن + ہیچ نتر مفتعلن سم زحاس فاعلات
دو بدخاہ مفعولات - مستفعلن کے لام کو ساکن کرلیا تو مفعولان ہوگیا یہی عرج ہی ممکن ہی کہ اس
ضرب کو بھی مقطوع کہین اور ایک ساکن بڑھائین لیکن اصل ونقل پر نظر کرکے اذالہ واسباغ
کا جھگڑا باقی رہیگا اسیلیے عرج ہی مناسب ہی - اس وزن مین عروض کو بھی اعرج لانا درست
ہی - بعض قدما نے اس وزن مین عروض وضرب یا ایک کو مخبون مطموس یعنی فعول بھی

استعمال کیا ہو-

(۱۸) بیت شش رکنی عروض وضرب احذ مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات فاع - دوبارہ
ای بدو رخ چون گل بہار + چون تو ندیدم یکے نگار + ای بدرخ مفتعلن چوگلیب فاعلات بہار
فاع + چو تندی مفتعلن دم نگین فاعلات گار فاع - اسمین عروض وضرب دونون یا ایک کو
احذ محذوف یعنی فع بھی لانا درست ہو جیسے ع ای لب تو مایۂ حیات + چشم تو سر فتنہ بود
ای لب تو مفتعلن مایۂ حیا فاعلات یات فاع + چشم تسر مفتعلن فت ن بیب فاعلات ود فع-
وزن دوازدہم سے یہان تک سات اوزان مجزو ہین-

(۱۹) چار رکن کا شعر عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات دوبارہ
ع چون ز تو رنجم فزود + صابری از من مخواہ + چو ز ترن مفتعلن جم فزود فاعلات +
صابر نیز مفتعلن من مخاہ فاعلات-

(۲۰) بیت مربع عروض وضرب مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن - دوبارہ
شمع شب افروز من + عشق تو جانسوز من + شمع شبف مفتعلن روز من فاعلن + عشق تجا
مفتعلن سوز من فاعلن - وزن نوزدہم وبستم کا اجتماع باہم جائز ہو - اس وزن کو بحر بسیط
مین شمار نہین کرسکتے کیونکہ وہان وزن مشطور کا اعتبار نہین - یہ دونون وزن مذکورہ
منسرح کے مشطور ہین-

اس بحر مین واجب ہو کہ عروض وضرب مین مفعولات کو سالم نہ لائین اسلیے کہ حرکت آخر کی برداشت
زبان فارسی نہین کرسکتی - اسمین سب ارکان کو مطوی استعمال کرنا چاہیے مگر بہ ندرت
مخبون بھی لاتے ہین کما صرحنا فی الصدر - اسکے مستفعلن کو مطوی کر کے مسکن کرنا
ہر جگہ جائز ہو بروزن مفعولن جب تک کہ بحر تبدیل نہو مثلاً اگر وزن نہم ودہم کو مسکن
کرین تو اول مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع اور دوم مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ہوجائیگا
اور یہ دونون تراشہ ہزج ہین پس یہان تسکین بچانا ہیے اسکے سوا جہان ایسا واقع ہو تو اوس

نظم کے اور مصاریع سے بھی فرق کرسکتے ہین یعنی اگر کہین رکن سالم یا رکن مزاحف مخصوص تمام نظم مین نکل آئے تو بحر کا فیصلہ ہوجائے ورنہ زحاف کی آسانی اور وضع پر غور کرنا بھی تو بڑے کام آتا ہی۔

خفیف

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دوبار ہی۔ اسکے عروض۔ سالم مخبون مخبونِ محذوف مکفوف مشعث مشکول محذوف سات قسم کے آتے ہین۔ اور ضرب مین۔ سالم مخبون مخبونِ مقصور مشعث مخبونِ محذوف محذوف چھ طرح وافی ومجزو ملاکر اسکے اوزان مستعملہ بارہ ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا شعر معقد اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔ دوبار

ع حَلَّ اَهْلِي مَا بَيْنَ دُرْنَى فَبَادُوْ ۞ لِى وَحَلَّتْ عُلْوِيَّةٌ بِالسِّخَالِ ۞ باشباع۔ بادولی کے واو پر مصرع اول تمام ہی یون۔ حل ل اہلی فاعلاتن مابین در مس تفع لن نی فباد و فاعلاتن + لی وحل لت فاعلاتن علوی یتن مس تفع لن بس سخالی فاعلاتن۔ میرے لوگ اور ترے موضع درنی اور موضع بادولی کے درمیان اور ساکنان عالیہ قریۂ سخال مین فروکش ہوئے۔ درنی بضم وفتح دال۔ سخال بکسر اول۔ بادولی۔ یہ سب مواضع کے نام ہین۔ عالیہ چند قریے حوالی مدینہ اور نجد پر زمین تہامہ اور مکہ مین ہین۔

(۲) بیت شش رکنی ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن فاعلن ع لَيْتَ شِعْرِي هَلْ ثُمَّ هَلْ اٰتِيَنْهُمْ ۞ اَوْ يَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاكَ الرَّدٰى ۞ لیت شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن اتین ہم فاعلاتن + او یحولن فاعلاتن من دون ذار مس تفع لن کردی فاعلن۔ کاش مین جانتا کہ آیا اونکے پاس آؤنگا یا بغیر اونکے ہلاک حائل ہوگا یعنی بن دیکھے مرجاؤنگا۔ اتینھم صیغۂ مضارع متکلم بنون خفیفہ ہی۔ یحولن مضارع غائب بنون خفیفہ۔ دوسرا ہل پہلے ہل کی تاکید ہی۔

(۳) شعر مسدس عروض و ضرب محذوف باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلن - دوبار
ے اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلیٰ عَامِرٍ ✤ نَنْتَصِفْ مِنْهُ اَوْ نَدَعْهُ لَکُمْ ✤ ہاے منہ وندعہ کا شباع
ہو گا یون - انقدرنا فاعلاتن یومن علی مس تفع لن عامرن فاعلن + نن تصف من فاعلاتن
ہو او ندع مس تفع لن ہو لکم فاعلن - اگر ہم قدرت پائینگے عامر پر کسیدن تو اوس سے انتقام
لینگے یا اوسکو تمھاری خاطر سے چھوڑ دینگے - اگر منہ اور ندعہ کو نہ کھینچین تو مصرع دوم بروزن
چارم ہو جائیگا اور اونکا اختلاط ناجائز -

(۴) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دوبار ے وَفُؤَادِیْ
کَعَھْدِہٖ لِسُلَیْمیٰ ✤ بِھَوَیٰ لَمْ یَحُلْ وَلَمْ یَتَغَیَّرْ ✤ وفوادی فعلاتن کعہدہی مفاعلن بسلیما
فعلاتن + بہوی لم فعلاتن یحل ولم مفاعلن یتغییر فعلاتن - میرا دل اپنے عہد کے مانند سلیمی
معشوقہ کے عشق مین اوس سے نہ پھرا اور نہ متغیر ہوا -

(۵) بیت شش رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون فاعلاتن
مفاعلن فعلن بحرکت دوم - دوبار ے بَیْنَمَا ھُنَّ بِالْاَرَاکِ مَعًا ✤ اِذْ اَتیٰ رَاکِبٌ عَلیٰ
جَمَلِہٖ ✤ باسکان - بینماہن فاعلاتن نبل ارا مفاعلن کمعن فعلن + اذ اتی را فاعلاتن کبن علی
مفاعلن جملہ فعلن - وہ عورتین موضع اراک مین مجتمع تھین اسی مابین مین ناگاہ ایک
شتر سوار اپنے اونٹ پر آیا -

(۶) چھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی مکفوف - فاعلاتُ مستفعلُ فاعلاتُ + فاعلاتُ
مستفعلُ فاعلاتن ے یَا عُمَیْرُ مَا تُظْھِرُ مِنْ ھَوَاکَ ✤ اَوْ تُجِنُّ یَسْتَکْثِرُ حِیْنَ یَبْدُوْ ✤
یاعمیر فاعلاتُ ماتظہر مستفعل من ہواک فاعلات + اوتجن ن فاعلات یستکثر مستفعل
حین یبدو فاعلاتن - اے عمیر تو اپنے عشق سے جو بات ظاہر کرتا ہے یا پوشیدہ رکھتا ہے اوسکی
کثرت ہو جاتی ہے جب کہ اوسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہین - بقول نصیر المحققین کف رکن اول
مین درست ہے اور بقول سکاکی کے سوائے ضرب سب ارکان مین کف جائز ہے اور یہی شعر وسکی شاہد ہے

(۷) بیت مسدس صدر و عروض و حشو دوم مشکول حشو اول و ابتدا و ضرب سالم فعلاتن
مس تفع لن فعلاتُ + فاعلاتن مفاعل فاعلاتن ؎ حَرَمَتْکَ اَسْمَاءُ بَعْدَ وِصَالِهَا
فَاَصْبَحْتَ مُكْتَئِبًا حَزِيْنًا ❊ یہ شعر معقد ہو اور لام وصال پر مصرع اول ختم ہو یون - حرمتک فعلاتن
اسماء بع مس تفع لن د وصال فعلات + ہا فاصبح فاعلاتن تمک تے مفاعل بن حزی نن
فاعلاتن - تجھکو اسما معشوقہ نے اپنے وصال کے بعد منع کیا پس تو رنجیدہ اور غمگین ہوگیا
شکل بھی نصیر المحققین کے نزدیک رکن اول مین روا ہو - اور سکاکی وغیرہ کف کی طرح اسکو
بھی سواے ضرب جائز جانتے ہین اور یہی بیت اوسکی مثال ہو - اس شعر مین معاقبہ
طرفین ہو یعنی حرف آخر فاعلاتن اور حرف دوم مس تفع لن مین اور علی ہذا القیاس
فاعلاتن فاعلاتن مین اور اسی طور مس تفع لن فاعلاتن مین ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت جائز ہے
(۸) شعر شش رکنی حشو اول مکفوف ابتدا مشکول ضرب مشعث باقی سالم - فاعلاتن مفاعل
فاعلاتن + فعلاتُ مس تفع لن مفعولن ؎ اِنَّ قَوْمِیْ جَحَاجِحَةٌ كِرَامٌ ❊ مُتَقَادِمٌ
مَجْدُهُمْ اَخْيَارٌ ❊ باشباع - ان نقومی فاعلاتن جحاج مفاعل حتن کرامن فاعلاتن +
متقاد فعلات من مجدہم مس تفع لن اخیار مفعولن - تحقیق کہ میری قوم سردار بزرگ ہین
قدیم ہو اونکی بزرگی اور بہت نیک ہین - جحاجحہ جمع جحجح بمعنی سردار - اخیار جمع خیّر بہ تشدید تحتانی
بمعنی بسیار نیک -
(۹) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم حشو اول مخبون حشو دوم سالم عروض و ضرب مشعث
فاعلاتن مفاعلن مفعولن + فاعلاتن مس تفع لن مفعولن ؎ دُمْيَةٌ عِنْدَ رَاهِبٍ
قِسِّيْسٍ ❊ صَوَّرُوْهَا فِیْ جَانِبِ الْمِحْرَابِ ❊ باشباع - دم یتن عن فاعلاتن د راہبن
مفاعلن قس سی سن مفعولن + صوو روہا فاعلاتن فی جانبل مس تفع لن محرابی مفعولن
زاہد عالم نصاریٰ کے پاس ایک تصویر ہو کہ اوسکو محراب کی طرف کھینچا ہو - یہ نو وزن
وافی ہین -

(۱۰) چہار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دوبار ہے لیت شعری
ماذا تری ٭ ام عمرو فی امرنا ٭ لیت شعری فاعلاتن ماذا تری مس تفع لن + ام عمرن فاعلاتن
فی امرنا مس تفع لن - کاش ہمکو معلوم ہوجاتا کہ ام و عمر ہمارے مقدمے مین کیا راے دیتی ہے -
یہ اصلی وزن چہارم ہے -
(۱۱) بیت مربع ضرب مخبون مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن + فاعلاتن فعولن
ہے کل خطب ان لم تکونوا غضبتم یسیر ٭ باشباع - یہ شعر معقد ہے اور تکونوا کے نون سے
مصرع دوم شروع ہے یون - کل لخطبن فاعلاتن ان لم تکومس تفع لن + نوغضبتم فاعلاتن
یسیر و فعولن - اگر تم غضب نکرو تو ہر کار دشوار آسان ہے - یہ وزن اصلی پنجم ہے -
(۱۲) شعر چہار رکنی عروض و ضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن - دوبار ہے ان
شکی القلب ہجرکم ٭ مہد الحب عذرکم ٭ یہ ایک شعر ہے - لو رایتم محلکم ٭ فی فوادی
لسرکم ٭ یہ دوسرا شعر ہے - ان شکل قل فاعلاتن بہجرکم مفاعلن + مہ دل حب فاعلاتن
بعذرکم مفاعلن + لورایتم فاعلاتن محل لکم مفاعلن + فی فوادی فاعلاتن لسررکم مفاعلن
دونون شعر کے یہ معنی ہین - اگر شکایت کرے دل تمھاری مفارقت کی تو تمہید کرے محبت
عذر کو تمھارے واسطے - اگر تم دیکھتے اپنی جگہ میرے دل مین تو البتہ خوش ہوتے - ایسے
وزن مین خبن سولدین لائے ہین - وزن دوازدہم سے یہانتک تین اوزان مجزو ہین -
زبان فارسی مین بحر خفیف مثمن بھی آئی ہے بدینوجہ انکے ہان اسکی اصل دائرے مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے - وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر اسکے تیئیس اوزان مستعمل
ہین حسب تفصیل ذیل -
(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن - دوبار
بیدل ہے بہ اداے تجلے بفسون تبسمے ٭ شکرے را قوام دہ نمکے را گداز کن ٭ بادا ے
فعلاتن تجل لے مفاعلن بفسوسنے فعلاتن تبس سمے مفاعلن + شکریرا فعلاتن قوام دہ مفاعلن

نکلے رافعلاتن گداز کن مفاعلن - صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ اس وزن مین اصل غزل رودکی سمرقندی کی ہے جسکا مطلع یہ ہے کہ کند یاری مرا بغم عشقِ آن صنم + کہ تواند زدود از ین دل غمخوارہ زنگ غم + -

(۲) بیت مثمن عروض وضرب مسبغ مخبون باقی ارکان مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلان - دوبار - محب دہلوی ہمہ معمورۂ وجود پر اندوہ و آفت ست + بگزین وادی عدم کہ بہر گوشہ راحت ست + ہم معمو فعلاتن ریے وجو مفاعلن د پر ند و فعلاتن ہ و آفتست مفاعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - یہ دو وزن وافی المثمن ہین -

(۳) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن - دوبار چند گویم با من مکن بدنگارا + تا زعشقت پیدا نگردد نہانم + چند گویم فاعلاتن با من مکن مس تفع لن بدنگارا فاعلاتن + تا زعشقت فاعلاتن پیدا نگر مس تفع لن د نہانم فاعلاتن -

(۴) بیت مسدس حشو دوم مخبون ضرب مسبغ باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن مفاعلن فاعلیان خواجہ عبدالرحمن ما درکتابت + ہمچو عبدالحمید ابن العمید است + خاج عبدر فاعلاتن رحمان ما مس تفع لن درکتابت فاعلاتن + ہمچو عبدل فاعلاتن حمید اب مفاعلن نل عمید ست فاعلیان -

(۵) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مشعث باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن مفعولن دوبار دلربا یا شد پاک پیدا رازم + نزد ہرکس زین دیدۂ غمّازم + دلربا یا فاعلاتن شد پاک مس تفع لن دارازم مفعولن + نزد ہرکس فاعلاتن زی دیدیے مس تفع لن غم مازم مفعولن -

(۶) بیت مسدس ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن فاعلات روے یارم مرلالہ را گو پسند د + لالہ چون او کو بر ومد در بہار + روے یارم فاعلاتن مرلالرا مس تفع لن گو پسند د فاعلاتن + لالچوا و فاعلاتن کو بر ومد مس تفع لن در بہار فاعلات -

(۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب دو نوں مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلات - دو بارے پیشم آمد دلدار من بامداد * ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت * پیشم آمد فاعلاتن دلدار من مس تفع لن بامداد فاعلات * ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلات -

(۸) بیت مسدس عروض مقصور ضرب مشعث محذوف باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلات * فاعلاتن مس تفع لن فعلن بیکدان دوم سے وقت رحمت نامد ترا ای نگار * چند داری مارا بدین زاری * وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلات * چند داری فاعلاتن مارا بدین مس تفع لن زاری فعلن -

(۹) بیت شش رکنی حشو مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن - دو بارے سوختم دل بعشق تو ای ستمگر * بے انسازی تو برد لم ہیچ رحمے * سوختم دل فاعلاتن بعشق تو مفاعلن ای ستمگر فاعلاتن * بے انسازی فاعلاتن تو بر دلم مفاعلن ہیچ رحمے فاعلاتن -

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم باقی مخبون - فاعلاتن مفاعلن فعلاتن - دو بارے ای صبا بوسہ زن زمین در او را * و ز ترنجی لب چو شکر او را * ای صبا بو فاعلاتن سہ زن زمین مفاعلن در او را فعلاتن * و ز ترنجی فاعلاتن لب چو شکر مفاعلن او را فعلاتن -

(۱۱) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دو بارے تن تو درد مند بود و دل من * صنما ریخ برکہ بیشتر آمد * تن تو درد فعلاتن مند بو مفاعلن د و دلے من فعلاتن * صنما رن فعلاتن جہ ر کہ بے مفاعلن شتر آمد فعلاتن -

(۱۲) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مخبون مسبغ باقی مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلیان - دو بارے گل رویت بتازگی چو گلستان * تن صافت مقابل در غلتان * گل رویت فعلاتن بتازگی مفاعلن چو گلستان فعلیان * تن صافت فعلاتن مقابلے مفاعلن در غلتان فعلیان -

(۱۳) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مشعث - فاعلاتن مفاعلن

مفعولن - دو بار - جامی سے وقت گل شد ہوائے گلشن دارم * ذوق جام مدام روشن دارم * وقت گل شد فاعلاتن ہوائگل مفاعلن شن دارم مفعولن + ذوق جامے فاعلاتن مدام رو مفاعلن شن دارم مفعولن - اگر وقت و ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزن تراشِ مین ہوجائیگا بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع -

(۱۴) شعر شش رکنی صدر و ابتدا مخبون باقی مثل وزن سیزدہم - فعلاتن مفاعلن مفعولن دو بار سے من اگر دل بتن بپوشم بارے * رخ چون زعفران بچہ پوشانم * منگر دل فعلاتن بتن بپو مفاعلن شم بارے مفعولن + رخ چو زع فعلاتن فرانبچے مفاعلن پوشانم مفعولن -

(۱۵) چھ رکن کی بیت عروض مشعث ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - فعلاتن مفاعلن مفعولن + فعلاتن مفاعلن فعلات بحرکت دوم سے چکنم چون مرا نخواہد یارم * بکہ نالم ازین محن حکایت وحال * چکنم چو فعلاتن مرانخا مفاعلن ہد یارم مفعولن + بکنالم فعلاتن ازی حکا مفاعلن یت حال فعلات -

(۱۶) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلات - بحرکت دوم دو بار - مخلص سے عکس ابروے او در آئینہ نیست * مسجدے در حلب بنا شدہ ہست * عکس ابرو فاعلاتن ئی او درا مفاعلن ین نیس فعلات + مسجدے در فاعلاتن حلب بنا مفاعلن شدہ ست فعلات - جناب فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق لکھنوی مرحوم سے خاک مین بھی مجھے قرار نہین * کان سیماب ہی مزار نہین * خاک سے بی فاعلاتن مجے قرا مفاعلن ر نہین فعلات - وقس علی ہذا -

(۱۷) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون محذوف - فاعلاتن مفاعلن فعلن - بحرکت دوم دو بار - میر آزاد سے گر ز خود دور کردہ اند مرا * با تو محشور کردہ اند مرا * گر ز خد دو فاعلاتن رکردان مفاعلن دمرا فعلن + با تو محشو فاعلاتن رکردان مفاعلن دمرا فعلن - اُستاد سے زخم گر دب گیا لہو نہ تھما * کام گر رک گیا روا نہوا * زخم گر دب فاعلاتن گیا لہو

مفاعلن تما فعلن + کام گرگ فاعلاتن گیار وا مفاعلن نہوا فعلن -

(۱۸) بیت مسدس صدر وابتدا سالم حشو مخبون عروض مشعث مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلان بسکون دوم - دوبار - نظیری نیشاپوری سے شاہدان چمن تہیدست اند + جامۂ سرو تا سر زانوست + شاہدانے فاعلاتن چمن تہی مفاعلن دستند فعلان + جامۂ سر فاعلاتن وتا سرے مفاعلن زانوس فعلان - جناب بحر سے دار پر فخر کر اے منصور + ایسے کانٹے ہین اپنے جنگل مین + دار پہ فخ فاعلاتن رکرن اے مفاعلن منصور فعلان + ایس کانٹے فاعلاتن ہ اپن جن مفاعلن گل مین فعلان -

(۱۹) شعر شش رکنی صدر وابتدا سالم حشو مخبون عروض وضرب مشعث محذوف - فاعلاتن مفاعلن فعلن بسکون دوم - دوبار - عزت شیرازی سے وقت نزع است و یار مے آید + در خرامم بہارے آید + وقت نزعس فاعلاتن تیارمے مفاعلن آید فعلن + در خرامم فاعلاتن بہارے مفاعلن آید فعلن - شیخ امان علی سحر مرحوم سے وصل کی بعد مرگ ٹھہری ہے + اسلیے گور پر مسہری ہے + وصل کی بع فاعلاتن د مرگ ٹھ مفاعلن ری ہے فعلن + اسلیے گو فاعلاتن ر پر مسہ مفاعلن ری ہے فعلن -

(۲۰) چھ رکن کی بیت صدر یا ابتدا یا دونون مخبون باقی مثل وزن شانزدہم یا ہفدہم یا ہجدہم یا نوزدہم - اسکی تین صورتین ہین - اول صدر وابتدا دونون مخبون - فی المعیار سے چکنم صابری چہ صبر نماند + تنم از رنج صابری بگداخت + چکنم صا فعلاتن بری چہ صب مفاعلن رنماند فعلات + تنم از رن فعلاتن ج صابری مفاعلن بگداخ فعلات - یا جیسے اُستاد سے شکن زلف عنبرین کیون ہے + نگہ چشم سرمہ سا کیا ہے + شکنے زل فعلاتن ف عنبری مفاعلن کیون ہے فعلن + نگہے چش فعلاتن م سرمہ سا مفاعلن کا ہے فعلن دوم صدر مخبون ابتدا سالم - مسعود سعد سلمان لاہوری سے تن ما زیر جامہاے تنگ + گشت تازہ زباد ہاے خنک + تن ما زے فعلاتن ر جامہا مفاعلن ے تنگ فعلن + گشت تازہ فاعلاتن زباد ہا مفاعلن ے خنک فعلن -

میر علی اوسط رشک سے شجر عشق کانٹے رکھتا ہی + جز مین ٹھنی مین پتے مین پھل مین +
شجرے عش فعلاتن قکانٹرک مفاعلن تا ہی فعِلن + جز م ٹھنی فاعلاتن مپتہ تے مفاعلن
پل مین فعلان - سوم صدر سالم ابتدا مخبون - مسعود سے زینہار ش وہ ای بنیا و ملوک +
کہ ہمے خواہد از تو زنہارے + زینہارش فاعلاتن دہی بنیا مفاعلن ہملوک فعلات + کہ ہمے خا فعلا
ہد ز تزن مفاعلن ہارے فعِلن - سحر مرحوم سے بے محل عاشقی سے در گزرے + پکہین
پر چہ لگے خبر گزرے + بے محل عا فاعلاتن شقی سد ر مفاعلن گزرے فعِلن + کہ پر چہ فعلاتن
لگے خبر مفاعلن گزرے فعِلن - وزن شانزدہم سے یہانتک پانچ اوزان کا اجتماع باہمی جائز
ہی اور اُردو مین بحر خفیف کے یہی پانچ وزن مستعمل ہین -

(۲۱) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب محذوف - فاعلاتن مفاعلن
فع - دو بارے چون کند دل کہ یار آید + چشم شاید بکار آید + چو کند دل فاعلاتن کیا را
مفاعلن ید فع + چشم شاید فاعلاتن بکار ا مفاعلن ید فع - وزن سوم سے یہان تک
اونیس[۱۹] اوزان مجزو ہین -

(۲۲) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دو بارے تا کی ای دل
اندہ خوری + تو بشادی اولی تری + تا کی دل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن + تو بشادی
فاعلاتن اولی تری مس تفع لن -

(۲۳) شعر مربع اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن - دو بارے چکنی با کسے جفا +
کہ بود از تو مبتلا + چکنی با فعلاتن کسے جفا مفاعلن + کہ بود از فعلاتن تو مبتلا مفاعلن -
اس وزن مین صدر و ابتدا یا ایک سالم بھی درست ہی - رکن فاعلاتن مین سوا
عروض و ضرب کے بعد خبن تسکین اوسط بھی روا ہی تا کہ مفعولن ہو جائے اور اگر عروض
و ضرب مین ایسا واقع ہو تو وہ تشعیث ہی - الغرض وزن بست و دوم[۲۲] و بست و سوم[۲۳]
دونون مشطور ہین -

مضارع

بزبان عربی اس بحر کی اصل دائرے مین۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن۔ دو بار ہی اور بنا مین اسکو ہمیشہ مجزو لاتے ہین۔ اسکے عروض سالم۔ مکفوف۔ دو قسم کے اور ضرب۔ سالم۔ ایک قسم کی ہی اور چار وزن اسکے مستعمل ہین۔

(۱) چار رکن کا ایک شعر صدر و ابتدا مکفوف باقی سالم۔ مفاعیل فاع لاتن۔ دو بار ؎ دَعَانِیْ اِلٰی سُعَادٍ ❊ دَوَاعِیْ هَوٰی سُعَادٍ ❊ باشباع اواخر۔ دعانی امفاعیل لی سعادی فاع لاتن + دواعیہ مفاعیل وی سعادی فاع لاتن۔ مجھکو سعاد معشوقہ کی طرف اوسی سعاد کے اسباب عشق نے مائل کیا۔ یہان یا و نون مفاعیلن مین مراقبہ ہی یعنی دونون معًا ساقط نہین ہو سکتے ہین اور یہ شعر گویا سقوط نون کی اور ثبوت یا کی مثال ہی۔ اس شعر مین ہوی اور الی قافیے اور سعاد ردیف ہی اسیواسطے مکرر ہی۔ صاحب خز انۃ عامرہ فرماتے ہین کہ در شعر عربی ردیف نیست مگر بتبعیت فرس اما للطف ندارد اور یہ شعر اپنا بوزن بحر کامل نقل کیا ہی ؎ نَارُ الزِّنَادِ مُذِیْبَۃٌ فُوْلَاذًا ❊ نَارُ الْوِدَادِ مُذِیْبَۃٌ اَفْلَاذًا ❊ آتش چوب لوہے کی گلانیوالی ہی اور آتش محبت پارہاے جگر کی گلانے والی۔ اسمین دو ردیفین بطور حاجب قافیون سے پیشتر واقع ہین ایک نار دوسری مذیبۃ۔ سعد الشارحین نے مفتاح سے بحر بسیط مخبون کا ایک شعر لکھا ہی جسمین ردیف بلا حاجب موجود ہی وہو ہذا ؎ حَتَّامَ تُنْكِرُ قَدْرِیْ اَیُّهَا الزَّمَنُ ❊ بَغْیًا وَتُوْغِرُ صَدْرِیْ اَیُّهَا الزَّمَنُ ❊ ای زمانے تو میری قدر سے کب تک انکار کریگا ازروے بغاوت کے اور کب تک توجوش مین لائیگا ای زمانے میرے سینے کو۔

(۲) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مقبوض عروض مکفوف ضرب سالم۔ مفاعلن فاعلات + مفاعلن فاع لاتن ؎ لَقَدْ رَاَیْتُ الرِّجَالَ ❊ فَمَا اَرٰی مِثْلَ زَیْدٍ ❊ باشباع۔ لقدرای مفاعلن ترجال فاعلات + فما اری مفاعلن مثل زیدی فاع لاتن۔ بتحقیق کہ مین نے فرقۂ مردان کو دیکھا مگر نہین دیکھتا ہون زید کا مثل۔ یہان بزور مراقبہ یاے مفاعیلن کا سقوط ہی اور اوسکے نون کا ثبوت۔

(۳) بیت مربع صدر و ابتدا اخرب باقی سالم مفعول فاع لاتن - دو بار سے اِنْ تَدْنُ مِنْہُ شِبْرًا ✤ یقربْكَ مِنْہُ بَاعًا ✤ ان تدن مفعول منہ شبرن فاع لاتن + یقربک مفعول منہ باعن فاع لاتن - اگر تو ایک بالشت بھر اوسکے نزدیک ہو جائے تو وہ تیری طرف دو ہاتھ کی درازی کے برابر ہٹ آئے -

(۴) چار رکن کا شعر صدر اشتر ابتدا مکفوف عروض و ضرب سالم - فاعلن فاع لاتن + مفاعیل فاع لاتن سے سَوْفَ اُهْدِیْ لِسَلْمٰی ✤ ثَنَاءً عَلٰی ثَنَاءٍ ✤ باشباع - سوف اہ فاعلن دی لسلمی فاع لاتن + ثنا ئن مفاعیل علی ثنایی فاع لاتن - یعنی سلمیٰ معشوقہ کے واسطے تعریف پر تعریف ہدیہ بھیجونگا - یہ چار وزن مجزو ہین -

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین - مفاعیلن فاع لاتن - چار بار ہے - اسکے رکن درمیانی مکفوف مستعمل ہوتے ہین اور ارکان صدر و ابتدا مکفوف یا اخرب - بدین سبب اس بحر کی دو قسمین ہو گئین ایک مکفوف ایک اخرب جیسے ہزج کے تین اقسام ہوئے تھے - صاحب شجرۃ العروض بندرت اسکے وزن سالم بھی لائے ہین اور صدر و ابتدا کو مقبوض بھی - سوا اور مجزو اور مشطور اور منہوک ملا کر اکتالیس اوزان اسکے مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن - دو بار سے ز مخموری رنج دارم بیا ساقی ساغرم دہ ✤ دگر نقلے خواہم از تو ز گنج لب شکرم دہ ✤ ز مخموری مفاعیلن رنجدارم فاع لاتن بیا ساقی مفاعیلن ساغرم دہ فاع لاتن + دگر نقلے مفاعیلن خاہم از تو فاع لاتن ز گنجے لب مفاعیلن شکرم دہ فاع لاتن -

(۲) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات دو بار - جامی سے خوش ان موسم بہار کہ بر طرف لالہ زار ✤ نہد یار گلعذار بکف جام خوشگوار ✤ خشا موس مفاعیل مے بہار فاعلات کبر طرف مفاعیل لالزار فاعلات + نہد یار مفاعیل گلعذار فاعلات بکف جام مفاعیل خشگوار فاعلات - طالب دہلوی سے دل تیرۂ و خراب فقط دیکھ آئے و تاب

نہ کہ اسکو ماہتاب وہ ہے رشک آفتاب + وسلئے مفاعیل یو خراب فاعلات + فقط ویک مفاعیل الامہتاب فاعلات + نکہ اسک مفاعیل ماہتاب فاعلات + وہے رشک مفاعیل آفتاب فاعلات - اگرچہ یہ وزن اُردو مین مستعمل نہین مگر مسمط چہار خانہ لانے سے ناگوار مذاق بھی نہین - اس وزن مین عروض وضرب کو محذوف بھی لانا جائز ہے -

(۳) بیت مثمن عروض وضرب محذوف مقصور باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات مفاعیل فعلن بسکون دوم دوبارے تو گوئی مراکہ از چہ چنین مستمندی + ازیراکہ ہیچ لہو زجانم بکندی + نگویم مفاعیل راک از چہ فاعلات چنین مست مفاعیل مندی فعلن + ازیراک مفاعیل ہیچ لہو فاعلات زجانم مفاعیل کندی فعلن - لوگون نے اس عروض وضرب کو ابتر کہدیا اور سہو کیا کیونکہ قطع فاع لاتن مفروقی مین نہین آسکتا اس سبب سے کہ اسکے آخر وتد مجموع نہین ہے اور بتر مین قطع ضرور چاہیے -

(۴) شعر ہشت رکنی صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم باقی مکفوف - مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن - دوبارے فریادمن زعشق پریچہرہ سیمن بر + کز عشوہ عمر بردونیاد مشنہ بہ بر ور + فریاد مفعول من زعشق فاعلات پریچہر مفاعیل ہ سیمن بر فاع لاتن + کز عشو مفعول عمر برد فاعلات نیاد مش مفاعیل نہ بہ بر ور فاع لاتن -

(۵) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب رکن دوم وسوم مکفوف مثل وزن چہارم اور دونون کے درمیان مین باہم تخنیق عروض وضرب سالم - مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن - دوبارے بنائی ہروی سے خواہم غبار گردم در کوے او برآیم + تا ہر کہ بیند او را درچشم او درآیم + خواہم غ مفعول بار گردم فاع لاتن درکوے مفعول او برآیم فاع لاتن - وقس علی ہذا - شیخ امان علی سحر کا سے ہمکو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا + ناحق بگاڑتا ہے نقشہ بنا بنایا + ہمکو ا مفعول گر مٹایا فاع لاتن تو نے ت مفعول کا بنایا فاع لاتن + ناحق ب مفعول گاڑتا ہے فاع لاتن نقشہ ب مفعول نا بنایا فاع لاتن - جن لوگون نے فاع لاتن دوم کو سالم کہا ہے وہ اس سے غافل ہین کہ رکن سوم یعنی مفعول

اخرب درمیانی نہین آسکتا- کبھی اس وزن کے رکن دوم مین التقاے ساکنین ہوجاتا ہے جیسے
ہلالی استرابادی سے پشت وپناہ من بود دیوار دلبر من ❊ از گریہ بر سر افتاد ای خاک بر سر من
اسکی تقطیع لوگ یون بتاتے ہین- پشتو پ مفعول ناہ من بود فاعلیان دیوار مفعول دلبر من
فاع لاتن- وقس علی ہذا- اگر اسکے مصرع دوم مین الف وصل ہو اور تسبیغ درمیانی کا مانع
جانو تو دوسرا شعر بھی موجود ہے یون محتشم کاشی سے تا دست راحنا بست دل بر دزین شکستہ ❊
دل بر دنی باین رنگ کا رسیت دست بستہ ❊ یہان بست اور رنگ مین التقاے ساکنین
موجود ہوا اور بقول جمہور اسکی تقطیع یہ ہے- تا دست مفعول راحنا بست فاعلیان دل بر د مفعول
زبی شکستہ فاع لاتن + دل بر د مفعول نی باین رنگ فاعلیان کارسی مفعول دست بستہ
فاع لاتن- یہان لوگ کہتے ہین کہ رکنہاے ثانی مسبغ ہین اور سوم اخرب- اسمین دو خطا ہین
ہین- اول تسبیغ عروض وضرب کے واسطے مخصوص ہے درمیان مین جائز نہین- دوم
خرب صدر وابتدا کے لیے خاص ہے وسط مین درست نہین- اسلیے مؤلف کی تحقیق مین
یون ہے کہ رکن دوم کو سالم کہین اور سوم کو مکفوف تاکہ بروزن مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن
دوبارہ سے دونون مصرعونکی تقطیع بلا ہر دو خرخشہ صحیح ہو جائے اسطرح- تا دست مفعول راحنا بس
فاع لاتن ت دل بر د مفاعیل زبی شکستہ فاع لاتن + دل بر د مفعول نی بای رن فاع لاتن
گ کارسی مفاعیل دست بستہ فاع لاتن- التقاے ساکنین کا حکم بیان تقطیع مین مذکور ہوچکا
کہ ساکن دوم کو وسط مصراع مین متحرک کر لیتے ہین- اسیطرح اردو مین- شیخ امداد علی بحر سے
ہے عقل وعشق مین جنگ دل زندگی سے ہے تنگ ❊ اچھے نہین ہین یہ ڈھنگ یہ گھر خراب ہوگا ❊
ہے عقل مفعول عشق مے جن فاع لاتن گ دل زند مفاعیل گی سہے تنگ فاعلیان + اچ چین
مفعول ہی ہ یہ ڈن فاع لاتن گ یہ گرخ مفاعیل راب ہوگا فاع لاتن- یہان عروض مسبغ ہے
باقی بیت محتشم کے مثل- مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوش آیند ہوتا ہے جیسے حافظ شیرازی سے
ہنگام تنگ دستی- در عیش کوش ومستی ❊ کین کیمیاے ہستی- قارون کند گدا را ❊ یا جسطرح

سحر مرحوم سے تیر دعاے مضطر۔ تا عرش پونہچا کیونکر ✦ یہ تو سحر برابر۔ سات آٹھ آسمان تھے ✦

(۶) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب رکن دوم و سوم مکفوف ہوکر مجتنق بہر دو مصرع عروض و ضرب مسبّغ۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاعلییان۔ دو بار۔ علی قلی خان والہ داغستانی سے از ورزش جفایش دل راچو سنگ کردیم ✦ با یار آہنین دل سامان جنگ کردیم ✦ از ورز مفعول شے جفایش فاع لاتن دل راچ مفعول سنگ کردیم فاعلییان ✦ با یار مفعول اآہنی دل فاع لاتن سامان مفعول جنگ کردیم فاعلییان۔ میر تقی میر سے برقع مین کیا چھپین وہ ہووے جنھون کی یہ تاب ✦ رخسارے تیرے پیارے ہین آفتاب مہتاب ✦ برقع م مفعول کا چھپے وہ فاع لاتن ہو وےج مفعول نو کیہ تاب فاعلییان ✦ رخسار مفعول تیر پارے فاع لاتن ہیںاا ف مفعول تاب مہتاب فاعلییان زبان اُردو مین فی زمانا نون غنہ کے ساتھ تسبیغ اکثر کیا کرتے ہین۔ منشی اسیر سے مرد جلیل ہون مین لیکن ذلیل ہون مین ✦ تیغ اصیل ہون مین لیکن ہون وست زن مین ✦ لیکن ذ مفعول لیل ہومین فاعلییان ✦ لیکن ہُ مفعول دست زن مین فاعلییان۔ اس وزن مین بھی مثل وزن پنجم التقاے ساکنین درست ہی جیسے وجدان سرہندی سے جان حاضرست بستان دل میکنی طلب نیست ✦ یک شیشہ بود شکست پہلوے ما حلب نیست ✦ ہم یہان بھی رکن دوم مصرع دوم کو سالم اور سوم کو مکفوف کہتے ہین یون۔ یک شیش مفعول بو د شکس فاع لاتن ت پہلوے مفاعیل ما حلب نیس فاعلییان۔ اگر اس وزن کو بھی مسمط لائین تو لطیف ہوجاتا ہی جیسے اسیر کا شعر مذکور ہوچکا۔

(۷) شعر شش رکنی صدر و ابتدا اخرب ارکان اوسط مکفوف مسکن مثل وزن پنجم باقی عروض و ضرب مقصور۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاعلات۔ دو بار سے دوش از درم در آمد سرمست و بیقرار ✦ ہیچون مہ دو ہفتہ ہر ہفت کردہ یار ✦ دوشز د مفعول رم در آمد فاع لاتن سرمست مفعول بیقرار فاعلات ✦ ہیچوم مفعول ہے دہفتہ فاع لاتن ہرہفت مفعول کردیار فاعلات۔

(۸) بیت مثمن عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہفتم۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاعلن

دو بار۔ سعدی سے گل درچمن نباشد ہمرنگ روے او ÷ بلبل بگل مباہی عاشق بوے او ÷ گل درچ مفعول من نباشد فاع لاتن ہمرنگ مفعول روے او فاعلن + بلبل ب مفعول گل مباہی فاع لاتن عاشق ب مفعول بوے او فاعلن۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب حشو اول و دوم مکفوف عروض و ضرب سالم اور حشو سوم و چہارم باہم مکفوف مسکن مثل وزن پنجم ۔مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن۔ خاقانی سے جانے کہ یافت از خم زلفین تو رہائی ÷ از کار باز ماند ہیچون بت از خدائی ÷ جانیک مفعول یافت زخ فاعلات مزلفین مفاعیل تو رہائی فاع لاتن + از کار مفعول باز ماند فاع لاتن ہیچوب مفعول تز خدائی فاع لاتن۔ اسمین اگر پہلا مصرع مثل دوم ہو اور دوم مثل اول تو بھی بلا تکلف درست اور اگر اسکے عروض و ضرب مین تسبیغ کرین جب بھی جائز ہی۔ وزن پنجم سے یہانتک پانچ وزنون کا اجتماع باہمی جائز ہی۔

(۱۰) شعر شش رکنی صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف ۔مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات ۔ دو بار ۔ مرزا اسعد الدین راقم مشہدی سے عادت بجمع بودن احباب کردہ ایم ÷ ما بونمے کنیم گلے را کہ دستہ نیست ÷ عادتب مفعول جمع بود فاعلات ن احباب مفاعیل کردایم فاعلات + مابون مفعول مے کنیم فاعلات گلیرا ک مفاعیل دست نیس فاعلات سحر مرحوم سے ساقی بسا ہوا ہی دل ناشکیب مین ÷ کنتر لگا ہوا ہی لبا دے کی جیب مین ÷ ساقیب مفعول سا ہواہ فاعلات دلے ناش مفاعیل کیب مین فاعلات ۔ وقس علی ہذا

(۱۱) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف ۔مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن ۔ دو بار ۔ میر عبد الغنی تفرشی سے گلگل زبادہ چون پر طاؤس گشتۂ ÷ آمادۂ ہزار دہن بوس گشتۂ ÷ گل گلز مفعول بادچوپ فاعلات رطاووس مفاعیل گشتیی فاعلن + اماد مفعول یے ہزار فاعلات دہن بوس مفاعیل گشتیی فاعلن۔ جناب مرزا احمد رضا برق مغفور سے کیا شوخیان ہین الٹ لیل و نہار کی ÷ جمتی نہیں ہی

راتی کسی شہر اکی + یہ کا شوخ مفعول یار ابل فاعلات قلیون مفاعیل یارکی فاعلن + جیتی ہی مفعول بہی ہران فاعلات کسی شہر مفاعیل وارکی فاعلن ۔

(۱۲) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب محذوف مقصور باقی مکفوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فعلن بسکون دوم ۔ دوبارے دانی کہ ازچہ عمر گزارم باندہ + زیراکہ توزاندہ من شادمانی + دانیکہ مفعول ازچ عمر فاعلات گزارم ب مفاعیل اندہ فعلن + زیراکہ مفعول توزاند فاعلات ہمن شاد مفاعیل مانی فعلن ۔ اس عروض و ضرب کو لوگ ابتر کہتے ہیں اور وہی غلطی کرتے ہین جو ہم نے وزن سوم مین بیان کی ۔

(۱۳) شعر مثمن صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مجبوب موقوف باقی مکفوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاع ۔ دوبارے عاشق شدم بران بت ناسازگار + صبرم دہا دور غم او روزگار + عاشق شُ مفعول دم براب فاعلات تناساز مفاعیل گار فاع + صبرم مفعول ہا دور غ فاعلات م او روز مفاعیل گار فاع ۔

(۱۴) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مجبوب مکشوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فع ۔ دوبارے تنہا بہ تیر غمزہ نہ دل دوخت او + کز آتش فراق مرا سوخت او + تنہا ب مفعول تیر غمز فاعلات نہ دل دوخ مفاعیل او فع + کز آت مفعول شے فراق فاعلات مرا سوخ مفاعیل او فع ۔ صاحب شجرۃ العروض نے مجبوب مکشوف کی جگہ مطموس لکھدیا ہے اور طمس کی تعریف خلاف واقع کی مؤلف نے اسکی تصریح بیان طمس مین کردی ۔ یہ چودہ وزن وافی المثمن ہین ۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم ۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ۔ دوبارے نمے خواہم از تو یکدم جدا باشم + تو باشی ہمراہ من ہر کجا باشم + نمے خاہم مفاعیلن از تیکدم فاع لاتن جدا باشم مفاعیلن + تباشی ہم مفاعیلن راہ من ہر فاع لاتن کجا باشم مفاعیلن ۔

(۱۶) بیت مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف ۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل ۔ دوبارے بماندم ز عاشقیت چنین زار + کنون بر من ای نگار ببخشا سے + بماندم مفاعیل عاشقیت فاعلات

چنی زار مفاعیل + کنو برم مفاعیل نے نگار فاعلات بخشا سے فعولان -

(۱۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات فعولن - دوبار جامی سے خوشا جلوۂ جمال تو دیدن + خوشا میوۂ وصال تو چیدن + خشا جلو مفاعیل یے جمال فاعلات تدیدن فعولن + خشا میو مفاعیل یے وصال فاعلات تچیدن فعولن -

(۱۸) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب سالم باقی مکفوف - مفعول فاعلات مفاعیلن - دوبار سے ای مہجبین کہ یار دل آزاری + سویم نگاہ کن ز سر یاری + ای مہج مفعول بیک یار فاعلات دلازاری مفاعیلن + سویمن مفعول گاہ کنز فاعلات سرے یاری مفاعیلن -

(۱۹) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور - مفعول فاعلات مفاعیل - دوبار سے از کار رفتہ ہیچ میندیش + وز نا مدہ ہنوز مکن یاد + از کار مفعول رفتہ ہیچ فاعلات میندیش فعولان - وزنام مفعول دہ ہنوز فاعلات مکن یاد مفاعیل -

(۲۰) شعر شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب محذوف - مفعول فاعلات فعولن - دوبار - رودکی سے آوخ کہ خون خویش بخوردم + در غم چہ صبر ہا کہ نکردم + آوخک مفعول خونخویش فاعلات بخوردم فعولن + در غمچ مفعول صبر ہاک فاعلات نکردم فعولن -

(۲۱) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مجبق - مفعول فاع لاتن مفعولن - دوبار سے دارم بدر دہجرش بیتابی + بہرم چرا نباشد بیخوابی + دارم مفعول در دہجرش فاع لاتن بیتابی مفعولن + بہرم چ مفعول را نباشد فاع لاتن بے خابی مفعولن -

(۲۲) چھ رکن کی بیت عروض و ضرب مجبق مقصور باقی مثل وزن بست و یکم - مفعول فاع لاتن مفعول - دوبار سے آن بیو فانگارے دل برد + زیر قدم بخواری بسپرد + آن بیو مفعول فانگا فاع لاتن دل برد مفعول + زیر ق مفعول دم بخاری فاع لاتن بسپرد مفعول -

(۲۳) بیت شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مجبق محذوف باقی مکفوف

مفعول فاع لاتن فعْلن- بسکون دوم- دوبار- امیدی رازی سے رخسار در نقابش بنگر ÷ خورشید در سحابش بنگر ÷ رخسار مفعول در نقابش فاع لاتن بنگر فعْلن + خرشید مفعول در نقابش فاع لاتن بنگر فعْلن-

(۲۴) شعر مسدّس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب ازل- مفعول فاعلات فعول- دوبار سے مانند روے خوب نگار ÷ تابد شب چہار دہ ماہ ÷ مانند مفعول روے خوب فاعلات نگار فعول + تابدش مفعول بے چہار فاعلات دماہ فعول- اس وزن مین عروض و ضرب مجبوب بھی لانا جائز ہی بروزن فَعَل بحرکات اوائل-

(۲۵) چھ رکن کا شعر مگر معقد اسطرح کہ چھٔون ارکان ملا کر ایک بیت بروزن مفعول فاعلات مفاعیل بحرکت آخر + فاعلات مفاعیل فاع- یون سمجھو کہ ایک مثمن تھا بروزن مفعول فاعلاتُ مفاعیل فاعلاتُ + مفاعیلُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لاتن- سواے ضرب سب ارکان متحرک الاواخر- اسکے مصرع دوم کے آخر سے اسقدر (لات مفاعیل فاع لاتن) نکال لیا تو وہی باقی رہگیا جو اوپر مذکور ہوا پھر بقیہ کے دو حصے کرکے دو مصرعے تین تین رکن کے بنا لیے اسطرح کہ عروض مفاعیل بحرکت آخر مکفوف (اسی کف کے سبب سے شعر معقد ہی) اور ضرب فاع مجبوب موقوف اور صدر مفعول اخرب اور ابتدا فاعلات مکفوف فی المعیار سے تا کے بوم بماندہ و تیمار ÷ عشق آن بت نامہربان ÷ عین عشق سے مصرع دوم شروع ہی یون- تا کیب مفعول وم بماند فاعلات ہ تیمار مفاعیل + یہ ایک مصرع ہی- عشق اب فاعلات تنامہر مفاعیل بان فاع + یہ مصرع دوم ہی-

(۲۶) شعر شش رکنی معقد سب مثل وزن بست و پنجم مگر رکن دوم و پنجم اپنے اواخر کے ساتھ مسکن مفعول فاع لاتن مفعول + فاع لاتن مفعول فاع- فی المعیار سے سروسہی ببالا رخ سیب ÷ و سیم دندان لب نار دان ÷ سین سیم سے مصرع دوم آغاز ہی یون- سروسہی مفعول ہی ببالا فاع لاتن رخ سیب مفعول + یہ مصرع اول ہوا- سیم وندا فاع لاتن لب نار مفعول دان فاع-

یہ مصرع دوم ہی۔

(۲۷) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاع لاتن۔ دوبار۔ اسکا نام شمس الدین فقیر دہلوی نے حدائق البلاغۃ مین مضارع مسدس اخرب مکفوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن نکلیگا جو مؤلف نے وزن ہجدہم مین بتایا۔ الغرض حضرت فقیر اوسکی مثال مین انوری کا یہ شعر لکھتے ہین ؎ تا ملک جہان را مدار باشد ٭ فرمان وہ آن شہریار باشد ٭ تا ملک مفعول جہا رام مفاعیل دا باشد فاع لاتن + فرما دمفعول وہ ا اشہر مفاعیل یا رباشد فاع لاتن۔ اور فرماتے ہین کہ درینجا یکرکن فاع لاتن از اصل مثمن درحشو کم شدہ۔ مؤلف عرض کرتا ہو کہ قاعدۂ استعمال اس بات کا مقتضی ہو کہ ہر ایک وزن مثمن کے آخر سے رکن کم کرکے مجزو بناتے ہین یہ خلاف استعمال ہو کہ مثمن کے درمیان مصراع سے کوئی رکن نکالکر زبان فارسی مین مجزو بنایا جائے۔ اسلیئے میری رائے مین یہ وزن وزن پنجم بحر قریب مسدس الاصل اخرب مکفوف سالم العروض والضرب سے ہی جسکا لوگون نے بحر مضارع سے تراشا۔

(۲۸) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاعلات یا فاعلن۔ اسکا نام بھی فقیر دہلوی نے مضارع مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن بنجائیگا جو ہم نے وزن نوزدہم مین نقل کیا۔ خلاصہ یہ کہ صاحب حدائق نے اسکی مثال مین انوری کا یہ قطعہ لکھا ہی ؎ گواصف جم کو بیابین ٭ برتخت سلیمان راستین ٭ پیشش بدل دیو ودام ودد ٭ درہم زدہ صفہاے حور عین ٭ گوا اص مفعول فجم کوب مفاعیل یا بین فاعلات + برتخت مفعول سلیمان مفاعیل راستین فاعلات + پے شش ب مفعول دلے دیو مفاعیل دام دد فاعلن + درہم مفعول دصفہاے مفاعیل حور عین فاعلات + اس بحر مین پھر جناب فقیر نے وزن بست وہفتم کا غوطہ کھایا اور درمیان مصرع سے ایک رکن کم بتایا۔ اب ہم پھر وہی کہتے ہین کہ یہ وزن وزن ہشتم ونہم بحر قریب مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف سے بلا دقت بن سکتا ہی۔ سطرہ یہ کہ صاحب میزان الافکار کو بھی مولانا صاحب اپنے ساتھ لے ڈوبے میزان کا

وزن دوازدہم مضارع ملاحظہ طلب ہی۔ صرف بوجہ رفع مغالطہ صاحب حدائق ہم نے وزن بست و سیوم و بست و ہشتم یہان قائم کیے ورنہ ضرورت کیا تھی۔

(۲۹) شعر شش رکنی حشو سالم باقی مقبوض۔ مفاعلن فاع لاتن مفاعلن۔ دوبارے مرا بکوے تو رفتن کجا شود ❊ زناتوانی مگر از خدا شود ❊ مرا بکو مفاعلن یے ترفتن فاع لاتن کجا شود مفاعلن ❊ زناتوا مفاعلن نی مگراز فاع لاتن خدا شود مفاعلن۔

(۳۰) چھ رکن کا شعر صدر مکفوف ابتدا اخرب عروض وضرب محذوف باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات فعولن ❊ مفعول فاعلات فعولن۔ رودکی سمرقندی سے جوانی گسست وچیرہ زبانی ❊ طبعم گرفت نیز گرانی ❊ جوانیگ مفاعیل سست چیر فاعلات زبانی فعولن ❊ طبعمگ مفعول رفت نیز فاعلات گرانی فعولن۔ یہ وزن گویا اوزان ہفدہم و بستم کا مجموعہ ہی۔ وزن پانزدہم سے یہان تک سولہ اوزان مجزوہین۔

(۳۱) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب سالم۔ مفاعیل فاع لاتن۔ دوبارے چہ کردم بتا بگوئی ❊ کہ برمن چنین بہ کینی ❊ چکردم مفاعیل تا بگویی فاع لاتن ❊ کبرمن چ مفاعیل نی بکینی فاع لاتن۔

(۳۲) شعر مربع صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفاعیل فاعلات۔ دوبارے نہ بینی کہ عشق یار ❊ بمن دست برگشاد ❊ نبینی نیک مفاعیل عشق یار فاعلات ❊ بمن دست مفاعیل برگشاد فاعلات۔

(۳۳) بیت چار رکنی صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب محذوف۔ مفاعیل فاعلن۔ دوبارے یک اندرز ما شنو ❊ کہ پیش عدو مرو ❊ یکندرز مفاعیل ما شنو فاعلن ❊ کپے شع مفاعیل دو مرو فاعلن۔

(۳۴) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض وضرب سالم۔ مفعول فاع لاتن۔ دوبارے آمد بہار خرم ❊ وقت گل اندر آمد ❊ آمدب مفعول ہار خرم فاع لاتن ❊ وقتیگ مفعول

لنند را مد فاع لاتن ۔

(۳۵) مست مربع صدر و ابتدا اخرب عروض سالم ضرب محذوف ۔ مفعول فاع لاتن + مفعول فاعلن سے افتد چنانکہ دانی + در عشق آن صنم + افتد چ مفعول ناکدانی فاع لاتن + در عشق مفعول اا صنم فاعلن ۔

(۳۶) شعر چہار رکنی صدر و ابتدا اخرب عروض مسبغ ضرب مقصور ۔ مفعول فاع لییان + مفعول فاعلات سے ای دلبر نگارین + با ما یکے بساز + ای دلب مفعول رسے نگارین فاع لییان + با ماے مفعول کے بساز فاعلات ۔

(۳۷) چار رکن کا شعر صدر اخرب ابتدا موفور یعنی خربسے بچکر مکفوف قائم ہی عروض و ضرب مقصور ۔ مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلات سے ای یار دلربا سے + یکے بارہی بساز + ای یار مفعول دلربا سے فاعلات + یکے بار مفاعیل ہی لبساز فاعلات ۔ یکے کے بعد لفظ بار مقدر اور رہی بفتح اول بندہ ۔

(۳۸) بیت چہار رکنی صدر اخرب ابتدا موفور یعنی مکفوف عروض مقصور ضرب محذوف مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلن سے ای عشق الغیاث + برین بندہ رحم کن + ای عشق مفعول الغیاث فاعلات + بری بند مفاعیل رحم کن فاعلن ۔ سی ۳۷ و ہفتم اور سی ۳۸ و ہشتم کا اجتماع درست ہی بلکہ چارون اوزان اخیر کا اجتماع باہمی جائز ہی اور اگر بنظر تعمق دیکھو تو اوزان سی ۳۷ و ہفتم و سی ۳۸ و ہشتم کے عروض و ابتدا میں باہم تسکین لانے سے وزن سی ۳۶ و ششم و سی ۳۵ و پنجم بنجائینگے کما صرح فی المعیار ۔ وزن سی ۳۱ و یکم سے یہانتک آٹھ اوزان مسطور ہین ۔

(۳۹) تین رکن کا ایک شعر معقد ۔ صدر مکفوف ضرب مجبوب عروض ندارد ۔ مفاعیل فاعلات فعل بحر تین اوائل ایک بار ۔ فی المعیار سے دل از یار سنگدل گسل + دلدار سنگ دل مفاعیل سنگدلب فاعلات گسل فعل ۔ قدما اسطرح کے چار شعر کہتے تھے تین شعرون مین ایک قسم کا قافیہ اور چوتھے شعر مین اور قسم کا قافیہ لاتے تھے اور اوسکو ایک خانہ فرض کرتے تھے

جسکو عوام ہند کڑی کہتے ہین مگر اینے خانے کا قافیہ اخیر دوسرے خانے کے قافیۂ اخیر سے ہمدور ہوتا تھا یون سے دولت گرچہ مبتلا بکند ÷ گیسوت در بلا بکند ÷ اگر با تو یک جفا بکند ÷ دل از یار سنگدل بگسل ÷ یہ چار شعر مثلث ہموزن ہین اور سب ملاکر ایک خانہ ہی اسیطرح دوسرا خانہ سمجھو مگر گسل کا قافیہ اوس خانے کے چوتھے شعر مین لانا پڑیگا لیکن بند مطلع کے چارون اشعار کا قافیہ یکسان چاہیے پھر وہی ہر بند کے چوتھے شعر مین بولتا جائیگا - الغرض مطربان پارس ہین بعض اسکو (پارسی باربد) کہتے ہین اور بعض (جادوراہ) نام بتلاتے ہین - راہ کے معنی نغمہ اور راگ اور دھن - باربد خسرو پرویز کے گوئیے کا نام ہی وہ اسی قسم کی راہین الاپتا تھا صاحب معیار فرماتے ہین کہ اس قسم کے اوزان پر طول طویل نظم مثل قصیدے یا غزل کے نہین کہی گئی -

(۴۰) بیت شش رکنی سب مثل وزن سی و نہم مگر رکن دوم وسوم باہم مجتث یعنی ضرب مجبوب مجتث - مفاعیل فاع لاتن فع - یکبار سے بنا مردمی چرا کوشی ÷ بنا مرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع - یہ بھی جادوراہ ہی - متاخرین شعرا مین ایک شاعر نے اسکے صدر و ابتدا کو اخرب اور رکن دوم کو بدستور سابق مکفوف اور ضرب کو مجبوب مقطوع استعمال کیا اور اس جادوراہ مین ایک نوحہ لکھا بر وزن مفعول فاعلات فع - جسکا ایک بند یہ ہی سے امشب شب عزا بود ÷ آہ وفغان بجا بود ÷ ماتم مصطفے بود ÷ این غم بمرتضے بود ÷ امشب ش مفعول بے عزاب فاعلات و د فع + اہ وف مفعول غا بجاب فاعلات و د فع + ماتمب مفعول مصطفے ب فاعلات و د فع + ای غمب مفعول مرتضے ب فاعلات و د فع - یہ بھی پارسی باربد کے چار شعر ہین

(۴۱) شعر مثلث سب مثل وزن چہلم مگر ضرب ازل مجتث - مفاعیل فاع لاتن فاع - یکبار سے از یرا چنین گزیدم یار - از یرا چ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع - یہ بھی جادوراہ کا ایک شعر ہی - وزن سی و نہم سے یہانتک تین اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی اور یہ تینون اوزان منہوک المشطور ہین یعنی وزن مشطور کے چار حصون مین سے ایک حصہ اخیر نکال کر تین حصون

کے برابر استعمال کیا ہے۔
تنبیہ۔ اس بحر مین بھی لوگون نے طوفان بے تمیزی اوٹھایا ہے اور ایک شعر لائے ہین بروزن مفعول فعلن مفعول فعلن۔ بحر کت دوم۔ دو بار۔ یون سے گریم بشب غم سوز دچو دل من + گل شمع بکند از آب و گل من + گریم ب مفعول شب غم فعلن سوز دچ مفعول دل من فعلن۔ و قس علیہ۔ کہتے ہین کہ مفعول اسمین ہر جگہ اخرب ہے اور فعلن بحر کت دوم ہر مقام پر مخبون محذوف۔ یا رب ہم کہان تک سمجھا مین ایک ایک وزن مین تین تین خطائین۔ اول خرب درمیانی نادرست ہے۔ دوم عروض وضرب کے سوا حذف اور جگہ غلط۔ سوم بحر مضارع کا فاع لاتن مفروق ہے پھر وتد مفروق مین خبن کرنا سراسر خبط ہے لہذا یہ وزن مہمل در مہمل و رغلط در غلط اور سراپا بے ربط ہے۔

مقتضب

یہ بحر خاص اہل عرب کی ہے۔ اسکی اصل مفعولات مستفعلن مستفعلن و اُرسے مین دو بار ہے اور بنا مین اسکو مجزو لاتے ہین۔ اسکے عروض وضرب دونون ایک ہی قسم کے آئے ہین یعنی مطوی اور پانچ وزن اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) چار رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات مفتعلن۔ دو بار سے اَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا بِعَارِضَانِ كَالْبَرَدِ + باشباع۔ اعرضت ف فاعلات لاحلہا مفتعلن + عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن۔ معشوقہ نے منہ پھیرا تو اوسکے دونون رخسار اولے کے مانند شفاف اور سفید ظاہر ہوئے۔

(۲) شعر مربع صدر مخبون باقی مطوی۔ مفاعیل مفتعلن + فاعلات مفتعلن سے اَتَانَا مُبَشِّرُنَا + بِالْبَيَانِ وَالنُّذُرِ + اتانا م مفاعیل بش شرنا مفتعلن + بل بیان فاعلات ون نذری مفتعلن۔ بیان اور بیم سے ہمارا بشارت دینے والا آیا۔

(۳) بیت چار رکنی صدر و ابتدا دونون مخبون باقی مطوی۔ مفاعیل مفتعلن۔ دو بار سے يَقُولُونَ لَا تَبْعَدُوا + وَهُمْ يَدْفِنُونَهُمْ + باشباع۔ یقولون مفاعیل لا تبعدو مفتعلن +

وہم یدف مفاعیل تو نہمو مفتعلن - کہتے ہین ہلاک نہون بجائیکہ دفن کرتے ہین یعنی دفن کرنیوالے دعا کرتے ہین کہ ہلاک نہون - یہان بعد بکسر دوم جسکے معنی ہلاک ہی جو بفتح دوم ہی - یدفنو نہم کا میم ساکن نہین ہوسکتا ورنہ بروزن فاعلن ہوجائیگا اور وہ غلط ہی کیونکہ یہان رفع جائز نہین اس بحر مین مفعولات کی سنے اور واو مین مراقبہ ہی یعنی ایک کا سقوط جائز ہی اور ایک کی بجالی واجب ہی اگر خبن ہوگا تو طی نہوگا اور طی ہوگا تو خبن نہوگا یعنی ایک ہی مفعولات مین خبن و طی ساتھ ہی ہوکر فعلات نہین ہوسکتا - ابن قطاع کہتا ہی خبن سے طی مفعولات احسن ہی - فرّا کے نزدیک اسمین مراقبہ نہین ہی وزن چہارم مین اسکی مثال موجود ہی -

(۴) بیت چہار رکنی صدر وابتدا مخبول باقی مطوی - فعلات مفتعلن دوبار ؎ صَرَمَتْكَ جَارِيَةٌ ＊ تَرَكَتْكَ فِي تَعَبٍ ＊ باشباع - صرمتک فعلات جاریتن مفتعلن + ترکتک فعلات فی تعبی مفتعلن - قطع کیا تجھکو جاریہ نے چھوڑا تجھکو تعب مین - یہی شعر انکار مراقبہ کے لیے فرّا لایا ہی پس اس صورت مین مکانفہ ہوگا یعنی ساکنین مفعولات کا معًا سقوط جائز ہی -

(۵) شعر مربع صدر وابتدا سالم باقی مطوی مفعولات مفتعلن - دوبار ؎ مَا بِالدَّارِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا النُّؤْيُ وَالْوَتَدُ ＊ باشباع - ما بد دار مفعولات من احدن مفتعلن + ال لن نوی مفعولات ول وتدو مفتعلن - نہین ہی گھر مین کوئی مگر خندق اور میخ - نؤی بضم نون وسکون ہمزہ وہ خندق کہ گرداگرد خیمہ کھودین تا خیمے کے اندر پانی نہ آئے اور اوسی مین رہجائے - یہان دو نون مفعولات مین برعکس ہی یعنی اسمین معاقبہ ہوسکتا تھا اور نہ کیا - یہ شعر بھی فرّا لایا ہی - یہانتک پانچ اوزان مجزوہ ہین -

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین مفعولات مستفعلن چار بار کا ایک مصرع ہی - فارسی مین وافی و مشطور ملا کر اسکے نو وزن مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن - دوبار ؎ مے سوزم از داغ جگر تا لم ز درد و الم ＊ مے غلتم از شب تا سحر خون گریم از اندوہ و غم ＊ میسوزم

مفعولات داغے جگر مستفعلن سے نالم مفعولات در دو الم مستفعلن + سے غلطم مفعولات شب تا سحر مستفعلن خو گرمیز مفعولات اندوہ و غم مستفعلن۔

(۲) بیت مثمن اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ دو بار۔ جامی سے سرو گلعذار منی فصل نوبہار منی + من اگرچہ ننگ توام عز و افتخار منی + سرو گلع فاعلات ذار منی مفتعلن فصل نوب فاعلات ہار منی مفتعلن + من اگرچ فاعلات ننگ تام مفتعلن عز و افت فاعلات خار منی مفتعلن۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی مذال باقی مثل وزن دوم۔ فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلان۔ دو بار سے ہر زمانم از غم تو اضطراب بیشتر ست + گر جدائی از بر من و رخ تو در نظر ست + ہر زمان فاعلات مر غم تو مفتعلن اضطراب فاعلات بیشتر ست مفتعلان باقی اسیطرح۔ وزن دوم کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہو۔

(۴) شعر ہشت رکنی مفعولات ہر جگہ مخبون اور مستفعلن حشو سوم مین مطوی مسکن باقی ہر جگہ مطوی۔ مفاعیل مفتعلن مفاعیل مفتعلن + مفاعیل مفعولن مفاعیل مفتعلن سے دلم بردہ صنما چرا نا لہا نکنم + پیے این درغلتان لبس سنگ چون نزنم + دلم برد مفاعیل ہ صنما مفتعلن چرا نال مفاعیل ہا نکنم مفتعلن + پیے این د مفاعیل ر غلتا مفعولن لبس سنگ مفاعیل چو نزنم مفتعلن۔ اسمین عروض و ضرب یا ایک مذال بھی جائز ہو یعنی مفتعلان۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مطوی مسکن باقی مطوی۔ فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن۔ دو بار۔ حافظ سے کام بخش دوران عمر در عوض دارد + جہد کن کہ از عشرت جام خویش بستانی + کام بخش فاعلات یے دورا مفعولن عمر در ع فاعلات وض دارد مفعولن + جہد کن ک فاعلات از عشرت مفعولن جام خیش فاعلات بستانی مفعولن۔ ناسخ سے سننے والے روتے ہین ایسی نیند سوتے ہین + اونپہ نوحے ہوتے ہین اپنی وہ کہانی ہو + سن نوال فاعلات روتے ہو مفعولن ایس نید فاعلات سوتے ہین مفعولان + ان پنوح فاعلات

ہوتے ہین مفعولن اپنے وہ کہ فاعلات باقی ہی مفعولن - اس وزن کو ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مسکن سے بھی تقطیع کرسکتے ہین لیکن زحافون کے حساب سے اسکو مقتضب ہی مین شمار کرنا اولی ہی بلکہ ہزج کے وزن مذکورہ کو بھی اسی جگہ سمجھنا انسب ہی کہ آسانی مقتضب ہی مین ہی-

(۶) بیت مثمن عروض و ضرب اعرج باقی چھ رکن مثل وزن پنجم- فاعلات مفعولن فاعلات مفعولان دوبار- استاد سے امشب آتشین روئے گرم ژند خوانی ہاست * کز لبش نواہر دم در شرر فشانی ہاست * امشبات فاعلات شین روپے مفعولن گرم ژند فاعلات خانی ہاس مفعولان وقس علیہ- المؤلفہ سے ہم اگر قیامت مین جگے ٹکٹکی باندھین * آفتاب محشر بھی روے یار ہو جائے * ہم اگر ق فاعلات یامت مے مفعولن جم کٹاٹ فاعلات کی باندین مفعولان - باقی مثل وزن پنجم- پنجم و ششم اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہی--

(۷) شعر ہشت رکنی سب مثل وزن پنجم و ششم مگر کسی درمیانی مفعولن مطوی مسکن کو بروزن مفعولان لاتے ہین وہان یہ سمجھو کہ یہ وزن دراصل مشطور تھا اور اوسمین عرج لائے تھے اوسکے بعد مضاعف کرلیا یون - فاعلات مفعولان فاعلات مفعولن یا مفعولان - صائب تبریزی سے گہ سبو زنم بر سنگ گہ بیاے خم افتم * ساقیا مرنج از من عالم جوانیہاست * گہ سبوز فاعلات نم بر سنگ مفعولان گہ بیاے فاعلات خم افتم مفعولن - استاد سے حال دل نہین معلوم لیکن اسقدر یعنی * ہم نے بار ہا ڈھونڈا تم نے بار ہا پایا * حال دلن فاعلات ہی معلوم مفعولان لیکنسق فاعلات در یعنی مفعولن - وقس علی ہذا- لوگون نے ناحق ایسے اعرج درمیانی کا نام (مزحوف مروج) رکھا ہی اور کہتے ہین کہ ایک حرف تقطیع سے زیادہ موزون ہوا - یہ سات وزن وافی المثمن ہین-

(۸) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مطوی- فاعلات مفتعلن - دوبارہ سے ترک خوبروے مرا * گو چرا نہ خوش منشی * ترک خوب فاعلات روسے مرا مفتعلن + گو چران فاعلات خش منشی مفتعلن-

(۹) شعر مربع رکن مفعولات ہر جگہ مخبون اور مستفعلن مطوی- مفاعیل مفتعلن- دو بارے چرا گشتی از نگہم * بچشمت کہ بگنہم * چرا گشت مفاعیل ہز نگہم مفتعلن + بچشمتک مفاعیل گنہم مفتعلن- وزن ہشتم سے یہانتک دو اوزان مشطور ہین-

مجتث

اس بحر کی اصل بزبان تازی مس تفع لن فاعلاتن دائرے ہین دو بار ہی مگر بنا مین مجزو لاتے ہین- اسکے عروض- سالم- مخبون- مکفوف- تین قسم کے اور ضرب ہین- سالم- مخبون- مشعث- تین طرح کی آتی ہین- پانچ وزن اسکے مستعمل ہین اور پانچون مجزو حسب تفصیل ذیل-

(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مس تفع لن فاعلاتن- دو بارے اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيْصٌ * وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ * باشباع- البطن من مس تفع لن ہا خمیصن فاعلاتن + ول وجہ مث مس تفع لن لل ہلالی فاعلاتن- اوس معشوقہ کا شکم خالی ہی یعنی وہ نازک کمر ہی اور اوسکا رخ مثل ہلال کے روشن ہی-

(۲) شعر مربع اور ہر رکن مخبون مفاعلن فعلاتن- دو بارے وَلَوْ عَلِقْتَ لِسَلْمٰى * عَلِمْتَ اَنْ سَتَمُوْتُ * باشباع- ولو علق مفاعلن ت بسلمیٰ فعلاتن + علمت ان مفاعلن ستموتو فعلاتن- اگر تو عاشق ہو سلمیٰ پر تب تو جانیگا کہ مین جلد مرجاؤنگا-

(۳) بیت چار رکنی ضرب سالم باقی مکفوف- مس تفعل فاعلات + مس تفعل فاعلاتن- ے مَا كَانَ عَطَاؤُهُنَّ * اِلَّا عِدَةً ضِمَارَا * ما کا نع مس تفعل طاہین ن فاعلات + الا ع مس تفعل تن ضمارا فاعلاتن- اون عورتون کی کوئی عطا نہین مگر وعدہ تو اوسمین وفا نہین- ضمار بالکسر وہ وعدہ جسکی وفا کی امید نہو- اس بحر مین خبن و کف ہر جگہ جائز ہی مگر ضرب مین کف جائز نہین اور یہی شعر اوسکی مثال ہی-

(۴) چار رکن کا شعر عروض و ضرب سالم باقی مشکول- مفاعل فاعلاتن- دو بارے اُولٰئِكَ خَيْرُ قَوْمٍ * اِذَا ذُكِرَ الْخِيَارُ * باشباع- الایک مفاعل خیر قومن فاعلاتن + اذا ذک مفاعل

رل خیاروفاعلاتن -جب کہ نیک لوگ مذکور ہوتے ہین اوسوقت یہ بہتر قوم ہین یعنی جہان نیکون کا ذکر کرتے ہین تو انکو سب سے بہتر سمجھتے ہین -مس تفع لن کے نون اور فاعلاتن کے اصف ول مین پھر فاعلاتن کے نون اور مس تفع لن کے سین مین معاقبہ ہو-

(۵) بیت مربع ضرب مشعث باقی سالم -مس تفع لن فاعلاتن +مس تفع لن مفعولن ع لم لایعی ما اقول + باشباع - ذا السید المامول + باشباع -لم لایعی مس تفع لن مااقولو فاعلاتن + ذس سی یدل مس تفع لن ما مولو مفعولن -کیون محفوظ نہین رکھتا جو کچھ کہ مین کہتا ہون یہ سید امید داشتہ شدہ -یہان تک پانچ اوزان مجزو ہین -

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین -مس تفع لن فاعلاتن چار بار آئی ہو- وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر پندرہ اوزان اسکے مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل-

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم -مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن -ذوار من شجرۃ العروض ع درعشق تو ای پریرو دیوانہ خواہم شدن من + نی نی غلط گفتم این را فرزانہ خواہم شدن من + درعشق تو مس تفع لن ای پریرو فاعلاتن دیوانخا مس تفع لن ہم شدن من فاعلاتن + نی نی غلط مس تفع لن گفتمی را فاعلاتن فرزانخا مس تفع لن ہم شدن من فاعلاتن -

(۲) شعر مثمن اور ہر رکن مخبون -مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دوبار - نقی کرہ ع شب فراق چراغے زدل فروزم وگریم + چو شعلہ اُفتم وخیزم چو شمع سوزم وگریم + شبے فرا مفاعلن قچراغے فعلاتن زدل فرو مفاعلن زم گریم فعلاتن + چشعلہ اُف مفاعلن تم خیزم فعلاتن چشمع سو مفاعلن زم گریم فعلاتن + سید محمد خان رند لکھنوی ع موافقت مین عناصر کی گر نفاق نہوتا + فراق روح کا قالب سے اتفاق نہوتا + موافقت مفاعلن معناصر فعلاتن ک گر نفا مفاعلن ق نہوتا فعلاتن + فراقرو مفاعلن حک قالب فعلاتن س اتفا مفاعلن قنہوتا فعلاتن -

(۳) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مخبون مسبغ باقی مخبون -مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلیان

دوبار۔ شاہ آفرین لاہوری سے مزوّران کہ درانکار بادہ مست جدال اند + نہفتہ درتہ ناخن پیالہ ہمچو ہلال اند + مزو ورامفاعلن کدرنکا فعلاتن ربادمس مفاعلن تجدالند فعلیان + نہفتدرمفاعلن تہ ناخن فعلاتن پیالہم مفاعلن چہلالند فعلیان۔ یا جیسے آتش کا یہ مصرع اول سے فرار کرتے ہین صورت سے تیری دل کے جو غم ہین + نشاط وعیش ہمارا ہے تو سرور ہمارا + فرار کرمفاعلن تے ہصورت فعلاتن ستیر دل مفاعلن کجغم ہین فعلیان۔

(۴) بیت مثمن عروض وضرب مخبون مقصور باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات بحر کت دوم۔ دوبار۔ رفیع قزوینی سے فلک دویار موافق ہم رفیق نکرد + کباب گر نمکین شد شراب بے نمک ست + فلک دیامفاعلن رموافق فعلاتن ہم رفی مفاعلن قنکرد فعلات کباب گرمفاعلن نمکی شد فعلاتن شراب بے مفاعلن نمکست فعلات۔ ذوق دہلوی سے نگہ وہ ترک کہ جسکی نہین جفا کی پناہ + اور اوسکی آنکھ وہ کافر کہ بس خدا کی پناہ + نگہ وترمفاعلن ک جسکی فعلاتن نہی جفا مفاعلن کپناہ فعلات۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۵) بیت مثمن عروض وضرب مخبون محذوف باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بحر کت دوم دوبار۔ ہلالی ہمدانی سے زبس کہ حسن فزود وغمش گداخت مرا + نہ من شناختم اورا نہ او شناخت مرا + زبسک حس مفاعلن نفزود و فعلاتن غمش گدامفاعلن خت مرا فعلن نہ من شنامفاعلن ختمورا فعلاتن ن اوشنا مفاعلن خت مرا فعلن۔ حکیم میر ضامن علی جلال لکھنوی شاگرد جناب مرزا برق مرحوم سے خبر جو آمد پیری کی آکے ضعف نے دی + شباب لینے کو خود پیشتر روانہ ہوا + خبرج امفاعلن مدپیری فعلاتن کیا کضع مفاعلن فنےدی فعلن۔ باقی علی ہذا

(۶) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب مشعث مقصور باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان بسکون دوم دوبار۔ ملا فرج اللہ شوشتری سے سخان کہ دانۂ انگور آب میسازند + ستارہ مے شکنند آفتاب میسازند + سخاکدامفاعلن نے انگو فعلاتن راب مے مفاعلن سازند فعلان + ستارمے مفاعلن شکنندا فعلاتن فتاب مے مفاعلن سازند فعلان ینشی اسیر

؎ پھنسے ہین دامِ حوادث مین عاشق و معشوق ✤ قفس مین بند ہی بلبل گلاب شیشے مین ✤
یسے ہدا مفاعلن محوادث فعلاتن معاشقو مفاعلن معشوق فعلان - وقس علیہ -
(۷) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فعلن - بسکون دوم - دوبار - آذری اسفراینی ؎ سحر خیال رخت بستم اولین مصرع ✤
چو آفتاب بر آمد تمام شد مطلع ✤ سحر خیا مفاعلن لرخت بس فعلاتن تمو ولی مفاعلن مصرع
فعلن ✤ چ اا فتا مفاعلن ب برامد فعلاتن تمام شد مفاعلن مطلع فعلن - استاد ؎
ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہو ✤ تمھین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہو ✤ ہر یکبا مفاعلن تپہ کہتے
فعلاتن ہتم کتو مفاعلن کا ہو فعلن - وقس علیٰ ہذا -
(۸) شعر مثمن مثل وزن چہارم یا پنجم یا ششم یا ہفتم مگر کوئی فعلاتن رسیانی مسکن - مفاعلن
مفعولن مفاعلن فعلن - کاتبی نیشاپوری ؎ بہ تختِ باغ ز جم میدہد نشان نرگس ✤
کہ جام دارد در دست زر فشان نرگس ✤ بجا مدا مفاعلن رد در دس مفعولن تز ر فشا مفاعلن
نرگس فعلن - یا جیسے خواجہ آتش ؎ کسی کی محرمِ آبِ رواں کی یاد آئی ✤ حباب کے جو برابر
کوئی حباب آیا ✤ کسی کی مح مفاعلن رم اابے مفعولن رواکیا مفاعلن دائی فعلن - باقی
علیٰ ہذا القیاس - یہان محرم کو مضاف ٹھہرا کر آب رواں کو مضاف الیہ فارسی نہین کہہ سکتے کیونکہ
محرم لفظ فارسی یا عربی بدین معنی نہین فارسی مین آگیا کو شاما کا ورشا ما کچھ کہتے ہین جب
اسمین اضافت نہوئی تو فعلاتن سے تقطیع نہوگی بلکہ مفعولن ہوکر رکن مسکن کہلائیگا
فافھم - لہذا محرم کا میم دوم یہان ساکن ہی اور بترکیب ہندی مضاف و مضاف الیہ -
(۹) شعر ہشت رکنی عروض مشعث محذوف ضرب محذوف مقطوع مخبون - مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلن بسکون دوم ✤ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعَل بحرکتین ؎ وائل ؎ مرا
دلے ہست کہ دائم ستم کند بر من ✤ چہ بود سے ار ستم از ستمگر آمدے ✤ مرا دلے مفاعلن
سک دائم فعلاتن ستمکند مفاعلن برمن فعلن ✤ چبود یر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر آمفاعلن

مدسے فعل - وزن چہارم سے لیکر یہانتک چھٹے اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی -

(۱۰) بیت مثمن عروض مخبون محذوف مطموس اور ضرب مخبون محذوف مدروس حشو سوم مسکن باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فع + مفاعلن مفعولن مفاعلن فاع - سے دلے پر آتش وچشم پر آب دارم + ازانکہ با من بدخو شدہ ہست جانان + دلے پراسفاعلن تش وچشمے فعلاتن پر آب دامفاعلن رم فع + ازانکبا مفاعلن من بدخو مفعولن شدہ ست جا مفاعلن نان فاع -

(۱۱) شعر ہشت رکنی ہر مس تفع لن مشکول ور ہرفا علاتن سالم - مفاعل فاعلاتن مفاعل فاعلاتن - دوبارہ بدان ملک الملوکے کہ ہر دو جہان بامرش + شدند ہیچ چیزے بگفتن کاف ونونے + بدال مفاعل کل ملوکے فاعلاتن کہر دوج مفاعل ہاں بامرش فاعلاتن + شدند مفاعل ہیچ چیزے فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف ونونے فاعلاتن - یہان تک گیارہ وزن وافی ہین -

(۱۲) چھ رکن کا ایک شعر ضرب مخبون مسبغ باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن + مفاعلن فعلاتن مفاعلان - دلم ببرد ای یارب بہا + بہا بیار و لبان را بمن سپار + دلم ببر مفاعلن دی ای یا فعلاتن رب بہا مفاعلن + بہا بیا مفاعلن ر لبا را فعلاتن بمن سپار مفاعلان - یہ ایک وزن مجزو ہی -

(۱۳) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلاتن - دوبارہ بحق خود بی رویت + کم از عیان برہانی + بحق تخو مفاعلن بی رویت فعلاتن + کم ازعیا مفاعلن ن برہانی فعلاتن + کم بمعنی کہ مرا ہیم اسمین ضمیر مفعول ہی -

(۱۴) شعر مربع ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن + مفاعلن فعلات - بحر کلت دوم سے منم زیار بحسرت + منم زعشق بجور + منم زیا مفاعلن ربحسرت فعلاتن + منم زعش مفاعلن قبجور فعلات - اسمین ضرب مخبون محذوف بھی جائز ہو بروزن فعلن بحر کلت دوم -

(۱۵) بیت چار رکنی عروض مخبون محذوف ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - مفاعلن فعلن بحر کت دوم + مفاعلن فَعِلن - بسکون دوم ؎ تو آگہی صنما + کہ من چہ غم خوردم * ت اآگہی مفاعلن صنما فعِلن + کِمن چِغم مفاعلن خردم فعْلن - وزن سیزدہم سے یہانتک تین اوزان مشطور ہین اِس بحر مین ہر جگہ فاعلاتن کو مخبون کرکے تسکین جائز ہے تاکہ بروزن مفعولن ہوجائے - اگر یہی تسکین عروض وضرب مین واقع ہو تو اوسکو تشعیث کہین گے -

بعض متاخرین اسکے مفاعلن صدر و ابتدائی مین خرم لائے ہین اور دھوکے کھائے ہین کیونکہ اوسکی اصل مس تفع لن مفروقی ہے آغاز رکن پر سبب واقع ہے وتد نہین ہے کہ اوسمین خرم ہو سکتا - اسیلئے محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ درصدر و ابتداے این بحر خرم روا نبود -

تنبیہ - بحر مجتث مین بھی بعض متاخرین ایک شعر لائے ہین اور کہتے ہین کہ مطوی مخبون ہے بروزن مفتعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن - یون ؎ غمزۂ و نازو ادایت بحسن کار گر آمد * خنجر و تیر و سنانت بعشق سینہ در آمد * غمزۂنا مفتعلن زادایت فعلاتن بحسن کا مفاعلن رگرامد فعلاتن - باقی علی ہذا القیاس - اسکے مس تفع لن کا تفع وتد مفروق ہے پھر فاے تفع طی سے کیونکر ساقط ہوسکیگی لہذا یہ وزن محض غلط ہے -

تشاکل

یہ بحر خاص اہل فارس ہی کی ہے - دائرے مین پہلے مسدس الاصل ٹھہری اور فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن - دو بار کا ایک ایک شعر قرار پایا اور دو وزن مسدس مستعمل ہوئے پھر ایک اسکا مجزو یون -

(۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقصور باقی ہر رکن مکفوف - فاع لات مفاعیل مفاعیل دوبار - سیفی ؎ یار غم شدہ ام درشب دیجور * زان سبب کہ نشد در دحب دور * یار غمش فاع لات دَ اَم درش مفاعیل بدیجور مفاعیل + زا سبب ک فاع لات نشد در د مفاعیل محب دو مفاعیل -

(۲) بیت شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن اول - فاع لات مفاعیل فعولن - دوبار - محب دہلوی ؎ جانِ من زغمِ عشق تو زارم + حاصلے بجز اندوہ ندارم + جان من ز فاعلات غمے عشق مفاعیل تزارم فعولن + حاصلے ب فاعلات جز اندوہ مفاعیل ندارم فعولن -

(۳) بیت مجزو یعنی مسدس سے مربع صدر وابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور - فاع لاتُ مفاعیلُ - دوبار ؎ روزگار خزان است + بازگردے ازان است + روزگار فاع لات خزانست مفاعیل - وقس علیہ -

بعدہ متاخرین نے دائرے مین اسکو مثمن قرار دیا اوس طریقے سے جو کہ قاعدۂ ششم مین بیان کیا اور فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن - دوبار کا شعر مقرر ہوا یون -

(۴) آٹھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقصور باقی مکفوف - فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلاتُ مفاعیل - دوبار - جامی ؎ خیز و طرف چمن گیر باحریف سمن روے + گاہ سنبل تر چین گاہ شاخ سمن بوے + خیز طرف فاعلات چمن گیر مفاعیل باحریف فاعلات سمن روے مفاعیل گاہ سنب فاعلات لتر چین مفاعیل گاہ شاخ فاعلات سمن بوے مفاعیل - اگر روے وبوے سے تحتانی آخر نکال ڈالو تو یہی شعر مکفوف محذوف کی مثال ہوسکتا ہے مفاعیل کے عوض فعولن عروض وضرب مین ہوجائیگا -

چونکہ وزن اول و دوم یعنی مسدس وزن مثمن کے مجزو نہین ہین بدین سبب اول ودوم وچہارم تینون وزن وافی ہین اور سوم مجزو -

اسکے باقی اوزان مثمن بسبب التباس مستعمل نہین مثلاً اسکے مفاعیلن کو ہر جگہ مقبوض کردو اور فاع لاتن مفاعلن فاع لاتن مفاعلن دوبار کا ایک شعر کہو تو اوسکو بحر خفیف مثمن کا ایسا وزن کہہ سکینگے جسکے مس تفع لن کو ہر جگہ مخبون کرلیا ہو اور فاعلاتن کو ہر مقام پر سالم لائے ہون یہ بحر مستحدث ہے - دائرۂ مشتبہہ کی بحرین اور کل اوزان تمت بالخیر -

تکملہ

جس طرح ہمنے پیشتر قاعدۂ شانزدہم مین مذکور کیا اوسیطرح دائرۂ منعکسہ کی نو بحرون کا استعمال بر سبیل شاذ آیا ہو وہ سب سالم تو کمیاب ہین۔ ہان اونکے اوزان مزاحف محمد بن قیس نے معیار العجم مین درج کیے ہین۔ اگرچہ اونھین بھی دو یہ غلطی بیان کرتے ہین کہ ان بحرون کے کل اوزان مزاحف بحور نوزدہ گانہ سے ملتبس ہوتے ہین۔ لیکن مؤلف نے نظر غور کے بعد ایسا پایا کہ البتہ انھین پانچ چھ اوزان تمثیل بھی ہین۔ پس وہ مثالین اور ایراد جو صاحب معیار العجم لائے ہین اور اونکے جواب اکثر جو ہمارے ذہن مین آئے ہین ہم یہان درج کرتے ہین اور جن اعتراضون کو صحیح جانتے ہین اونکو ہم بھی مانتے ہین۔

صریم

اسکی اصل دائرے مین دو بار مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن ہو اور دو اوزان اس کے مستعمل ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقصور باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات فاعلان دو بار ــــ مخور ہیچ در دیار نابکار ٭ کندیار نابکار دل فگار ٭ مخور ہیچ مفاعیل در دیار فاع لات نابکار فاعلان۔ وقس علی ہذا۔ قال محمد۔ یہ وزن ہزج مسدس مکفوف اشتر مقبوض مسبغ ہو بروزن مفاعیل فاعلن مفاعلان۔ اقول۔ شتر خرم سے مرکب ہو اسلیے درمیان مین خرم کے موافق شتر بھی نہین آسکتا بدین سبب اس وزن کو بحر صریم ہی مین شمار کرنا پڑیگا

(۲) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب باقی سالم۔ مفعول فاع لاتن فاع لاتن۔ دو بار امروز کرد یارم قصد لشکر ٭ تا گشت جانم از وردش پرآور ٭ امروز مفعول کرد یارم فاع لاتن قصد لشکر فاع لاتن ٭ تا گشت مفعول جانم ز در فاع لاتن دش پرآور فاع لاتن۔ قال۔ یہ مضارع مثمن اخرب اشتر محذوف ہو بروزن مفعول فاع لاتن فاعلن فع۔ دو بار۔ اقول۔ یہان بھی رکن سوم یعنی مفاعیلن سے اشتر درمیانی نہین بن سکتا اور فاع لاتن مفروق ہی بحر صریم

نہین ہوسکتا کیونکہ اس رکن مین نہ حذذ چل سکتا ہی نہ خبن اور جحف انھین سے مرکب ہی۔ اسلیے یہ وزن بحر صریم کا ہی۔

کبیر

اس بحر کی اصل دائرے مین مفعولاتُ مفعولاتُ مستفعلن۔ دو بارہی اور دو وزن نون آئی ہوئی
(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات فاعلات مفتعلن۔ دو بارے ہ آن نگار خوب چہر سیم ذقن + روے خوب درنہان نمود دہن + انگار فاعلات خوب چہر فاعلات سیم ذقن مفتعلن + روے خوب فاعلات درنہان فاعلات مود دہن مفتعلن۔ قال۔ یہ وزن بحر وافر احم معقول سے بوزن مسدس بن سکتا ہے فاعلن مفاعلن مفاعلتن کے وزن پر۔ اقول۔ مین بیان محمد بن قیس سے ہمزبان ہون۔
(۲) بیت مسدس عروض وضرب مخبون مسبغ۔ باقی مخبون۔ مفاعیل مفاعیل مفاعلات دو بارے ہ دلم بردیکے ترک زامردان + زخم کردز تیمار چو زعفران + دلم بر دمفاعیل یکے ترک مفاعیل زامردان مفاعلان + زخم کر دمفاعیل زتیمار مفاعیل چو زعفران مفاعلان۔ قال۔ یہی ارکان بعینہ ہزج مسدس مکفوف عروض وضرب مقبوض مسبغ کے ہین۔ اقول۔ لاشک فیہ

مذیل

اسکی اصل دائرے مین مس تفع لن مس تفع لن فاعلاتن۔ دو بارہی اور ایک وزن اسکا مستعمل یون۔
(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن مفاعلن فعلاتن۔ دو بارے ہ نگار من سوار من سفری شد + ہمے رود چو سرکشان بجہان در + نگار من مفاعلن سوار من مفاعلن سفری شد فعلاتن + ہمے رود مفاعلن چو سرکشا مفاعلن بجہا در فعلاتن۔ قال۔ بحر کامل موقوص مقطوع مسدس سے بلا تغیر یہ وزن بن سکتا ہی۔ اقول۔ سلّمنا۔

قلیب

دائرۂ منعکسہ مین اس بحر کی اصل۔ فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن۔ دو بارہی اور دو وزن ہین

اسکا استعمال جاری ہو حسب تفصیل ذیل۔

(۱) بیت شش رکنی عروض وضرب مقصور باقی مکفوف۔ فاعلاتُ فاعلاتُ مفاعیل۔ دو بار۔ ے ای صنم رہی گلش کہ سزا نیست * این جفا مکن تبا کہ روا نیست * ای صنم فاعلات ہی مکشک فاعلات سزا نیس مفاعیل + ای جفام فاعلات کن تباک فاعلات روانیس مفاعیل۔ قال۔ بحر مدید مکفوف مخبون مسبغ مسدس کا وزن ہو۔ فاعلات فاعلن فعلیان اقول۔ ہان بلا تامل۔

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاع لاتن فاع لاتن فعولن فاع لاتن فاع لاتن مفاعیل ے مستمندم راز دارم نگارا * خستہ داری جان را بہجران * مستمندم فاع لاتن راز دارم فاع لاتن نگارا فعولن + خست داری فاع لاتن جانرا فاع لاتن بہجران مفاعیل۔ قال۔ یہ بحر مدید مسدس ہو مسبغ الضرب باقی ارکان سالم بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن فاعلیان۔ اقول۔ ہان ہان۔

حمید

اسکی اصل دائرے مین مفعولاتُ مستفعلن مفعولات۔ دو بار ہو اور دو وزن اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) بیت شش رکنی عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی۔ فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتْ۔ دو بار۔ ے دوش باز گشت مرا چون ستاد * تا بوصل جان مرا کرد شاد * دوش باز فاعلات گشت مرا مفتعلن چو ستاد فاعلات + تا بوصل فاعلات جان مرا مفتعلن کرد شاد فاعلات۔ قال۔ یہ وزن بحر مقتضب مسدس ہو۔ اقول۔ یہ تو ہم نے مانا مگر مقتضب زبان فارسی مین مسدس نہین آئی اگر بطور عربی مقتضب کو یہان مسدس الاصل سمجھین تو عربی مین مفعولات مستفعلن ہو پھر حمید سے کیونکر مطابقت ہوگی بدین علت یہ وزن حمید ہی کا ہو۔

(۲) شعر چھ رکن کا عروض و ضرب مخبون مکشوف باقی مخبون۔ مفاعیل مفاعلن فعولن دو بار سے ہے دل بُرد آن نگار دلبر ✤ کتا داغ نہند بجان و دل بر ✤ ہے دلبے مفاعیل رد نگا مفاعلن ردلبر فعولن ✤ کتا داغ مفاعیل نہند بجا مفاعلن ندل بر فعولن۔ قال۔ بعینہ ہزج مسدس مکفوف مقبوض محذوف ہو۔ اقول۔ بیشک بلکہ ہزج مین آسانی ہو۔

صغیہ

دائرے مین اسکی اصل مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ہو۔ دو وزن اسکے بھی مستعمل ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم سے برخیز جانان بین وہ آن جام مو ✤ کز نور او جان مارا شد روشنی ✤ برخیز جا مس تفع لن تا بین وہ فاعلاتن اا جام مو مس تفع لن ✤ کز نور او مس تفع لن جان مارا فاعلاتن شد روشنی مس تفع لن۔ اسکو صاحب معیار عجم نے کسی دوسری بحر سے نہین بتایا۔

(۲) بیت مسدس اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن۔ دو بار سے بہار بود بچشم خزان ودی ✤ کہ شاد بود بروی نگار من ✤ بہار بو مفاعلن د بچشم فعلاتن خزان و دی مفاعلن ✤ کشاد بو مفاعلن د بروی فعلاتن نگار من مفاعلن۔ قال۔ یہ مجتث مسدس مخبون ہو۔ اقول۔ ہم بھی یہی کہتے ہین بلکہ ٹھیک یہی وزن مجتث فارسی کے وزن دوازدہم مین لکھ چکے ہین۔

اصم

اسکی اصل دائرۂ منعکسہ مین فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن۔ دو بار ہو۔ اسکے دو وزن مستعمل ہین اور دونون ناجائز یون۔

(۱) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقبوض باقی مخبون خلاف قاعدہ۔ فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ دو بار سے عجمی ترک من برفت بغربت ✤ زغم عشق او برنگ زریرم ✤ عجمی تر فعلاتن کمن برف مفاعلن ت بغربت فعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ قال۔ بنائے بحر بر وتد مفروق

نہادہ والف فاع لاتن راخبن کردہ لہذا بے ہیچ تغیر این مسدس خفیف مخبون است۔ اقول۔ فی الواقع فاع لاتن مفروقی مین خبن نہین ہوسکتا کیا فا مین سبب خفیف ہی جو خبن چل سکے۔
(۲) بیت شش رکنی صدر وابتدا مکفوف حشو مجبق عروض مقصور ضرب مخبون مقصور خلاف قیاس۔ فاع لاتن مفعولن فاع لات + فاع لاتن مفعولن فعلات ۔ تیر تو چو بین سختے ہنین عاشق مسکین چون لشکند این + تیر تو چو فاع لاتن بی سختے مفعولن ہنین فاع لات + عاشق مس فاع لاتن کی چو لبش مفعولن کندین فعلات۔ قال۔ رمل مسدس مخبون مشعث مقصور ہے۔ اقول۔ اس ضرب نے وزن غلط کردیا وزن اول کا اعتراض یہان بھی جمتا ہی بدین سبب رمل سے شمار کرنا اولی ہی۔

سلیم

دائرے مین اسکی اصل مستفعلن مفعولات مفعولات۔ دوبار ہی اور تین اوزان اسکے مستعمل ہین۔
(۱) بیت چھ رکن کی عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات فاعلات دوبار۔ اے بتک ماہروے حورزاد + بادہ بمن دہ چو رنگ بامداد + اے بتکے مفتعلن ماہروے فاعلات حورزاد فاعلات + بادہ بمن مفتعلن دہ چو رنگ فاعلات بامداد فاعلات۔ قال۔ یہ وزن منسرح مسدس مطوی مخبون مکشوف مذال ہی بروزن مفتعلن فاعلن مفاعلان۔ اقول۔ کشف درمیان مصرع کیونکر چل سکتا ہی اسلیے منسرح ناجائز ہان اگر بسیط مجزو مطوی مخبون مذال کہدو تو کیا مضائقہ۔
(۲) شعر شش رکنی عروض وضرب موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولات۔ دوبار۔ اے صنم حورزاد نیکو روے + جنگ مجو با رقیب کمتر گوے + اے صنمے مفتعلن حورزاد فاعلات نیکو روے مفعولات + جنگ مجو مفتعلن با رقیب فاعلات کمتر گوے مفعولات۔ قال۔ یہ وزن منسرح مسدس مطوی مقطوع مذال ہی۔ اقول۔ سب نام درست مگر اسکے عروض وضرب کا لقب مین اعرج کہتا ہون۔

(۳) بیت مسدس عروض وضرب مخبون موقوف باقی مخبون - مفاعلن مفاعیلُ مفاعیلُ
دوبار سے مکن بتا بمن بیدہ آزار + کہ مردے ام کم آزار دل آزار + مکن بتا مفاعلن
بمن بے ہ مفاعیل داازار مفاعیل + کمردیم مفاعلن کمازار مفاعیلُ دلازار مفاعیل -
قال - یہ ہزج مسدس مقبوض مکفوف مقصور ہے - اقول - مین یہان محمد بن قیس سے
ہمزبان ہون -

حمیم

اس بحر کی اصل دائرۂ منعکسہ مین - فاعلاتن مس تفع لن مس تفع لن - دوبارہ ہے اور ایک وزن
اسکا مستعمل اس طرح -
(۱) بیت مسدس الارکان اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن مفاعلن - دوبارہ
بچہ ماند رخان آن نگارمن + کہ ہمے تابد آن زخش چو مشتری + بچماند فعلاتن رخان ا مفاعلن
نگارمن مفاعلن + کہمے تا فعلاتن بدازخش مفاعلن چمشتری مفاعلن - قال محمد این وزن
کامل موقوص ست کہ صدر وابتداے آنرا قطع کردہ اند - اقول - قطع کا زحاف سوا عروض
وضرب کے اور کہین جائز نہین لہٰذا یہ وزن بحر کامل سے بن نہین سکتا بلاشک بحر حمیم مین
شمار کرنا پڑیگا -

قاعدۂ ہفدہم بحور مستحدثہ ومستزاد

بحور دائرۂ منعکسہ کے علاوہ رسالہ محب دہلوی اور کافل العروض اور رسالۂ میزان الاشعار
سے واضح ہوتا ہے کہ گیارہ بحرین اور ایسی احداث ہوئی ہین جنمین دو تین کے سوا سب تقطیع غیر حقیقی
اور زحافات بے موقع سے ناجائز ہین ہم یہان وہ سب درج کرکے اونکے سہو واغلاط بیان
کرتے ہین اسطرح -

متشابہ

اس بحر کی اصل آٹھ بار مفعولاتُ بضم آخر کا ایک شعر ہے - بنا مین اسکو موقوف لاتے ہین اور

وافی اور مجزو ملا کر سات اوزان اسکے مستعمل کیے ہین یون۔

(۱) شعر مثمن عروض و ضرب موقوف باقی سالم۔ مفعولاتُ مفعولاتُ مفعولاتُ مفعولاتْ دوبار۔ محب ؎ بیاران عشقش را مدام اندر دو بیتابی است + مشتاقان وصلش را ہمہ شب کار بیخوابی است + تقطیع کی ضرورت کیا ہو قواعد العروض تمام ہونی لوگ مشاق ہوگئے۔ یہ وزن دراصل ہزج مثمن اخرم مسبغ ہو بروزن مفعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان۔ دو بار پھر یہ بحر مہمل ہوگئی پہلی بسم اللہ غلط۔ اس بحر کے موجد حضرت محب ہین۔ فرماتے ہین کہ یہ بحر دائرۂ مجتلبہ سے مستخرج ہوتی ہو۔ ہم کہتے ہین کہ ہلا زحاف کسی جز کی ٹانگ نہین توڑ جاتی مفعولات کے آخر وتد مفروق ہو وہ خود ایسے زحاف آمین لائے ہین جو وتد مفروق کے واسطے خاص ہین پھر مفعولا برابر مفاعیلن کے اور مفاعیلن سے فاعیلن م برابر مفعولات کے کس طرح ہو سکیگا جب یہ نہ آیا یعنی ہزج اس سے مستخرج ہوئی اور ہزج سے یہ نکل نہ سکی تو دائرۂ مجتلبہ سے اسکا نکلنا بالائے طاق ہو۔ اس بحر کے سوا حضرت نے دو زحاف بھی ایجاد کیے ایک تنوین دوسرے ثقل او نکا بیان آیندہ ہو۔

(۲) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن منوّن۔ مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن کہتے ہین کہ جب مفعولات کے آخر ایک نون ملاؤ تو اوس زحاف کا نام تنوین ہو یون ؎ جانم بر لب آمد بے تو وز غم دارد ہر دم زاری + جانان آخر رحمے فرما تا کو از خود دور م داری + سبحان اللہ بحر متدارک مخبون مسکن شانزدہ رکنی اور بحر متقارب اثرم مقبوض محبق شانزدہ رکنی سے یہ وزن بخوبی نکل سکتا ہو بروزن فعْلن فعِلن سولہ بار پھر متشابہ منون بے اصل ٹھہری۔ اس وزن کے نصف کا نام بعضون نے بحر وافر رکھا ہو اور وہ بھی مہمل ہو۔

(۳) بیت مثمن ایک رکن سالم ایک ذو ثقل مکشوف۔ مفعولات مفعولن مفعولات مفعولن دوبار ؎ در بستان محبوبی نبود چون تو رنگین گل + وز افسون حسن است این چندین شورش بلبل + اول کشف درمیانی ناجائز دوم بحر ہزج اخرم مکفوف مجبق سے یہ وزن

بخوبی بن سکتا ہی بروزن مفعولن مفاعیلن مفعولن مفاعیلن۔ بہر تشابہ غلط اور بیکار
(۴) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن مطوی مکشوف۔ مفعولاتُ فاعلن مفعولاتُ فاعلن۔ دوبارے مقتولان چشم او مخمور اندتا ابد + کو شمشیر غمزہ را آب از می ہے دہد + یہان بھی بعلت کشف ماہین وزن ناجائز۔ یہ چارون وزن وافی ہین۔
(۵) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم حشو مخبون مکشوف عروض و ضرب مکشوف۔ مفعولاتُ فعولن مفعولن۔ دوبارے دل در زلف پریروئے بستم + از افکار دو عالم وارستم +
کشف درمیانی سنے وزن غلط کر دیا۔
(۶) بیت مسدس صدر و ابتدا مخبول حشو مخبون مکشوف عروض و ضرب مکشوف۔ فعلاتُ مفعولن مفعولن۔ دوبارے بخیال تو محفل شد گلشن + ز جمال تو دیدہ شد روشن + وزن مین حشو غلط اور تقطیع غیر حقیقی آڑے آئی۔ یہ تو کھلا کھلا متدارک مثمن مخبون ہی بروزن فعِلن فعِلن فعْلن فعْلن۔
(۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب موقوف باقی مثل وزن ششم۔ فعلاتُ فعولن مفعولات۔ دوبارے ز غم تو چنانم سرگردان + کہ مبادکسے چون من حیران + یہ بھی متدارک مثمن مخبون مسکن اعرج ہی بروزن فعِلن فعِلن فعْلن فعلان۔ یہ تین وزن مجزو ہین کلیۃً ختم۔ سات وزن نکلے ساتون ندارد۔

مختص

اس بحر کی اصل مُتَفاعلن مفاعلتن۔ چار بار کا ایک شعر ہی۔ اس بحر مین ایک رکن کامل کا ایک رکن وافر کا علی الترتیب مرکب کیا ہی۔ وافی اور مجزو ملا کر چھ وزن اسکے مستعمل ہین یون۔
(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متَفاعلن مفاعلتن متَفاعلن مفاعلتن۔ دوبار۔ محب سے مکن اینقدر جفا صنما کہ بجان و دل گدائے توام + سر بندگی بجا رکنی

نہادہ وفدائے توام ٭ تقطیع آسان ہی - جناب بجرؔ سے یہی غم دل حزین کو رہا کبھی غم کی شب سحر نہوئی ٭ دم مرگ بھی وہ آنہ پھر کبھی مہر کی نظر نہوئی ٭ اسمین عروض وضرب مسبغ بھی آتے ہین بروزن مفاعلتان -

(۲) بیت ہشت رکنی کبھی اسمین متفاعلن سالم اور مفاعلتن معصوب آتے ہین اور عروض وضرب مسبغ لاتے ہین اور سالم بھی - متفاعلن مفاعیلن متفاعلن مفاعیلان - دوبار - محب دہلوی سے من مستمند را تنہا نہ بعشق او سرکار ست ٭ بکمند زلف مشکینش دل عالمے گرفتار ست ٭ اور کبھی صرف عروض معصوب آتا ہی باقی ارکان سالم - بروزن متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعیلن ٭ متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعلتن - جناب بجرؔ سے نہ ڈرو کسی سے بادہ کشو پیو شوق سے مگر کچھ دو ٭ ابھی تھی حلال قاضیونکو مئے سرخ آبِ زر نہوئی ٭ -

(۳) شعر مثمن - اس وزن مین اختیار ہی کہ رکن متفاعلن کو سب جگہ یا جہان دل چاہے وہان مضمر یعنی بروزن مستفعلن لاؤ اور مفاعلتن کو سالم - محب سے من در طلب کمی نکنم ہرچند نا امید شوم ٭ چند انکہ او زمن برمد من نیز در پیش بروم - یہان اضمار ہر متفاعلن مین ہی - جناب بجرؔ سے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے کوئی ہین معنیِ عرفتُ یہی ٭ جو بات اوسنے چاہی ہوئی مری چاہی عمر بھر نہوئی ٭ یہان حشو دوم اور ابتدا مضمر ہین باقی سب ارکان سالم - اس وزن مین عروض وضرب مسبغ بھی جائز ہین -

(۴) آٹھ رکن کا شعر حشو اول وسوم وعروض مسبغ باقی مثل وزن اول - متفاعلن مفاعیلان متفاعلن مفاعلتان ٭ متفاعلن مفاعلتان متفاعلن مفاعلتن - یہان رکن دوم معصوب بھی ہی - جناب بجرؔ سے کہو بجر کیا ہوا فی الفور مین نہ کہتا تھا برسے ہین یہ طور ٭ ہوئے تم ذلیل یا کوئی اور کوئی بات کارگر نہوئی ٭ یہ وزن گویا مربع تھا اوسکو مضاعف کیا اسلیے تسبیغ درمیانی بمنزلۂ آخر ہو گئی -

(۵) شعر ہشت رکنی ایک رکن مضمر ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن - دوبار - محب دہلوی سے یکدم جدا شدن از تو ای دلربا بود مشکل * گزدیدن رخت مارا آرام جان شود حاصل * یا جیسے سید محمد خان رند لکھنوی سے مدت ہوئی نہین دیکھا دلدار کو قیامت ہی * تدبیر کچھ نہین بنتی کیا سوت سے ندامت ہی * اسمین عروض وضرب مسبغ بھی روا ہین - یہ پانچ اوزان وافی ہین -

(۶) چھ رکن کا ایک شعر صدر و ابتدا مضمر حشو سالم عروض وضرب مخزول مذال مستفعلن مفاعلتن مفتعلان - دوبار سے ای حسن تو ز شمس و قمر پردہ نمود * در حیرتم کہ دیدۂ حرابے خبر ہست * اسکے عروض وضرب مخزول یعنی مفتعلن اور مقطوع یعنی مفعولن اور اعج یعنی مفعولان بھی روا ہین - یہ ایک وزن مجزو ہی -

مزید

اس بحر کی اصل فاعلن متفاعلن - چار بار ہی - وافی اور مجزو ملا کر دو وزن مستعمل کیے ہین اس طرح

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن متفاعلن فاعلن متفاعلن - دوبار - محب سے آنکہ دل زمن گدا بردہ صفت جمال او * میروم سر راہ او براسید وصال او * یہان عروض وضرب مذال بھی جائز ہین - یہ وزن وافی ہی -

(۲) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن متفاعلن فاعلن - دوبار سے ہر کرا غم عشق او کم بود * دم بدم بدل حزین غم بود * اسکا عروض وضرب مذال بھی لا سکتے ہین - یہ وزن مجزو ہی -

مستوی

اس بحر کی اصل مفعولات فاعلاتن مفعولات فاعلاتن - دوبار ہی اور ایک وزن وافی مستعمل ہی یون سے ورد لہاے اہل دنیا از عشقش اثر نباشد * بیدردان نہ لذت این سعدو اند گر نباشد * اسمین عروض وضرب مسبغ یعنی فاعلیان بھی روا ہین -

محیط

اس بحر کی اصل مفعولاتُ مفاعلتن چار بار ہو۔ وافی اوزان اسکے چار مستعمل کیے ہین اور ایک ایک وزن مین دو دو وزن لانے سے آٹھ اوزان ہوگئے ہین یون۔

(۱) شعر ہشت رکنی ضرب مسبغ باقی سالم۔ مفعولات مفاعلتن مفعولات مفاعلتن + مفعولات مفاعلتن مفعولات مفاعلتان ؎ آنکس لاف لعشق زند کز جان ہیچ خطر نکند + گردلدا سرش طلبد او پیش آورد ش بہ نثار +۔

(۲) بیت مثمن ضرب معصوب مسبّغ باقی ہر مفاعلتن معصوب۔ مفعولات مفاعیلن مفعولات مفاعیلن + مفعولات مفاعیلن مفعولات مفاعیلان ؎ رنج کنج قفس بہتر گرازدست نگار آید + ور گلزار جہان باشد زندان وار بود بے یار +۔

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر ہر مفعولات اثقل ضرب مسبّغ باقی سالم۔ کہتے ہین کہ جب واو مفعولات کو متحرک کردو تو اوس زحاف کا نام ثقل ہو جیسے مفتعلات مفاعلتن مفتعلات مفاعلتن + مفتعلات مفاعلتن مفتعلات مفاعلتان۔ محب دہلوی ؎ کوچۂ زلف صنم بجہان گوشۂ عافیت ست مگر + ورنہ زگردش دورِ زمان فتنہ بپاست بشہر و دیار + یہ تو متقارب مثمن مضاعف ہو

(۴) شعر مثمن ایک رکن اثقل ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب اور ضرب مسبغ مفتعلات مفاعیلن مفتعلات مفاعیلن + مفتعلات مفاعیلن مفتعلات مفاعیلان ؎ بلبل سوختہ جان ہرگز میل چمن نکند بے تو + کو گل تازہ نمے بیند ہمچو رخ تو درین گلزار + یہ سب وافی ہین۔ انکے علاوہ زحافات ناجائز مثل اقصم و اعضب درمیانی لاکر اور اوزان بھی تراشے ہین اور وہ سب غلط ہین۔ یہ پانچ بحرین محب دہلوی کی ایجاد ہین لیکن وزن بھی متقارب مضاعف ہو

خمسیہ

اس بحر کی اصل فاعلن فعولن چار بار ہو۔ ایک رکن بحر متدارک کا ایک بحر متقارب کا اسمین مرکب ہو اور کل تین اوزان اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) شعر مثمن اور ہر رکن سالم - فاعلن فعولن فاعلن فعولن - دو بارے قامت صنوبر عارضت گل تر ٭ زلف مشک و عنبر تاج حسن بر سر ٭ یہان علی الترتیب ارکان ہر دو بحر مخلوط ہین - یہ وزن وافی ہو -

(۲) بارہ رکن کا ایک شعر یعنی مسدس المضاعف - اسمین ارکان فعولن و فاعلن بلا ترتیب مرکب کرتے ہین اور مزاحف لاتے ہین اور چار خانے ٹھہراتے ہین یون سے شنو از من این حدیث + رشوت روا مدار ٭ اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ + کِلَاهُمَا فِی النَّارِ ٭ بروزن فَعْلن فَعْلن فاعلان + فَعْلن فعولُ فاع + فَعْلن فَعْلن فاعلن + فعول فَعْلن فاع - ایسے اوزان مین جہان درمیان شعر فَعْلن مسکن الاوسط ہو اوسکو متدارک کا مخبونِ مسکن یا متقارب کا مجحق جانو اور جہان آغاز پہ ہو اوسکو متقارب کا اثلم اور آخر مین ہو تو متدارک کا مقطوع یا متقارب کا وہی مجحق سمجھو - جب فاع عروض یا ضرب مین ہو تو وہ غریب کا مطموس اور آغاز پہ متقارب کا اثرم اور درمیان متقارب کا مجحق ہو - کبھی فاعِ آخر کے عوض فعْ لاتے ہین اور احذ نام بتاتے ہین - جب فعولُ بحرکت آخر ہو تو متقارب کا مقبوض اور جب آخر مین بوقف آخر ہو تو متقارب کا مقصور ہو - فَعَلْ بحرکتین متقارب کا محذوف ہو بشرطیکہ عروض یا ضرب مین ہو - اسیطرح طالب کو حسب قواعد زحافات مقام کا جانچنا ضرور ہی - یہ وزن دوہا اور سورٹھا سے ملتا جلتا ہی جسکا ذکر ہم قاعدۂ ہجدہم مین کرینگے انشاء اللہ -

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر درہم برہم - مقبوض و مخبون و مخبون مسکن - فعول فعِلن فعول فعولن + فعْلن فعْلن فعول فعْلن - ایک بارے نیا ؤ نہ کہن کہن ٹھکرائی ٭ بن کینے لکھا ہن برائی ٭ آگاہ کی مثنوی اور مثنوی امیر خسرو دہلوی و اقعات فرزند بچھو را مین اور خالق باری کے اکثر اوزان و رازق باری وغیرہ اسی بحر مین ہین - صاحب میزان الافکار کے قول کا خلاصہ یہ ہی کہ یہ بحر بھاشا کی چوپائی سے ملتبس ہی اور چوپائی کے اوزان بسبیل استقراء چھیاسٹھ ہین جو کہ بحر خمسیہ سے مستخرج ہوتے ہین - مؤلف چوپائی کا ذکر قاعدۂ ہجدہم

مین کریگا- الغرض وزن اول وسوم دونون وافی مین اور دوم مجزوے مضاعف-

کفت

اس بحر مین دو فاصلۂ صغری سے ایک رکن اور چار رکن سے ایک مصرع تمام ہوتا ہے- متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن- دوبار- بیدل سے اگرم بفلک طلبد زدین وگرم بزمین فگند زفلک ٭ بقبولِ اطاعتِ حکمِ قضا نتوان درعذر و بہانہ زدن ٭ چونکہ اسکا ہر مصرع آٹھ فعِلن متحرک الثانی سے تقطیع ہوسکتا ہے اسلیے یہ وزن بحر متدارک مثمن مخبون مضاعف الارکان مین شمار کیا جائیگا اور کفت محض بے اصل ہے-

زلل

دو سبب خفیف اور ایک فاصلۂ صغری سے اس کا ایک رکن اور دو رکن سے ایک مصرع پورا ہوتا ہے بروزن مفتعلاتن چار بار یون سے زلفِ درازت دامِ دل من ٭ بوسۂ رویت کامِ دل من ٭ چونکہ ہر مصرع- فاع فعولن فاع فعولن- ایک بار سے تل سکتا ہے لہذا یہ وزن بحر متقارب مثمن اثرم مقبوض محبق مین شمار ہوگا اور زلل سراسر ضلل ہے-

خبب

اس بحر کا ایک مصرع مفعول فعْلان مفعول فعْلان- ایکبار سے ختم ہوتا ہے یون سے چند انکہ گفتیم غم با طبیبان ٭ درمان نکردند مسکین غریبان ٭- یہ بحر فعْلن فعولان فعْلن فعولان سے بخوبی پوری اترتی ہے جسکو ہم متقارب کے وزن ہفتم مین لکھ چکے پھر خبب دھوکے کی ٹٹی ہے-

مواسع

اس بحر کا ہر مصرع- فاعلتن مفعول فعولن- ایکبار سے پورا ہوتا ہے اسطرح سے این صفِ مژگان فوج و سپاہش ٭ میر سپاہش چشمِ سیاہش ٭ اس شعر کو بلا تکلف بحر زلل سے تقطیع کرسکتے ہین اور زلل کو متقارب سے پھر زلل کی طرح یہ بھی پر خلل ہے-

ہرکن

اس بحر کا ایک ایک مصرع پانچ پانچ رکن کا قرار دیتے ہیں۔ انکی یہ شعر مثال ہے۔ مفعول مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن مفعولن۔ دو بار۔ یون ہے عشاقِ تو جان باختہ در راہ وصال اندر ہجرت ✤ گہ گرم سرور اند و گہے گرم ملال اندر ہجرت ✤ عشاق مفعول تو جان باخ مفاعیل تہ در راہ مفاعیل وصال اَن فعولن در ہجرت مفعولن + گہ گرم مفعول سرور اند مفاعیل گہے گرم مفاعیل ملال اَن فعولن در ہجرت مفعولن۔ اوّل تو پانچ رکن کا ایک مصرع یعنی دس رکن کا ایک پورا شعر خلاف قرار داد فنِ عروض ہے۔ دوّم بہ تسلیم محال بحر ہزج سے یہی ارکان بن سکتے ہیں اگر پنج رکنی فرض کر دیوین۔ صدر اضرب باقی دو رکن مکفوف پہر رکن چہارم یا رکن پنجم مکفوف مجبّق اور خاص رکن پنجم محذوف۔ بروزان مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن فعَلن۔ بلا تکلف شعر مذکور کی تقطیع کر لو۔ لہذا بحر ہر رکن غلط اور مہمل ہے۔

اسیطرح اورون نے بھی ایجادین کی ہین اور تقطیع غیر حقیقی کے دھوکے کھائے ہین۔ وہ بھی کوئی بحر ہے جسکا نہ کچھ اصول ہو نہ کوئی دائرہ پھر استخراج کیونکر ہو سکیگا۔

بیان مستزاد

ہمارے نزدیک مستزاد کا تعلق بھی علم عروض سے ہے۔ لیکن بعض حضرات فرماتے ہین کہ مستزاد ایسا شعر ہے جسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے آخر نثر کا ایک فقرہ بڑھا دیتے ہین اور وہ فقرہ اپنے فقرۂ ماقبل یا مابعد سے مسجّع ہوتا ہے اور معنی مین کلام سابق کے ساتھ مربوط مگر ضرور نہین کہ معنی بیت بغیر اوسکے تمام نہو سکین جیسے ابن حسام سے آن کیست کہ تقریر کند حال گدا را + در حضرت شاہے ✤ وز غلغل بلبل چہ خبر پیک صبا را + جز نالہ و آہے ✤ یا جسطرح فخری سے رفتم بطبیب و گفتمش بیمارم ✤ از اول شب تا بسحر بیدارم + درمانم چیست ✤ نبضم چو طبیب دید گفت از سر لطف ✤ جز عشق نداری مرضے پندارم + محبوب تو کیست ✤۔

اگرچہ صاحب مناظر الانشا اور صاحب مجمع الصنائع کا اتفاق اسی بات پر ہی کہ مستزاد کا ٹکڑا فقرۂ نثر ہوتا ہی۔ کما فی المناظر۔ اَلْمُسْتَزَادُ کَلَامٌ مَنْظُوْمٌ یُسْتَزَادُ بَعْدَ مِصْرَعِہٖ اَوْ بَیْتِہٖ فِقْرَۃٌ مِنَ النَّثْرِ۔ یعنی مستزاد ایک کلام منظوم ہی کہ بڑھایا جاتا ہی اوسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے بعد نثر کا ایک فقرہ۔ لیکن فقیر مؤلف کو جزو مستزاد کے نثر ہونے مین دو دلیلون سے حجت اور گفتگو ہی۔

اوّل خود وہ جز موزون ہوتے ہین اور شعر مربع کے ایک مصرعے کے برابر مثلاً۔ در حضرت شاہے بروزن مفعول فعولن۔ ہی اسیطرح۔ جز نالہ و آہے۔ بھی بروزن۔ مفعول فعولن ہی۔ یونہین در مانم چیست۔ بروزن۔ مفعولن فاع ہی۔ اور۔ محبوب تو کیست۔ بروزن۔ مفعول فعول۔

دوم بالفرض والتسلیم اگر یہ بڑھائے ہوئے جز نثر ہین تو ہم کو اختیار تھا کہ جس ٹکڑے کو جاہتے جس نظم کے بعد بڑھادیتے مثلاً ابو ظفر بہادر شاہ کا یہ مستزاد ہی ے دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر + مانند آئنہ + پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی مین ہی + کیا حسن جلوہ گر + اگر اس مستزاد کے اجزا کو ہم بدل دین اور بجاے جزو اول (مثل آئینے کے) اور بمقام جزو دوم (آٹھ پہر کیا حسن) لگا کر یون پڑھین ے دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر + مثل آئینے کے + پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی مین ہی + آٹھ پہر کیا حسن + تو کبھی اسکو کسیکا مذاق قبول نکریگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اجزاے مستزاد اپنے مستزاد کے ساتھ ہموزن ہوتے ہین اور فقرات نثر نہین ہوتے۔

اسکی تفصیل یہ ہی کہ جس شعر مین مستزاد کا جز بڑھایا جاتا ہی اوس بیت کے صدر و عروض کے برابر۔ یا ابتدا و ضرب۔ یا صدر و ضرب۔ یا ابتدا و عروض۔ یا اوسکے اخوات کے ہموزن دو رکن لیکر ایک ایک مصرعے کے بعد یا ایک ایک شعر کے آخر لگا دیتے ہین مثلاً ے طلب بوسہ پہ کیون اتنا برا مانتے ہو + ہمین پہچانتے ہو + ہم وہی عاشق صادق ہین جو تم جانتے ہو +

کرتے ہین جان فدا ٭ طلبے بو فعلاتن سپکوات فعلاتن نبرا ما فعلاتن نت ہو فعلن +
ہم بیچا فعلاتن نتِ ہو فعِلن ٭ ہم وہی عا فاعلاتن شق صادق فعلا تن ہیٔ ہم جا
فعلاتن نتِ ہو فعلن + کر تہو جا فاعلاتن نفدا فعِلن ٭ دیکھیے یہان (طلبے بو فعلاتن
نت ہو فعِلن) مجموع۔ فعلاتن فعِلن کے ہموزن ہی اوسی کے برابر (ہم بیچا فعلاتن +
نت ہو فعِلن) مجموع۔ فعلاتن فعِلن کے ہموزن مصرع مذکور کے آخر لگا دیا یون ہین
مصرع دوم کو سمجھو۔

جسطرح علم عروض مین صدر مخبون اور سالم۔ اور اخرب و اخرم کا اختلاف + اور
عروض وضرب مخبون مقصور۔ اور مخبون محذوف۔ اور اہتم ومجبوب وغیرہ کا اختلاف +
جائز ہی اوسی طرح مستزاد مین یہ اختلافات درست ہین۔ اسی کو ہم نے اخوات سے تعبیر
کیا ہی مثلاً ؎ ای طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہین + نکرو فکر دوا ٭ اوس مسیحا کو
دکھا دو تو کچھ آزار نہین + ابھی ہو جاے شفا ٭ دیکھو یہان (ای طبیبو فاعلاتن +
رنہین فعِلات) مجموع فاعلاتن فعِلات ہی مگر جو مستزاد مین (نکرو فک فعلاتن +
ردوا فعِلن) مجموع فعلاتن فعلن کے برابر ٹکڑا لگایا ہی یون۔ ای طبیبو فاعلاتن مرِ
فعلاتن ک کچھ آثا فعلاتن رنہین فعلات + نکرو فک فعلاتن ردوا فعلن۔ یونہین
مصرع دوم کی تقطیع بھی ہی۔

مستزاد کے واسطے کوئی خاص بحر مقرر نہین مختلف بحور مین اجزاے مستزاد لگاتے
ہین۔ کبھی ایک ہی بار وہ اجزا لاتے ہین جیسے جناب بحر ؎ کیا قہر ہی نتھنون کی
پھڑک اوبتِ بے باک ٭ عشاق ہین غمناک ٭ اور اوس پہ غضب ہی تری خود بینی
ونخوت + نکتوری کی عادت ٭ کا قہر مفعول ہ نت نوک مفاعیل پہڑکا وبِ مفاعیل
تبے باک مفاعیل + عش شاق مفعول ہنغم ناک مفاعیل + اور سپ مفعول غضب ہی ت
مفاعیل رخدبین مفاعیل ی نخوت فعولن + نکتو مفعول کعادت فعولن ٭

کبھی اجزاے مستزاد کو ہر مصرع کے بعد دو بار بھی لاتے ہین۔ شیخ محمد جان شاد سے نالہ زن
باغ مین بھی بلبل ناشاد نہین + بند رکھ کام و زبان + گر نہ فریاد و بکا ❊ ڈر یہی ہو کہ خفا ہو
ستم ایجاد نہین + باغبان دشمن جان + گھونٹ ڈالیگا گلا ❊ نالزن با فاعلاتن غیم ہو بل
فعلاتن بل ناشا فعلاتن د نہین فعلات - بند رک کا فاعلاتن م زبان فعلات + گر نفریا
فاعلاتن د بکا فعلن ❊ ڈر یہی ہو فاعلاتن کہ خفا ہو فعلاتن ستمی جا فعلاتن د نہین فعلات
باغبا دش فاعلاتن من جان فعلات + گوٹ ڈالے فاعلاتن گ گلا فعلن ❊ اجزاے مستزاد
کو دو بار لانا اکثرون کے کلام مین پایا ہو مگر بطریق شاذ دو بار سے زیادہ بھی مستزاد کے ٹکڑے
لگائے جاتے ہین۔

میر انشاء اللہ خان نے ایک ریختی مین ہر مصرع کے بعد پانچ مرتبہ اجزاے مستزاد لگائے
ہین اسطرح سے مین پھاند کے دیوار جو کل رات نجاتی + کنڈی نہ ہلاتی + جا کر نہ جگاتی +
نیند او سکو نہ آتی + جوبن کی وہ ماتی + تیوری نہ ملاتی ❊ اور چٹکیون مین میرے تئین
صبح اوڑاتی + ہاتھون پہ نچاتی + گاتی نہ بجاتی + کھانے کو نہ کھاتی + پھر تو نہ بلاتی + سوہلے گاتی
تقطیعہ - مے پا دمفعول کہ دیوا رمفاعیل جکل رات مفاعیل نجاتی فعولن + کنڈین مفعول
ہلاتی فعولن + جاکرن مفعول جگاتی فعولن + نیدسک مفعول ن آتی فعولن + جوبن ک
مفعول وماتی فعولن + توری مفعول ملاتی فعولن ❊ ار چٹک مفعول ی مے میر مفاعیل
تیی صبح مفاعیل اڑاتی فعولن + ہاتو پ مفعول نچاتی فعولن + گاتین مفعول بجاتی فعولن +
کھانیک مفعول کھاتی فعولن + پرتون مفعول بلاتی فعولن + سوسوہ مفعول لگاتی فعولن ❊
لیکن حق یہ ہو کہ دو بار سے زیادہ بیت یا مصرع مین مستزاد لگانا خالی از تکلف نہین
بلکہ دراصل جو ناگوار طبع ہو۔ یہ ٹکڑے بحر ہزج اور بحر رمل مین بکثرت آتے ہین۔ اکثر اوزان مزاحف مثمن مین
مستزاد کا پیوند لگاتے ہین۔ مسدسات اور مثمنات جیسا یہ مسدسات مثل متقارب وغیرہ مین یہ مستزاد نہین
لاتے ہین۔ باقی فروع و نیرنگ و ان ہی حکم مین سماتے ہین۔ وعلیک السلام و الاکرام۔

قاعدہ ہجدہم بیان پنگل

کاب یعنی علم شعر زبان سنسکرت اور برج بھاشا مین عربی و فارسی کے طرح چند فنون سے مرکب ہے مثل پنگل یعنی علم عروض اور انپراس یعنی قافیہ اور النکار یعنے علم بدیع اور ناٹکا بھید یعنی حالات و معاملات عاشق و معشوق اور سنگیت یعنی علم موسیقی لیکن یہان صرف پنگل کا بیان منظور ہے لہذا جو کچھ ہمکو زبدان سحر البیان عالم گرامی استاد نامی جناب پنڈت جٹا شنکر پانڈے بھٹا چارج نے تعلیم فرمایا اور رسالہاے پنگل مثل چند مہودوہ اور چھند سار اور چھند ارنب اور چھند بنود اور بھاشا بھاسکر اور بانی بھوشن پوتھی اور سکھدیو پنگل اور تحفۃ الہند سے پڑھا یا اور سمجھایا وہ ہم نے ایک رسالے مین جمع کیا اور پنگل مین المعروف بہ بار مصرہ اوسکا نام رکھدیا اب اوسی کا خلاصہ بطور مشتے نمونہ از خروارے اس مقام پر دس فصلون مین نقل کرتے ہین اگر کس است یک حرف بس است واللہ الموفق وعلیہ التکمیل۔

فصل اول استخراج و وجہ تسمیہ پنگل

پنگل بہ کسر باے پارسی و نون غنہ و کاف عجمی مفتوح مع لام آخر۔ سانپ کا نام اور اصطلاحاً علم عروض کو کہتے ہین۔ کہتے ہین کہ شیش ناگ نام ایک سانپ سانپونکا سردار اور ہندؤن کا دیوتا ہے اوسکی اولاد مین ایک سانپ پنگل نام ہے اور پاتال لوک یعنی تحت الثری مین اوسکا مقام ہے۔

گرڑ بفتح کاف فارسی و راے مہملہ مضموم مع راے ہندی آخر ایک عظیم الجثہ طائر پنگل کا بی مات یعنی علاتی بھائی ہے جسکی شکل طاؤس وار اور خوراک اوسکی سانپ ہے وشن دیوتا کی سواری اسپر مقرر ہے اور اسی طائر کا نام رخ قصہ خوانان فارس کی زبان پر ہے۔ سوتیلے بھائیون کی عداوت مشہور ہے گرڑ پنگل کے تاک مین تھا۔ ایک بار پنگل پاتال سے نکل کر بنارس کو گیا اور گرڑ کا یا پلٹ

کر کے برہمنون کی شکل مین جا بیٹھا اگرچہ گرڑ نے دور سے دیکھہ بھال کر پہچان لیا مگر بہ تعظیم برہمن پنگل پر حملہ نکیا ناگ پنچمی کے دن رسم مذہب کے موافق بنارس والے سانپون کو دودہ پلاتے ہین اس برہمن نو وارد نے کہا کہ جانور کی خدمت سے تو یہہ بہتر ہے کہ کسی برہمن کا پیٹ پالو اگر سانپ ہی پر مدار ہے تو کیا دشوار ہے ہم ابہی سانپ ہوئے جلتے ہین برہمن کا تصرف آزما لو یہ کہا اور لوٹ پوٹ کر جامہ اصلی مین آگیا ع کاسہ چشم حریصان پر نشد سانپ سنتے ہی گرڑ چیل جہپٹے کیطرح اوسپر ٹوٹ پڑا۔ پنگل بولا افسوس مین نے ایک وسیع علم ایجاد کیا ہے جسکو ابہی تک کسی نے مجہہ سے نہین سیکہا تم پہلے وہ علم سیکہہ لو پہر اختیار ہے۔ قصہ کوتاہ گرڑ راضی ہو گیا اور پنگل پچہلے پاؤن سرک نے لگا اور پہن سے زمین پر لکہہ اور گرڑ کے نشانیان بنانے لگا جنکا ذکر آئندہ ہے پس اونہین نشانیون سے چہند یعنے بحور و اوزان پیدا ہوتے گئے۔ گرڑ نے پنگل سے کہا کہ اگر دفعتہً تم کسی بانبی مین گہس جاؤ تو ہم تمہارا کیا بنا لین علم اوہورا رہے او سنے کہا جاتے وقت مین تمکو خبر کردونگا۔ رفتہ رفتہ بنارس سے سمندر کے کنارے تک پہونچ گیا اب اس علم کی وسعت قابل غور ہے کنارے پر کہا کہ دیکہو اس چہند کا نام بہجنگپریات ہے یہہ کہکر سمندر مین اتر گیا میان گرڑ منہہ دیکہتے رہگئے جب بہت زار نالی کیئے تو جواب دیا کہ بہجنگپریات کے معنی یہی ہین کہ سانپ جاتا ہے۔ الغرض اوسی سانپ کے نام سے عروض کا نام پنگل مقرر ہوا۔ پہر گرڑ سے یہہ علم بہام نے سیکہا اور بہام سی اگست نے۔ لہذا پنگل کو اسکا موجد جانتے ہین اور بہام اور اگست کو مقلد جانتے ہین۔

فصل دوم اصطلاحات بیاکرن حسب ضرورت

بیاکرن یعنی علم صرف و نحو ہندی مین (سـ الکہہ) حروف تہجی کو کہتے ہین عوام اسکو اچہر بولتے ہین

(۲ بنجن) بکسر بای موحده و نون ساکن و جیم تازی مفتوح مع نون آخر ـ وه حرف جن پر
کوئی حرکت نهو انهین کو ہل بھی کہتے ہین ـ یہہ تلفظ مین آنہین سکتے جب تک کہ انہین ماترا
نہ لگائین جیسے عربی مین اشکال حروف ہجی کو حروف مصمت کہتے ہین اور انکو بول نہین
سکتے جب تک اون مین اعراب نہ لگائین اسی لئے وہ لوگ اعراب کو حروف مصوت
کہتے ہین (۳ ماترا) بہ تشدید فوقانی مفتوح سولہ قسم کی آوازین ہین جنکے لیے
ہندی مین اشکال مقرر ہین جیسے عربی مین اعراب کے واسطے آوازین اور شکلین
ہین وہ ہندی مین یون ہین ۱ اَ ۲ اُ ۳ اِ ۴ رِ ۵ لِ ـ یہ پانچون اصلی ہین
اور انکو سمان کہتے ہین ۶ آ ۷ ای بیای معروف ۸ اُو بواو معروف ۹
رِی بیاے معروف ۱۰ لِری بیاے معروف ـ یہہ پانچوان دیرگھہ
کہلاتے ہین ۱۱ اے بیاے مجہول ۱۲ اَے بیاے ملینہ ۱۳ اُو بواو مجہول
۱۴ اَو بواو ملینہ ـ ان چارون کو سنجگت اکشر کہتے ہین ۱۵ بسرگ ۱۶ انسوار
ان سولہون مین ۱ رِ ۲ رِی ۳ لِ ۴ لِری ـ چارون زبان سنسکرت
سے خصوصیت رکہتی ہین ـ یہہ آخر کے گیارہ ماترائین سمان سے مرکب ہین
(۴ ہرس) بفتح ہاے ہوز و راے مہملہ مفتوح و سین مہملہ مشدد مضموم اوس
اکشر کو کہتے ہین جسکی آواز مین ایک ماترا یعنے ایک حرکت ہو اور اوسکا اشباع نہو عربی
مین حروف متحرک بھی ہین (۵ دیرگھہ) بکسر دال مہملہ و یاے معروف و راے
مہملہ ساکن و کاف عجمی مع ہاے مخلوط وہ اکشر جسمین وہ ہرس کے برابر اشباع
ہو حروف علت و حروف لین و نون غنہ و ہای مظہر و سب دیرگھہ ہین (۶ پلت) بضم بای فارسی
و کسر لام مع تای فوقانی مشدد و مفتوح وہ اکشر جسمین تین ہرس کے برابر آواز کھینچے عربی مین
حروف شده انکو کہہ سکتے ہین جیسے ضالین ممدوده (۷ دت اکشر) باول مضموم و دوم مشدد حرف
مشدد کا نام ہے (۸ سرگ) بکسر بای موحده و سین مہملہ مفتوح مع رای مہملہ ساکن و کاف فارسی

موقوف وہ حرف جنکی دہنے طرف دو نقطے دیدین ان نقاط سے اوس اکشر کے آخر ہای ملفوظی ملفوظ
ہو مثلاً [illegible] یہہ ہندی مین مَ ہی اگر اسکے دہنی طرف دو نقطے دو جیسے [illegible] تو یہ مہ پڑہا جائیگا اور ب
یہہ نقطی بسرگ کہلائیگی۔ اسکو عربی مین ہای مظہرہ بولتے ہین (۹ انسار) بفتح اول وضم نون وسین مہملہ شدہ
مع الف کشیدہ و رای مہملہ موقوف وہ اکشر جسکے اوپر ایک نقطہ دینی سے نون غنہ کی آواز او سمین آجاتی مثلاً [illegible]
یہہ گاہی پہلی گاف پر بندی یعنی نقطے دینے سے گنگا ہو جائیگا اور وہی بندی انسار کہلائیگی یون [illegible]
سنجوگی) بفتح سین مہملہ و نون ساکن و جیم تازی بواو مجہول و کاف پارسی با یای معروف۔ حرف مرکب اور موقوف کو کہتی ہین
مرکب تین حرف ہین اکشا۔ ترا۔ گیا۔ بیای مخلوط۔ باقی جب دو یا زیادہ بنجن لکہا ہون تو وہ ہی سنجوگی ہین جیسے [illegible]
بیہ ساکن یعنی سطر یا حروف مقررہ کی سوای مخلوط کسی ورحرف مین ہلی جیسے تھا یا تحتانی مخلوط جیسے کیا ترجمہ تو وہ ہی سنجوگی ہین

فصل سوم اصطلاحات پنگل

(کل) بفتح کاف تازی مع لام۔ اون سولہ ماترونکو کہتی ہین جنکا ذکر فصل دوم مین آچکا۔ انکو کلا مہ بہی کہتے
ہین (برن) بفتحین اکشر کو کہتی ہین خواہ ایک ترا والی ہون خواہ ایک سے زیادہ والے (برت) بکسر بای
موحدہ و رای مہملہ مفتوح و تای فوقانی مشدد مکسور ماترا ون یا برنون کی ترتیب کو کہتی ہین یعنی بڑی یا چہوٹی ماترا یا
ایسی ہی برن کسی شمار مقررہ سی عبارت مین لانا (چہند) بفتح جیم فارسی مع ہای مخلوط و نون ساکن و دال
مہملہ موقوف۔ بحر اور فرد ع بحر کو کہتے ہین۔ اکثر چہند چار مصرعون کے ہوتے ہین (چرن)
بفتح جیم پارسی و رای مہملہ مفتوح۔ ایک مصرعکو کہتی ہین اسیکا نام پد بفتح بای فارسی و دال مہملہ ہے
(بشرام) بکسر بای موحدہ و شین معجمہ و رای مہملہ۔ وہ مقام جہان چہند مین ٹہراؤ ہو (
انپراس) بفتح ہمزہ وضم نون و بای فارسی مشدد مفتوح و رای مہملہ با الف کشیدہ و سین مہملہ
آخر بہاشا مین قافیے کو کہتے ہین سنسکرت مین یونانی کیطرح انپراس لازم نہین۔
کبہی تک بضم فوقانی و کاف تازی۔ قافیہ اور کبہی ایک چرن کا نام ہے۔
ہکذا فی تحفۃ الہند۔

(تکانت) بضم تای فوقانی و کاف عربی مع الف کشیدہ و نون ساکن و تای فوقانی موقوف بقول صاحب تحفہ ردیف کو

کہتے ہین جیسے سے جیب ہے چام کے + جہوٹ کے ٹہام کی + جام و تہام اپنی اس اور کی کانت ہی (۹ جمک) بفتح جیم تازی و سیم مفتوح و کاف عربی ساکن - چرنون کے درمیانی نوانی کو کہتے ہین جنکا نام نظم عربی و فارسی مین سجع ہے جو کہ سمط مین آتی ہین جیسے سے تربہنگی ناما چہند سدہا اات ابہرا اکرت ہے + کہون جکن نہ آوے کب مین بہاوے سرون سہاوے گنی گہے + یہان ناما - سدہاما - ابہراما - اور آوے - بہاوے - سہاوے جمک ہین (۱۰ ہت برت) بفتح ہاے ہوز و تای فوقانی مفتوح و کسر بای موحدہ و رای مہملہ مع تای فوقانی - ایک قسم کا دو کہہ یعنی عیب ہی - دہنی جانب کے بشرام کی ماترا یا اکشر کا ٹکڑا ازروی وزن بائین طرف کے خانے مین اسطرح ملانا کہ معنی مین خلل پڑجاسے جیسے دوہا سے دوری بھجک پریات سن - بتارہنگی ہان + سنبتا ایک لفظ ہی اوسکو شاعر نے حلال کرکے سن خانہ اول او ربتا خانہ دوم مین تقسیم کیا اسکو فارسی مین قطع خانہ کہتے ہین آتش سے شمشیر کھینچے ای یار تجھی پڑ گی + تصویر کرنہ میری - طیار تا بہ گردن + یہان ای یار ندا منادی کو دو خانون مین بانٹا اسکو جت بہنگ بھی کہتے ہین - (۱۱ چہند بہنگ) خلاف قاعدہ مقام ماترا یا برن کا گہٹ بڑھ یا گنون کا بے محل لانا (۱۲ سنگہاب لوکت) بکسر اول و کسر شین و واو مجہول و کسر ہم دوم غنہ ایک چرن کا آخر کلمہ دوسرے چرن کے شروع پر لانا بقول صاحب تحفہ اسکو گانٹھہ کہتے ہین - فارسی مین اسکا نام سعاد ہے -

فصل چہارم ابتدائی اولین علم پنگل

یہان دو باتین بیشتر قابل لحاظ ہین - اول ناگری خط مین جو لفظ یا عبارت یا علامت ہوتی ہے وہ بائین طرف سے دہنی جانب کو تحریر آجاتی ہے - جہان علامتین لکھی جائین وہان اسکی پابندی ضرور ہے - دوم - برج بہاشا مین لفظ کا آخر ہمیشہ متحرک رہتا ہے جب تک کہ آخر مین گریا ہل ہو جسطرح عروض وغیرہ مین اسباب وغیرہ

چھہ اجزا ہین اوسیطرح پنگل مین سب دو جز ہین ۱ لگھہ ۲ گر ۔ جسطرح اجزای عروضی سے ارکان بنتے ہین اوسیطرح لگھہ اور گر سے گن مرتب ہوتے ہین ۔ اجزا کی تصریح یون ہے ۔ اول ۔ لگھہ بفتح لام و کاف فارسی مخلوط بہا مضموم ۔ بجنون ہین پانچ سمان ماترائین ملانے سے ہر بجن پنگل کی اصطلاح مین لگھہ کہلاتا ہے اسکو بیاکرن مین ہرس کہتے ہین ۔ جیسے کمل مین کاف اور میم اور لام تینون اکشر بجن تھی ایک مین اَ کی ماترا ملنے سے سب لگھہ ہوگئے ۔ یون ہین بپت مین ب بجن تھا اَ کی ماترا سے پ ملفوظ ہوکر لگھہ ہوگیا ۔ یون ہین کسم مین اُ کی ماترا سے دو حرف اولین دو لگھہ ہین ۔ یون ہین پرتھوی کے پ مین رِ کی ماترا سے پ پر ہوکر لگھہ ہوگیا لہذا (پ مع ر) ایک حرف سمجھا جائیگا ۔ یون ہین کلرپت کے کاف مین رِ کے ماترا ملنے سے وہ کِ لگھہ ہوگیا لہذا (ک + ل + ر) ایک ہی اکشر سمجھا جائیگا ۔ یہہ دونون ماترائین لفظ سنسکرت کے واسطے خاص ہین ۔ الغرض ایک حرف متحرک کو لگھہ کہتی ہین ۔
جب دو لگھہ متوالی ہون جیسے دَلَ تو اوسکو سپتری بکسر سین مہملہ و بای فارسی مشدد و مفتوح و رای مہملہ مکسور مع تحتانی مشدد معروف کہتے ہین ۔ جب تین لگھہ متوالی آئین جیسے جَوَرَ تو اوسکا نام ناری نون و یای معروف ہے ۔ جب چار لگھہ متواتر ہون جیسے بَجُوَ بَجَیَ تو اوسکو پرم پد کہتے ہین ۔ یہہ بات یاد رکھو کہ ایک ایک لگھہ ہمیشہ ایک ایک ماترا کے برابر مانا جاتا ہے ۔ پنگل مین لگھہ کے واسطے ایک نشانی مقرر کی گئی ہے جو کہ خط عمودی بشکل الف ہی یون (۱)
دوم ۔ گر بضم کاف پارسی و رای مہملہ مضموم ۔ پانچ سمان ماترائین جیسے باقی کے گیارہ ماترائین جب بجنون مین ملتی ہین تو وہ ہر بجن اصطلاح پنگل مین گر کہلاتا ہے اسکو بیاکرن مین دیرگھہ یا پلیٹ کہتے ہین جیسے رادہا مین ۔ ر ۔ اور دہ ۔ بجن تہے ہر ایک مین ۔ آ ۔ کی ماترا ملنے سے را اور دہا دونون گر ہوگئے یونہین ہی مین ہوں

بنجن تہے اوسمین اِی بیاسے معروف کی ماترا سے ہی گر ہوگیا۔ یون ہین بدہومین
وہ بنجن تہا اُو بواو معروف کی ماترا سے دہو گر ہوگیا۔ یون ہین پتربن مین ت
بنجن تہا رری کے ماترا سے تری ہوکر گر ہوگیا لہذا (ت + رری) دو ہی ماترا مین
سمجہی جاینگے۔ یون ہین کلیرن مین ک بنجن تہا لری کی ماترا سے کلری ہوکر گر ہوگیا
لہذا (ک + لری) دو ہی ماترائین ہین یہہ اخیر کی دو ماترا مین لفظ سنسکرت کے
واسطے خاص ہین۔ یون ہین۔ ارسے مین ر بنجن تہا اوسمین اے بیاسے مجہول
کی ماترا ملنے سے رسے گر ہوگیا۔ یون ہین رین مین ر بنجن تہا اوسمین اے بیاسے
ملنے کی ماترا اکر ری گر ہوگیا۔ یون ہین مورین م بنجن تہا اوسمین او بواو ملنے کے
ماترا سے مو گر ہوگیا۔ یون ہین کنج مین ک بنجن تہا انسوار سے کن گر ہوگیا۔ یون
ہین برانہ کال مین ت بنجن تہا اوسمین بسرگ سے تہ گر ہوگیا۔ الغرض ایک حرف
متحرک مع یک ساکن کو گر کہتے ہین۔ اسی کو عروض عربی و فارسی مین سبب خفیف کہتے ہین
جب دو گر متوالی ہون جیسے بالی تو اوسکو کرن کہتے ہین۔ جب ایک لگہہ بعدہ ایک گر ہو تو
اوسکو تومر بواو مجہول کہتے ہین جیسے کلا۔ یہہ تومر ہے۔ جب ایک گر بعدہ ایک لگہہ
آئے جیسے تال تو اوسکا نام گر تال ہے۔ جب دو لگہہ بعدہ ایک گر آئے جیسے کملا
تو اوسکو کر بفتح کاف تازی و راے مہملہ ساکن بولتے ہین۔ جب ایک گر بعدہ دو لگہہ
متوالی آئین جیسے جادر تو اوسکا نام دہن بفتح دال مہملہ و ہای ہوز مفتوح ہی جب ایک لگہہ کے بعد
دو گر آئین جیسی پرانا تو اوسکو اہت کہتی ہین بفتح ہمزہ و کسر ہای ہوز و فوقانی جب ایک لگہہ کے بعد
ایک گر پہر ایک لگہہ واقع ہو جیسی مُرار تو اوسکو بہی یعنی مرار کہتی ہین جب دو گر کے بیچ مین ایک لگہہ
پہنسجای جیسی کالکا تو اوسکو گر مدہ کہتے ہین۔ لگہہ کے بیان ہی لیکر یہان تک جن جن کا نام ہمنی ایک
ایک بتایا ہی اونمین ہر ایک کے نام کئی ہین (دار ہیو) دیکہو ان سے علاوہ اور ترکیبین پر ستار
سے آئندہ معلوم ہونگی۔ یہہ بات نہ بہولو کہ ایک ایک گر ہمیشہ دو دو ماترا دن کے برابر مانا جاتا ہی۔

پنگل مین گر کیواسطے ایک علامت مقرر کی گئی ہے جو خط منحنی شکل کاف سطح یا نصف تحتانی کی مثل یا ہمزہ کے مانند ہی یون (ے) یا (ی) یا (ی) لگھہ کیصورت خط عمودی کیطرح بنائیجو جہہ یہہ ہے کہ بہاشا سمان ماترا ونمین واندیون ہی ہوتی ہی پس لگھہ کو واند کی شکل پر مان لیا ہی اور گر کیصورت کو بطور خط منحنی بنانیکا یہہ سبب ہے کہ اگر دو لگھہ یعنی (ا ا) کو محرف خط سی باہم ملاد تو گر کی شکل پر ایک صورت بنجائیگی یون (ا ا) اور یہہ بات تشطح کر قاعدہ مین ثابت ہوجائیگی - دو لگھہ دو ماترا کے برابر ہین اور دو ماترا ایک گر کے برابر لہذا دو لگھہ ملانے سے ایک گر بنجاتا ہے (لطیفہ) راقم کے خیال مین آتا ہے کہ سانپ کی دو چالین ہین ایک سیدہی ایک لہریا - گر کو پنگل نے سیدہی چال چلکر لگھہ اور لہریا چال دکھاکر گر بنایا ہوگا اسی لیے - لگھہ اور گر کی سیدہی اور لہریادار شکلین ہوگیئن -

فصل پنجم بنٹ یعنی تقطیع کا بیان

بنٹ بفتح بای موحدہ ونون غنہ وتای ہندیہ مفتوح مع تای فوقانی - چہند کو اکشرونکو لگھہ یا گر یا ماترا یا برن سے ملانا یعنی برابر کرنا اسی کو عربی وفارسی مین تقطیع کہتے ہین بنٹ کرنی مین جو حروف گہٹتے یا بڑہتے یا گرتے ہین وہ حسب تفصیل ذیل بارہ قسم کے ہین یون -

(۱) جب وزن شعر کے واسطے گر کو اشباع نکرین تو وہ گہٹ کر لگھہ کے آواز مین بولا جاتا ہے یعنی لگھہ ہوجاتا ہے جیسے سو سانچا کیسن برابر و* دین بندہ ہی تام* بارن کو بارن کرے + دکھہ جہرا سے دیو و ہام* یہان دیو کے آخر گر ہے لیکن اشباع نہونے سے لگھہ ہوگیا -

(۲) جن اکشرون مین ماترا نہون تو حاشیہ لگھہ بنتے ہین جیسے دک - لبا کن آخرین کاف تازی لگھہ ہے جسکے معنی طرف -

(۳) چہوٹے - آ - را - اُ بنجن مین ملنے سے لگھہ بنتے ہین جیسے کُمَت - بمعنی عقل خراب بضم اول وفتح دوم وکسر سوم - یہن - م - اور ت - اور ک لگھہ ہین -

(۴) جب پلت کو وزن شعر کے سبب سے نہ بڑھائین تو وہ لگھ ہو جاتا ہی جیسے ؎ ارے رے کانھ تو چھانڑ دے + گر گر پر ہی ٹھ + ایسے کہت او بجائے بجّ + تھا پیو گوپ ہیتمہ + یہان لفظ (رے) بجاے دوم پلیت تھا مگر اشباع نہونے سے لگھ ہو گیا۔

(۵) سنجوگی حرف کے ماقبل کا حرف گرو ہوتا ہی مگر کہین کہین لگھ ہی قائم رہتا ہی جیسے ؎ جگ ماتا سرسوت سُمر اُکت یکت دے مونہ + یہان سرسوت پر او معدولہ ہین (ر) گرو تھا لیکن سنجوگی اوسکے بعد ہو اسلیے لگھ ہو گیا۔

(۶) وہ نون غنہ جسکو سانُ ناسِک کہتے ہین چرن کے آخر بخلاف فارسی بنشت کے وقت شمار مین نہین آتا اور فارسی مین بھی نصیر المحققین کا یہی مذہب ہی جیسے ؎ ہر کو بھجین + پھل سنگ تجین + مین بھجین اور تجین کے نون ماتراؤن مین نہ گنے جائینگے۔

(۷) سنجوگی حرف سے ماقبل کا حرف اگر ماترا ہمیت آئے تو وہ گرو ہوتا ہی جیسے بھجنگ پرات مین (گ) گرو ہی۔

(۸) بسرگ اور انستار ہمیشہ گرو ہوتا ہی جیسے رامہ کے آخر ہاے ملفوظ گرو ہی اور رانگ مین نونِ غنہ گرو ہی۔

(۹) چرن کے آخر کا حرف تلفظ کے سوافق رہتا ہی خواہ لگھ ہو خواہ گرو یعنی جب نہ کھنچیگا تو لگھ کہلائیگا اور جب اشباع کیا جائیگا تو گرو بنجائیگا۔

(۱۰) جب حرف (ر) کلمے کے آخر یا درمیان آتا ہی تو وہ اکثر چھندون مین بنشت کے وقت گر جاتا ہی جیسے ؎ بھومن کرشن مکند گپال + کرپال رسال سودین دیال + یہان کرشن کشن اور کرپال کپال رہجائیگا۔ یونہین راتر سے رات۔

(۱۱) جب حرف متحرک کے بعد (ل) آتا ہی تو وہ اکثر چھندون مین بنشت کے حساب سے ساقط ہو جاتا ہی جیسے ؎ رٹو گو بکنتا + ہرو کلیش جنتا + یہان کلیش کے عوض کیش حسب ہوگا۔

(۱۲) جب دو لگھ متوالی واقع ہون اور دوسرے کو ساکن کرو تو پہلا لگھ مابعد کے دوسرے لگھ سے ٹکر کھا کر یعنی ملکر گر بنجاتا ہی جیسے چمکت بچہار حرکت کے میم اور تاے فوقانی کو حل کردو تو چم بسکون میم پورا ایک گر اور کت بسکون تا پورا ایک گر ہو جائیگا حال آنکہ پہلے چار لگھ تھے - باقی ہنٹت کا حکم تقطیع عربی و فارسی و اُردو کے مثل سمجھو - ان زبانون کی طرح بھاشا مین بھی چھند کے الفاظ و حروف کو لگھ یا گرو غیرہ سے برابر کرنے مین وہی قطع و برید ہنٹت کے وقت جاری ہوتی ہی جو تراش خراش لسان ثلثہ مین بحالت تقطیع کرنی ہوتی ہی مثلاً سے مہا مود کاری + آہلیا سوتاری + یہان مود کی دال قطع ہوکر مابعد مین شامل ہوگی اور لام مشدد دوبار محسوب ہوگا اور یاے مخلوط ساقط ہوگی اور واو سو غیر محسوب ہوگا یون - مہا مو ء ء ا - دکا ری ء ء ا + اہل لا ء ء ایس تاری ء ء ا - اسی طور پر تم ہر چھند کو ہنٹت کر سکتے ہو ہم تخفیفاً سب مقاسون پر تقطیع نہ لکھینگے۔

فصل ششم پرتّے کا بیان مع قواعد

پرتّے بکسر باے فارسی و راے مہملہ مکسور و تاے فوقانی مشدد مکسور یا تحتانی مجہول اصطلاحاً وہ کلیے ہین جن سے چھندون کے استخراج اور کمیت و کیفیت و ماہیت کے قواعد دریافت ہوتے ہین - انکے ادراک کے بغیر چھندون کے اصول پر عبور نہین ہوتا - وہ سب آٹھ کلیے ہین اس طرح -

اوّل - پرستار بفتح باے پارسی و راے مہملہ مفتوح و سین مہملہ ساکن و تاے فوقانی بالف کشیدہ مع راے مہملہ - پنگل مین فک بحور کا کام دیتا ہی - یعنی ایک چھند سے دوسرا چھند نکالنا اور اوسکے لگھ و گر کا انتظام اسی قاعدے سے پیدا ہوتا ہی - پرستار کی دو قسمین ہین - ایک ماترا برت کا پرستار - دوسرا برن برت کا پرستار - پھر ہر ایک پرستار مین چند سلسلے ہوتے ہین جنکو بھید بیاے مجہول کہتے ہین - ہر بھید چھند کا ایک چرن

اور چرن کی چند بار تکرار سے ایک چھند پورا ہو جاتا ہی - تم اکثر بھیدون کو لگھ و گرُ کے حساب سے
اصول و فروعِ عروضِ عربی کے ساتھ بحساب اجزا ملا سکتے ہو -

ماترا برت کے پرستار کا قاعدہ - اگر ماترائین جفت ہون تو سطر اول مین سب گرُ رکھو ورنہ پہلے لگھ پھر گرُ - اور فی گرُ دو ماترا اور فی لگھ ایک ماترا سمجھلو - پھر پہلے گرُ کے نیچے لگھ رکھو بعدہ اوپر کے بقیہ اکشر اوتار لو - اوسکے بعد غور کرو کہ اب ماترا کی کل تعداد مین کیا کمی ہی اگر ایک سے زیادہ ماترائین باقی ہون تو پہلے گرُ لکھکر پورا کرو اور پھر اگر اتنی کمی ہو جو ایک لگھ سے پوری نہو سکے تو پھر گرُ رکھو اور جب صِرف ایک ماترا کی کمی رہے تو ایک لگھ رکھدو - کیونکہ ایک لگھ ایک ماترا کے برابر ہی الغرض جب تک آخر کے بھید مین سب ماتراؤن کے شمار کے برابر لگھ نہ آجائین یہی عمل جاری رکھو

مثلاً یہ چھ ماترا کا پرستار ہی اور اسمین تیرہ بھید ہین - اور ہر بھید سنے چھند کا ایک چرن ہی - اوسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند بنجائیگا یونہین تیرہ چھند علٰحدہ علٰحدہ ہاتھ لگینگے -

(١)	ऽ ऽ ऽ	= مفعولن
(٢)	ऽ ऽ । ।	= فعلاتن
(٣)	ऽ । ऽ ।	= مفاعلن
(٤)	ऽ । । ऽ	= مفتعلن
(٥)	ऽ । । । ।	= •
(٦)	। ऽ ऽ ।	= مفاعیلُ
(٧)	। ऽ । ऽ	= فاعلات
(٨)	। ऽ । । ।	= فعلتان
(٩)	। । ऽ ऽ	= مستفعلُ
(١٠)	। । ऽ । ।	= •
(١١)	। । । ऽ ।	= •
(١٢)	। । । । ऽ	= •
(١٣)	। । । । । ।	= •

برن برت کے پرستار کا قاعدہ - پہلے گر کے نیچے لگھ رکھے اور اوسکے آگے یعنی دہنے طرف اوپر کے اکشر اوتار لے اور پیچھے یعنی بائین جانب گر سے خالی جگہ اوپر کے مقابل بھردے

مثلاً یہ تین برن کا پرستار ہی اور اسمین آٹھ بھید ہین اور ہر بھید نئے چھند کا ایک چرن ہی اوسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند بنجائیگا یونہین آٹھ چھند علیحدہ علیحدہ ہاتھ لگین گے

(۱)	S S S	مفعولن
(۲)	I S S	فعولن
(۳)	S I S	فاعلن
(۴)	I I S	فعلن
(۵)	S S I	مفعولُ
(۶)	I S I	فعولُ
(۷)	S I I	۰
(۸)	I I I	۰

دوم سنکھیا بفتح سین مہملہ و نون غنہ و کاف تازی مخلوط بہا مکسور و یاے تحتانی مخلوط با الف زدہ - اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ اتنی ماتراؤن یا اتنے برنون مین کتنے بھید ہین -

ماتراسنکھیا کا قاعدہ - اول ماترا پر ایک کا ہندسہ رکھے دوسری ماترا پر دو کا ہندسہ تیسری ماترا پر دو اور ایک کا مجموعہ یعنی تین کا ہندسہ رکھے چوتھی ماترا پر تین اور دو کا مجموعہ یعنی پانچ اور پانچوین ماترا پر پانچ اور تین کا مجموعہ یعنی آٹھ کا ہندسہ علی ہذا القیاس رکھتا چلا جائے اخیر ماترا پر جو ہندسہ آئیگا وہی شمار درجہ ہوگا - اسمین یہ خیال رکھنا ضرور ہی کہ جب ایک ماترا یعنی لگھ ہو تو صرف اوسکے سر پر ہندسہ رکھا جائیگا اور جب دو ماترا یعنی گر ہو تو اوسکے تلے اوپر دونون جگہ ہندسہ رکھکر اون دونون کا مجموعہ ماترا اسے مَاتَاَخر یعنی دہنے طرف کی ماترا پر رکھنا پڑیگا - اگر آخر کی ماترا گر ہوگی تو ماترا کے نیچے کا ہندسہ جواب ہوگا ورنہ اوپر کا ہندسہ - ظاہر ہی کہ گر کو دو ماترا مانتے ہین

اسکی مثال درج ذیل ہو۔

مثال (۱) ... یہ آٹھ ماترا کی سنکھیا ہو اور چونتیس ۳۴ اخیر کا ہندسہ پس سمجھو کہ چونتیس ۳۴ بھید آٹھ ماترا کی سنکھیا مین ہونگے اگر اسکا پرستار کیا جائے تو چونتیس ۳۴ سلسلے ضرور بنجائینگے یہی امتحان سب جگہ ہو۔

مثال (۲) ... یہ پانچ ماترا کی سنکھیا ہو اور آٹھ بھید اسمین ہین بوجہ معلومۂ صدر۔

مثال (۳) ... یہ چھ ماترا کی سنکھیا ہو اور اسمین تیرہ بھید ہین فافہم۔

برن سنکھیا کا طریقہ۔ شروع برن پر ایک کا ہندسہ رکھے اوسے دوگنا کرکے دوسرے برن پر رکھے یونہین آخر تک دوگنا کرتا چلا جائے تو اخیر والا ہندسہ جو آخر برن پر ہو اوسکا دوگنا شمار درجہ ہوگا۔ دیکھو سات برن کی مثال۔ سات برن مین ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ بھید ہونگے یون (۱۲۸) ... ۔ کیونکہ آخر برن پر چونسٹھ ۶۴ کا ہندسہ ہو اور ۶۴ کا مضاعف ۱۲۸ ہین۔ یہ پرستار سے ثابت ہوسکتا ہو۔

سوم۔ شوچی شین معجمہ با واو معروف وجیم پارسی یا تحتانی معروف۔ اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہو کہ پرستار کے بھیدون مین کتنے بھید ایسے ہین جنکے اول مین گرو ہون اور کتنے ایسے ہین جنکے آخر مین گرو ہون اور کتنے بھید ایسے ہین جنکے اول مین لگھ اور کتنے ایسے ہین جنکے آخر مین لگھ ہون۔

ماترا پرستار کی شوچی کا قاعدہ۔ پہلے سنکھیا نکالے۔ سنکھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اوسکے ما تقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہو جنکی ابتدا مین لگھ ہون یا جنکے اخیر مین لگھ ہون۔ اور اس ہندسۂ ما تقدم کا ماقبل ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہو جن کے اول اول گرو ہین یا جنکے آخر آخر گرو ہین۔

(ماترا سنکھیا)

ऽ ऽ
۲ ۵

(چار ماترا کا پرستار)

ऽ ऽ = فعْلن
ऽ ا ا = فعِلن
ا ऽ ا = مفعول
ا ا ऽ = .
ا ا ا ا = .

دیکھو چار ماترا کی سنکھیا کی تو معلوم ہوا کہ اخیر کا ہندسہ (۵) ہے اور پانچ کا ہندسۂ ما تقدم (۳) ہے پس دریافت ہوا کہ چار ماترا کے پرستار مین تین ایسے بھید ہین جنکے اخیر مین لگھ ہین اور تین ہی بھید ایسے ہین جنکے اوائل مین لگھ ہین پھر (۳) کا ہندسۂ ما تقدم دو ہے۔ پس دریافت ہوا کہ چار ماترا کے پرستار مین دو بھید ایسے ہین جنکے اوائل مین گرو ہین اور دو ہی بھید ایسے ہین جنکے اواخر مین گرو ہین

برن پرستار کی شوجھی کا طریقہ - برن سنکھیا نکالے - سنکھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اوسکے ما تقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہے جنکے اوائل مین لگھ ہون یا جنکے اواخر مین لگھ ہون اور وہی ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہے جنکے اوائل مین گرو ہون یا جنکے اواخر مین گرو ہون ذیل مین مثال دیکھو۔......

(برن کی سنکھیا)

(۱۶) ۸ ۴ ۲ ۱

(چار برن کا پرستار)

(۱)	ی	ی	ی	ی	=	مفعولاتن
(۲)	ی	ی	ی	ا	=	مفاعیلن
(۳)	ی	ی	ا	ی	=	فاعلاتن
(۴)	ی	ی	ا	ا	=	فعلاتن
(۵)	ی	ا	ی	ی	=	مستفعلن
(۶)	ی	ا	ی	ا	=	مفاعلن
(۷)	ی	ا	ا	ی	=	مفتعلن
(۸)	ی	ا	ا	ا	=	فَعِلَتن
(۹)	ا	ی	ی	ی	=	مفعولاتُ
(۱۰)	ا	ی	ی	ا	=	مفاعیلُ
(۱۱)	ا	ی	ا	ی	=	فاعلاتُ
(۱۲)	ا	ی	ا	ا	=	فعِلاتُ
(۱۳)	ا	ا	ی	ی	=	مس تفعِلُ
(۱۴)	ا	ا	ی	ا	=	•
(۱۵)	ا	ا	ا	ی	=	•
(۱۶)	ا	ا	ا	ا	=	•

دیکھو چار برن کا پرستار کیا تو معلوم ہوا کہ اسکے پرستار مین (۱۶) بھید ہین کیونکہ اسکی سنکھیا کا اخیر ہندسہ (۱۶) ہی اور سولہ کا ہندسہ ماتقدم (۸) ہی پس دریافت ہوا کہ چار برن کے پرستار مین آٹھ بھید ایسے ہین جنکے اوائل لگھ ہین اور آٹھ ہی ایسے ہین جنکے اواخر مین لگھ ہین - اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چار برن کے پرستار مین آٹھ بھید اوائل مین گرو والے اور آٹھ ہی بھید اواخر مین گرو والے ہین -

چہارم - اُودِشٹ بضم اول و واو معدولہ و دال مہملہ مشدد مکسور و شین معجمہ ساکن مع تاے ہندی موقوف - اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہی کہ ماترا یا برن کے پرستار مین فلان بھید کونسا ہی -

ماترا اودشٹ کا قاعدہ - سنکھیا کرکے گرکے سرون کے ہندسون کو اکٹھا کرے پھر کل جمع کو سنکھیا کے اخیر کے ہندسے سے گھٹا دے جو باقی رہنے وہی ماترا پرستار کے بھید کا عدد ہی اور وہی عدد جواب ہی -

مثلاً کوئی پوچھے کہ چھ ماترا کے پرستار مین (ا ꣿ ا ꣿ) یہ کونسا بھید ہی - تو اول اسکی سنکھیا نکالے جیسے (۱ ۲ ۳ ۵ ۸) تو کل جمع سنکھیا کی (۱۳) ہی اس تیرہ مین سے گرکے سرون کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۱ + ۵) = ۶ کو گھٹایا تو باقی بچے (۷) پس معلوم ہوا کہ وہ بھید ساتوان ہی -

برن اودشٹ کا قاعدہ - سنکھیا کرکے گرکے سرون کے ہندسون کو اکٹھا کرکے مجموع کو سنکھیا کے اخیر کے مجموعی ہندسون سے تفریق کرے جو باقی رہے وہی برن پرستار کے بھید کا عدد ہی - اسکا دوسرا قاعدہ یہ ہی کہ لگھون کے سرون کے ہندسون کو جمع کرکے ایک کا ہندسہ اوسمین جوڑدے تو مجموعہ جواب ہوگا -

مثلاً کوئی پوچھے کہ چار برن کے پرستار مین (ا ꣿ ا ꣿ) یہ بھید کونسا ہی - پس اسکی سنکھیا نکالی یون (۱ ۲ ۴ ۸) تو کل جمع سنکھیا کی (۱۶) ہوئی

اس سولہ مین سے گرون کے سرون کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۲ + ۴) = ۶
کو گھٹا دیا تو باقی رہے (۱۰) لہذا معلوم ہوا کہ وہ بھید دسوان ہی۔
(مثال قاعدۂ دوم) لگھون کے سرون کے ہندسون کا مجموعہ (۱ + ۸) = ۹ ہوا
اس نومین ایک کا ہندسہ جوڑا تو نو ہوے (۱۰) ہوا۔ پس دریافت ہوا کہ وہ
بھید دسوان ہی۔

پنجم نشٹ۔ بفتح نون وسکون شین معجمہ وتاے ہندی موقوف۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ ماترا یا برن کے پرستار مین فلان بھید کی کیا شکل ہی یعنی کس مقام پر اوسمین لگھ ہین اور کس جگہ اوسمین گر۔

ماترا پرستار کے نشٹ کا قاعدہ۔ جتنی ماترا کا پرستار ہوا وتنی ماترا الشکل لگھ لکھے اور اوسکی سنکھیا نکالے۔ پھر اوس پوچھے ہوئے بھید کے شمار کو سنکھیا کے اخیر ہندسے سے تفریق کر دے۔ جو باقی بچے اوس ہندسے مین سے سنکھیا کے ایسے بڑے ہندسے کو (جو اوسمین سے گھٹ سکتا ہو) تفریق کرے اور اب جس ہندسے کو گھٹایا ہی اوسکے نیچے کی ماترا کو دہنے طرف کی ماترا سے ملا کر شکل گر بنالے۔ پھر غور کرے کہ تفریق کرنے سے کچھ باقی تو نہین رہا۔ اگر رہے تو اوسمین سے بھی بقاعدۂ مذکورہ سنکھیا کا بڑے سے بڑا ہندسہ (جو کہ تفریق ہوسکتا ہو) تفریق کرے اور پھر بقاعدہ وشکل مذکورہ دو ماترا اون کو ملا دے۔ اگر پھر بھی باقی رہے تو وہی قاعدہ کرتا چلا جائے الی غایۃ النہایۃ۔ پس وہ شکل جو اس طرح بنائی جائے گی وہی جواب ہی۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ (ۍ ۍ ۍ) یعنی چھ ماترا کے پرستار مین نوین بھید کی کیا شکل ہی۔ تو پہلے اون چھ ماترا اون کو شکل لگھ لکھے یون = (۱۱۱۱۱۱) پھر عمل موافق ذیل کے کرے۔ (دیکھو صفحہ ۳۵۳ مین صورت عمل)

(تشریح عمل)

پوچھے ہوئے بھید ۱۳ سے [illegible]

[illegible] ۹ [illegible]

[illegible] ۴

دیکھو ۱۳ — ۹ — ۴

حاصل تفریق ۴ — ۳ — ۱ حاصل تفریق

حاصل تفریق ۱ — ۱ — (۰) کچھ باقی نہ بچا

---

۱۳ ۸ ۵ ۳ ۲ ۱ {عمل}

دیکھو دو لگھو ملانے سے گر کی شکل بنی-

گھٹایا ہوا عدد حاصل تفریق یعنی ۴ سے-

دیکھو دو لگھو ملانے سے گر کی شکل بنی-

گھٹایا ہوا عدد ۳ سے - اب کچھ باقی نہ رہا-

پس یہی شکل جواب ہی اگر صفائی سے لکھو تو یون ہو-

(ا ا ی ی) = جواب-

برن پرستار کے نشٹ کا قاعدہ - پوچھے ہوئے بھید کے شمار کو اول دیکھے کہ وہ طاق ہی یا جفت - اگر طاق ہی تو ایک کا ہندسہ اوسمین جوڑ کر جفت بنائے پھر اوسکو نصف کرے اور ایک گر رکھ لے - اور اگر جفت ہی تو کوئی ہندسہ نجوڑے اور نصف کرے اور اس صورت مین ایک لگھو رکھے اور گر نہ رکھے - پھر نصف کرنے سے جو عدد حاصل ہوگا تو وہ طاق ہوگا یا جفت - اگر طاق ہو تو بقاعدہ طاق اور جفت ہی تو بقاعدۂ جفت عمل کرتا جائے یہان تک کہ جتنے برن کا نشٹ ہی اوتنے درجے آجائین - مگر یہ خیال رکھنا واجب ہی کہ جب نصف کرنے کے لیے ایک کا ہندسہ جوڑا جائیگا تب گر رکھا جائیگا - اور جب نصف کرنے کے واسطے کسی ہندسہ جوڑنے کی ضرورت نہ پڑے گی تو لگھو رکھا جائیگا - جب تک تقسیم نہو عمل تمام نہوگا جیسے چار برن کے پرستار مین کوئی پوچھے کہ گیارھوین ۱۱ یا بارھوین ۱۲ بھید کی کیا شکل ہی تو اوسکا عمل یون کرو - (دیکھو صفحہ ۳۵۴) -

عمل مثال اول-

(۱) ۱۱ + ۱ = ۱۲

۱۲/۲ = ۶ = (ی)

(۲) ۶/۲ = ۳ = (۱)

(۳) ۳ + ۱ = ۴

۴/۲ = ۲ = (ی)

(۴) ۲/۲ = ۱ = (۱)

دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے

(چار برن)

جواب (۱ ک ۱ ک)

یعنی ایک گرایک لگھ

پھر ایک گرایک لگھ ہے-

عمل مثال دوم-

(۱) ۱۲/۲ = ۶ = (۱)

(۲) ۶/۲ = ۳ = (۱)

(۳) ۳ + ۱ = ۴ کے اور ۴/۲ = ۲ = (ی)

(۴) ۲/۲ = ۱ = (۱)

دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے-

(چار برن)

تو جواب (۱ ک ۱۱) یعنی

دو لگھ ایک گرایک لگھ ہے-

ششم- میر- میم بایاے مجہول آخر راے مہملہ- اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان پرستار مین کی لگھ اور کی گر والے کتنے بھید ہین-

ماترا میر کا قاعدہ- پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے ہین اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہے- چونکہ ایک ماترا کا ایک ہی پرستار ہوتا ہے اسلیے چکر کے درجۂ اول مین ایک ہی کوٹھا رکھا اور درجۂ دوم مین ایک اور بڑھا کر دو کوٹھے بنائے اسیطرح درجۂ سوم مین بھی دو ہی کوٹھے بنائے بعدہ درجۂ چہارم مین ایک اور بڑھا کر تین کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجۂ پنجم مین بھی پھر درجۂ ششم مین چار کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجۂ ہفتم مین بھی علی ہذا القیاس ایک ایک کوٹھا بڑھاتے گئے- مگر یہ خیال رکھو کہ دو دو درجون مین ہر جگہ برابر کوٹھے ہوتے ہین مثلاً دوم و سوم مین دو اور چہارم و پنجم مین دو اور ششم و ہفتم مین دو وقس علی ہذا- ہر درجے کے دہنے طرف کے خانہ کے آخر مین ایک کا ہندسہ

سب جیگہ رکھا جائے اور ہر درجے کے بائین طرف کے خانہاے آخر مین اسطور سے ہندسے رکھے جائین کہ ۱۔ او ۲۔ او ۳۔ او ۴۔ او ۵۔ وغیرہ۔ اب رہی خانہاے وسط کی خانہ پُری۔ وہ اس طرح کرنی چاہیے کہ جو خانۂ درمیانی بھرنا ہو اوسکے سر کا ہندسہ اور سر کے دہنے خانے کے خانۂ بالا کا ہندسہ لے کر جوڑے اور اوس خانۂ درمیانی مین رکھدے۔ یون۔

ماترا میر چکر

۱۔ ماترا						۱	بھید ۱
۲۔ ماترا					۱	۱	۲
۳۔ ماترا					۲	۱	۳
۴۔ ماترا				۱	۳	۱	۵
۵۔ ماترا				۳	۴	۱	۸
۶۔ ماترا			۱	۶	۵	۱	۱۳
۷۔ ماترا			۴	۱۰	۶	۱	۲۱
۸۔ ماترا		۱	۱۰	۱۵	۷	۱	۳۴
۹۔ ماترا		۵	۲۰	۲۱	۸	۱	۵۵
۱۰ ماترا	۱	۱۵	۳۵	۲۸	۹	۱	۸۹

میر چکر کے جانب چپ پہلے کوٹھے کے اعداد یعنی بھید سے اجتماع اجزا کا شمار پرستار مین معلوم ہوتا ہے اور اوس خانے سے جتنے خانے دہنے کو چلکر پونہچے ہو اوتنے ہی اگر اجتماع اجزا سے لگا لگا اور لگھ بنا کر بقیہ اجزا کے ساتھ لکھدو اور خانۂ موصولہ کے عدد کو ان بنے ہوئے بھیدون کی تعداد سمجھو اسی طرح خانۂ آخر تک پونہچے پونہچے

گل لگھ ہو جائینگے (اجتماع اجزا سے مراد پنڈ ہے جو کہ آئندہ مرکٹی مین مذکور ہے)
مثال جفت - چار ماترا کے میر چکر مین دیکھا تو پہلے کوٹھے مین (۱) پایا پس معلوم ہوا کہ ایک بھید ایسا ہے جسمین چار ماترا (ऽ ऽ) یعنی دو گرو ہین پھر اوسکے دہنے طرف (۳) پایا تو دریافت ہوا کہ تین بھید ایسے ہین جنمین ایک گرو اور دو لگھ ہین کیونکہ ۱۱ ऽ =(۱۱+ ऽ- ऽ ऽ) پھر اوسکے دہنے طرف (۱) دیکھا تو دریافت ہوا کہ ایک بھید ایسا ہے جسمین چارون لگھ ہین کیونکہ۔ سے ہے۔ ۱۱۱=(۱۱۱۱+ ऽ ऽ- ऽ ऽ)

مثال طاق - پانچ ماترا کے میر چکر مین دیکھا تو پہلے کوٹھے مین (۳) پایا پس دریافت ہوا کہ تین بھید ایسے ہین جنمین پانچ ماترا (ऽ ऽ۱) یعنی ایک لگھ دو گرو ہین پھر اوسکے دہنے طرف (۴) ملا تو سمجھے کہ چار بھید ایسے ہین جنمین تین لگھ دو گرو ہین کیونکہ۔ کے ہے۔ ऽ ۱۱۱=(۱۱+ ऽ- ऽ ऽ ۱) پھر اوسکے دہنے طرف (۱) دیکھا تو جانا کہ ایک بھید پانچون لگھ والا ہے کیونکہ۔ سے ہے۔
۱۱۱۱=(۱۱۱۱+ ऽ ऽ- ऽ ऽ۱)

برن میر کا طریقہ - پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنایئے جسکو میر چکر کہتے ہین اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہے - چونکہ ایک برن کے دو پرستار ہوتے ہین اس لیے درجۂ اول مین دو خانے رکھے اور درجۂ دوم مین ایک اور بڑھا کر تین خانے بنائے اور تیسرے مین ایک اور بڑھا کر چار خانے بنائے علیٰ ہذا القیاس ایک ایک خانہ بڑھاتے گئے - پس جتنے برن ہونگے کوٹھے مین اوتنے ہی درجے ہونگے - ہر درجے کے دہنے اور بائین طرف کے آخر خانون مین ایک کا ہندسہ رکھا جائیگا پھر جس خانۂ درمیانی کو بھرنا ہو اوسکے سر کے دو خانون کے ہندسون کو جوڑ کر اوسمین لکھدو علیٰ ہذا درجۂ آخر تک پہونچ جاؤ - کوٹھے کے بیرونی کونون پر بائین جانب جو ہندسے ہین وہ برن کے شمار ہین اور دہنے گوشون پر کے ہندسے بھیدون کی تعداد ہین -

برن بھید چکر

برن								بھید
۱ برن	۱	۱						بھید ۲
۲ برن	۱	۲	۱					بھید ۴
۳ برن	۱	۳	۳	۱				بھید ۸
۴ برن	۱	۴	۶	۴	۱			بھید ۱۶
۵ برن	۱	۵	۱۰	۱۰	۵	۱		بھید ۳۲
۶ برن	۱	۶	۱۵	۲۰	۱۵	۶	۱	بھید ۶۴

پہلے خانے کو جانب چپ سے برن کے شمار کے موافق گُر جانے - پھر دوسرے خانے مین ایک گر کم کرکے ایک لگھ بڑھائے اور اوس خانے کے ہندسے کے موافق بھید کا شمار جانے اس چکر مین ایک گر کے عوض ایک ہی لگھ بڑھیگا کیونکہ برن کے عوض برن ہی ملنا چاہیے یونہین بائین طرف سے دہنے طرف کو چلا جائے اور ہر خانے پر ایک گر کم کرتا ہوا اور ایک لگھ بڑھاتا ہوا دہنے طرف کے آخر خانے تک پہونچ جائے حسب تفصیل مثال ذیل -

یہ تین برن کے پرستار کی مثال ہے

ऽ	ऽ	ऽ	(۱)
ا	ऽ	ऽ	(۲)
ऽ	ا	ऽ	(۳)
ا	ا	ऽ	(۴)
ऽ	ऽ	ا	(۵)
ا	ऽ	ا	(۶)
ऽ	ا	ا	(۷)
ا	ا	ا	(۸)

دیکھو تین برن کے پرستار مین آٹھ بھید ہین وہی (۸) درجۂ سوم کے دہنے طرف ہی اور وہی (۳) یعنی برن کا شمار اوسکے بائین جانب ہی- اب خانون مین غور کرو کہ اول خانے مین ایک ہندسہ ہی- پس معلوم ہوا کہ تین برن کے پرستار مین ایک بھید ایسا ہی جسمین تین گرہین- بعدہٗ خانۂ دوم مین تین کا ہندسہ ہی- پس معلوم ہوا کہ اوسی پرستار مین تین بھید ایسے ہین جنمین دو گرو ایک لگھ ہین- بعدہٗ خانۂ سوم مین پھر تین کا ہندسہ ہی اس سے معلوم ہوا کہ پرستار مذکور مین پھر تین بھید ایسے ہین جنمین ایک گرو دو لگھ ہین- پھر خانۂ چہارم مین ایک کا ہندسہ پایا- پس معلوم ہوا کہ پھر ایک بھید ایسا ہی جسمین کے ہین- ۱۱۱ = (۱+ ـ ۱۱) یعنی تین لگھ ہین- ایسے آٹھون بھید پورے ہو گئے- یہ کل درجۂ سوم کی مثال ہوئی- یونہین سب درجون کو آزمالو-

ہفتم- مَرکَٹی- اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ اتنی ماترا یا اتنے برن کے پرستار مین کل بھید اسقدر اور کل ماترا اور کل لگھ اور کل گرو اور کل برن اور کل پنڈ (جسکی تعریف ذیل مین ہی) اس قدر ہین- یہ قاعدہ گویا سب کی فہرست ہی-

تعریف پنڈ

سب لگھون کے مجموعے کو نصف کر کے گرو بنا لئے اور اوسکو گرون مین جوڑ کر سب گرون کا مجموعہ پنڈ بکسر باے پارسی و نون ساکن و دال ہندی موقوف کہلاتا ہی- جیسے کسی پرستار مین دس لگھ اور پانچ گرہین تو دس گرو ہوئے یہی دس گران سب کا پنڈ ہی-

ماترا مرکٹی کا چکر

چھندسہاے معمولی پرستار-	۶ ماترا	۵ ماترا	۴ ماترا	۳ ماترا	۲ ماترا	۱ ماترا	پرت یعنی پرستار	درجہ ۱
ماترا کی سنکھیا کے اعداد-	۱۳	۸	۵	۳	۲	۱	بھید	۲
درجہاے (۱) و (۲) کے اعداد کا حاصل ضرب	۷۸	۴۰	۲۰	۹	۴	۱	کلا یعنی ماترا	۳
خانۂ اول مین (۱) رکھا پھر اوسکو دوگنا کرکے اوپر کے خانے کے عدد سے گھٹا کر باقی کو رکھدیا- اسی حساب سے خانۂ راست سے طرف خانۂ چپ کے چلے جاؤ- الیٰ آخرہٖ	۳۸	۲۰	۱۰	۵	۲	۱	لگھ	۴۰
خانۂ اول مین صفر رکھا بعدہٗ صفر کے اوپر کا عدد اوتار کر صفر کے دہنے خانے مین رکھا پھر اوس خانے کے اوپر کا عدد اوتار کر اوس دہنے خانے کے دہنے طرف رکھدیا- علیٰ ہذا القیاس آخر تک-	۲۰	۱۰	۵	۲	۱	۰	گرُ	۵
درجہاے (۴) و (۵) کے اعداد کا مجموعہ-	۵۸	۳۰	۱۵	۷	۳	۱	برن	۶
درجۂ سوم کے اعداد کا نصف -	۳۹	۲۰	۱۰	۴½	۲	½	پنڈ	۷

(نتیجہ) مثلاً ۶ ماترا کے پرستار مین ۱۳ بھید ہوتے ہین وہی ۱۳ خانۂ ۶ کے نیچے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کی ماترائین جمع کرو تو ۷۸ ہوتی ہین وہی ۷۸ خانۂ ۱۳ کے نیچے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے لگھ جمع کرو تو کل ۳۸ ہوتے ہین وہی ۳۸ خانۂ ۷۸ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے گر جمع کرو تو کل ۲۰ ہوتے ہین وہی ۲۰ خانۂ ۳۸ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین کل بھیدون کے اکشر جمع کرو تو سب ۵۸ ہوتے ہین وہی ۵۸ خانۂ ۲۰ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے لگھون کو جمع کرکے اوس مجموعے کا نصف پرستار کے گرون کے مجموعے کے ساتھ ملاؤ تو گر ۳۹ ہوتے ہین وہی ۳۹ خانۂ ۵۸ کے تلے ہین-

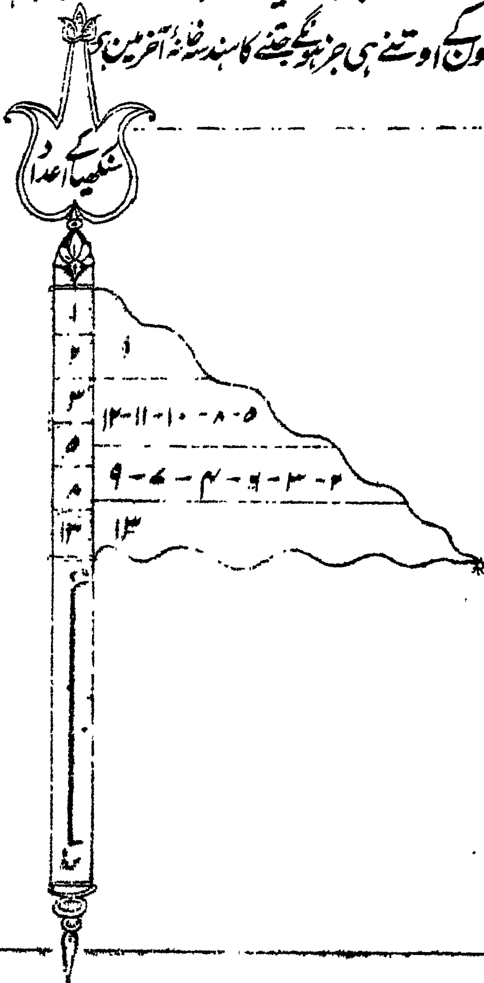
برن عرکی کا چکر								
ہند سہا سے معمولی پرستار	برن ۶	برن ۵	برن ۴	برن ۳	برن ۲	برن ۱	برن یعنی پرستار	۱
برن سنکھیا کے اعداد دو سے شروع کرکے رکھو	۶۴	۳۲	۱۶	۸	۴	۲	بھید	۲
اعداد درجہاے (۱) و (۲) کا حاصل ضرب	۳۸۴	۱۶۰	۶۴	۲۴	۸	۲	برن	۳
اعداد درجۂ سوم کا نصف	۱۹۲	۸۰	۳۲	۱۲	۴	۱	گرو	۴
ایضاً ایضاً ایضاً	۱۹۲	۸۰	۳۲	۱۲	۴	۱	لگھ	۵
درجہاے سوم و چہارم کے اعداد کا مجموعہ	۵۷۶	۲۴۰	۹۶	۳۶	۱۲	۳	کلا یعنی ماترا	۶
درجۂ ششم کے اعداد کا نصف	۲۸۸	۱۲۰	۴۸	۱۸	۶	۱½	پنڈ	۷

ہشتم۔ پتاکا۔ بفتح باے پارسی و تاے فوقانی بالف کشیدہ و کاف تازی بالف اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہے کہ فلان ماترا یا برن کے پرستار مین کس کس بھید مین کتنے گرو اور کتنے لگھ تعداداً ہین۔

پتاکا کے دو جز ہوتے ہین۔ ایک ڈنڈ بفتح دال مہملہ و نون ساکن آخر دال ہندی یعنی علم کی چھڑ کی شکل۔ ایک پتاکا یعنی پھریرے کی شکل۔

ماترا پتاکا کا قاعدہ۔ جتنے ماترا کا پتاکا نکالنا منظور ہو۔ پہلے اوتنی ماترا کی سنکھیا نکالے اوسکے درجۂ اعداد جسقدر ہون اوتنے ہی خانے ڈنڈ مین بنائے اور خانون مین سنکھیا کے اعداد ترتیب وار بھر دے۔ چونکہ پہلے بھید کی ماترائین تو معلوم ہین کہ سب اکثر گرو ہین۔ لہذا اوسکے بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلے سے کم اور سب سے زیادہ کتنے گرو آسکتے ہین۔ جتنے آسکین اوتنے ہی خانے پتاکا مین بنائے۔ پھر سنکھیا کا اول عدد اوس سنکھیا کے دہنے طرف مقابل مین رکھے اور اخیر عدد سنکھیا کے دہنے جانب اخیر عدد کے مقابل مین رکھے۔ اب جانہاے وسط کی خانہ پری کا قاعدہ سنو۔ ڈنڈ کے پہلے خانے کے عدد کو سنکھیا کے

اخیر خانے کے مقابل کے عدد سے گھٹا کر باقی کو پتاکا کے حصۂ اول مین رکھے - پھر یونہین
ونڈ کے دوسرے خانے کے عدد کو عدد مذکور سے گھٹا کر باقی کو اوسکے دہنے طرف رکھے -
اسیطرح ونڈ کے ہر خانے کے عدد کو دفعہ دفعہ گھٹا گھٹا کر حاصل تفریق کو حصۂ اول مین ترتیب وار بھرے
بعدہ ونڈ کے دو دو خانون کا مجموعہ اوسی عدد مذکور سے گھٹا گھٹا کر حاصل تفریق کو پتاکا کے
حصۂ دوم مین بھرے بشرطیکہ جو ہندسہ حصۂ اول مین آچکا ہو اوسکی تکرار نہونے پائے -
پھر اگر حصۂ سوم بھی ہو تو اوسمین وہ اعداد رکھے جو سنکھیا کے تین تین خانون کے مجموعے کے
گھٹانے سے حاصل ہون بشرطیکہ اعداد صدر مکرر نہ آنے پائین - اسیطرح جتنے خانے
ہون سب کی خانہ پُری کردے - پتاکا کے اعداد کا مجموعہ سنکھیا کے ہندسۂ اخیر کے برابر ہوتا ہے
یعنی پتاکا کے کل خانون مین ملاکر ہندسون کے اوتنے ہی جز ہونگے جتنے کا ہندسہ خانۂ آخر مین ہے
مثلاً چھ ماترا کے پرستار کا پتاکا یہ ہے ------



چھ ماترا کے پرستار کی سنکھیا ۱۳ ہے آخر تک یون = [illegible] -
اسیلیے - ونڈ کے خانون مین چھ ماترا کی سنکھیا کے اعداد رکھے ہین ترتیب وار -

تپا کا کے حصہ اول کی خانہ پری اسطرح کی ہے

عمل - ۱۳ - ۱ = ۱۲
پھر ۱۳ - ۲ = ۱۱
پھر ۱۳ - ۳ = ۱۰
پھر ۱۳ - ۵ = ۸
پھر ۱۳ - ۸ = ۵

(جملہ اعداد حصہ اول)

تپا کا کے حصہ دوم کی خانہ پری اسطرح کی ہے

عمل - ۱۳-(۱+۲) = ۱۰ اسکو حصہ دوم مین رکھا کہ حصہ صدر تکرار ہوتی تھی
پھر ۱۳-(۱+۳) = ۹
پھر ۱۳-(۱+۵) = ۷
پھر ۱۳-(۱+۸) = ۴
اور ۱۳-(۲+۳) = ۸ اسکو بوجہ صدر نہ رکھا -
پھر ۱۳-(۲+۵) = ۹
پھر ۱۳-(۲+۸) = ۳
اور ۱۳-(۳+۵) = ۵ اسکو بھی بوجہ صدر نہ رکھا -
پھر ۱۳-(۳+۸) = ۲

(اعداد حصہ دوم)

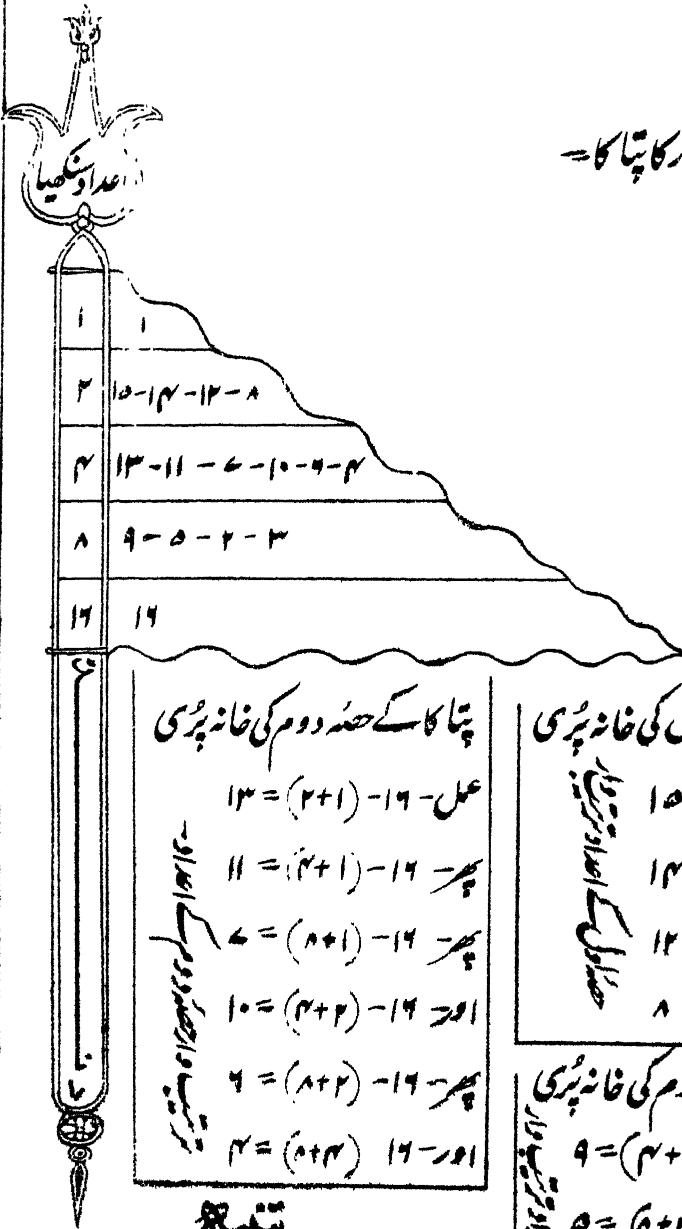
اگر تپا کا ثبت اور حصے ہوتے تو پانچ ثبت فلان فلان کو اوس عدد سے گھٹاتے جو سنکھیا کا عدد آخر ہوتا - اور ظاہر ہی کہ چھ سے زیادہ ماترا کے پرستار مین تیرہ سے زیادہ کا عدد سنکھیا کا آخر ہوگا - فافہم -

برن تپا کا کا قاعدہ - اس کا قاعدہ بھی ماترا تپا کے کے قاعدے کے مثل ہی لیکن یہان ونڈ کے خانون مین برن سنکھیا کے اعداد بھرے جائینگے - دیکھو چار برن کے پرستار مین سنکھیا کا عدد آخر سولہ ہی -

یون (۱۶) [illegible]

پس برن کے سوزن کے اعداد ترتیب وار مع عدد آخر مضاعف یعنی (۱۶) دنڈ مین بھردو

چار برن کے پرستار کا پتاکا —



پتاکا کے حصہ اول کی خانہ پری

حصہ اول کے اعداد بترتیب

عمل - ۱۶ - ۱ = ۱۵

پھر - ۱۶ - ۲ = ۱۴

پھر - ۱۶ - ۴ = ۱۲

پھر - ۱۶ - ۸ = ۸

پتاکا کے حصہ دوم کی خانہ پری

حصہ دوم کے اعداد بترتیب

عمل - ۱۶ - (۲+۱) = ۱۳

پھر - ۱۶ - (۴+۱) = ۱۱

پھر - ۱۶ - (۸+۱) = ۷

اور - ۱۶ - (۴+۲) = ۱۰

پھر - ۱۶ - (۸+۲) = ۶

اور - ۱۶ - (۸+۴) = ۴

پتاکا کے حصہ سوم کی خانہ پری

حصہ سوم کے اعداد بترتیب

عمل - ۱۶ - (۴+۲+۱) = ۹

پھر - ۱۶ - (۸+۲+۱) = ۵

اور - ۱۶ - (۸+۴+۲) = ۲

پھر - ۱۶ - (۸+۴+۱) = ۳

تنبیہ

دیکھو یہان پتاکا مین تین حصے تھے بدین وجہ دنڈ کے خانۂ سوم تک کے اعداد جمع کرکے سنکھیا کے ہندسۂ آخر سے گھٹائے

(تپا کا نتیجہ)

ضرور ہے کہ ماترا اور برن کے پرستار کے پہلے بھید مین سب گرہون اور اخیر بھید مین سب لگھ باقی بھید کا اعداد مع صورت - اعداد اونکے دریافت کے واسطے - تپا کا کے جتنے حصے یعنی خانے اعداد اوسنے بھرے ہوئے ہون اونمین خانہ (۱) کے جیسے (۱) گرو قرار دو - اور خانہ (۲) کے واسطے (۲) گرو اور خانہ (۳) کی خاطر (۳) گرو علی ہذا القیاس جتنے درجے یعنی خانے نیچے اترتے جاؤ فی خانہ ایک ایک گرو بڑھاتے جاؤ یعنی سمجھتے جاؤ - پھر ہر خانے کے اعداد کو علیحدہ علیحدہ موافق خط فاصل پرستار کا ایک ایک بھید جانو - پس خانہ اول کے ہر بھید مین ایک ایک گرو ہوگا باقی لگھ پھر خانہ دوم کے ہر بھید مین دو دو گرو ہونگے باقی لگھ پھر خانہ سوم کے ہر بھید مین تین تین گرو ہونگے باقی لگھ -

جیسے چھ ماترا کا پرستار کرو تو اوسمین ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ و ۸ و ۵ بھیدون مین ایک ایک گرو ہوگا باقی رہے دو دو لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ ماترا تپا کا کے خانہ (۱) کے ہین - اسیطرح ۹ و ۷ و ۴ و ۶ و ۳ و ۲ بھیدون مین دو دو گرو ہونگے باقی رہا ایک ایک لگھ وہ ہوگا کیونکہ اعداد مذکورہ تپا کا کے خانہ (۲) کے ہین -

یونہین چار برن کا پرستار کرو تو اوسمین ۱۵ و ۱۴ و ۱۲ و ۸ بھیدون مین ایک ایک گرو ہوگا باقی رہے تین تین لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ برن تپا کا کے خانہ (۱) کے ہین - اسیطرح ۱۳ و ۱۱ و ۷ و ۱۰ و ۶ و ۴ بھیدون مین دو دو گرو ہونگے باقی رہے دو دو لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مسطورہ تپا کا کے خانہ (۲) کے ہین - اسی طرح ۹ و ۵ و ۲ و ۳ بھیدون مین تین تین گرو ہونگے باقی رہا ایک ایک لگھ وہ ہوگا - کیونکہ یہ اعداد خانہ (۳) کے ہین - اب دونون تپا کا سے ملا کر سمجھ لو اور امتحان چاہو تو پرستار کرکے جانچ لو -

فصل ہفتم بیان گن

چند ماترا یا چند برن کو اکٹھا کر کے اونتالیس۳۹ قسم کے الفاظ بنائے گئے ہین اونکو سنسکرت مین (گنڑ) بفتح کاف فارسی و نون غنہ و رائے ہندی ساکن کہتے ہین اور بھاشا مین (گن) بفتح اول وسکون نون۔ یہ سب گن چھندون مین ارکان یعنی اصول افاعیل کا کام کرتے ہین۔ اونمین ماترا کے واسطے پانچ گن مقرر ہین اور برن کے لیے آٹھ گن۔ ماترا گن مین نہ کچھ پھل ہے نہ کوئی دیوتا۔ وہ پانچون یہ ہین (۱) ٹگن جسمین چھہ۶ ماترا ہون جیسے سری گنگا (۲) ٹھگن۔ پانچ۵ ماترا والا جیسے کالکا (۳) ڈگن جسمین چار۴ ماترا ہون جیسے کالی (۴) ڈھگن جسمین تین ماترا ہون جیسے نگر (۵) ڑگن۔ دو ماترا والا جیسے دل پھر اول گن کے پرستار سے تیرہ۱۳ بھید اور دوم سے آٹھ اور سوم سے پانچ اور چہارم سے تین۳ اور پنجم سے دو بھید پیدا ہوتے ہین جنکا مجموعہ اکتیس۳۱ ہے۔ لہذا ماترا گن کے سب اقسام اکتیس۳۱ ہین اور ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ نام مقرر ہے۔ (باقی بارھہ دیکھو)

برن گن کے لیے خاص خاص دیوتا اور مخصوص مخصوص پھل مفروض ہین جسطرح دعوتیون کے ہان حروف کے واسطے موکلین اور تاثیرات و خواص ہین۔ پھر اون سب کے دو اقسام ہین۔ ایک گن وہ سکھدائی کہلاتے ہین یعنی یمن۔ دوسرے اگن۔ وہ دکھدائی مشہور ہین یعنی بدیمن۔ پھر ہر ایک کی چار قسمین ہوکر مجموع آٹھ گن اگن ہوجاتے ہین ان آٹھون مین ہر ایک تین تین جز کا ہوتا ہے یا تو تینون لگھ ہوتے ہین یا تینون گرو یا لگھ اور گرو سے مرکب مگر تین جزون سے زیادہ نہین ہوتے۔ یہ آٹھون گن اگن تین برن کے پرستار سے علی الترتیب نکل سکتے ہین۔

اب ہم آٹھون برن گنون کے نام اور اونکے لگھ و گرو کی ترکیب اور اونکی نشانی بحساب لگھ و گرو اور مثال اور دیوتا اور پھل اور اقسام نقشہ (۱) مین بتاتے ہین اور یہی بہت کام آتے ہین

نقشۂ (الف) بر نون کے گن اگن کا بیان

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پھل	اقسام
۱	مگن	تین گر	ऽऽऽ	بیتاجو	زمین	لکھشمی یعنی دولت دے	سکھدائی
۲	یگن اول [illegible]	ایک لگھ دو گر	ا ऽ ऽ	بھوانی	پانی	دھن یعنی اسباب دے	سکھدائی
۳	رگن	ایک گر ایک لگھ ایک گر	ऽ ا ऽ	کالکا	آگ	موت اور سوزش دے۔	دکھدائی
۴	سگن	دو لگھ ایک گر	ا ا ऽ	متھرا	ہوا اور کال	خوف عظیم دے۔	دکھدائی
۵	تگن اول [illegible]	دو گر ایک لگھ	ऽ ऽ ا	پاتال	آسمان	ہیچ یعنی کچھ نہ دے۔	دکھدائی
۶	جگن	ایک لگھ ایک گر ایک لگھ	ا ऽ ا	مُرار	سورج	درد پیدا کرے۔	دکھدائی
۷	بھگن	ایک گر دو لگھ	ऽ ا ا	بامن	چاند	جس اور سکھ دے۔	سکھدائی
۸	نگن اول [illegible]	تین لگھ	ا ا ا	کمل	سانپ	عقل اور سکھ دے۔	سکھدائی

قطعہ شناخت گن باشارۂ حروف آغاز

آغاز و وسط و آخر گر آئین تو بھجس جان
ان درجون پر جو لگھ ہون اونکو یرت سے پہچان
سب گر جو ہون مگن ہے سب لگھ جو ہون نگن ہے
ترکیب صدر مین تو رکھ لف و نشر پر دھیان

ان آٹھون مین دو دو ایک قسم کے ہین بدین سبب انکے چار اقسام یون ہو جاتے ہین دومِت یعنی دوست۔ دوداس یعنی غلام۔ دو اُداسین یعنی بیگانہ۔ دو اَر یعنی دشمن حسب تفصیل نقشۂ (ب)۔

نقشۂ (ب)

۱	نگن	اور	نگن	۱ و ۸	دونوں سعد ہیں یعنی دوست۔
۲	نگن	اور	بھگن	۲ و ۷	دونوں داس ہیں یعنی غلام۔
۳	تگن	اور	جگن	۵ و ۶	دونوں اوداسین ہیں یعنی بیگانہ۔
۴	رگن	اور	سگن	۳ و ۴	دونوں اَرہیں یعنی دشمن۔

نقشۂ اثر یعنی (ج) مفصلۂ ذیل سے دریافت ہوتا ہو کہ اگر دو دو اگن یا گن مفصلۂ نقشۂ (ب) چھند میں متوالی آئیں تو کیا خاصہ پیدا کرتے ہیں۔

نقشۂ اثر یعنی (ج)

۱	دوست دوست متوالی آئیں۔	خوشی ہو
۲	پہلے دوست پھر غلام	کام بنتے کی صورتیں معقول نکلے۔
۳	پہلے غلام پھر دوست	کام پورا ہو جائے۔
۴	غلام + غلام	کام اپنے اختیار میں رہے۔
۵	پہلے دوست پھر بیگانہ	کام پورا نہو۔
۶	پہلے دوست پھر دشمن	درد پیدا ہو جائے۔
۷	پہلے غلام پھر بیگانہ۔	دولت کا نقصان ہو۔
۸	پہلے غلام پھر دشمن۔	خوف کا مقام ہی۔
۹	پہلے بیگانہ پھر دوست۔	نکما پھل ملے۔
۱۰	پہلے بیگانہ پھر غلام۔	آفت پیدا ہو۔
۱۱	بیگانہ + بیگانہ۔	کوئی فائدہ نہو۔
۱۲	پہلے بیگانہ پھر دشمن۔	بھائیوں بھائیوں عداوت ہو۔
۱۳	پہلے دشمن پھر دوست۔	اسکا پھل ہیچ ہی۔
۱۴	پہلے دشمن پھر غلام۔	بیوی مرجائے۔
۱۵	پہلے دشمن پھر بیگانہ۔	خاندان اور دولت کی تباہی ہو۔
۱۶	دشمن + دشمن۔	افسر اور مداح اور ممدوح مرجائیں۔

نقشۂ (ج) کو نقشۂ (ب) سے ملاتے ہین اور نقشۂ (ب) کو نقشۂ (الف) سے ملاتے ہی معلوم ہو سکتا ہو کہ کس کس قسم کے الفاظ اور کس کس وزن کے لفظ چھند مین متوالی لانا بہتر ہی یا متوسط ہی یا بُرا ہی -

(تتمہ) انکے علاوہ سترہ حروف دگدھ برن کہلاتے ہین جب وہ چھندون کے آغاز پر آتے ہین تو دولتمند کو تباہ کرتے ہین - یون -

ابجی یعنی گان یان ڑان جھ رکھ پ چھ بھ نام ہ ٹ ہ تھ اب اتھ اڈھ - واللّٰہ المؤثر وعلیہ التاثیر ۔

فصل ششم اقسام وحدود برت

ہم فصل سوم مین برت کی تعریف کر چکے - یہان اوسکے دو اقسام ہین - اول ماترا برت اسکو گد بفتح کاف فارسی وتشدید دال مہملہ بھی کہتے ہین - دوم برن برت اسکو پدّ بروزن گد بھی بولتے ہین - ان دونون مین ہر ایک کی چند قسمین ہین -

(۱) سم برت بفتح سین مہملہ - وہ چھند جسکے ہر چرن کی ماترائین یا ہر چرن کے برن ازروے شمار برابر ہون جیسے سہ گلے گنج مال * پھرے گپال * سر مور کیش * چرن کو سُر کُش * یہان ہر چرن کے لگھ وگر بیکرفی لگھ ایک ماترا اور فی گرو دو ماترا کے حساب سے جمع کرلو تو ہر ایک چرن مین کل آٹھ ماترائین ہین - جہان ماتراؤن کا شمار منظور ہو وہان یونہین گنا کرو - یا جیسے سہ کنجن مین نندلالا * سنگھ لیے برج بالا * کیل کرین سکھ کندا * مادھو گوکل چندا * یہان ہر چرن کے لگھ وگر بیکرا وُنکی ماترائین نہ بناؤ بلکہ صرف اونھین لگھ وگر کو شمار کرلو تو آٹھ اکشر ہر چرن مین ہین - برن گننے کو یہی قاعدہ بکار آمد ہی -

(۲) اردھ سم برت - بفتح ہمزہ وسکون راے مہملہ ودال معطلہ مع ہاے مخلوط موقوف - باقی معلوم - وہ چھند جنمین پہلے اور تیسرے یعنی طاق چرن کی ماترائین یا برن ازروے شمار باہم برابر ہون اور باقی کی باہم برابر ہون جیسے سہ چپلا چمکت چپل چت *

برکھت گھن گھنگھور * پپیہا پیا پیا رٹت نت * کوکت چونہ دس مور * یہان ۱ و ۳ مین تیرہ تیرہ ماترا اور ۲ و ۴ مین گیارہ گیارہ ہین - یا جسطرح سے ؎ مور پکش سو شیش کھور رجال * چھری پر سون ہاتھ مین گل گنج مالا * پیتر بسن سیام گات نیتر لال * کنج مین لیے پھرین سنگ گوال بالا * یہان ۱ و ۳ چرن مین بارہ بارہ برن اور ۲ و ۴ مین چودہ چودہ ہین -

(۳) بشم برت - بکسر باے موحدہ و شین معجمہ مفتوح - وہ چھند جسکے چرن از روے ماترا یا از روے برن تین یا تین سے زیادہ مختلف التعداد ہون جیسے ؎ پرمیشر مدھر ریپ دیپ * مادھو جادو گیر دھر جگ بھوپ * جگت تارن پربھو ہوا ہیپ * تم ہین سب کے ان روپ * یہان ۱ و ۴ چرن مین تیرہ تیرہ مت - اور ۲ مین سترہ - اور ۳ مین چودہ ہین - یا جیسے ؎ برج تو کاہے کے * مدھ نگری ہر جا سے کے رہو * پرم کھور چت تیرو * مدن گوپال جو دین کو بسارو * یہان ۱ چرن کا ۲ بارہ کا ۳ دس کا ۴ تیرہ کا ہی - ان تینون مین بشم برت بقول بھکاری داس صاحب چھند ارنب کم مستند ہی -

(۴) جات - وہ چھند ہین جو دو چھندون یا زیادہ سے مرکب ہون جیسے ہلاس چھند ایک یا دا کو لک اور تر بھنگی سے مرکب ہوتا ہی یون سے ؎ کانہ جنم دن سر نر بھولے * نندھ دھر نش با سر سیم تولے * ست تے بھرا بیرا اوڑاوین * دوسے دیو سمن برساوین * سمنن برساوین - ہرش بڑھاوین - تج تج آوین - یا نن کو * سج تی نر بھیشن - سہت الیشن - کرین اشیشن - گانن کو * تن لوگن کی گت - وا نن کی ات - نر کھ سبھی پت - بھول رہے * برج شوبھ پرکاسہ - نند بلاسہ - داس ہلاسہ - کون کہے * خواہ دو دو قسم کے چرن یا زیادہ زیادہ قسم کے چرن سے مرکب ہون جیسے اردھ سم برت اور بشم برت

(۵) ماترا سویا - بفتح سین مہملہ و واو مفتوح و تحتانی مشدد مع الف کشیدہ - ماترا برت کی

ایک حد کا نام ہی ۔ بقول صاحب چھند منجری وہ چھند جسکا ہر چرن کم سے کم تئیس ۲۳ ماترا کا اور زیادہ سے زیادہ چھبیس ۲۶ ماترا کا ہو ۔ لیکن صاحب چھند مہودہ وغیرہ تئیس ۲۳ ماترا سے لیکر چھبیس ۲۶ تک والے چھندون کو سویّا کہتے ہین ۔ اور یہی اصح ہی کیونکہ اس سے بڑھکر ونڈک کہلاتا ہی ۔

(۶) برن سویّا ۔ برن برت کی ایک حد ہی ۔ وہ چھند جسکا ہر چرن کم سے کم بائیس ۲۲ برن کا اور زیادہ سے زیادہ چھبیس ۲۶ برن کا ہو ۔

(۷) ماترا ونڈک ۔ بفتح دال مہملہ و نون ساکن و دال ہندی و کاف تازی ساکن ماترا برت کی حد آخر کا نام ۔ وہ چھند جنکے چرن ستّیس ۳۷ ماترا سے زیادہ ہون چھیالیس ۴۶ ماترا تک کے ونڈک سم برت استعمال مین ہین جیسے چرچری چھند ۔ اگر اس سے بھی زیادہ کہو تو کوئی مزاحم نہین ۔

(۸) برن ونڈک ۔ برن برت کی حد اخیر ہی ۔ وہ چھند جنکے چرن چھبیس ۲۶ برن سے زیادہ ہون ۔ اکیاون ۵۱ برن تک کے ونڈک سم برت مستعمل ہین جیسے آگم چھند ۔ اگر اس سے زیادہ بھی کہو تو کوئی مانع نہین ۔

(تکملہ) چھندون کی کچھ انتہا نہین جتنی ماترائین یا برن بڑھاتے جاؤ چھند بڑھتے جائین اگر صرف چالیس چالیس ماترا یا برن تک کا پرستار کرو تو دونون اقسام ملکر دس کھرب ننانوے ۹۹ ارب ستر سٹھ کرور بہتر لاکھ سات ہزار نو سو سترہ نئے چھند شمار مین آتے ہین اور اس شیطان کی آنت کو جب چاہو سنکھیا سے ناپ لو ۔ پھر انمین ہر ایک کی ترتیب و شکل از روے لگھ و گرتم نشٹ کے قاعدے سے نکال سکتے ہو ۔ ہم نے ماترا اور برن کے ہر مراتب کے ساتھ اونکی تعداد علحدہ علحدہ سنکھیا سے بتا دی ہی (مار مہرہ دیکھو) اب رہے ان سب کے نام ۔ بس اسمین بڑا خلفشار ہی کیونکہ اکثرون نے اسمین اختلاف کیا ہی بلکہ پرستار مین جو بھید جسکو پسند آیا ہی اوسمین کچھ قیدین لگا کر اوسکا نیا نام گھڑ لیا ہی

ہم نے اس سمندر کو متھکر پانسو عمدہ چھند مارمرہ مین لکھے ہین یہان اونہین کا انتخاب ہے یعنے مشہور مشہور ستر چھند ماترابرت کے فصل نہم مین اور پھر اسی چھند برن برت کے فصل دہم مین لکھدیے اور ان دونون مین کمی و زیادتی کا خیال رکھا ہے تاکہ جتنی ماتراؤن یا جتنے برنون کا چھند مطلوب ہو اوس شمار کے سلسلے سے مع انکل آئے - واللہ الملہم علیہ الاتمام

فصل نہم ماترابرت چھندون کا بیان بترتیب اعداد

اس فصل مین فی چرن دو ماترک چھندون سے لیکر سو تک کی حد آخر تک بترتیب اعداد چھند مندرج ہین پھر دنڈک مین ترتیب تعدادی کو نانگھ کر انتظام درجہ کے بموجب قدم رکھے ہین - ان سب مین ایک چرن کی تعریف جبی لکھدی ہے اوسی قیاس پر باقی چرن ہین - جہان جہان گن آئے ہین صرف اونکا حرف اولین لکھا ہے جیسے سگن کے عوض (س) تاکہ تجنیس خطی سے اردو مین دھوکا نہ پڑے - ان سب چھندون مین ایک چرن کے ماترا اور اکشر جانکر لگھو گرو کے شمار بتا دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک چرن کی کل ماتراؤن سے اکشرونکی تعداد کو تفریق کرو تو حاصل تفریق گرو ہونگے پھر اونہین گرون کو اکشرون سے نکالو تو حاصل تفریق لگھو ہونگے -

علاوہ برین جو چھند بحور عربیہ فارسیہ سے ہموزن ہین اونہین عربی یا فارسی بحر کا نام بھی تقطیع سمیت بتا دیا جنکی مثالین قاعدۂ شانزدہم مین درج کر چکا ہون -

(دو ماترا والا چھند)

(۱) شری چھند - ایک گرکا ایک چرن س جو + ہو + شری + کو + یعنی مہادیو جی کی مدد ہو -

(تین ماترا کا)

(۲) مہی - ایک لگھ ایک گر س رما + سما + نہی + مہی + لکشمی کے برابر دنیا مین کوئی نہین

(۴ مت)

(۳) کاما - ۲ گرے رامَی + نامی + رامی + کامی + رام کے نام ہی سے اس دنیامین غرض ہی - بروزن فعلن بسکون دوم - متدارک مخبون مسکن -
(۴) مَنْدَرْ - گرو لگھ سے دھیاوتَ + اَاوتَ + بندرَ + مندرَ + ہنومان مندر پہاڑ کو دوڑتے لیے آتے ہین -

(۵ مت)

(۵) شَشَشْ - یَ سے ہی مین + سہی مین + جشی سے + ششی سے + عمائد لوگ دنیامین چاند کے مانند روشن ہین - فعولن - متقارب -
(۶) پریا - رَ سے ہی کُرُو + پتّھرُو + توہیا + ری پریا + اری پیاری تیرا دل پتھر کے مانند سخت ہی - بوزن فاعلن - متدارک -

(۶ مت)

(۷) رام - ۲ لگھ ۲ گر سے جگ ماہین + سکھ ناہین + تج کامی + بھج رامی + دنیامین چین نہین ہی خواہش نفسانی کو چھوڑ رام کی طرف منہ موڑ - فعلاتن - رمل مخبون -
(۸) کَلا - گر - ۲ لگھ - گر سے دھیرکہو + آج لہو + نند للا + کام کلا + اے سری کرشن صبر کرو آج ہی تم سے وصل ہوگا - مفتعلن - رجز مطوی -

(۷ مت)

(۹) شُبھ گت - بضم شین معجمہ - فی چرن سات ماترا سے کر پا بندھو + دین بندھو + سرب سُرپت + دِیہ شُبھ گت + اے بحر رحمت غریب پرور فرشتون کے مالک مجھکو نجات دو - اسکا نام سوگت بھی ہی اور چار وزن اسکے اور ہین (مار مہرہ دیکھو) مفاعیلن - فاعلاتن سے اکثر ہموزن ہی -

(۸ مت)

(۱۰) مَدبَھار - بفتح میم و دال مہملہ و موحدہ مخلوط بہا آخر راے مہملہ - فی چرن ۸ مت جنمین

آخر ایک جگن سے نت ورسبھیکہ + برج بدھن دیکھ + للت نہ نمیکہ + من چتر لیکہ + کرشن کی ونسدھاری دیکھکر برج کی عورتین حیرت سے تصویر ہوگئین - مدبھار کو چھب بھی کہتے ہین

(۹ مست)

(۱۱) ہاری ۲ گر - ی سے تومان بھاری + ٹھانے پیاری + سوتین سکھاری + ہوتین مہاری + ای پیاری تو روٹھی ہوئی غرور مین بیٹھی ہے اس سبب سے سوتین خوش ہین فعلن فعولن - متقارب مربع اثلم -

(۱۰ مست)

(۱۲) دیپک - دس کل جنمین آخر والا اکشر لگھ سے جی جیت جگ بند + مکھ گوری چند + ترلوک ابنیپ + دشرتھ کل دیپ + جو دنیا کا معبود ہے سب عابد نیلوفر ہین اور وہ چاند ہے اور تینون لوک کا زمین دار ہے اور دسرتھ کے دودمان کا چراغ ہے اوسکی جے ہو

(۱۱ مست)

(۱۳) اہیر - فی چرن ۷ مت پھر آخر مین ج سے گوتمک سنیہہ نہ بیر + نہان دھنسی ندنیر + چیر دھر لکھ تیر + لے بھج گیو اہیر + کیون بھائی یہ تماشا بھی سنا ہے کہ ایک عورت جمنا مین نہانے اُتری پوشاک کنارے دیکھکر کنھیا جی لے بھاگے -

(۱۲ مست)

(۱۴) ان بھلا - ۸ مت پھر ایک بھ سے اہو جسومت نندن + کھل دل دنج نکندن + بھگتن کے ارچندن + بھنجہ بھو بھی پھندن + او نند و جسودا کے صاحبزادے بدچلن اور خبیثون کے بیخکن عابدون کے کلیجون کی ٹھنڈک میری دنیاوی دہشت کے پھندون کو توڑ دے -

(۱۵) تومر - بواو مجہول - س - ج سے بھج رام کرشن مکند + برج ناتھ گوکل چند + گھنشیام کانت امند + چھب دھام شری ندنند + رام کرشن کو یاد کرو جو کہ نجات دہندہ

اور محافظ برج اور گوکل کے چاند اور ابر سیاہ کے مانند شوخ رنگ اور حسن کے مکان اور نند کے فرزند ہین - اس چہند کو ہم بروزن متفاعلن فعلات - کامل مربع احذ مسبغ کہتے اگر آخر مین لگھ نہو تا ایسے اغلاط اصاحب تحفۃ الہند نے اکثر کیے ہین - فتأمل - بنٹت یون ہی - ج را = ۱۱۱ - گشن = ۱۵۱ - مکند = ۱۵۱ - بعضون نے اسکو ۹ برن مین شامل کیا ہی -

(۱۳ امت)

(۱۶) نراچکا - بفتح نون و کسر جیم پارسی و کاف تازی - ۲ گر ج - ر - سے بھونہین کری کمان ہین * نینا پرچنڈ بان ہین * رکہا سری جو تین دئی * ناراچکا ہو بھی * دونون ابرو سخت کمان اور آنکھین تیز تیر ہین تو نے مانگ جو نکالی وہ بھی تیر ہنگئی - بھاشا مین بھون کو بھونہ بہاے آخر بولتے ہین اوسی کی جمع بھونہین ہی مستفعلن مفاعلن - رجز مربع مخبون اسکو آٹھ برن مین بھی لوگون نے شامل کیا ہی -

(۱۴ امت)

(۱۷) ہاکل کا - ہر دو کاف تازی و لام مفتوح - ۱۴ ماترا مین آخر والا اکثر گر - اسمین شرط ہی کہ کہین لگھ نہ آئے سے پرتی گرتی تول گنی * پر دھن گرل سمان بھنی * ہی نت رگھبر نام رری * تاس کہاکل کال کری * جو شخص پرائی عورت کو استانی جانے اور غیر کی دولت کو سم قاتل مانے اور دل مین شب روز رام رام کیا کرے کلجگ اوسکا بال نہ بیکا کرے - اسکے اکثر چرن متقارب اثرم مثمن کے ہموزن ہین - فاع فعول فعول فعل

(۱۸) من موہن - بواو مجہول - ۹ ماترا پھر - بہ - پھر لگھ سے سندر سکھد ہر شیام گھن * یہ جات ال ابھرام تن * مم سنگ چلو تج دھام دھن * کر درش پورو کام من * ہر جو خوبصورت آرام دہندہ چھبیلے دیکھو یہ جاتے ہین دولت اور گھر چھوڑ کر میرے ساتھ چلو اور زیارت کر کے اپنی مرادین پوری کرو -

(۱۹) منورمان - بواو مجہول - ن - ر - ج - گر سے جب بال پالکی چڑھی * تب آد

بُھتی پر بھا بڑھی + لکھت داس پور نُو بان + محل مین بسی سنو ربان + جسوقت وہ عورت پالکی پر چڑھی اوسوقت عجب تماشا نظر آیا داس نے یہ تشبیہ کامل پالکی نہ محل مین لکشمی بیٹھی ہی (داس تخلص ہی)۔

(۱۵ امت)

(۲۰) گوپال۔ بواو مجہول۔ ۱۱ ماترا۔ ہرجرن ج۔ ۸ مت پر بشرام۔ ہر چرن تمام سے دیکھیسی دِش۔ شری رگھراے + پوچھن لاگے سہج سُبھاے + کون ہیت پری۔ رِشن لکھاے + ہسی سو سب۔ کہو بُجھاے + سیتا کی طرف رام متوجہ ہوکر یون ہین پوچھنے لگے کہ اے پیاری تم رشیون کو دیکھکر ہنسین کیون اسکی وجہ بتاؤ۔

(۲۱) چوبئی۔ بفتح جیم عجمی و موحدۂ مفتوح و ہمزہ مع تحتانی معروف۔ فی چرن ۱۵ ماترا بقول صاحب چھند مہوددھ پہلے چرن کے آخر ج۔ دوسرے کے آخر ت۔ تیسرے کے آخر س۔ چوتھے کے آخر ر۔ جو اونھین پندرہ مین شامل۔ جیسے پنڈت رام لال رام تخلص شاہ آبادی سے پدمن کے اُر گج من مال + پیک بھاس بِدرمسی لال + بین بمب جب تا پر پرے + نیلم من کی شو بھا ہرے + پدمنی کے گلے مین موتیون کا مالا ہی جب گلے کی پان کی سرخی کا عکس پڑتا ہی تو وہ مونگا بنتا ہی اور جب چوٹی کا عکس اوسپر پڑتا ہی تو وہ نیلم کی خوبصورتی کو لے لیتا ہی۔ جمہور کے نزدیک چوبئی کے آخر گنون کی قید نہین ہی۔

(۱۶ امت)

(۲۲) پادا کُلک۔ اول باے پارسی وضم کاف تازی و فتح لام و کاف عربی آخر بقول صاحب چھند مہوددھ چار چرن اور ہر چرن کے آخر ایک۔ ی۔ اونھین سولہ ماترا مین شامل سے میری مانو سکھ بھلی ری + آس اَدھَر پیتو نہ اَلی ری + رُوس مان اب بھول نکیجے + درشن کر من آنند لیجے + اے پیاری میری نیک صلاح مان ایسا موقع

نہ ملیگا اب غرور دھوکے مین نکر عاشق کو دیکھکر خوش ہو - کہتے ہین کہ اگر پاداکلاک مین جگن کی شرط نرکھو تو اوسکا نام سوہن ہے لیکن بانی بھوشن پنگل مین یہ شرط کی ہے نہ سوہن نام بتایا ہے سولہ ماترا والے چھند کو پاداکلاک ٹھہرایا ہے - غرض یہ ہے کہ جمہور ۱۵ و ۱۶ مت کے سب چھندون کو پاداکلک وچوپئی وچوپائی کہتے ہین علی العموم بلاشرط - لیکن تحقیق یہ ہے کہ ۱۵ مت والا چوپئی ہے اور ۱۶ ماترا والا چھند پاداکلک وچوپائی بالف بلاشرط - چوپائی چھندین بڑی بڑی کتابین منظوم ہین مثنوی کی طرح جیسے رامائن وغیرہ - پھر چار چرن کی قید بھی حشو زائد -

(۲۳) **پد دھری** - بفتح باے پارسی و دال مہملہ دوم مع ہاے مخلوط مفتوح آخر یاے معروف - فی چرن ۱۲ مت پھر ج - ف نبھ رین سگھن تم بھی بشال + پد اگٹ کنٹک و ربھ جال + من ہمرت بھی بھنجن گپال + پد دھری پریم مدمت بال + رات کو کالی گھٹا چھائی ہے تاریکی سے ہول آتا ہے پاؤن جھاڑی مین اولجھتے ہین مگر خوف کے دافع رام کو دل مین یاد کرتی ہوئی عورت نشاۂ عشق مین چور قدم بڑھاتی چلی جاتی ہے بعضون نے دس ماترا پر بشرام اور چھ پر چرن تمام کیا ہے -

(۲۴) **ڈارل** - دال ہندی بالف کشیدہ و راے مہملہ مکسور مع لام - فی چرن - ہمت پھر - بجھ - پھر ۲ گر - ف لے ہر نام مکند مراری + نارائن بھگونت کھراری + رادھا بلب کنج بہاری + سیتا ناتھ سدا سکھ کاری + ہر کا نام لے جو نجات دینے والے اور مُر دیت کے دشمن اور چھیر سمندر کے ساکن اور بڑے نامی اور کھر راکھچس کے قاتل رادھا کے شوہر کنجون کے سیر کرنے والے اور سیتا کے وارث اور دائمی سکھ دینے والے ہین - اِسکا نام اُپچِتّرا بھی ہے بضم ہمزہ و فتح باے پارسی و کسر جیم عجمی و فوقانی مشدد و مفتوح و راے مہملہ بالف کشیدہ - متقارب مثمن اثلم یا اثرم مجبق - فاع فعول فعول فعولن - وغیرہ -

(۲۵) **پرجلیا** - بکسر باے پارسی و راے مہملہ مفتوح و ضم جیم تازی و لام مکسور و تحتانی بالف کشیدہ - فی چرن ۱۲ ماترا پھر ج - ف نیر دھر برسین ال گھنگھور + نیل کنٹھ پک

جھمر کرت سور + بیتم بن ناہن پرت چین + دیت دکھ تا پر نت اوٹھ مین + ای سکھی گھنگھور گھٹا برس رہی ہے مور اور پپیہا اور جھینگر شور مچا رہے ہین پیا کے بغیر مجھے چین نہین پڑتا اوسپر یہ غضب ہے کہ گھڑی گھڑی جوش جوانی ستاتا ہے

(۱۷ مت)

(۲۶) دھاری - ۳ ج - ی سے میور پکھا سر مین تھر کائے + سو ہیت پٹا اُر مین اُرمائے - چلین مکھ چند بلوک کماری + گئے تلسی بن مین گردھاری + مور کے پرون کا تاج سر پر رکھے زرد دوپٹا گلے مین لٹکائے معشوقون کا مُنہ دیکھتے ہوے تلسی بن کو کنھیا جی گئے - فعولُ فعولُ فعولُ فعولن - متقارب مقبوض -

(۱۸ مت)

(۲۷) راجیوگن - رائے مہملہ بالف کشیدہ و جیم تازی بالتحانی معروف و فتح واو و کاف پارسی مفتوح بالنون - فی چرن ۱۲ ماترا پھر ایک گر - نو پر بشرام - نو پر چرن تمام سے رگھناتھ شری اپت - چرن من ا و رے + کام کرودھ لوبھ - سُوہ تشا و رے - مان مور سکھ - چیت دکر باو رے + پُن ناہ پئے اس پھل دا ورے - رگھناتھ یعنی لکشمی کے شوہر کے قدمونکو پوج اور شہوت و غصہ و طمع و محبت دنیوی کو ترک کر - اے بے عقل میری نصیحت بگوش ہوش سن لے پھر ایسا موقع نہ ملیگا -

(۱۹ مت)

(۲۸) بروا - بائے موحدہ مفتوح و رائے مہملہ و فتح واو بالف کشیدہ - ۲ چرن فی چرن ۱۵ ماترا پھر ایک ج - یا ۱۴ ماترا پھر ایک ت - ۱۲ پر بشرام - ۷ پر تمام - علامہ میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی مغفور سے تنک دیا کے چتے - مور بچاؤ + جل ور چیونٹی کو تنکو ہی ناؤ + نظر ترحم سے ذرا سا بھی دیکھ لیجیے تو میرا بیڑا پار ہو پانی پر چیونٹی کو ایک تنکا ہی ناؤ کا سہارا دیتا ہے - مور کے معنی میرا یہان بطریق ایہام ہے - یہان عروض و ضرب دونون ج ہین - بچاؤ - ۱۶۱ -

دِ ناو - ا ۱ - ولہ س بھر کُٹ لکھ مَن تھا کیو - نَہن اُپاؤ ؛ برہن کاہ نہ بورے - اولٹی ناو ؛ دِل بیدوست وپا ابرو کو دیکھکر تھک گیا اور کچھ زور نہین چلتا عاشقہ کیونکر نہ ڈوبے ناؤ اولٹ گئی ہی - یہان عروض ج ہی یون - اُ پاو - ا ۱ - اور ضرب ت ہی یون ٹی ناو - ا ء ء - ہمنے اس چھند مین مثنوی دیکھی ہی - بعضون نے اوا خر مین کسی گن کی قید نہین کی ہی - بروا کو نندا دوہا بھی کہتے ہین -

(۲۰ مت)

(۲۹) جل دھر مالا - بفتح جیم تازی و دال مہملہ مفتوح مخلوط بہا مع راے مہملہ باقی معلوم - ۴ چرن فی چرن - م - بھ - س - م - س چہ ہان ناچین بیُل کلاپی اوری ؛ پی پی بولے پپھیہا پی بیری ؛ کیسے راکھین ہرن بالا جی کو ؛ جارین کارے جل دھر مالا ہی کو ؛ چارون طرف مور ناچتے ہین پپیہا کمبخت پی پی بولتا ہی مہجور عورتین کیونکر جیین کالی گھٹاؤن کے دل جلائے دیتے ہین - پہلے اپنر اس سے ثابت ہی کہ بھاشا مین بھی فارسی کی طرح ای حرف نونِ بفتح اول ہی -

(۲۱ مت)

(۳۰) پل بنگم - بفتح باے پارسی وسوم موحدہ مفتوح مع نون نیم غنہ و فتح کاف فارسی - پہلے بھ - پھر ۱۲ مت - پھر ر - یہ ایک چرن - س ایک کو ڈملیا گرکھو وبہاو تو ؛ تو کت دکھشن پون تیاان ستاو تو ؛ بیاکل برہن بال جھنکے بھرنین کو ؛ نندت بارہ بار پونگم سین کو ؛ اگر کوئی شخص ملیا گرکو (جہان صندل پیدا ہوتا ہی) کھود ڈالتا تو ادھر کی خوشبودار ہوا فراق زدہ عورتونکو کیون ستاتی - اسطرح وہ مہجور عورت عاشقہ آنسو بھرے ہوے اپنی قسمت کو جھینکتی ہی اور بار بار ہنومان کے لشکر کی توہین کرتی ہی کہ لنکا کے پل باندھنے کو ملیا گر کیون نہ کھود لے گئے - صاحب چھند مہودو دہ نے گیارہ پر بشرام اور دس پر چرن تمام کیا ہی - بعضون کے نزدیک چرن کے آغاز پر بھگن کی قید نہین ہی وہ پہلے ۱۶ مت پھر ایک رگن مانتے ہین - اسکا نام پونگم بھی ہی -

(۲۲ مت)

(۳۱) ہِیر۔ ہاے ہوز بایاے تحتانی معروف وراے مہملہ۔ پہلے ایک۔ سال۔ تین بار پھر ایک۔ ر۔ (ایک گرچار لگھ) کو سال کہتے ہین ؎ سیام برن مود کرن دُکھ ہرن گاورے ٭ پیت بسن منہ ہنسن سیئو چرن باورے ٭ نندن دُشٹ کدن رِدّھ سدن دھیاورے ٭ گر بھ ہرن دھیر دھرن تاہِ شرن آورے ٭ کنھیا جی سبزہ رنگ خوشی دینے والے دکھ دور کرنے والے کو یاد کر زرد لباس خندہ پیشانی والے کے قدموں کو اے نادان پوج نند کے فرزند بدوں کے سخکن ولینعمت کو نہ بھول دافع غرور تسلی دینے والے کی پناہ میں آ۔

(۲۳ مت)

(۳۲) درِڑھ پد۔ بکسر دال مہملہ وراے مہملہ مکسور وراے ہندی مخلوط بہا و فتح باے فارسی مع دال مہملہ۔ ۱۹ ماترا پھر دو گر۔ ۱۳ پر بشرام۔ ۱۰ پر چرن تمام۔ ؎ پہرت جاماجھین کو۔ چہ گھالگ جھو میو ٭ بندن باندھت ہو ڈہو۔ ہاتھن مین گھومیو ٭ ڈار دیوری پیچ مین۔ میرو من آلی ٭ درِڑھ پٹ کو کٹ کست ہی۔ موہن بن مالی ٭ سری کرشن باریک کپڑے کا گھیر دار جامہ پہنے دونون بازوؤن مین اِکّے باندھے ہوے پھرتے ہین پٹکے سے کمر کھینچکر باندھی جسنے اے سکھی میرے دل کو پیچ مین ڈالا ہے۔

(۲۴ مت)

(۳۳) اَمرِت دھن۔ بفتح ہمزہ وکسر میم وراے مہملہ ساکن مع تاے موقوف وضم دال مہملہ مع ہاے مخلوط بنون آخر۔ چھ چرن ہر چرن مین ۲۴ ماترا۔ پہلے دو چرنون مین ۱۳ پر بشرام ۱۱ پر تمام۔ پھر ہر چرن مین آٹھ آٹھ ماترا پر دو بشرام اور آٹھ پر چرن تمام۔ دوسرے چرن اور تیسرے چرن مین باہم گانٹھ۔ پھر چھٹے چرن کا جزو آخر پہلے چرن کے آغاز پر رد العجز علی الصدر کے مثل آتا ہے۔ دُت اکشر اسمین زیادہ لانا اور چار اخیر چرنون مین جمک جماناحسن بلکہ شرط ہے یون اُتّم ؎ اُتّم جنّم رگھبر برطیو۔ شنکر سُتر سُحت ٭ چلیولین سُدھ سیبی

کی - بکٹ بھیم گھر بٹ + بٹ ہنکر - لگھ کرنسچر - لگے بھجن + چھپے شیلن - ات بھی کرمن - رہو جو سجن + جنگ ستابر - پائی سوکھر - مگن تہہ + اُتم داسا - سہت بلاسا - آیو جبہہ + اُتم داسا
مصنف چھند مہودرہ کا نام ہی جنکا یہ چھند ہی - ترجمہ - جبونت راجھندر سے ہندوان نے ابراہیم پائی اپنا ڈیل ڈول بھیانک بناکر سیتاجی کی خبر لینے چلے اونکی خوفناک صورت سے بکھلر راچھس بھاگنے لگے اور کثرت خوف سے پہاڑون مین جا چھپے اور جو نیک سنتے وہ بھاگے - جب سیتاجی نے یہ خوشخبری پائی اور وہ آئے تو نہایت مگن ہو گئین -

(۳۴) رولا - رائے مہملہ بواو مجہول - پہلے مین ۲ ماترا پھر دو گر - اامت پر بشرام - ۱۳ پر تمام ہے رام کرشن گوبند سکھ ہت گھنیرو + یہان پرم دو اورت انت سکنٹھ بسیرو + مرگ ترشنا سو کبھی - نجھات بندھن جی کو + تاتے چھانڑ کسنگ - کہو سرنو ہری کو + عماد چھند مہودرہ + و صاحب چھند ارنب ایسے چھند کو رو ڈا بواو مجہول کہتے ہین اور جسمین دو گر کی شرط نہو اور ہم ۲ ماترا ہون اور بشرام اسی طرح ہو اوسکو رولا بتاتے ہین - الغرض رولا اور روڈا مین صرف دو گر کی شرط کا فرق ہی - ترجمہ رام اور کرشن کو یاد کرنے سے بہت خوشی اور دنیا مین سرور آخری مین بہشت کا مقام ہوتا ہی یہ تعلقات دنیاوی سراب وار ہیچ اور دام روح مین اسلیے صحبت بد کو ترک کرکے خدا کی پناہ مین آ - اسی کا نام بھوا ہی -

(۳۵) کابّ - کاف تازی مع الف و بائے موحدہ مشدد - گیارہ ماترا پر بشرام اور وہان ایک لگھو واجب بقول صاحب چھند ارنب - ۱۳ پر چرن تمام ہے جنم کہان جبت جبت سو کہان جوبن + کہ جوبن بن وصفہ - کہا دھن بن ارو وگ تن + تن سو کہان بت گنہہ - کہا گن گیان ہین چھن + گیان کہ ہڑیا ہین - کہ ہڑیا سو کابّ بن + زندگی بغیر عورت کے کس کام کی - عورت بغیر جوانی کے بیکار - جوانی بغیر دولت کے نکمی - دولت بغیر تندرستی کے ہیچ - تندرستی بغیر ہنر کے دو کوڑی کی - ہنر بغیر سمجھ کے کیامال - سمجھ بغیر علم کے ناچیز - علم

بغیر شاعری کے لیے نمک ہے۔ صاحب چھند مہودد ۹ پہلے ۶ مست ہر چرن ۹ پر پھر ۱۱ پر بشرام بتاتے ہین اور دوبارہ ایک چرن پر تمام بتاتے ہین اور لگھو کی شرط نہین کرتے۔ مگر اونکی مثالے ہین ۱۱ پر لگھو ہے۔

(۴۳) **دوہا**۔ دال مہملہ مع واو مجہول و ہاے ہوز بالف کشیدہ۔ دو چرن فی چرن چوبیس اترا۔ ۱۳ پر بشرام۔ ۱۱ پر چرن تمام۔ اسکے دونون چرن دونون ملاکر کم سے کم ۲۶ حرف اور زیادہ سے زیادہ ۴۸ اکشر ہوتے ہین۔ پہلا ۲۶ اکشر والے مین ۲۲ گرو اور ۴ لگھو والا بھرمر کہلاتا ہے۔ جیسے رام شاہ آبادی سے واکے نینا ناسکا۔ کینچی سے دو شات +
پریمی کے جی بستروت۔ تا سے کاٹی جات۔ +

اوسکی چشم و بینی ملکر مقراض کے مانند دکھائی دیتی ہے عاشق کے لباس جان اوسی قینچی سے کاٹے جاتے ہین۔

پھر اگر اسی ۲۲ گرو اور چار لگھو والے سے ایک ایک گرو نکالکر دو لگھو فی گرو بڑھاتے جاؤ تو نام بدلتے جائینگے اسلیے بھرمر سمیت کل ۲۳ نام اور ۲۳ اقسام دوہے کے ہوجائینگے چونکہ دوہا چھند بکثرت مستعمل ہے لہذا ہمنے وہ سب قسمین نقشہ (الف) مین بتادین تاکہ ہر دوہے کے گرو اور لگھو اور کل اکشر معلوم ہون اور اوس سے سب قواعد مفہوم ہون۔

بعضون نے ۱۲ پر بشرام اور ۱۱ پر چرن تمام کرکے اوسکا نام پنچا دوہا رکھا ہے اور اسکے ماترا ۲۳ ہین اور اوسکی ۱۲ قسمین کی ہین۔

نقشہ الف

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسماے دوہا
۱	۲۲	۴	۲۶	بھرمر
۲	۲۱	۶	۲۷	بھرامر
۳	۲۰	۸	۲۸	سربھ
۴	۱۹	۱۰	۲۹	شیین
۵	۱۸	۱۲	۳۰	منڈوک
۶	۱۷	۱۴	۳۱	مرکٹ
۷	۱۶	۱۶	۳۲	کربھ
۸	۱۵	۱۸	۳۳	نر
۹	۱۴	۲۰	۳۴	مرال یا ہنس
۱۰	۱۳	۲۲	۳۵	مدکل
۱۱	۱۲	۲۴	۳۶	پیودھ یا پیودہ
۱۲	۱۱	۲۶	۳۷	چل یا چال
۱۳	۱۰	۲۸	۳۸	وانر
۱۴	۹	۳۰	۳۹	تری کل
۱۵	۸	۳۲	۴۰	کچھپ
۱۶	۷	۳۴	۴۱	متس
۱۷	۶	۳۶	۴۲	شاردول
۱۸	۵	۳۸	۴۳	اہیور
۱۹	۴	۴۰	۴۴	بیال
۲۰	۳	۴۲	۴۵	بڑال
۲۱	۲	۴۴	۴۶	شوان
۲۲	۱	۴۶	۴۷	اُدر
۲۳	۰	۴۸	۴۸	سرپ

(۳۷) سورٹھا - سین مہملہ مع واو مجہول ورائے مہملہ و تائے ہندیہ مخلوط بہا با الف کشیدہ یہ چھند دوہا چھند کا معکوس ہی بدین حساب کہ اسمین بھی دو چرن ہوتے ہین لیکن بشرام اولٹ جاتے ہین یعنی ۱۱ امت پر بشرام اور ۱۳ پر چرن تمام - دوہا کے آخر چرن پر موافق معمول انپراس ہوتا ہی اور سورٹھا مین درمیان یعنی گیارہ گیارہ ماترا پر انپراس آتا ہی اور آخر مین ندارد - اس سے بھی ثابت ہی کہ عیب دوہا کے اخیر خانے قوافی سمیت او لٹکر ماقبل مین لے گئے ہین تو انپراس چرنون کے اندر پڑکر سورٹھا کہلایا ہی - ایک لطیفہ گو پنڈت کا قول ہی کہ لفظ سورٹھا دراصل سوا اولٹا ہی یعنی وہی دوہا اولٹا ہوا - اگرچہ سورٹھ دیش مین اسنے ایجاد پائی لہذا سورٹھا نام ہوا - جیسے ؎ کہین پرس پرنار - بار بلوچن پُلک تن ✤ سکھی سب کرب پُکار - پیئی پہونڈ ہ بھوپ دُو ✤ آنکھون مین اشک بھرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوے عورتین کہتی ہین - کہ اے سکھی جنک اور دسرت کے واسطے سے مہادیو سب کچھ کردینگے کیونکہ یہ دونون ثواب بخشی کے سمندر ہین - لیکن بطریق شاذ گیارہ ماترا اور تیرہ مت پر دونون جگھ انپراس لاتے ہین - جیسے علامہ میر عبدالجلیل واسطی بلگرامی ؎ کہون کہان لو بھید - پیا تیرے چرن کے ✤ چھانوان چھاتی چھید - چھین بچھرت جاکے پرے ✤ مین کہانتک اے پیارے تیرے قدمون کے اوصاف بیان کرون پل بھر جدا ہوتے ہی جہاوین کے سینے مین غم سے سوراخ سوراخ ہو گئے ہین - یا جیسے ؎ آیو ری گھنشیام - ایک سکھی او چک کھیو ✤ بہست نکسی بام - دیکھت دکھ دونون بھیو ✤ ایک سکھی نے دفعتہً کہا کہ گھنشیام آئے ایک عورت خوش ہوتی ہوئی نکلی اور دیکھا کہ گھنشیام ہی اور گھنشیام نہین ہی - (یہان گھنشیام کے معنی پہلے شاعر نے ابر سیاہ تصور کیے دوبارہ کرشن لے لیے) یہ دیکھتے ہی اوس عورت کا دُکھ دونا ہو گیا کہ ہائے یہ کالی گھٹا اور معشوق ندارد - اکثرون نے دوہا اور سورٹھا کو اردھ سم برت مین شامل کر کے بشرام پر ایک ایک چرن اور باقی کو ایک ایک چرن مانا ہی اور دونون کے چار چار چرن بتائے ہین - سورٹھا کو چارن چھند بھی کہتے ہین

(۲۵ مت)

(۳۸) مکتا من - بضم میم و کاف تازی ساکن و فوقانی بالف کشیدہ و بفتح میم مع نون
۴ چرن فی چرن ۲۱ مت پھر دو گر - ۱۳ پر بشرام ۱۲ پر تمام - ۵ ایک دن کج بدن کی
ایسی ہی بھل رتی ✤ بھول چوک نہین چت دھرین - جو سمرت کر ہر تی ✤ گر جاست ہت
رین دن - پوجو جانڑا اینتی ✤ اُتم نستیچی پورہین - لمبو درمن چیتی ✤ گنیش جی کا طریقہ
کیا اچھا ہی کہ جو اونکو خلوص سے یاد کرتا ہی اوسکی خطا دل مین نہین رکھتے اسیلیے برچلینی کو چھوڑ
کر رات دن اونکے قدم پوجو ای اتم داس وہ بیشک تمھاری مراد دلی بر لائینگے -

(۲۶ مت)

(۳۹) ال لالا - بضم اول - دو چرن - پہلے ۲ ماترا پھر ۳ بہت - یہان - ج - نہو
پھر ۳ ماترا اور اسکی آغاز پر گر نہو - ان ۱۳ پر بشرام - پھر یون ۱۳ کے - ۳ حصے اور
چرن تمام - اسی طرح دوسرا چرن بھی سمجھو - ۵ رمین ہر بھج بکھی تج - سج ست سنگت
رین دن ✤ کاٹت بھو کے پھند کو - اور نکو ورام بن ✤ ارے دل ہر کو یاد کر اور شک
کو چھوڑ رات دن اچھی صحبت اختیار کر تعلقات دنیوی کے پھندے کو بغیر رام کے
کوئی نہین کاٹتا - صاحب تحفۃ الہند و صاحب چھنداڑنب ۲۸ ماترا کا ایک چرن بتاتے
ہین مگر صاحب چھند سار و چھند مہوددھ نے ۲۶ ہی ماترا کا ایک چرن رکھا ہی -

(۴۰) بے تال - بائے موحدہ مع تحتانی مجہول و تائے فوقانی بالف کشیدہ آخر لام -
۴ چرن ہر چرن ۲۳ مت پھر ایک گر پھر ایک لگھ - ۱۴ پر بشرام - ۱۲ پر تمام ۵ کر دھیان
با کو باورے - مد کام لو لپ تیاگ ✤ برھما درمن کنرا جب جہ بھبی بڑ بھاگ ✤ جڑ جیب
چیلن جگ جتے - بیاپک سب مین سوے ✤ جہ پار پاوے و بیدھ - تہ کہکے کم کوسے ✤ ای
بیوقوف غرور و شہوت و شوخی کو چھوڑ اور اوسکو یاد کر جسکو برھما وغیرہ فرشتے اور کنز یاد کر کے
صاحب نصیب ہوئے اور کل مخلوق مین وہ سمایا ہوا ہی اور اوسکا راز بید بھی نہین بتا سکتے

چھر او۔گی گیا تھا تت - اگر گرو لگھو مقدم موخر ہو جائیں تو بھی درست ہے۔

(۲۷ مت)

(۴۱) ہر پد - بفتح ہائے ہوز و کسر رائے مہملہ و بائے پارسی مفتوح آخر دال مہملہ ۲ چرن تُک چرن ۲۴ ماترا چھر ا نکہ گرو چھر ا ایک لگھو - ۱۶ پر بشرام - ۱۱ پر تمام ــه سُن برج بالن سکھی مدن بان سہوئے سکل سیانی ٭ چرن چھون دھائے تب لاڑل - پکر لیو کران ٭ برج کی عورتوں کی تقریر سکھی کا خاصہ ہوشیاری بھول گئے اور قدم چھونے کو دوڑے تب رادھکا نے آکر ہاتھ پکڑ لیا کہ ہاں ہاں۔

(۴۲) مسر ابھی - چار چرن فی چرن ۲۳ مت پھر ایک ج - ۱۶ پر بشرام - ۱۱ پر تمام اُتم ــه مدھو سودن گوبند مُکند مُراری کیشو ستیمت نند ٭ من موہن شری رادھا بلبھ گوکلیش برج چند ٭ دامودر ماؤھو گردھاری ستیہ پتی سدھ سُکھ کند ٭ سارنگ دھر گوپال چتر بھج ٭ ناشو دکھ اگھ پھند
اے قاتل مدھو اور گائیون کے بچانے والے اور قاتل مُر اور چھیر سمندر کے سونے والے جسودا فرزند دل لبھانے والے رادھا کے خاوند گوکل مقام کے مالک برج کے چاند دامودر ماؤھو پہاڑ اوٹھانے والے دریائے مہر سکھ بنیاد کمان دار گائیان پالنے والے چار بازو والے میری تکلیفات اور گناہوں کے پھندوں کو کاٹو۔

(۲۸ مت)

(۴۳) نرندر - بفتح نون و کسر رائے مہملہ و سکون نون مع سکون دال و رائے مہملہ بچھور ان + ج + ج + ی - ــه سنگھ بلوک لنک مرگ ورگ اُر - چال کری مد دھاری جانیہ آپ جات بن من سہ پریت کرین ادھکاری ٭ کول کرات بھیل چھپا دیکھت دیکھی ہوئین سُکھاری ٭ رام برودھو سکھ بن بیچ رہ - شتر نرند کماری ٭ بھکھاری داس نے ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام کیا ہے - ترجمہ - رامچندر کی کمر شیر دیکھکر اور آنکھیں ہرن اور چال مست ہاتھی دیکھکر سمجھتے ہیں کہ یہ ہم میں ہیں اسلیے زیادہ محبت کرتے ہیں - کول کرات بھیل وغیرہ جنگلی قومیں انکا

حسن عجیب دیکھکر خوش ہوتے ہین اور دشمن راجا کی لڑکی رام کی دشمنی سے آپ ہی آپ جنگل مین پھرتی ہے -

(۴۴) ہرگیتکا لے ہوز بارای مہملہ مفتوح وکاف عجمی بایای معروف وتای فوقانی مفتوح وکاف تازی باالف کشیدہ فی چرن ۲۳ ماترا پھر ایک ر - ۹ پہرے پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام سہ ۵ کن ہون ہنین کر - لیو دودہ کو - آج لگ سن لیجے + آئی نے تم لین ہارے - رار نا ہن کیجیے + جسکو پر و دودہ - چھیر کو تو - یون ہین گرو ہر بیچے + چور کہین کر - چہانڑ تگہہ کو - جان گھر کو دیجئے + اے سری کشن آج تک کسینے دہی پر محصول نہین لیا تمہین سنے لینے والے آئے جھگڑا کرنا اچھا نہین اگر آپ کو دودہ دہی کا چکا پڑا ہے یون ہین لے لیجئے ہم ہاتھ جوڑ کر کہتے ہین کہ ہماری راہ نہ روکو اور گھر جانے دو بعضی ۱۶ پر بشرام اور ۱۲ پر چرن تمام بناتے ہین بعضی شروع چرن پر ایک ت لانا واجب جانتے ہین -

(۴۵) للت - بفتح لام وکسر لام دوم وتاے فوقانی - فی چرن ۲۸ ست پھر دوگر ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر تمام - اتم سہ ۵ کو دسندہ جن لنکن سنچر + مرد ہی شت پر اری + اچی کمان مہابل دھاری چھن مین کر بوسنگھاری + برہم پاش بچ پھنسکے جانے - لنکا ترت ہی جاری تا کو سمر چت مین نشدن - دہین پدارتھ چاری + جنہون نے سمندر پر باندھ کر لنکنی (لنکا کی مجسم شکل) کو گھونسو نسے مارا اور راکشی کمار (فرزند راون) کو جو بڑا زور آور تھا دم بھر مین مار ڈالا اور برہم پہانس (ایک قسم کی کمند) مین پھنجانے سے فوراً جا کر لنکا جلادی اونکو شب و روز یاد کرو وہ دولت اور دین اور مراد اور نجات دینگے -

(۲۹ مت)

(۴۶) چلیالا - بضم جیم فارسی سوم یاے تحتانی - دوہے کا ایک چرن انپر اسکی تک لیکر اوسکے آخر پانچ ماترا اور ملاؤ - ۱۳ پر بشرام ۱۶ پر چرن تمام اور کل دو چرن واس سہ ۵ مین پی ملن امی گنو بل لسں سمجھنہ

تو وہ نہورت ✥ جہنک جہنک کر لاڑے۔ چڑیا لاکہن کے کت پہورت ✥ مین یار کی ملاقات آب حیات جانتی ہون (اور تجہے سے بجا تی ہون) ای لاڈلی اوسکو زہر سمجہکر تیری خوشامد نہین کرتی ہا تہہ جہنک جہنک کر بیفائدہ اپنی لاکہہ کی چوڑیان کیون توڑتی ہے۔ چڑیا لاہی یہی ہے۔

(۴۷) مَرَہٹا بفتح میم و رائے مہملہ مفتوح و ہائے مظہرہ مفتوح و تائے ہندی مشدد بالف کشیدہ فی چرن ۲۶ مت پہر ایک گرہ پہر ایک لگہہ۔ داس سے سن بالب نی ارجن کی نامین ہنٹ ہی پرگٹ ہنوے ✥ ار گیچہ جگت پیو دہر کی بدہ ہنت نہ راکہو گوی کہ پرگٹ ور سے کے بیچ راکہیے بون اکثر کی چوچ ✥ جہ بدہ مرہٹ بدہو راکہت ہین بیچ کچہ کی اوچ ✥ شعر کا مضمون اور الفاظ بالکل بازاری اور کہلا کہلا مالوے کے عورتون کی چہاتیون کے مثل ننگا ہے اور گجرات کی مستورات کی پستان کے مانند بالکل معنی بند اور چہپا ہوا بہی نہین خوب ہے بلکہ پوشیدگی اور ظہور کے درمیان مین چاہیے جیسے مہاراشٹر ملک کی عورتین چولی مین اپنی چہاتیان رکہتے ہین کہ نہ بالکل کہلی نہ بالکل بند۔ بعضون نے دس ماترا پر پہر آٹہہ پر بشرام پہر گیارہ پر چرن تمام کیا ہے صاحب چہند ارنب نے لگہہ اور گرو کی کچہہ قید نہین کی۔ یہ شرط صاحب چہند مہودوہ کی ہے۔

(۳۰ ست)

اب یہان سے چہند سویا کی حد مین شامل ہے

(۴۸) چوبولا۔ بفتح جیم پارسی و سوم بائے موحدہ مع واو مجہول و لام بالف کشیدہ۔ فی چرن ۳۰ مت پہر ایک گرو ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر تمام داس سے سپت ہت شری پت بامن ہو بل بہو پت سون چہل سے چہبو ✥ سوام کاج ہت شکروان ہون۔ رو کیو بروگ ہان سے بہیو ✥ سمت ہوت اپکار لکہہ تو چہبو لو کہت نہ شنک کہی ✥ پر اپکار رہوت جا نہ تو۔

کب ہون نہ ساچو کہے + اندر کے فائدہ کے لئے سری وشن نے بونا ہوکر راجا
بل سے فریب کیا اور شکر نے فائدہ مالک کے واسطے خیرات نکی اور اپنی آنکھ کہوی
پس عقلمند کو مناسب ہے کہ پرائے فائدے کے لیے جہوٹ بولنے مین خوف نکرے
اور غیر کا نقصان ہوتے دیکھے توکبھی سچ نہ بولے ۔

(۴۹) چوپیا۔ بفتح جیم فارسی مع واو وبائی پارسی مفتوح وتحتانی مشدد بالف کشیدہ فی
چرن ۲۰ ہست بعدہ ایک گر ۔ ۱۰ پر پہر پر بشرام ۔ ۱۲ پر تمام ۔ ۵ پیرو پٹ کا نہ ہے ۔ کپٹ سو
باند ہے ۔ مرلی مکہہ پر راجی + سوہے بن مالا ۔ روپ رسالا ۔ جل دہرنا چپ چھاجی +
جگ آنند کندا ۔ گوکل چندا ۔ نند ندن بھی ہارے + گئے گردہاری ۔ راس بہارے
برندابن سنچارے + پیلا دوٹا کا نہ ہے پرکمٹ سر پر بانسلی ہونٹھون پر خوشنما ہی
پہولونکا ہار زیبندہ حسن عشق انگیز ابر سیاہ کے مانند بدن چہبیلا وبنا کی عیش تنگی بنیاد گوکل
کے چاند نند کے فرزند دافع خوف پہاڑ اوٹہانے والے رہس کے صاحب محفل
برندابن کے سیر کرنیوالے کو یاد کیجیے ۔ بعضون نے ۲۶ ماترا پہر ذو گرا کر ۱۰ پر بشرام
۱۲ پر چہان تمام بنا کر چوپیا کی دوسری قسم بتائی ہے جسکا ترجمہ بہاشا مین (ان سے چوپیا)
ہے ۔ گویا مثال مین بھی قسم لکھی ہے لیکن بشرام مین فرق ہے ۔

(۵۰) رچرا ۔ بضم راے مہلہ وکسر جیم پارسی وراے مہلہ بالف کشیدہ ۔ روچرن فی چرن ۲۰
ماترا پہر ایک گر واجب ۔ ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر چرن تمام ۔ اتم واس کب سے آج نرگن نرلیپت اگوچر
الکہہ اروپن نروپا براجے اکتہہ انیت الولکہہ اکین برہم انوپم انکارا + خدا پیدا یش ور ابغا صفت
اور بی تعلق اور دوامی قائم بالذات آنکہون سے دور ہے نہ اوسکی کوئی صورت نہ اوسے
کسیکا سہارا انسان اوسکی توصیف مین مجبور ہے انتہا نہین رکہتا دنیاوی اشیا سے باہر اور احد ہے
بیمثال ہے صمد ہے (۵۱) شکہا ۔ بکسر شین معجمہ وکاف تازی بہا مخلوط مع الالف ۔ دو چرن فی
چرن مبتدا الی ۲۸ لگہہ پہر ایک گر ۔ ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر تمام ۔ اتم کب سے گر بر دہر بچ چت سنت

یدپت سکھہ کرپت سہرین * چرن نلن نہ چھل بدیخ کر۔ نت بھج جن ہت ہیش وہرین *
بعضون نے فی چرن ۳۰ لگھہ اور ایک گرانا ہے بدین فرض ایک چرن ۳۲ ماترا کا ہوگا
اور اس پرستار سے نکلیگا ترجمہ۔ گوبردہن پہاڑ کے اوٹہانے والے برج کے مالک حسبت کے
فرزند بشیون کے سرتاج آرام بخش دافع مصیبت قدم کمل کے مثل اونکو فریب اور
غرور ترک کے ہمیشہ یاد کر جو آدمیونکی مدد کیواسطے اوتار لیتے ہین ۔

(۳۱ ست)

(۵۲) دہتا ۔ دال مہملہ با ہاے مخلوط مفتوح و تاے فوقانی مشدد با لف کشیدہ ۔
دو چرن فی چرن اٹھائیس مت پھر ۳ لگھہ ۔ ۱ پر پھر ۹ پر بشرام ۱۳ پر چرن تمام و اس سے ۵
موہن لگھہ آگے ۔ ات ان راگے مین جو رہی شش چھپ ندر * دکھہ دیت سوالے ۔ بن
بن مالے ۔ گھٹا لہ چوکت نہ آر * شری کرشن کے منہہ کے سامنے کثرت محبت سے
ین سے نے چاند کی وضع کی توہین کی تہی اے سکھی اب وہی چاند اونکے ہجر مین تکلیف دے
رہا ہے سچ ہے دشمن موقع پاکر چوکتا ہنین ۔ اسکا نام گھتّا بہی ہے ۔

(۳۲ ست)

(۵۳) لیلاوتی ۔ ہر دو تحتانی معروف ۔ فی چرن ۲۸ ماترا پھر دوگر ۔ ۸ پر بشرام ۱۴ پر
تمام ۔ اتم سے ۵ سبہہ سندر مورت شیام صورت اندر سندر سکھہ داتا ۔ سر مور پکھونا کانن
کنڈل ۔ بہال تلک گن گپتانا * بک کنس نکندن بہت بڑارن ۔ سمپت کرنا جن نرانا ۔
سارنگ پان گرڑ دہج کیشب ۔ کنج بہاری جگت دہاتا * شری کرشن عمدہ
سبز رنگ چہرہ رکھنے والے عیشون کے مقام باعث آرام سر پر
مور کے پرون کا مکٹ کان مین بالے ماتھے پر ٹیکا علم و ہنر مین نامی بک دیو اور
کنس کے تنکھن بلا سے ناگہانی کے دافع نعمات دنیوی کے مالک اپنی پجاریون کے محافظ
کمان ہاتہہ مین گرڑ پر سوار سمندر کے سونیوالے برج کی گلیونکے سیار دنیا کے پاسدار ہین ۔

(۵۴) **جل برن** - بجیم تازی مفتوح - فی چرن ۱۰ - پہر ۸ پہر ۸ پر بشرام پہر ۶ پر بشرام - اسمین ۳۲ ماترا ہوتے ہین اور بتیسون لگہہ - لیکن صاحب چہند مہودہ تیس لگہہ اور ایک گر فی چرن بتاتے ہین - داس سے سدلیو تہن رب - امڑ گہمڑ بہیب - گگن سگہن گہن - جہپک جہپک * کرچلت نکسٹ تن - چہن رچ چہن چہن - کہگ اب جہہر سم - لپک لپک * لچہہ کہ لسکت تی - برہ انل ہے - او تہٹ کہنہ گہن نپک تپک * ات سکجت سکہین ادہ کراتہین - لگے جل برن - ٹپک ٹپک * اقتاب کا جوزا مین آنا تہا کہ ہوا رنگ - لای بڑے زور شور سے گہنگہور گہٹا چہائی دمادم جہک جہک کر بجلی کا رکنا شہباز تیز پرواز کا شکار پر لپکنا ہے - برق فراق کی ایک جلی ہی عورت یہہ سمان دیکہکر دم بخود بیٹہی ہوے سر ٹیکتی رہے - جدائی کی آگ دہ رہکر دلمین بہڑکتی ہے - کبہی تو کیا کہی سکہیون سے جہیپ جہیپ کر آنکہہ جہکاتی ہے جب آنکہہ جہکتی ہی آنسو ٹپک پڑتے ہین ایک ندی بہجاتی ہے

(۵۵) **پدماوتی** - بفتح بای پارسی و دال مہملہ پنجم واو ششم تای فوقانی با تحتانی معروف ۳۲ ماترا پہر س - ۱۰ پر پہر ۸ پر بشرام ۱۴ پر تمام - ہر ایک چرن کو آٹہہ ڈگن پر تقسیم کرو ہر حصے مین ج نہ آنے پای - بتیس ماترک چہند وکنین جہان کسی گن کے ممانعت ہو تا ہے اسی حساب سے دیکہو دیکہو اک باما چہب او بہرا ما - رسک رسیلی مان بہری سندر ال بیلی تول لویلی - کلب لتا سے جان پری * کہنجن مرگ نینی - کوکل بینی راجب بدنی چال کری * کچ بین اتنگا بسن سرنگا - تن درت لکہہ رت چرن پری * ای عاشقو ایک عورت کو دیکہو جسکی وضع حسین ہے رسیلی ٹہسے مین بہری ہوی خوبصورت عجیب طوبی قامت ممولا اور ہرن کی سی آنکہون والی کوکلا سی آواز کمل سا کہڑا تہی کی روش مستانہ چال سخت چہاتیان او بہرے او بہرے خوشرنگ لباس مین نظر آتی ہے بدن کا روپ دیکہکر کام دیو کی عورت پاؤن پڑتی ہے -

(۵۶) **دنڈکلا** - بفتح دال مہملہ سوم دال ہندی چہارم کاف تازی مفتوح - فی چرن [illegible]

پھر ایک گزا پر پھیرہ پر بشرام ہے اپر تمام سے پہل پہولن لادین - ہیرہ سناوین - لیے ہین لاکہ
بہوگن کی + ارسب گن پوری - سوادن روری - ہرن انیکن روگن کی + ہنس لیے ہین کرباندہ
لکہہ جوگی بدہ - نندہین اپنے جوگن کی + بنہہ تے سرجاہین - بہاگ سراہین - پھیر پھر دندگ
لوگن کی + جنگلی لوگ پہل پہول وغیرہ چیزین لاکر کہتے ہین کہ یہہ کہا نیکے لایق ہین اثر
دار ذائقہ عمدہ بیماریون کے دافع - اون کو وہ بحر رحمت یعنے رام خوشی سے لیتے ہین یہہ
دیکہکر عابد اپنی عبادت کو ہیچ سمجہتے ہین کہ کاش ہم بہی جنگلی ہوتے -

(۵۷) پوماوتی - باے پارسی بواو مجہولہ و میم بالف کشیدہ و واو مفتوح و تاے فوقانی
بالتحتانی معروف - فی چرن ۲۰ ماترا پھیرہ دوگر - ۱۶ اپر بشرام ۱۶ اپر تمام - رام لال شاہ آبادی
سے نین ہین کہنجن سم ہین - بینی ناگن بہونہ کمانا + کیرناسکا ادہر بمب پہل - پشپ کپول
شنکہہ گل جانا - + شری پہل اج سنال کمل کر - دربن ادیج بھرنگ سمانا + کٹ سرجان
کدل گج وت گت - نارہوے عجایب کہانا + آنکہہ مچھلی اور مولا کی طرح چوٹی ناگن
ابرو کمان ناک توتے کی شکل ہونٹھہ کندرو رخسار پہول گردن شنکہہ چہاتیان بیل کا
پہل پنجہ اور کلائی ونڈی سمیت کمل کا پہول پیٹ آئینہ سا بال بہونرا سے کالے کمر
شیر کی رانین کیلے کا تنہ ہاتھی کی سی چال ہے عورت کیا ہے ایک عجایب خانہ ہے -

(۵۸) کملاوتی - بفتح کاف تازی - ہرچرن مین اٹہائیس ماترا پھیرہ دوگر - ۱۰ پر پھیرہ پر
پھیرہ پہ بشرام پھیر چھہ پر تمام سے جی جی گردہاری - ہون بلہاری - کرون پکاری
ہا کہاہی + بج اورنہاری - منہہ بچاری - جن کرباری - جدرائی + سینے پر یہہ سوری
کہون کرجوری - کرنی توری - جگ چہائی + دل اسر سنگہارو - دشت پہارو -
سنتن تارو سکہدائی + گردہاری کے جمین اون کے تصدق بفریاد و فغان اونکو یاد
کرتا ہون کہ آپ کو دیکہکر دلمین سوچکر اب دیر نکیجیے ای مالک میرے سینے مین ہاتہہ باندہ کر کہتا ہون
کہ آپکا حسن عمل دنیا مین ظاہر ہے راچہسونکی گروہ کو مار و بدون کو دفع کرو عابدون کو نجات دو

اے سکھہ دینے والے۔
(۵۹) درملا۔ بضم دال مہملہ وکسر میم۔ فی چرن ۲۸ ماترا چہرس۔ ۱۰ پہر ۸ پر بشرام پہر ۱۰ پر تمام سہ ۵ بجے بجے تریراری۔ بجے کاماری۔ جن من سکے پربھہ دکھہ ہرنن + جے جے تری لوچن۔ بہو بھی موچن۔ اچل ستاری سنگ دہرنن + شر سوہت گنگا انگ بھجنگا۔ گل مڈمالا شبہہ کرنن + شیچ مشنک جندا۔ اند کندا۔ رکہشوا تم تم سرنن مہادیو کام دیو کے قاتل ولہاسے مردم کے رنج دفع کرنیوالے تین آنکھوں والے خوف دنیاوی کے چہڑانیوالے کی جے پاروتی کو ساتھہ لیئے ہوئے ماتھے پر گنگا تمام جسم مین سانپ لپٹے ہوئے گلے مین کھوپریونکا مالا سعد کام کرنیوالے ماتھے مین چاند کرنیں دانے خوشیونکی بنیاد آپ کی پناہ مین انم داس ہین اونکی حفاظت کرو۔ اسکو دملا بھی کہتے ہین
(۶۰) تربہنگی۔ بکسر تاے فوقانیہ وراے مہملہ وباے موحدہ مخلوط بہا مفتوح مع نون غنہ وکاف عجمی مع تحتانی معروف فی چرن ۳۰ مت پہر ایک گر۔ کہین ج نہ آنے پاسے ۱۰ ماترا پہر آٹھہ پر بشرام پہر چھہ پر چرن تمام سہ ۵ سمجھے جگ جن مین۔ کوبھل من مین۔ ہر سمرن مین۔ دن بہرلئے + جھگر دہتیرو۔ گہیر گھنیرو۔ میرو تیرو۔ پرہرسے + سوہن بنواری۔ گر بردہاری۔ کنج بہاری۔ پگ پر لیئے + گوپن کو سنگے پربھہ بہرنگی۔ لال تربہنگی۔ اردہریئے + دنیا مین پیدا ہونے کا نتیجہ یہہ ہے کہ خدا کی یاد مین عمر بسر کرو یہان جھگڑے بہت ہین تعلقات بکثرت ہین اپنے پرای کا دم نہ بہرو جنگل مین منگل کرنیوالے گوبردہن پہاڑ اوٹہانے والے کنجون مین جلسہ جمانے والے موہن کے پاون پر سر دہرو گوپیون کی صحبت رکہنے والے مالک ہر رنگ مین سمانے والے بانکے شری کرشن کو دل سے یاد کرو۔ یہہ آٹھون چہند ازروے وزن ایک ہین شرایط مین فرق ہے اور وہ ہم نے ہر ایک کے ساتھہ بتادیا ان شرطون مین بھی اکثرون نے اختلاف کیا ہے لیکن مولف نے بہت صاف کیاہے ان ماترا ون پہ یہ یا ختم کر

اب یہان سے ماترا ونڈک مین چھند شامل مین

(۳۷)

(۶۱) کڑکھا - بفتح کاف تازی ورا ے ہندیہ وکاف عربی مع ہاے مخلوط بالف کشیدہ نی چرن ۳۲ ماترا دو گر - آٹھہ ماترا پر پھر بارہ پر پھر آٹھہ پر بشرام پھر یون پر چرن تمام س کھمبہ کو جیس - شری کنت بلونت پر بہہ - داس کے کاج - نج وہام چھانڑو + روپ نرسنگہ - ھوہرن کشپ ٹیک نکھن سون جھٹک - ارجھٹ پچھاڑو + بھگت رچ جان - پرہلاد کو گودلی راج کو کہاج - تہ کال دینہو + ویب برہماد - شرنا جے سبے کہین - وید ہون گاے گن جس لینہو + لچھمی کے شوہر زور آور نرسنگہ اپنے بندے کیلئے اپنا مقام چھوڑکر ظاہر ہوے ہرن کشپ کو زمین پر پٹک کر ناخن سے اوسکا پیٹ چاک کیا اور پرہلاد کو اپنا معتقد جانکر آغوش مین بٹھا کر اوسی وقت سلطنت کا کاروبار اوسکو سونپا فرشتے برہما وغیرہ سر جھکا کر اونکی جی مناتے ہین اور وید نے بہی تعریف کرکے ناموری پائی -

(۶۲) جھولنا - جیم عربی ہا مخلوط مع واو مجہول - ۳۷ ماترافی چرن - ۱۰ پھر ۱۰ پر بشرام پھر ۷ پر تمام س پان پیوے ہنین - پان چھبوے ہنین - باس ربن راکھی نہ سیز و + پران اپن مین - نین مین بین مین - ہور ہور وپ گن نام تیرو + برہ بس ایس ہی - ہی نہوکی ہی راکھہی سکے ہنین پران میرو + باہ سندبہ کے - جہولنا توہ تک - جہولتو چت گوپال گیرو - اے معشوقہ گوپال کا یہہ حال ہے کہ پانی پیتا ہنین پان چہوتا ہنین بستر اور کپڑے پاس ہنین رکھتا مقام جان مین اور آنکھون مین اور زبان مین تیرا ہی روپ اور اوصاف حمیدہ اور نام چھا رہا ہے سوچتا ہے کہ تجھکو بھی اس جدائی کا رنج ہے یا ہنین کیا میری جان رکھیگی یا ہنین جب سے تجھے دیکھا ہے اسی خیال مین اوسکا دل ڈانوان ڈول ہے - سکھدیو جی اوپکھاری داس نے تین جگہہ دس پر بشرام پھر سات ماترا پر چرن تمام کیا ہے -

(۴۰ مت)

(۶۳) **مدن ہرا** - بفتح میم و دال مہملہ مفتوح و سوم ہاے ہوز مفتوح و راے مہملہ بالف کشیدہ
فی چرن پہلے دو لگہہ پھر ۶ ۳ ماترا پھر ایک گرو ا پھر ۸ پھر ۸ پھر ۶ پر بشرام پھر ۹ پر چرن تمام ۵
لکہہ آج دگہرائی چہب اوہکائی - بہاگ بھلائی - جان پری - پہل سکرت پھری ۱۶ ۱۳ گالت
سدن - لکہہ تہ سن - لکہہ واس مین - سکہہ بہور بھری - دکہہ دور کری + چہب ہونہار گہن کی
بیت بن کی - چار بہجن کی چہت اری - سدہ بدہ بسری + نو نیل کلیور - تہل ہون دہر
براندی بر - چہب ندری - مدن ہری + شری کرشن کی وضع مہربانی اور خوبصورتی
دیکھکر اپنی خوش نصیبی معلوم ہوتی ہے صواب کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے وہ طجاے حسن ہین جب
اونکے پجاری سامنے آتے ہین تو وہ دل سے دکہہ کہوکر سکہہ بہرتے ہین مور کی مکٹ اور زرد
لباس اور عمدہ بازو کی چہب دل مین کہبجاتی ہے اور ہوش و حواس اوڑتے ہین اونکا
نیا سبزہ رنگ جسم وہ ہے جسکے مقابلہ مین کالے بادل اور سیاہ کمل کی خوبصورت چہب
ہیچ ہے اور کام دیو کا غرور شکست -

(۶۴) **دیپ مالا** - دیپک کا جوگنا ہے (نمبر ۱۲ دیکھو) ۵ لہ کے کہوجا منی مت
گج کا منی چلی بن ملن کو نند لالاہ + کے سکہہ مین مت بج سرن کی بل لے چلو گہ
سہت شرنگار تہا لاہ + سنگ سکہی پر ہین اب پریم سولین مین آبہرن جوت چہب
ہوت بالاہ + کبدا من کے ایش ڈگجات لینے چلی بہامنی بہاسے سون دیپ مالاہ +
وہ شب تاریک مین مست ہاتھی کی چال سے جنگل مین کاہن کے ملنے کو چلی ہے
گویا کام دیو سونے کی بیل آرایش کے تہالے مین لیچلا ہے ہوشیار سکہی ساتھہ ہے
محبت مین غرق ہے زیور کی چمک سے عجیب چہب ہے یا مہادیو کے پاس کوئی
عورت بہت چراغ لئے جاتی ہے -

(۶ ۴ ست)

(۶۵) **چنچریک** - بفتح جیم پارسی و یاے معروف - فی چرن ۱۲ پھر ۱۲ پھر ۱۲ پر بشرام

۱۰ پر تمام ۵ جا کو نہ آوانت ۔ جلن خبک دلو کنت ۔ روپ رنگ ریکھہ رہت ۔ بیا پک
جگ جوئی + کچہہ مچہہ کول روپ ۔ بامن نرہرا نوپ ۔ برس رام رام کرشن ۔ بدہ کلنک
سوئی + مدہ ریپ مادہو مرار ۔ کرنامی کبٹ بہار ۔ راماوک نام جاس ۔ جا ہر بتیر و + کوبل
شبہہ باس تنبح ۔ شکمان سکہہ شل گنج ۔ ناکو پد کنج چیت ۔ چنچریک سیر و + جبکا نہ اول نہ آخر
نہ مان نہ باپ نہ بزرگ نہ مالک نہ اوسکی کچہہ صورت نہ رنگ نہ نشان اور تمام دنیا مین
پھیلا ہوا ہے وہی کچہہ مچہہ باراہ بامن نرہر پرسرام رامچندر شریکرشن بدہ اور
کلنک ہی اور مدہ ریپ مادہو مرار کرنامے کبٹ بہار اور رام وغیرہ اوسکے سب نام مشہور
ہین اوسکی پاون کمل کے شل ملائم اور خوشبو اور خوبصورتی اور اخلاق کا معدن ہے مراد ل
اوسی کمل کا بہونرہ ہے صاحب چہند مہود وہ ہر چرن کے آخر دو گر بتاتے ہین جو کہ چہپا کیسر
مین شامل ہین اور اس مثال مین بھی ایسا ہی ہے اسکا نام چرچری بھی ہے ۔ سم برت
چہند تمام ہین اگر اور مطلوب ہون تو مار مہرہ دیکھو ۔

(اردہ سم برت)

(۶۶) اسند ۔ بالف ممدودہ ۔ پہلے اور دوسرے چرن مین تیئیس ۲۳ تیس
مت اور ۱۰ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام ۔ پھر تیسرے اور چوتھے چرن مین بائیس ۲۲
بائیس ۲۲ مت اور ۱۱ پر بشرام ۱۱ پر تمام ۵ دوہ بچن چوگئی ۔ الی ہر گاگر پھوری
بگر بانہ جھنجھور ۔ مسک دی چولی موری + جو میتو کہہ بھراتک ۔ مودات
سر سایو + کہون کہان لگ اور ۔ کر لو چومن بہایو + ای سکھی مین دہی بیچنے
جوگئی تو کانہا نے میری ڈہینڈی توڑ ڈالی اور ہاتہہ پکڑ کر کہینچا اور میری
انگیا مسکا دی اور آغوش تنگ مین کہینچکر منہہ چوم لیا ایسے بیخود ہوگئے قصہ
کوتاہ جو اونکے دلمین آیا وہ کیا ۔
(۶۷) آپانا لکا ۔ پہلے چرن مین ۶ ماترا پھر بہہ پھر ۲ گر ۔ کل ۱۴ ماترا ۔ یونہین

تیسرا چرن بھی - پھر دوسرے چرن مین ۸ مت پھر پھر پھر دو گر = کل ۱۷ ماترا یوہین چوتھا چرن بھی - ۵ میری سنئے برج چہندا + تمہون چور کر آنند کنندا + بج دیجے جو چپل چہندا + مانو سیکہ حسبت نندا + اسے برج کے چاند اور خوشی کی بنیاد اور نند کے فرزند میری عرض سن لیجئے ہین ناتہہ باند ہکر کہتا ہون کہ تعلقات دنیوی اسے صاحب چہڑا دیجے اور یہہ بات مان لیجئے - باقی بارھرہ دیکھو -

(بشم برت)

(۶۸) آریا - بالف ممدودہ وراے مہملہ مکسور وتحتانی بالف کشیدہ - پہلے اور تیسرے چرن مین بارہ بارہ ماترا - پہر دوسرے مین ۱۸ - پہر چوتھے مین ۱۵ مت ۵ جمنانت آنندا + راس رچو حسبت ست برج چہندا - چلکر ورش لکہنا یہہ سجن تجہہ ہو پہندا + اے سکہی شری کرشن نے جمنا کے کنارے دہوم دہام رہس قایم کیا ہے اونکو چلکر دیکہو اور کسب صواب کرو اور تعلقات دنیوی کا دم نہ بہرو آریا کو گاتہا بہی کہتے ہین سنسکرت مین یہہ چہند بہت مستعمل ہی لہذا یہان اسکا بیان یون مفصل ہے سنسکرت مین اسکے پہلے اور دوسرے چرن کو ملا کر ایک چرن بناتے ہین - اب یہہ پہلا چرن ٹھرا یعنے ۱۲ + ۱۸ = ۳۰ - یہہ اول چرن کی ماترا ہوئین پھر اوسکو چار ڈگن پر تقسیم کرکے سات حصے کرتے ہین جسکے ۲۸ ماترا ئین ہوئین باقی بچین دو ماترائین ان دو کے عوض آخر مین ایک گر ملاتے ہین اب پورے تیس (۳۰) ماترا ؤن کا اول چرن ہوگیا - پہر اون سات حصون مین سے حصہ ششم مین یہہ شرط ہے کہ یا تو وہ حصہ ۴ لگہہ ہو یا ایک ج - کا یہہ پہلے چرن کا حساب ہوا -

اب دوسرے چرن کا حساب سمجھو - کہ تیسرے اور چوتھے چرن کو ملاکر ایک چرن بناتے ہین اور اوسکو دوسرا چرن ٹھراتے ہین یعنی ۱۲ + ۱۵ = ۲۷ - یہہ دوسرے چرن کے

ماترائین ہوئین پھر اوسکو پانچ ڈگن پر بانٹ کریں ماترائین گن لیے ہین بعدہ ایک لگہہ پھر ایک ڈگن پھر ایک گر اوسکے آخر ملاتے ہین اب پورے ستائیس ماتراؤنکا دوسرا چرن ہوا- اب دونون چرنون کی ماترائین ستاون ہونگی یون (۳۰+۲۷=۵۷)

اگر ان ستاون ماتراون مین ۲۷ گر اور ۳ لگہہ لاو تو اوسکا نام کملا ہو جائیگا پھر اگر کملا چہند کے ۲۷ گرون مین سے ایک ایک گر گھٹاتے جاؤ اور اس ایک ایک کے عوض دو دو لگہہ لاتے اور لگہون مین جوڑتے جاو تو نام حسب تفصیل بدلتے جائینگے-

(۲) لیلا (۳) بدہ (۴) لجا (۵) بدیا (۶) چہما (۷) دیہ (۸) گوری (۹) مالا (۱۰) کنیا (۱۱) چہایا (۱۲) کانتی (۱۳) مایا (۱۴) کالی (۱۵) سیدہ (۱۶) مانی (۱۷) ربہی (۱۸) روہ (۱۹) کسمنی (۲۰) دہرن (۲۱) یکشنی (۲۲) شوبہا (۲۳) ہرنی (۲۴) چیترا (۲۵) سنگہی (۲۶) ہنسی-

اگر آریا کے ۳ و ۴ چرن مین ۴ و ۶- اکشر کی جگہہ لگہہ اور پانچوین کی جگہہ گرکی شرط کر دین تو اوسکا نام جگہن چپلا ہو جاتا ہے- باقی مارہرہ مین اسکا گنج ہے-

(جات چہند)

(۶۵) **کنڈلکا**- بضم کاف تازی وسکون نون وفتح دال ہندی وکسر لام وکاف تازی بالف کشیدہ- مرکب چہند ہی پہلی ایک دوہا لاو پھر ایک رولا ملاو توسب ملاکر چھ چرن ہوجائینگے- دوہے کی ۴۸ ماترائین اور رولا کے چہیانوے مجتمع ہوکر ایک سوچوالیس کل ہونگے- دوہے کا اخیر جملہ رولا کے سرے پر لفظاً کرہ دیا جاتا ہی اور رولا کا آخر حصہ لفظاً دوہے کے ابتدا مین اعادہ کیا جاتا ہی اور اس عمل کو گانہہ صاحب تحفۃ الہند بتایا ہی لیکن ہم نے بہاشا پنگل مین سنگہاولوکت اسکا نام پایا ہی جیسے ۵ بنا بچارے جو کرے سو پاچھی پچہتائی کام بگاری اپنو جگ مین ہوت ہنسائی جت مین چین نہ آوی + کہان پان ہمان راگ رنگ

سن نہین بھاوے ✤ کہین گردھر کبراے گنگ کچھ رت نہ ٹارے ✤ گھنگٹ ہی دنرات
کیوجو بنا بچارے ✤ جگ عالم - ہنسائے مضحکہ - چت دل - کھان طعام - پان شراب -
سمان عزت - باقی ترجمہ پانی ہی - صاحب چھنداڑنب کا قول ہی کہ کنڈلکا مین رولا کے
دوسرے چرن کا شروع حصہ اوسکے تیسرے چرن کے آغاز پر بھی لانا چاہیئے - اسکو کنڈلی
اور کنڈلا بھی کہتے ہین -

(۷) **چھپّی** - جیم پارسی مخلوط بہا مفتوح وباے عجمی مشدد مع تحتانی ملینہ - مرکب
چھند ہی پہلے ایک رولا پھر ایک اُل لالا باہم مجتمع ہوتا ہی - رولا کے چار چرن اور ال لالا
کے دو چرن ملکر چھ چرن ہوتے ہین پہلے کے چھیانوے اور دوسرے کی باون ماترائین
ملکر ایک سو اڑتالیس کل کُل چھوٴن چرنون مین ہوجاتی ہین مثال دھرو دھیان
گھنشیام سرس سندر ندلالا ✤ مکت مال بک جال ترت پٹ پیٹ رسالا ✤ سیس مکٹ
سورچاپ گرج مرلی دھن راجی ✤ دھروا الک ارن نگ اندر بدھن چھپ چھاجی ✤
تیہ بینہ برکھت سدا سوسکھ تے تن ہرش من ✤ سنگل سکھدا اوبھت درگن دیکھو سونہ مین سرون ✤
گھنشیام کا دھیان کرو جو ایک کالی گھٹا ہین اور موتیون کا مالا اوس ابر مین سفید بگلے اور
اونکا زرد لباس بجلی ہی اور موہ کے پیرون کا تاج قوس قزح بانسلی کی آواز بادل کی گرج
اور اونکی زلف لکۂ ابر اور سرخ ناخن بیربہوٹی اور محبت کا پانی ہمیشہ وہان برستا ہی
اوسکو دیکھ کر مین پھولا نہین سماتا وہی برسات سبکو ہرا کرتی ہی یہ تو عجیب چیز ہین
مین نے ایسا نہ آنکھون دیکھا ہی نہ کانون سنا - بھکھاری داس مصنف چھنداڑنب کہتے
ہین کہ کابت چھند کے بعد اُل لالا ملانے سے چھپّی بنتا ہی - چھپّی کو شٹ پد بھی کہتے ہین اور
دونون کے معنی ایک ہین یعنی چھ چرن والا چھند - ماترا برت چھندون کا بیان یہان
اسقدر کافی ہی اگر زیادہ ہوس ہو تو مارھرہ دیکھو -

فصل دہم برن برت چھندون کا برنن علی الترتیب

اس فصل مین فی چرن ایک برن کے چھندون سے لیکر ۲۳ برن تک کے چھند ترتیب وار مندرج ہین بعدہٗ ترتیب تعدادی کی چوٹ جابجا خالی دی ہی۔ جو شرائط ماترابرت چھندون کے آغاز مین درج ہین وہ انہین بھی سمجھو۔ ایک چرن کی ماترا مین جان کر لگھو گر بتا دینے کا قاعدہ یہان بھی وہی ہی جو ذکر ہو چکا۔
نئی بات اس مقام پر یہ ہی کہ سنسکرت مین برن سوتا کی آخر حد تک ہر پرستار کے واسطے ایک ایک لقب مقرر ہی بعدا ۲۶ القاب ہو گئے ہین وہ ہم بھی برن کی ہر تعداد کے ساتھ لکھتے جاتے ہین مثلاً ۴ برن کے پرستار سے ۱۶ چھند نکل سکتے ہین اور سولھون بھید کا نام زبانِ سنسکرت مین پرتشٹھا ہی یونہین چھبیسون کو سمجھ لو۔

(ایک برن کا چھند۔ اس پرستار کو اُکتا کہتے ہین)

(۱) شری۔ بکسر اول و یاے معروف۔ ۴ چرن فی چرن ایک گر ؎ شری دھی + دو + مو + ترجمہ۔ دولت اور عقل مجھکو دو۔

(دو برن = اسکا نام اَتیوکتا ہی)

(۲) کام۔ بکاف تازی۔ فی چرن دو گر۔ سکھدیو کب ؎ سوہی + ناری + پی کی + پیاری + وہی عورت خوب ہی جو خاوند کی پیاری ہو۔ اس چھند کا استری بھی نام ہی۔

(۳) مہی۔ بفتح میم و ہاے ہوز یا یاے معروف۔ فی چرن ایک لگھ ایک گر۔ ولہ ؎ وہی + ہنسی + ہا ہیہے + لسی + وہی خندہ مجھکو ابتک یاد ہی۔

(تین برن مدھیا نام)

(۴) ششی۔ بدو شین معجمہ اول مفتوح دوم باتحتانی معروف۔ فی چرن ایک ہی۔ اَگم کب ؎ کھراری + بہاری + کرپالا + دیالا + کھرا کچھس کے

دشمن جلسہ جمانے والے مہربان رحیم = فعولن - متقارب -

(۵) رمن - بفتح رائے مہملہ و میم مفتوح با نون - فی چرن ایک س - ولہ ؎ گرجا * گرجا * بھجیے * بھجیے * پہاڑ اوٹھانے والے کو یاد کیجیے -

(۴ برن = پرتشٹا)

(۶) مدرا - بضم میم و فتح دال مہملہ و رائے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن - ی + گر ولہ ؎ انگاری * سشی دھاری * کرپا کیجے * سکھی دیجیے * کام دیوکے دشمن چاند ماتھے پر لگائے ہوے مہربانی کرکے چین دیجیے = مفاعیلن - ہزج -

(۷) دھارا - دال مہملہ باہائے مخلوط بالف و رائے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن - ر + گر - ولہ ؎ رام ناما * اشٹ جاما * مور پیارے * چت لارے * رام کا نام میرے پیارے آٹھ پہر دل مین رکھ = فاعلاتن - رمل -

(۸) ہیر - ہائے ہوز با تحتانی معروف آخر رائے مہملہ - فی چرن - ت + گر - ولہ ؎ راما بھجو * کرودھی تجو * چنتا ہرو * پاپی درو * رام کو رٹو غصے سے ہٹو فکر دنیوی سے خیال موڑو گناہ کو چھوڑو = مستفعلن - رجز -

(۹) رس - رائے مہملہ مفتوح با سین بے نقطہ - فی چرن - بھ + گر - رام شاہ آبادی ؎ رام بھجو * کام تجو * مان کہی * سار یہی * رام کو یاد کر شہوت سے درگزر میری بات ٹھیک ٹھیک جان = مفتعلن - رجز مطوی -

(۵ برن - سوپرتشٹا)

(۱۰) ہنسی - بفتح ہائے ہوز مع نون و سین مہملہ یا تحتانی معروف - فی چرن - بھ + ۲ گر سکھدیو ؎ چھوڑ ہمارے * آہ کہارے * تو ڈھگ ری ہون * بھاج نہ جی ہون للہ مجھے چھوڑ دے آخر ہی کیا بات تیرے پاس رہونگی بھاگ نہ جاؤنگی = فاع فعولن - متقارب اثرم - اسکا نام پنگت اور ہنس بھی ہے -

(۱۱) کیر- کاف تازی با تحتانی معروف آخر راے مہملہ- فی چرن- ی + لگھ + گر- اتم سو جپو رام کو + تجو کام کو + دھرو دھیر کو + ہرو پیر کو + رام کو یاد کرو شہوت کو چھوڑو نیک چلن بنو دکھ درد کو دور کرو = فعولن فعل- متقارب مربع محذوف-

(۱۲) ہاریت- ہاے ہوز بالف کشیدہ وراے مہملہ با یاے معروف مع تاے فوقانی- فی- ت + ۲ گر- سکھدیو سو تو پی کنھائی + مین یاہ لائی + جو یون کبھی ہی + تو پھیرا ہی + ای شریکرشن مین تیرے پاس اس عورت کو لائی ہون اگر یون ہین چھیڑیگا تو بھلا پھر آئیگی = فعلن فعولن- متقارب مربع اثلم- ہاری بھی یہی ہی -

(۱۳) مایا- میم بالف وتحتانی بالف کشیدہ- س + لگھ + گر- اتم سو تج کرودھ کو دھر بودھ کو + چپ رے ما + بھل ہی سما + غصہ ترک کر عقل پر دھیان دھر رام کو رٹ خوب وقت ہی = متفاعلن- کامل-

(۶ برن- گایتری)

(۱۴) بدّل لیکھا- بکسر باے موحدہ و دال مہملہ مشدد مضموم مع لام ولام ثانی بایاے مجہول وکاف تازی مخلوط بہا با الف- ۲ م- سکھدیو سو تیرے پاچھے کو ہی + وا کی شوبھا جو ہی + وا ہی جیوا دھیاوی + یہان لو کیون ہو آوی + تیرے پیچھے کون عورت ہی اوسکا حسن مین نے دیکھا اوسی کو دل چاہتا ہی کہ کسی طرح وہ یہان آئے = فعلن فعلن فعلن- غریب مسدس مخبون مسکن- ششیش راج بھی اسکا نام ہی-

(۱۵) تلک- بکسر تاے فوقانیہ وفتح لام با کاف تازی- ۲ س- از چھند سار سو ہر کو جو بھجین + کھل سنگ تجین + سب کا رُج سرین + بھو سندھ ترین + جو خدا کو یاد کرین اور جاہلون کی صحبت چھوڑین اونکے سب کام درست ہون اور دنیا کے سمندر سے اونکا بیڑا پار ہو = فعلن ۲ بار- غریب مربع مخبون- اسکا نام ڈِلّ بھی ہی-

(۱۶) بہوما - بکسر بائے موحدہ وسیم با واو مجہول وہائے ہوز بالف کشیدہ - ۲ ر - سکھ دیو
ے پیا رجی مین دھرے + لاگ میرے گرے + جو کہے سو کرون + پاسے تیرے پرون
پیار کی امنگ مین میرے گلے لگجا جو تو کہیگی مین کرونگا تیرے قدمون پر سر دھرونگا =
فاعلن فاعلن - غریب مربع سالم - اِسکو بِجُو ما بھی کہتے ہین -
(۱۷) مالتی - میم با الف وفتح لام وتائے فوقانیہ باتحتانی معروف - دو - ج - ولہ
ے اِتی مکھ پھیر + ہہا نِک ہیر + پرون تہجہ پان + نہ رُوسن ٹھان + ادھر اپنا
مُنہ پھیر کر للہ ذرا دیکھ لے مین تیرے پاؤن پڑتا ہون مجھ سے روٹھ نہین -
(۱۸) سنکھیا ناری - بفتح سین مہلہ و نون غنہ وکاف عربی با ہا و یائے تحتانی
مخلوط مکسور بالف کشیدہ - دو - ی - ولہ ے کتے رین جاگے + نہارو نہ سوہین +
جھپے نین دیکھو + اُو نیندے اَجو ہین + رات کہان بسر کی ہے جو آنکھین چراتی ہو
خمار آلودہ نظرون سے دیکھتی ہو جو ابتک نیند سے بھری ہین = فعولن فعولن -
متقارب مربع سالم - سوم راج بھی اِسکا نام ہے -

(۷ برن - اُشنِک)

(۱۹) سمان - بفتح سین بے نقطہ ومیم بالف کشیدہ و نون معلن - فی چرن - ر + ج +
گر - اتّم کب ے رام نام گاورے + اشٹ جام دھیا ورے + بول بول سانچ رے
سانچ کو نہ آنچ رے + رام کا نام رٹ آٹھ پہر اسی فکر مین رہ اور سچ بولا کر مثل مشہور ہے
کہ سانچ کو آنچ نہین = فاعلات فاعلن - رمل مربع مکفوف محذوف - یا ہزج مربع
اشتر مقبوض - فاعلن مفاعلن -
(۲۰) مدلیکھا - بفتح میم مع دال مہلہ ولام بایائے مجہول وکاف عربی مخلوط بہا بالف کشیدہ -
فی چرن - م + س + گر - سکھ دیو ے تیرو ہون ہت چاہون + توسون پریت نباہون + میری
سون پی پیارو + کیجے نیک نہ نیارو + مین تیری بھلائی چاہتی ہون تجھسے دوستی نباہتی ہون

تجھے میری قسم ای پیارے پیا ذرا بھی مجھ سے جدائی اختیار نہ کرنا = فعلن فاع فعولن -
تقارب مسدس اثرم محبق مقبوض ۔

(۸ برن - انشٹپ)

(۲۱) بدن مالا - بکسر بائے موحدہ و دال مشدد مضموم مع نون و میم بالف و لام بالف کشیدہ -
دو سم + ۲ گر - بھکاری داس سے دوجے کو پیو با سو بہاری + تیرے ناہین تمرنگی دھاری +
ای ری کیون جیویگی بالا + چوہان تاچین بدن مالا + (ایک تو جدائی نے ستایا ہی)
دوسرے اندر کے غصے سے پانی برس رہا ہی گردھاری پاس نہین ہین جو پہاڑ کو چھتری بناکر
بچالین ای سکھی مین کیونکر جیونگی چارون طرف بجلیون کا حلقہ گھوم رہا ہی = فعلن
فعلن فعلن فعلن - صوت الناقوس غریب - اسکو بچو مالا بھی کہتے ہین - صاحب چھنداربو
نے اسکو ۱۶ ماترا کے برت مین شامل کیا ہی -

(۲۲) پرمانکا - بائے پارسی مفتوح و کسر رائے مہملہ و نون مکسور و کاف تازی مع الالف -
ج + ر + لگھ + گر - سکھدیو سے چھٹے اسول بار ہین + ٹٹے انوپ ہار ہین + اِتے
نہ نیک چاہ ہی + کیو نہال کاہ ہی + عمدہ بال کھلے ہوے ہین بے مثل ہار ٹوٹے ہوے ہین
اِدھر تو ذرا بھی توجہ نہین کرتی ہو بتاؤ تو سہی کسکو نہال کرائی ہو = مفاعلن مفاعلن -
ہزج مربع مقبوض -

(۲۳) ملکا - بفتح میم و لام مشدد مکسور و کاف تازی بالف کشیدہ - ر + ج + گر + لگھ -
سکھدیو کب سے نیک ہوت ہاس مند + جو لکھے لجات چند + یون لگے اپار جوت +
ملکا ملین ہوت + جب وہ ذرا تبسم کرتی ہی تو چاند اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہی اور
اوسکے بدن کا رنگ دیکھکر چمیلی شرماتی ہی -

(۲۴) سوہم - سین بے نقطہ یا و او مجہول آخر میم - ر + ت + ۲ گر - اُتم سے کرشن مادھو
گو کلیشا + چکر دھاری جادبیشا + رادھکا دھیشا مکندا + گائے رے تند نندا +

تو یادو کرلے کرشن اور مادھو اور گوکل کے مالک اور چکر رکھنے والے اور جادوؤن کے مالک اور مادھا کے خاوند اور کنس اور نند کے فرزند کو = فاعلاتن فاعلاتن - رمل مربع سالم

(۹ برن - برہتی)

(۲۵) نگس سروپنی - بفتح نون و کاف پارسی و فتح باسین بے نقطہ و چین مضموم و را بے مہملہ با واو معروف و بائے عجمی و نون یا تحتانی معروف - فی چرن بقول صاحب چھند سودھو ر د - ج + ر + ج - رام شاہ آبادی ہے الی تجہ نہ سوت لاج + بگارتی ہو سکاج + لکھو جو مونہہ پیٹی تیر + تو دھاوتی ہی ہوے ادھیر + اے سکھی شرم سوت ہنکر بے نہ چھپے پڑی ہی بنا بنایا کام میرا بگاڑتی ہی جب پیا کے پاس مجھکو دیکھتی ہی تو بتیا باشہ دوڑ پڑتی ہی مین اپنے دل کے پیا سے کہہ نہین سکنے پاتی - صاحب چھند سارنے شاید اسکو آٹھ برن مین شامل کیا ہی وہ یون کہتے ہین ہے بسال کنج نین کو + سو بھکت مو دین کو + الخ - اسکا نام پمانی بفتح بائے پارسی بھی ہی -

(۲۶) اچپترا - بضم ہمزہ و فتح بائے پارسی و کسر جیم عجمی و تائے فوقانی مشدد مفتوح و رائے مہملہ بالف کشیدہ - م + ت + ی - فی چرن - اتم ہے پاپی دشتاتین ہتارے + کنسا چانوڑا دک مارے + کالی کیسی نتش پر ھارے + گاوین چارون وید پکارے + تونے بہت گناہگارون اور بدون کو بخات دی ہی اور کنس اور چانوڑ وغیرہ کو قتل کیا کالی ناگ اور کیسی اور بکاسر اور بتساسر کے بچکن چارون وید مین آپ کے اوصاف مشہور ہین - فعلن فعلن فاع فعولن - متقارب مثمن اثرم مجبق -

(۱۰ برن - پنکت)

(۲۷) امرت گت - بفتح ہمزہ و کسر میم و سکون رائے مہملہ یا تائے فوقانی و کاف پارسی مفتوح و تائے فوقانی مکسور - فی چرن - ن + ج + ن + گ - سکھد یو ہے پڑھن لگے کچھ درگ ہین + لجت لگے سب مرگ ہین + اب ارنیک سنکچ ہی مد چھوت ہوت سنکچ ہی +

(شباب آچلا ہی) کچھ کچھ آنکھیں بڑھ چلی ہیں جنکو دیکھکر ہرن شرمندہ ہیں گات اوبھر آتی ہی جسکو دیکھکر وہ محبوبہ خود جھیپتی ہی۔

(۲۸) **سنیتا**۔ بفتح سین مہملہ مع نون وضم تحتانی وتاے فوقانی بالف کشیدہ۔ س + ۲ ج + گر۔ سکھدیوؔ جن جان کاکہوں کہو + نش دیوس ہی گھر ہی رہو + کیہو سو میں اب مان ہوں + کب ہوں نہ روس ٹھان ہون + ای سریکرشن کہیں جانے کو نکہو رات دن گھر ہی میں رہو جو کچھ تم کہوگے میں مانونگی اب کبھی تم سے نہ روٹھونگی = متفاعلن متفاعلن۔ بحر کامل مربع سالم۔

(۱۱ برن۔ ترِشٹُپ)

(۲۹) **نیل سُروپ**۔ نون بایاے معروف مع لام وضم سین مہملہ وراے مہملہ با واو معروف آخر باے پارسی۔ فی چرن۔ ۳ بھ + ۲ گر سکھدیوؔ مانہ شیام سُرورُہ رہین + کھنجن مین جنھین لکھ لاجین + یون جو بھئے درگ تو پھل کا ہی + جو پی کو مکھ چند نچا ہی + آنکھیں گو سیاہ کنول ہین جنکو دیکھکر ممولا اور مچھلی شرمندہ ہون اگر ایسی آنکھیں ہوئیں اور چاند سا منہ خاوند کا نہ دیکھا تو کس کام کی = فاع فعول فعول فعولن۔ متقارب اثرم مقبوض اسکو دُودھک اور سہی ہن اور بندھ بھی کہتے ہین۔

(۳۰) **سوپرن پریات**۔ سین مہملہ مضموم با واو معدولہ وفتح باے پارسی وراے مہملہ ساکن با نون وباے عجمی مفتوح مع راے مہملہ وتحتانی بالف کشیدہ آخر تاے فوقانی۔ ۳ ت + ۲ گر۔ اُتمؔ جے جے رماکنت مادھو مکندا + کیسی بکاتبس کالی نکندا + گوپیش کیشو برجیشا گبندا + میری بتھا میٹ آنند کندا + ای لکشمی کے خاوند ای مادھو ای نجات دہندہ کیسی بکاسُر بتباسُر اور کالی ناگ کے بجکن گوپیوں کے وارث ای کیشو برج کے مالک ای گوبند ای مسرت کی جڑ میری مصیبت کاٹو۔ فعلن فعولن فعولن فعولن۔ متقارب مثمن اثلم الصدر والابتدا۔

(۳۱) اِندر بجرا - بکسر ہمزہ و نون غنہ و دال مہملہ ساکن و راے مہملہ موقوف و فتح باے موحدہ و جیم تازی مشدد مفتوح و راے مہملہ بالف کشیدہ - ۲ ت + ج + ۲ گر - سکھدیو ؎ گور بچھکے روکن کو نہ دوری ٭ ابھا کچھو آن آج اوری ٭ چار دن کہون چاسن جام جاگے نینا مورو چن رنگ پاگے ٭ کون ایسا ہی جو گرد ہو کر تمکو روکنے نہ دوڑے کیونکہ آنکہ تمہارے رخسار کا رنگ اور ہی ہی تم چار پہر رات کہین جاگے ہو اسی سبب سے آنکھین سُرخ ہین -

(۳۲) اُپیندر بجرا - بضم ہمزہ و باے پارسی بیاے مجہولہ و نون غنہ و دال مہملہ موقوف باقی معلوم - ج + ت + ج + ۲ گر - سکھدیو ؎ کری نہ جو تو مرگ ناہیہ ٹیکو ٭ ترنت ہی مان مٹیہ شنشی کو ٭ سروپ تیرے درگ کو جو چاہی ٭ سروج مین گات آکو کہاہی اگر تو مشک کا ٹیکا نہ لگاے تو فوراً چاند کا گھمنڈ نکلجاے اگر کمل تیری آنکھون کا دعوی کرے تو اسکی یہ مجال کہان - اندر بجرا اور اپیندر بجرا کو مرکب کرکے چودہ قسمون کے چھند مع اسماء اور بنائے گئے ہین وہ اُپ جاتی کہلاتے ہین (مار مہرہ) دیکھو -

(۱۲ برن = جگتی)

(۳۳) تُروٹک - بضم تاے فوقانی و راے مہملہ با واو مجہول و تاے ہندی مفتوح با کاف عربی - فی چرن ۴ س - سکھدیو ؎ لرکاپن کی دُت جان لگی ٭ تن مان ترناپن آن لگی ٭ ادھر سے اُرنیک لجان لگی ٭ کچھ کام کتھا بہ تان لگی ٭ لڑکپن کی عادتین چھوٹ چلی ہین نوجوانی آنے لگی ہی ذرا چھاتی کھلجاتی ہی تو وہ شرماتی ہی اب عاشقانہ حکایت سنتی ہی تو پسند آتی ہی = فِعِلن فِعِلن فِعِلن فِعِلن - متدارک مثمن مخبون - اسکو توٹک بھی کہتے ہین اور عوام ٹھُمری - لیکن ٹھُمری مین انتر زیادہ ہوتا ہی -

(۳۴) میَناوَلی - میم مفتوح با تحتانی ساکن و نون بالف کشیدہ و واو مفتوح و لام بیاے معروف - فی چرن ۴ ت ؎ ہستو بھلے جے کرین دھرم کے کام ٭ کرتو بھلے

جو سنیہان شری گن گرام ہو نیتر و بھلے کرشن سو بھا کہے شیام ٭ جو بھلی جو وٹے رام کے نام
وہی ہاتھ خوب ہین جو صواب کے کام کرین وہی کان بہتر ہین جو خدا کے اوصاف سنین
وہی آنکھ عمدہ ہے جو کرشن کا سبزہ رنگ دیکھے وہی زبان اچھی ہے جو رام کا نام لیا کرے۔
(۳۵) موتی دام۔ بواو مجہول و تاے فوقانی بایاے معروف و دال مہملہ۔ ہر چ
فی چرن۔ داس سے تمال کے اوپر ہی بگ پانت ٭ کہ نیل شلا پر سنت جمات ٭
نچھترن انک لسے گھنشیام ٭ کہ شیام ہیے پر موتی دام ۔ تمال (ایک درخت نہایت سبز)
پر بگلون کی قطار ہے یا کہ نیل گری (ایک پہاڑ کا نام) پر عابدون کی جماعت ہے سیاہ بادل
سے ستارے دکھائی دیتے ہین یا کہ سری کرشن کے سینے پر موتیون کا مالا لٹکا ہے۔
(۳۶) بھجنگپریات۔ بضم باے موحدہ باہاے مخلوط و فتح جیم تازی و نون غنہ و
کاف پارسی مفتوح و باے عجمی مشدد مفتوح۔ وراے مہملہ مکسور و تحتانی بالف کشیدہ آخر تاے
فوقانی۔ فی چرن۔ ۴ ی۔ سکھد یوسے جہین پیچ یادین تمہین ہو نہارین ٭ مندی
ہوسے ڈھری پریت دو واؤ گھارین ٭ کچھو ہوسے لجو ہین یہی نین ٹیرے ٭ لکھی نند کو نند
آنند میرے ٭ جس وقت رادھکا اور کرشن موقع پاتے ہین تو ایک کو ایک دیکھنے لگتا ہے
اور اپنی پوشیدہ محبت اظہار کرتا ہے اور کچھ کچھ شرمندہ ہو کر رادھا کی آنکھین زبان
حال کہتی ہین کہ سری کرشن کے نظارے سے ہمین خوشی ہے = فعولن فعولن فعولن فعولن۔
متقارب مثمن سالم۔ اسکو بھجنگی اور بھجنگ پریات بلا تشدید باے عجمی بھی کہتے ہین۔
(۳۷) سرنگارنی۔ بکسر سین مہملہ وراے مہملہ مکسور و نون غنہ و کاف پارسی بالف کشیدہ
وراے مہملہ ساکن و نون بایاے معروف۔ فی چرن ۴ ر۔ سکھد یوسے کیون لجانے ہیے
نیک ہیر داری ٭ کون کے سنگ مین رین بیتی کتی ٭ یون سدا چین سے نین ڈوو جگین ٭
پران پیارے مہا موہنی کے لگین ٭ دل مین جھیپتے کیون ہو ذرا ادھر تو دیکھو کسکے ساتھ
کہان رات کٹی ہے خدا کرے یونہین چین سے دونون آنکھون مین نیند نہ آیا کرے اے جان من

یہ آنکھیں مجھے بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں = فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ بحر غریب مثمن سالم۔ اسکو سرنگنی اور سرگ بنی اور لکھشمی بھی کہتے ہیں۔

(۳۸) مودک ۔ میم با واو مجہول وفتح دال مہملہ باکاف تازی۔ فی چرن ۴ بھ۔ سکھدیو سے ہوت کہا جو دھر و شر پی بہر * ہوت چھوان چھین چھین چھپا کر * آسن ادی گر سرنگن دھیاوت * تو کچھ کی نہ تو دت پاوت * اگرچہ چاند کو مہادیو نے سر چڑھایا پھر بھی وہ دمادم گھٹتا ہی غروب وطلوع کے وقت پہاڑ کی چوٹیوں پر سربلند ہوتا ہی پھر بھی تیرے رخسار کی وضع کو نہیں پاتا۔

(۳۹) کسم بچترا ۔ بضم کاف تازی وسین مہملہ مضموم بامیم وکسر بائے موحدہ وجیم پارسی مکسور وتائے فوقانیہ مشدد مفتوح ورائے مہملہ بالف کشیدہ۔ فی چرن (ن + ی) دوبار۔ داس سے چلن کھیوپی منہر ڈر بھاری * پرم سگندھا دسکماری * ال تبنہ ہوہین اودھک بہاری * کسم بچترادہ پھلواری * ای کرشن اوسنے اگرچہ مقام موعودہ پر آنے کو کہا ہی لیکن مجھکو بڑا خوف ہی کہ اوس نازنین کے جسم میں خوشبو ہی اور وہاں بھونرے بہت ہیں کیونکہ رنگ برنگ کے پھول وہاں ہیں کہیں اوسکو نہ ستائیں۔

(۴۰) چاتاک ۔ جیم پارسی بالف کشیدہ وتائے فوقانی مفتوح باکاف تازی۔ فی چرن (ج + ر) دوبار۔ اتھ کب سے بجی جبجو بانسری برجیش کی * بھبی کبدھ بدھ دھی گنیش کی * بہی اولٹ نندنی ونیش کی * ٹری سمادھ گوڑھ ہو مہیش کی * جب شری کرشن کی بانسری بجنے لگی تو گنیش کی عقل وشعور جاتے رہے اور جمنا اوس آواز سے اولٹی بہنے لگی مہادیو کا مراقبہ شکست ہوگیا = مفاعلین ۔ ہزج مسدس مقبوض۔

(۱۲ برن = پرت جگتی)

(۴۱) کندک ۔ بفتح اول وضم سوم ۔ فی چرن ۔ ۴ ی ۔ لگھ ۔ سکھدیو سے گھنے کنج کے پنج میں گنجرین بھنور * کتی کو کتی کو کلا ٹھور ہی ٹھور * ...ین نہ تیرے کہوان نیک

ہونکیان + برتھا باوری یا سہی پین کرین مان + گیسنے گھون نہن کہر ترسے متاتے ہین چاہجا
کو کلا کو کتاہی تجھے نرا سمجھ نہین اسوقت تیرا پی پی رہی لاتی ہمارین کو لی چوکتا ہی اگر
آخر لگھو نہوتا تو فعولن فعولن فعولن فعولان۔ متقارب مسبغ کہتے۔

(۱۴ برن = سشم کرا)

(۴۲) **لبسنت تلک** ۔حرف پنجم مکسور۔ ت۔ بھ۔ ۲ ج۔ ۲گر۔ سکھد یوسے آبھا لکھے
ادھر جان پرسون راتے + سوانسا سیاس لگھ جھونرت بھونرماتے + ہانسی سروپ لکھ سو
ملین ملی + سوہی رچی من برنچ سُبرن بلی + اوسکے ہونٹھون کوگل سرخ اور سانسون کو
نفخۂ گل جان کر بھونرے مست گھومتے ہین اوسکی ہنسی سے چمیلی کھلاتی ہی عورت کیا ہی خالق
نے سونے کی ایک خوبصورت بلی بنائی ہی۔ اس پرستار کے بہت چھند ہین رمارھرہ دیکھو

(۱۵ برن = اتِ شرکرا)

(۴۳) **سارنگ** ۔بفتح راے مہلہ و نون غنہ و کاف عجمی مکسور مع کاف تازی آخر۔
فی چرن۔ ۵ م۔ ۰ برن پر بشرام۔ ے پر تمام۔ سکھد یوسے کو جانیے دھون کا کے بھورے۔
پیارے میرے آئے ہو + آو بیٹھو یھان لوگیھو ن۔ کیھون کے مین پائے ہو + باکے آگے با کی
ایسی۔ میرے آگے میری سی + ٹونے لونے گاتے یاتے۔ کی راکھی ہی جیری سی + ای پیارے
نہین معلوم کسکے دھوکے تم یہان چلے آئے ہو کسی طرح یہان آگر بیٹھیے نہین معلوم کسطرح مین نے
آپ کو آج پایا ہی اوسکے آگے اوسکی سی کہتے ہو اور میرے آگے میری سی آپ کے بدن کا حسن
جادو ہی اسی سے تمنے مجھے اپنی لونڈی بنا رکھا ہی۔ متقارب مثمن مضاعف اثرم مقبوض محبق
محذوف۔ یا غریب مجنون مسکن اخذ۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع۔

(۴۴) **چامر** ۔ اول جیم فارسی سوم میم مفتوح وراے مہلہ آخر۔ فی چرن۔ ر ج۔ ر۔ ج۔ ر۔
سکھد یوسے پھول پھول بھونر پنج گنج گنجرین + کو کلا کلاپ کیل کو چیتے چتی ہرین +
باگ مین نہار نیک آگمی بسنت کے + چھوڑ دے ایان مان لاگ کنٹھ کنت کے + مست

بھونرون کے جھنڈ ہر کنج مین گونجتے ہین کوکلا ون کے غول خوشی سے چہک کر لوگون کا دل لے لیتے ہین باغ مین بسنت کی زرا آمد دیکھکر اکثر پپیہا اور کھٹسا چھوڑ کر فانند کے گلے لگیا۔ فاعلاتُ - فاعلاتُ فاعلن - رمل مثمن محذوف -

(۴۵) نِشپالِکا - بکسر نون و شین معجمہ و بائے عجمی بالف کشیدہ و کسر لام و کاف تازی بالف کشیدہ - بھ - ج - س - ن - ر - فی چرن - اتم دا اس کب سے ۹ پترا ز پند ہ کی وسند سُت جانیے ٭ بال سچتار کھتون کرائیے ٭ انگ دُتے چھپ بر چپال گتے چھیے ٭ بین پب مان در لال چل دیکھیے ٭ آنکھ کمل کے مثل چہرہ چاند سا بال ریشم کے لچھے بدن چمپئی چال ہاتھی کی سی آواز پپیہے کے مانند - غرور چھوڑ کر اے پیاری آنکو چلکر دیکھ -

(۴۶) مَنِ ہَنس - بفتح میم و کسر نون و فتح ہائے ہوز و نون ساکن و سین مہملہ آخر - فی چرن - س - ۲ ج - بھ - ر - سکھد یو ۵ کب ہون اچانک آے کے اِت ہو چلے ٭ تب تے اَچیت پرے سون کِت ہو چھلے ٭ انچرا اوگھار دکھاے کے چھل سون ہیو ٭ ترچھے چتی مسکاے کے کچھ تین کیو ٭ عاشق ابھی اِدھر ہو نکلا تھا جب سے بے ہوش پڑا ہی گویا کسی نے لبھایا ہو آنچل اُٹھاکر فریب سے تونے اپنی گات دکھائی ترچھی نظر سے مُسکرا کر اوس پر تونے کچھ کیا ہی - متفاعلن متفاعلن متفاعلن - کامل مسدس سالم -

(۴۷) مالِنی - نون با تحتانی معروف - ۲ ن - م - ۲ ی - ۸ پر بشرام - ۷ پر تمام - سکھد یو ۵ گت اَت گر بیلی - بان سوہی رسیلی ٭ ہسن سلجیلی - دیکھیے دیہ دھیلی ٭ مَن کُسم سگے ہین - کیون نہ سوہی تزاگے ٭ کت بنش درگ لاگے - کون کے بھاگ جاگے ٭ چال مستانہ وضع رسیلی چھپ چھپ کر ہنستے ہو ہاتھ پاؤن بے قابو آنکھین کسم کے مانند لال لال اِن سے محبت کیون نہ ظاہر ہو رات کو کہان آنکھین لگی ہین کسکے نصیب جاگے ہین

(۱۶ برن = اشٹی)

(۴۸) چَنچَل - بفتح ہر دو جیم پارسی حرف دوم نون - فی چرن - ۱ - ج - ر - ج - ر -

لگھ- سکھدیو ۵ کنج کنج مین لکھی پرسون پانت بھانت بھانت * بھونرن گنج کنجرین انیک بھانت پانت پانت * باوری بچار دیکھ ہو کچھو نہ ... * پا بسنت کے دنان کنت سون کرے جو مان * کنجون مین پھولون کی قطارین دیکھکر بھونرون کے جھنڈ عجیب طرح سے گونجتے ہین ای الھڑ ذرا خیال کر تجھکو کچھ عقل نہین ای سبب سے تو موسم بہار مین خاوند سے روٹھ رہی ہی- اِسمین اور چامر چھند مین ایک آخری لگھو کا فرق ہی-

(۴۹) پنج چامر- بفتح باے فارسی و نون نیم غنہ و جیم عجمی- ج- ر- ج- ر- ج- گر- سکھدیو ۵ جو دھائی ہی سو جیت مین رُساس آس پاس ہی * پروس کی تیان سون کھون نہ ریت راس ہی * اٹان مین جٹھانیو منو پر جنڈ آگ ہی * ہہار ہو گھو نہ ہاتہ نا نہ نند جاگہی * مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن- ہزج مثمن مقبوض- ترجمہ- اجی دائی جاگتی ہی اور ساس ہین کہین ہی ہمسایون نے بھی بگاڑ ہی کوٹھے پر جٹھانی بڑی غصہ ورہی ای صاحب ہین ہین ٹھہرو میرا ہاتھ نہ کھینچو ورنہ نند جاگ پڑیگی- اِسکو ناراچ اشٹی اور ناراآ بھی کہتے ہین اگر غور کرو تو یہ پنچل چھند کا ہی معکوس ہی-

(۷ ابرن = اَتِشٹا)

(۵۰) روپ مالا- رائے مہملہ باواو معروف و باے پارسی مفتوح و میم بالف و لام بالف کشیدہ- ر- س- ۲ ج- بھ- گر- لگھ- ۱۰ اپر بشرام- ۷ پر تمام- اتھ کب ۵ رام کے گن گاؤ مور کھ- لوک پالک جان * دشٹ بھنجن سنت رنجن- جیت دیکر گان * داس کے سب کام پورن- موہ بادھک مان * وید پاوت بھید ناہین- تاہ کو ار آن * دنیا کے مربی رام کو جان کر ای نادان اونکے اوصاف بیان کر جو بدون کے شکست دینے والے عابدون کے خوش کرنے والے ہین اونکو رٹ بندے کے کام پورا کرنے والے تعلقات کے تابع وید بھی اونکا بھید نہین پاتے اونکو یاد کر-

(۸ ابرن = دِھرت)

(۵۱) چَپر چَپری - بفتح ہر دو جیم پارسی و دو راے مہملہ و آخر تحتانی معروف - رس
۲ ن - بھ - ۱۰ - پربتجراہم - ۸ پر تمام سکھدیو سے نیک جوبن کے گئے تن - مین روپ
آدوت ہی ٭ جیون سمر دو ڈال مین پھر اور پھول نہ ہوت ہی ٭ جو سنو سمجھو نہ تو تم -
سو کہا کہہ لیجیے ٭ دیکھیے من مین بچار جو - چار ہو سو کیجیے ٭ جب ذرا جوبن ڈھلتا ہی
تو پھر تن بدن مین حسن نہین رہتا جیسی کمل کی ساق مین توڑنے سے دوسرا پھول نہین لگتا
تم میری بات سنکر دھیان نہین دیتے پھر تمسے کہکر کیا فائدہ اپنے دل مین سوچو جو بہتر
ہو وہ کرو -

(۵۲) مَنجَری - بفتح میم و جیم تازی و سکون دوم و راے مہملہ و یاے معروف - ۲۴ م -
بھ - م - س - م - ۹ پربتشراہم - ۹ پر تمام سکھدیو سے کو جانے دھون کیسے یہان رنگ
آئے ہو پی کا کے کا جے ٭ راتے راتے ماتے سے درگ - دو دیہ آرت شو بھا سا جے ٭
جاکے ہی مین لاگے ہو تم - جاگے ہو نش جاگے لیجیے ٭ لے آؤن مین وا ہی کو من - ن
ہو ستو ن سب پوری کیجیے ٭ نہین معلوم کیون اور کسکے واسطے آپ یہانتک آئے ہین
دونون آنکھین سرخ اور مست بہت بھاتی ہین جسکے واسطے شب بیداری کرکے سینے سے
لگے ہو کہیے تو مین اوسیکو لے آؤن دل کا حوصلہ نکال لیجیے - فعلن فعلن فعلن فلع فعولن
فاع فعولن فعلن - متقارب مثمن مضاعف اثرم مقبوض محبق -

(۱۹ برن = ا ت دِھرت)

(۵۳) کَرُنا - بفتح کاف تازی و راے مہملہ مضموم و نون بالف کشیدہ - فی چرن -
۶ بھ - گر - رام شاہ آبادی سے ہین یہ دھر چار منوہر ناگر نرمل ہی ٭ چنچل نین
سو کومل بین بخرین سی کومل ہی ٭ تام کہین تو جوبن مت دھرے شیخ انچل ہی ٭ ایسی
پریا کے نہ کنٹھ لگیو تیہ جیون نشن پھل ہی ٭ اوبھری چھاتیون والی نفیس دلبر چالاک

شفاف جسم رکھنے والی نوخیز جیسے پکا تازگی آرزو رکھنے والی کمل کے مانند نازک شباب مین مست عمدہ پوشاک پہنے ہو ہے۔ ایسی پیاری کے گلے نہ لگے تو اوس شخص کی زندگی بے فائدہ ہے = ثانیاً فعول فعول فعول فعول فعول فعول فعول فعَل۔ متقارب اثرم مقبوض محذوف لیکن ہفتت رکنی تنہا مستعمل۔

(ہار یرن = کرشن)

(۵۴) گیت۔ کاف پارسی ہیاے معروف آخر تاے فوقانی۔ فی چرن۔ س۔ ج۔ بھ۔ ر۔ س۔ لگھو۔ گرو۔ سکھد یو سے جو کہو چھو سو کہو نہ موہے گہو رہو بل دور تین ٭ دھک راورے ہر ہون ڈرات ہے بلوک سورتین ٭ کرہون کھوتب کون اوتر نند مانو آگ ہے ٭ رنگ راورے تن کو کہون تنکو جو موتن لاگ ہے ٭ جو کہتا ہو وہ دور سے کہو میرے بدن کو ہاتھ نہ لگاؤ آپ کے پاس ڈرتی اور سکتی ہوئی رہونگی جب نند خفا ہوگی تو اوسکو کیا جواب دونگی کیونکہ کچھ نہ کچھ آپ کے بدن کا رنگ میرے بدن مین لگجائیگا صاحب چھند مہو دو ہونے ۱۲ اپر بشرام اور آٹھو پر چرن تمام کیا ہے۔ اسکو گیتا اور ہرگیتکا بھی کہتے ہین = متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ کامل مثمن سالم۔

(۵۵) دنڈکا۔ بفتح دال مہملہ مع نون وکسر دال ہندی وکاف تازی بالف کشیدہ (ر + ج) ۴ بار پھر ایک گرو پھر ایک لگھو۔ سکھد یو سے مین کھیو کہ آج شیام شیام اونٹھ مین کہان لگی نکیر ٭ آرسی نہار کے انگو چھیے پکھار کی گلاب نیر ٭ موہیپ آے کے سمو سکھین ہون کیو کچھوک کھیال ٭ نیک لون بسور سون کچھو ہوا تی چتیرے کے نہ لال ٭ مین نے کہا کہ ای شریکرشن آج ہونٹھون مین سیاہی کیونکر لگی آئینہ دیکھکر اسکو گلاب سے دھو ئیے اتنے مین میرے پاس سکھیون نے آکر کچھ چھیڑ چھاڑ کی اسیلے کرشن جی میری طرف نہ دیکھ سکے اور نہ جواب دیا۔ ہ فاعلات رمل مکفوف اگر آخر مین بھی بطریق عربی کف مانو۔ اسکو گورا کا بھی کہتے ہین۔

(۲۱ برن = پرکرت)

(۵۶) مَدِرا - بفتح میم وکسر دال مہملہ ورائے بے نقطہ بالف کشیدہ - بقول صاحب چھند مہودودھ - فی چرن - ۷ بھ - رام شاہ آبادی سے ۵ آئے جگی ات تے برہانل چاہت ہی تن بارن + سیتل مند سگند سمیر لگی تہ کوہی پرچارن + دھائے پری اُت آنکھ سو سارتھ جان بجھاون کارن + آنسن بھئے گھٹ مورا بھاگ بے کاہ کری اُپچارن + اِدھر جدائی کی آگ بھڑک کر بدن جلایا چاہتی ہی نسیم سحری اُسکو اور بھڑکانے لگی اودھر آنکھ بقائے جسم سے اپنا بچاؤ اور اوس سے دیدار معشوق کا فائدہ جانکر بجھانے کو دوڑی مگر میری بدقسمتی سے اشکون نے روغن کا کام کیا اے سکھی پھر تیری ہر درسی اور تیار بیکار ہی - سکھدیوجی اور بھکاری داس نے یہ وزن لکھا ہی نہین - اسکا نام چھیلا بھی ہی -

(۲۲ برن = آکرت)

اب یہان سے برن سویا کی حد مین چھند محسوب ہین

(۵۷) مَندِرا - بفتح میم ونون ساکن وکسر دال مہملہ ورائے بے نقطہ بالف - فی چرن ۷ بھ پھر ایک گر - سکھدیو سے ۵ نیک سکات نہ کاہ کے کچھ ایسے بھئے اَنیت مہا + جانہ کو تو جاہی چورلون آوت ہو یہ آہ کہا + جاگہی باجہی آئے یہ نیور دیور دارن ہی رسہا + آیہ کالہ کچھو مس گھال ہو جاؤ ابی ہر چھور رہا + لوگون کی بدنامی سے بھی تم نہین ڈرتے ایسے ڈھیٹ ہوئے ہو اس ڈھب سے آتے ہو جیسے کوئی چور آئے آخر یہ بات کیا ہی دیکھو پازیب کے بجنے سے دیور جاگ پڑیگا اوسکا مزاج بُرا ہی کل پھر کسی بہانے سے آنا آج چلے جاؤ اُف اُوہ کا بھا مجھے چھوڑو - بھکاری داس اور سکھدیو نے اسی کا نام مدرا بتا دیا ہی اور مندرا کا نام ہی اوڑا دیا ہی - فاع فعول فعول فعول فعول فعول فعول فعَل - متقارب اثرم مقبوض محذوف ستارہ رکنی - اسکا نام سندرا اور مانی بھی ہے -

(۲۳ برن = بکرت)

(۵۸) مت گیند۔ بفتح میم وتاے فوقانی مشدد وفتح کاف فارسی وتحتانی مفتوح مع نون ساکن ودال مہملہ موقوف۔ فی چرن - ۷ بھ - ۲ گر۔ ناصر ؎ کام کرنگ کرودھ کبوتر گیان کے بان سون مارگرائے * نہیہ کا لون لگاے بھلی بدھ ست کی سیکھ مین آن بہائے * اچھیا جراے کرے کو پرتن پریم کے پاوک آن پکاکے * ایسے کباب بناے کے ناصر بایشنو ہوت کباب کے کھائے * (بایشنو وشن دیوتا کے ماننے والے انکے طریق مین علی العموم گوشت حرام ہی) ترجمہ۔ جو کوئی شہوت کے ہرن اور غصے کے کبوتر کو عقل کے تیر سے شکار کرے اور محبت الہی کا نمک لگا کر اچھی چال سے صداقت کی سیخ پر چڑھائے اور خواہش دنیوی کو جلا کر کوئلا بنائے پھر اخلاص دلی کے چولھے پر ام سکو بھونے تو ایسے کباب بنا کر کھانے سے ای ناصر بایشنو بنتا ہی۔ اسکو سبھا- لشی- بجی- مالتی اور اندب بھی کہتے ہین۔ فعولن آخر مین سالم باقی مثل سندر۔

(۵۹) چکور۔ بفتح جیم پارسی وکاف تازی با واو مجہول آخر راے مہملہ - ۷ بھ - پھر گر۔ پھر لگھو سکھدیو ؎ نایک بھون تریچھ کی ڈارت نایک ہی کو پچاوت نین * نایک موے نہ کھجاوت ہو اتِ ہی سُتراسٹ کے کہ ہین * پاین پیار وپر دچشئے نہ ریتک سیان ہیسے مہ ہی نہ * جوبن دیوس لیے رہ ہین جو کہا کہون جانت ہو کچھ ہین * ناحق ابرو پر بل لاتی ہو اور ناحق آنکھین بدلتی ہو اور ٹیڑھی باتون سے مجھے ناحق دق کرتی ہو وہ پیار اتمھارے پاون بھی پڑا جب بھی تمنے توجہ نہ کی تمکو ذرا بھی شعور نہین یہ جوبن کیا مدتون تک رہیگا اگر عقل ہی تو خود ہی سمجھ سکتی ہو۔ اسکا نام شبد ھابھی ہی۔

(۲۴ برن = ست کرت)

(۶۰) کریٹ - بکسر کاف تازی وراے مہملہ مع یاے معروف آخر تاے ہندیہ - ۸ بھ سید مبارک محدث بلگرامی ؎ کانھ کی بانکی چتون چُبھی جبتے کاملہ تون جہانکی رہی بال

گوا چھن + دیکھی ہی نوکھی سی جوکھی سی کورن او چھے پھرین او بھرے جت جا چھن + مار یو لینھیر ہاتیے سو مبارک ہی سبھے کجرارے مرگا چھن + کاجر دے ری ننہ ای ری سہاگن آنگری تیری کٹیلی کٹا چھن + جب تو کل جھروکے سے جھانک رہی تھی تو تیری بانکی چتون کا بھاکے دل مین چُبھ گئی تھی اور جب سے وہ عجیب نگاہ شوخ اُنھون نے دیکھی ہی تو وہ مست و دیوانہ وار پھر رہے ہاین تیری سیاہ غزالی آنکھون نے بلا تصنع دل زخمی کیا ہی ای سہاگن تو کاجل نہ لگا ورنہ تیری اونگلی کٹجائیگی کیونکہ آنکھ چھُری کے مثل تیز ہی۔

(۶۱) **گنگو دک**۔ بفتح کاف فارسی و نون ساکن و کاف عجمی با واو مجہول و فتح دال مہملہ آخر کاف تازی۔ ۸ ر۔ داس سے بادہی آسے کے بیر مُوا ین مین ہین کے گھاو کیئو کرے گھاوری + آپنی تت ہون ایک ہی باکھیو کون کیئو کرے بات پھیلا وری + داس ہون کانھ داسی بناموں کی چھانڑ دنیھو سبی نبش بنشاوری + گیان سکھا ن تاسو جدی رکھشیے بچھیے جاو پر نکس ہین باوری + تم بے فائدہ میرے گھر آکر باتون سے زخمی کرتی ہو جو میرا مطلب تھا وہ مین نے ایکبار کہدیا پھر اُسکو طول کون دے مین نٹ نگر کی درم ناخریدہ لونڈی ہون مین سے اپنے کُل خاندان کو ترک کیا ہی ایسے شخص کو نصیحت بیکار ہی جو کہ ٹھیک جنونی معلوم ہو۔

(۶۲) **دو ملا**۔ بضم دال با واو معدولہ و کسر میم و لام بالف کشیدہ۔ ۸ س۔ انگنی لال چھاپ تخلص رسال بلگرامی باد فروش سے انکھیان مُکھ چاہتین دیکھیے کو چین شرون سو بین سنائے رہون + ادھرا ادھران رسال جہین ہیے چاہے ہیے مین لگائے رہون + بھج چاہین گرے کی ہیل بون گر چاہین کچ پر چھائے رہون + سب انگ اری توئے انگ بنا ترسین کب لو ترسائے رہون + آنکھین چاہتی ہین کہ چہرہ تیرا دیکھین کان چاہتے ہین تیری آواز سنین ہونٹھ ہونٹھون کو چاہتے ہین سینہ چاہتا ہی کہ تیرے سینے مین چپٹا رہون بازو چاہتے ہین کہ گلے کی حمیل بنجاؤن ہاتھ چاہتے ہین کہ چھاتی پر پڑے رہین۔ الغرض

میرے کُل اعضا تیرے اعضا کے بغیر ترستے ہین مین انکو کب تک ترساتا رہون - بعض نسخہ مین تمیرے چرن کے انپراس کی جگہہ (پرسائے) آیا ہی اور وہ متعدی ہی یعنی چھپلانا لہذا خوب معنی نہین جمتے - ۸ فعلن متحرک الثانی - متدارک مجنون مثمن المضاعف - اسکو چندر کلا بھی کہتے ہین - صاحب چھند مھودھ نے اسکا نام مادھوی بتایا ہی لیکن صاحب نسخہ چھند ارنب دو ملا کے آخر ایک گرا اور بڑھا کر اُسکا مادھوی نام بتاتے ہین والثانی ہوالاصح -

(۶۳) مہا بھُجنگپریات - بفتح میم وہاے ہوز بالف کشیدہ - باقی معلوم - ۸ ی - داس کب ؎ تھین دیکھبے کی مہا چاہ باڑھی ملاپ کی بچاری سراہی سمری جو رہی بیٹھ رنیا بری گھٹا دیکھ کاری بہاری بہاری رری جو * بھئی بال پوری سی دوری بھرے آج باڑھی دشا ایش کا دھون کرے جو * بتھا مین گنسی سی بھُجنگی ڈسی سی چھری سی مری سی گھری سی بھرے جو * تمھارے دیکھنے کی اوسکو نہایت آرزو ہی ملاقات کی فکر مین رہتی ہی اور آپکی تعریف اور یاد کرتی ہی کالی گھٹا دیکھ کر تنہا بیٹھی ہوئی بہاری بہاری رٹتی ہی وہ عورت دیوانی سی آج پڑی پھرتی ہی اُسکا حال تباہ بہت طول ہو گیا ہی خدا خیر کرے مصیبت مین گھری ہوئی جیسے کالا ڈسے جائے زار و ناتوان قریب الموت گھڑیان گن رہی ہی - فعولن ۸ بار متقارب مثمن المضاعف جیسے ذوق ؎ کتاب محبت مین اے حضرت دل بتاؤ کہ تم لیتے کتنا سبق ہو * کہ جب آن کر تمکو دیکھا تو وہ ہی لیے دستِ افسوس کے دو ورق ہو * اسکو چنڈر کر بڑا بھی کہتے ہین -

(۲۵ - برن = آتِ کرت)

(۶۴) املا بفتح ہمزہ و میم مفتوح و لام بالف کشیدہ - ۸ س - بھر گر - بسنت بدایونی ؎ تکر ڈھیج کوٹ تجین چھپ سون سر سیرہ انبک ڈوسے رت نارے * کر سندھر بانہ بسنت منو گج میچک چکین گھونگر وارے * کٹ بھانت کسے سر چاپ لیے

پٹ پیت مہا چپلا دُتِ کارے ✠ من بھول نہ تاہ سدا ید ھ تین رٹ سو وت جاگت چت سبنھارے ✠ کرورون کا مدیو اوسکے حسن سے شرماتے ہین دو آنکھین لال کمل سے مثل ہین باہین ہاتھی کی سونڈ کے مانند سُڈول سیاہ بال چکنے گھونگھروالے۔ کمر کسے ہوے ترکش لگا ہوا تیر و کمان لیے ہوے۔ زرد دوپٹا کاندھے پر جیسے بجلی کی چمک۔ ایسے گھنشیام کو ہوشیاری سے ایدل کسی وقت نہ بھول = آٹھ فعلن متحرک الثانی اور ایک فع آخرین۔ غریب مخبون اخذ مگر نورکن خلاف استعمال۔ اسکا نام سندری بھی ہے۔

(۲۶ برن = اُت کرِت)

(۶۵) سُکھد۔ بضم سین مہملہ و کاف تازی مخلوط بہا مفتوح مع دال مہملہ آخر۔ فی چرن۔ آٹھ س۔ پھر ۲ لگھ۔ دواس ۵ مہا گُن بنت کی داس بڑھی بکسے جب رجھ کے دان جواہر ✠ گن بنتہ تے پن دانہ بعض بھیلت جات دِگنت کے باہر ✠ جم مالتی سون اتِ نیہ بنا ہے نے بھونر بھیور سکائی مین جاہر ✠ ار بھونرہ کو ات آدر کینہ سو باس مین مالتی یون بھئی ماہر ✠ جب سخی خوش ہو کر جواہر دیتا ہی تو اہل ہنر کی قدر بڑھتی ہی اور اہل ہنر سے سخی کی ناموری بیحد پھیلتی ہی جس طرح چنبلی سے محبت کرکے بھونرا عشق مین مشہور ہوا اور بھونرے کی عزت کرنے سے خوشبو مین چنبلی کا مذکور رہا۔ یہان سویا تمام ہی اور چھبیسون سنسکرت کے پرستار کے القاب کا اختتام ہی۔

(۲۷ - برن)

یہان سے چھند دنڈک بھید مین شامل ہین

(۶۶) کُسُمستبک۔ کاف تازی و سین مہملہ دو نون مضموم و فتح میم با سین مہملہ ساکن و تاے فوقانی مفتوح و فتح باے موحدہ و کاف تازی ساکن۔ فی چرن۔ ۹ س۔ داس کب ۵ سکھی شوبھت شری نندلال بھئی بکسے بن تے بنتا گن سنگ جنگ

ہر ساتھ اُن جو تین کے ہاتھن یا وہ پرباہ دھرے گلدست پھبی ✤ ہر جو کے ہرائیے کو بہ
تیر تلاس کرد انگان کے داس ابی ✤ چت پائے تے لیکی ملی ہین منو کسمت بکی کسمیش کی
سین سبی ✤ ای سکھی شری نندلال جب جنگل سے عورتون کے ساتھ رونق افروز ہوے
تو اونکے ساتھ اون اوبھری چھاتی والیون کے ہاتھ مین اسطرح گلدستے پھبتے تھے
گویا مہادیو کے ہرانے کو (جوکہ کامدیو کے دشمن ہین) بہت تیر ڈھونڈ نکالے اور کامدیو
(یعنے شہوت) کی اجازت پاکر کامدیو کی فوج گویا جمع ہوئی ہی جنکے ہاتھون مین گلدستون
کے تیر ہین = ۹ فعلن متحرک الثانی۔ بحر غریب مخبون مگر نور کن خلاف استعمال۔

(۲۸- برن)

(۶۷) مہی دھر۔ بفتح میم وہاے ہوز بایاے معروف ودال مہملہ باہاے مخلوط مفتوح
آخر راے مہملہ۔ فی چرن- ۱۴ تومر- آٹھ آٹھ برن پر ۳ بشرام- ۴ برن پر تمام- (تومر =
لگھ + گر) یا یون سمجھو کہ (ج + ر) ۴ بار پھر (ج + گر) ایک مرتبہ = فی چرن-
لیکن اول آسان اور دوم مشکل وبدئین ہی- اُتم مہا کب ✤ گرے سروج ہار ہی-
کیول ہو سُڈھار ہی- سُبھو نربانت بار ہی- برجبش ہی ✤ لسی سُکھور ماتھ ہی- چھری پرسون
ہاتھ ہی- اناتھ کو سناتھ ہی- رمیش ہی ✤ مینکر نکیتر تُچھ ہی- دھرے میور پچھ ہی- جٹی سُرتن گچھ ہی
سرتیش ہی ✤ انوپ روپ انگ ہی- لکھے جُھری اننگ ہی- سُگوال بال سنگ ہی-
سبیش ہی ✤ گلے مین کمل کے پھولون کا مالا گال سڈول بال بھونرون کی قطار برج کے
مالک ماتھے پر ٹیکا پھولون کی چھڑی ہاتھ مین یتیمون کے وارث لچھمی کے خاوند جنکے منہ
کے آگے چاند ہیچ ہی مور کے پرون کا مکٹ سر پر جسمین جواہر جڑے ہوے دیوتاؤن کے
پادشاہ بدن کا حسن جمیل جنکو کامدیو دیکھکر بے رونق ہوا اچھے گوالون کے لڑکے ساتھ وا
کیسا بناؤ ہی-

(۲۹- بران)

(۶۸) بَسُدَھا دَھر- بفتح باے موحدہ وسین مہملہ مضموم و دال مہملہ با ہاے مخلوط بالف کشیدہ و دال مہملہ با ہاے مخلوط مفتوح آخر راے مہملہ- ۹ س - ۲ لگھ- رام شاہ آبادی

ف اک کامن اُوبھت کلپ لتا کے سمان تڑاگ پہ باگ مین ہی من موہت* کملا کرت نین کپول گلاب چمیلی سے دنت سو چمبک گات ہی ٹوہت* اودھر اکند رو کچ نارنگ سے شک چونچ سی ناک کپوت سو کنٹھ ہی سوہت* رت راج سمان چلو من موہن دیکھو دیر سے آ ایکھو کو مگ جوہت* ایک عجیب عورت طوبیٰ قامت باغ مین حوض پر دلبری کر رہی ہی جسکی آنکھین کمل کے مانند گال گلاب کے پھول دانت چمیلی کی کلی دکھائی دیتے ہین لال لال ہونٹھ کندرو چھاتیان نارنگی سی ناک توتے کی چونچ گلا کبوتر کا سارونق پزیر- ای دلدار آپ باد بہاری کی طرح چلیے وہ دیر سے آپ ہی راہ تک رہی ہی-

(۳۱- برن)

(۶۹) مَن ہَرن- بفتح میم وکسر نون وہاے مفتوح وفتح راے مہملہ مع نون آخر- پہلے تیس اکشر لاؤ خواہ لگھ خواہ گرپھر آخر مین گر ملاؤ- ۱۶ پر بشرام- ۵ ابرن پرچرن تام- موہن سلطانپوری ف پیاری رت رنگ سیہ جنگ جیت بیٹھی پرات- انگ سبھٹن کو انام بکست ہی* آنگی دینھی کچن بھجن باجو بند دینھو- نوپر پگن بینڈی بھال کو لست ہی* موہن سکب نین انجن ادھر بیری- جنگھن ڈکول کرن پھول بلست ہی* پا چھے پرے پاتے تان بھونہن کٹا چھن پے- بار بار بندن سون بار ن کست ہی* پیاری رات کی مزہ دینے والی عاشق کے ساتھ حسن کی فوج لیکر لڑی اور صفِ جنگ کو جیت بیٹھی- وقت صبح بدن کے سپہ سالارون (اعضا) کو اس فتح کا انعام بخشتی ہی یعنی محرم پستان کو دی بازو بند بانہون کو پازیب پاون کو قشقہ پیشانی کو عنایت کیا سرمہ آنکھون کو گلوری ہونٹھون کو لہنگا کولون کو کرن پھول کانون کو خلعت دیا پھر بھوین تان کر ترچھی

نظر سے خفگی مین بار بار بالون کی شسکین کستی ہی کہ تمنے لڑائی مین کیون چھپا دیا اور
ظاہر ہی کہ بال جو پیچھے پڑے رہتے ہین۔ اس جزا و سزا سے مراد صبح کا سنگار ہی۔ اسکو
گھنا اچھری بھی کہتے ہین۔

(۷۰) **سَلِل**۔ بفتح سین مہملہ و لام مکسور مع لام۔ فی چرن ۲۸ حرف بلا قید لگھ وگر۔
پھر ایک ر۔ ۱۶ برن پر بشرام۔ ۱۵ پر تمام۔ سید نظام الدین احمد بلگرامی چھاپ تخلص مدھنایک
عرف میران مدھنایک کلف ماہ کے وصف مین کہتے ہین ؎ کوؤ کہے چند کے
مرگنک انک دیکھیت۔ کوؤ کہے چھایا چھپ بھوتل پر کاس کی + کوؤ کہی اندھکار پُوہی
سو پیکھیت۔ کوؤ کہے کالمان کلنک اَیّاس کی + مدھنایک کہے سار ہر لیو کرتار۔
تاہی کی سنواری بھامان کا نحہ کے بلاس کی + تاہی دن تے پرے چھید چھپاتی
چھپا کرکے۔ وار پار دیکھیت نیلتا اکاس کی + کوئی کہتا ہی چاند کے گود مین خرگوش
دیکھتے ہین کوئی کہتا ہی زمین کے عکس کا سایہ اوسمین چھپا ہی کوئی کہتا ہی چاندنی چھٹکی
رات کا اندھیارا چاند پیگیا ہی وہی کلف بنکر دکھائی دیتا ہی کوئی کہتا ہی کہ اندر کے
کہنے سے اپنے دھوکا دیا تھا اوسی برائی کا داغ لگا ہی مدھنایک کہتا ہی کہ خدا نے
چاند کا اصل الاصول نکال کر کرشن کی محفل کی عورتین بنائین پھر جسبدن سے جہان جہان کا
اصل الاصول نکالا وہان وہان چاند کے سینے مین سوراخ پڑگئے اون سوراخون کی
راہ سے آسمان کا نیلارنگ وار پار دکھائی دیتا ہی یہ کلف ماہ نہین ہی (اَہلیا نام
ایک حسین عورت شوہردار پر اندر عاشق تھے چاند نے بلحاظ اندر مرغ بنکر آدھی رات سے
بانگ دی تاکہ اہلیا کا خاوند صبح کے دھوکے جنگل کو چلا جاے اور اندر کا مقصد برآئے
خدا نے اس فریب دہی پر چاند کو کلنک لگایا) صاحب چھند جھو دھرآٹھ آٹھ برن پر
۳ جگہ بشرام اور ۷ برن پر سلل کا ہر چرن تمام بتاتے ہین۔

(۷۱) **مَہَک**۔ بفتح میم و ہاے مفتوح مع کاف۔ ۲۸ حرف بلا قید پھر ایک۔ م۔

آخر مین-۱۶ پر بشرام-۱۵ پر تمام-نہال کبی ساکن نگوہا ضلع کانپور سے مورین ٹیرا کرین گھومم گھن گھیرا کرین بھیاک ہوا بھیرا کرین جھونھین اٹھی ہون * دھرواد ھمک بارگھن کی گھمک چار-چپلا چمک چونک اندر نہ بیٹھی ہون * شکیب نہال ساج سوۂ ہو سنگار آج-سانجھ ہی سے ہیر گاج سوتن سون انیٹھی ہون * پون اب ڈولا کرے کو ندھا دوپ کھولا کرے-پپیہا پیا پیا بولا کرے پیاکے پاس بیٹھی ہون * جنگل کے مور کوکا کرین بادل جھوم جھوم کر گھیرے رہین مینڈک شور مچاتے ہین تو مچائین مین بھوین خمدار رکھے ہوے ہون رندگی گرج باولون کی گمک خوب ہی بجلی کی چمک سے چونک کر اب نہ بھاگونگی سو ہون سنگار سجکر شام ہی سے دشمنی ٹھان کر سوتون سے کشیدہ رہونگی ہوا چلا کرے کوندھا ہوا کرے پپیہا پی پی چلایا کرے میری پاپوش سے مین تو اپنے پیا کے پاس بیٹھی ہوی مزے اوڑا رہی ہون مجھے کسی کا ڈر کیا ہی-

(۳۲-برن)

(۲۷) کنڈلنی-بضم کاف تازی وسکون نون وفتح دال ہندی وکسر لام ونون یائے معروف-اکتیس حروف بلا قید پھر ایک لگھ-۱۶ پر بشرام-۱۶ برن پر چرن تمام-گویا نہ عظیم آبادی سے کُند کی کلی سی دنت پانت کو مدی دیسی-بیچ بیچ میسی ریکھا امی سی گرک جات * ہیری تیون رچی سی لکھی ترچھی سی-ایسی انکھیان وی پھری سی پھرک جات * رس کی ندی سی تھاہ دیا ندھ کو نہ دیسی-چکت اری سی رت ڈری کی سرک جات * پھند مین پھنسی سی بھر بھج مین کسی سی-تاکے سیسی کربے مین سدھا سی سی ڈھرک جات * دانتون کی بتیسی چمیلی کی کلی ایسے شفاف جیسے چاند درمیان درمیان مستی کی ریکھ گویا آب حیات بھرا ہوا ہی اسپر پان کا رنگ خدا کی صنعت ترچھی نظرون سے گھورتی ہی تو مچھلی کی طرح آنکھین پھڑک جاتی ہین عورت کیا ہی ایک مزے کی ندی ہی جسکی تھاہ دیا ندھ کو نہ ملی چونک کر ہٹ مین بھری ہوی

صحبت سے ڈری ہوئی عاشق کے پھندے مین پھنسی ہوئی آغوش مین کسی ہوئی جسکی سسکار بھرے آبحیات کی شیشی ڈھلکتی ہی- اسمین اکثرون نے ۱۰ برن پھر ۹ پھر ۹ پر بشرام کیا ہی اور ۱۶ برن پر چرن تمام کیا ہی-

(۳۷) برن جھل ہرن بفتح بائے موحدہ وراے مہملہ آخر نون وجیم تازی مفتوح مع لام و بفتح ہا وراے مہملہ بنون آخر- ۳۲ حرف بلا قید- ۱۶ پر ایک لگھ واجب اور وہان بشرام پھر بتیس پر ایکھ لگھ واجب اور وہان چرن تمام- پھیرن کب سے آنکی انار آر بند کو بر ندبار- بساجل بدرم نہار ہے تول تول + گیندا او گلاب گل لالہ گلا باس اب- جامین جیو جاوک جپا کو جات بھول بھول + پھیرن پھبت تیلسے پاین للای لول- انگر بھرے سے ڈول امرت جھول جھول + چاندنی سی چندرکھی دیکھو اوٹھی برج چند- چاندنی بچھونا گل چاندنی سی پھول پھول + عمدہ گلنار اور لال کمل کا جھنڈ اور کندرو اور مولگا اپنی برابری مین دیکھتے ہین گیندا اور گلاب اور گل لالہ اور گل عباس کا رنگ اور مہاور اور بل سُلے کا پھول ان سب کی جان نکلتی ہی اوسکے تلوون مین ایسی سُرخی ہی جیسے ڈول مین جوش کھاتا ہوا شنجرف- ای برج چند یہ چاندنی سی مہرو چاندنی کے بچھونے پر گل چاندنی کے مثل پھول اوٹھی ہی- اسکو روپ گھنا اکشری بھی کہتے ہین-

(۳۸) مین کیت- میم بائے تحتانی معروف و نون معلن و کاف تازی بائے تحتانی مجہول و تائے فوقانی آخر- (ر ج + ر) ۵ بار- بعدہ ایک لگھ پھر ایک گر- آٹھ آٹھ پر ۳ بشرام- آٹھ پر چرن تمام- رسال کب بلگرامی سے کھری جو شیام گات کی- نہ جانون کون جات کی- انیک نیک بھانت کی- سبھائے بھینٹ ہوگئی + بہو بہو ہین ساتھ کی سبھاونی ہی گات کی- انیک چور ہاتھ کی- متی کی موج کی گئی + گہی نہ جات بھامنی- لجات جات کامنی- نہ ڈیٹھ ہوت سامنی- دیال ہوے جنگ گئی + رسال نین جو بکے- بشال بھونہ مور کے

چٹاک چٹ پُور کے - پٹاک پٹ دی گئی + ایک سبزہ رنگ عورت خدا معلوم کس قوم کی عجیب وضع کی مجھے اتفاقاً مل گئی بہت عورتین اُسکے ساتھ تھین اوسکا بدن سانچے مین ڈھلا ہوا قسم قسم کی چوڑیان پہنے ہوے اپنے دل کی خوشی کر گئی دوڑکے پکڑو تو پکڑی بجائے شرمائی جاتی ہی آنکھ سامنے نہین کرتی مہربان ہوکر کنکھیون سے دیکھ گئی۔ رسیلی آنکھین ملا کریا اری رسال آنکھین ملاکر بڑی بڑی بھوین موڑ کر جھٹ سے دل چرا کر پٹ سے پٹ بند کر کے چلدی - اسمین رسال کا لفظ بطریق ایہام واقع ہی - پہلے چرن کا انیتر اس سبب واو معدولہ فتح کے ساتھ ہمقافیہ ہی جیسے فارسی مین اشمام ضمہ کا قافیہ فتحے کے ساتھ بہت آیا ہی ویسا ہی یہ بھی ہی = ۸ مفاعلن - بحر ہزج مقبوض مثمن المضاعف

(۳۵ — برن)

(۷۵) **پَلَّب** - بفتح باے پارسی و لام مشدد مفتوح آخر باے موحدہ مفتوح - فی چرن پنتیس ۳۵ اکثر خواہ لگھ خواہ گر - ۷ ابرن پر بشرام - ۸ ا پر چرن تمام - اُتم داس کب بدایونی ؎ جاکی اُور دیکھے نیک تیکچھن چکچھ کُوین سون - تہ کی چھتیان ماتہر لاگت جم سلاکے ہین سچھری سی ٹھہرین ماتہ چھیر ساگر بچ - مرتک جیاون کو پیوش سم بلاکے ہین + کھنجن او چکورن کی کہان گت سمتا کی - چپلائی سون چنچلاکے پرت جہان بھلاکے ہین + کہین کب اُتم چنچل چپلاکے ہین بلاکے - کرین کام سلاکے کہاوین مین ابلاکے ہین + جسکی طرف وہ کٹیلی آنکھون سے دیکھے اوسکے سینے مین سلاخ کے مثل نظر چبھتی ہی اوسکے گورے مکھڑے پر آنکھ یون دکھائی دیتی ہی جیسے نہرلبن مین مچھلی تیر رہی ہو اوس عورت کے دیدے مُردون کے جِلانے کو آب حیات کے مثل ہین مولا اور چکورون کی کیا طاقت کہ اوس سے آنکھ ملائین اوسکی شوخی دیکھکر بجلی بھی تڑپتی ہی وہ شوخ اور چالاک دیدے غضب کے ہین آنکھین تو عورتون کی کہلاتی ہین مگر کام بہادرون کے کرتی ہین اس نزاکت پر یہ ہمتتی انھین کا کام ہی - سویا اور دنڈک کبت کہلاتے ہین -

تکملہ

مختلف برنون مین نو چھند اور آئے ہین یون (۱) نبھ - بفتح نون و موحدہ با ہاے مخلوط - اسمین فی چرن ۲ ن - ۷ ر - ہین جسکے ۲۷ برن ہوے اب ہر چھند مین ایک ایک رکن اپنے مقام پر علی الترتیب بڑھتا جائیگا مگر ن - وہی رہینگے اسطرح (۲) ارن بفتح ہمزہ و سکون راے مہملہ با نون = ۲ ن - ۸ ر - ۳۰ برن (۳) ارنو - ہمزہ و راے مہملہ و نون و واو سب مفتوح = ۲ ن - ۹ ر - ۳۳ برن (۴) بیال - موحدہ مکسور با تحتانی مخلوط بالف کشیدہ آخر لام = ۲ ن - ۱۰ ر - ۳۶ برن (۵) جیموت - جیم تازی با یاے معروف و میم با واو معروف آخر تاے فوقانی = ۲ ن - ۱۱ ر - ۳۹ برن (۶) لیلاکر - لام با تحتانی معروف و لام ثانی بالف کشیدہ و کاف عربی با راے مہملہ = ۲ ن - ۱۲ ر - ۴۲ برن (۷) اُدام - بضم ہمزہ و دال مہملہ مشدد بالف کشیدہ آخر میم = ۲ ن - ۱۳ ر - ۴۵ برن (۸) شنکھ - شین معجمہ مفتوح و نون ساکن و کاف تازی با ہاے مخلوط ۲ ن - ۱۴ ر - ۴۸ برن (۹) آگم - الف ممدودہ و کاف پارسی مفتوح آخر میم = ۲ ن - ۱۵ ر - ۵۱ برن -

بھکاری داس نے صرف شنکھ چھند کہکر آگم کے سوا سب کی مثالین اُسی سے نکالین اور ہر چھند کے چرنون کے انپر اس اوسی شنکھ مین جاے - جس چھند کے چارون چرنون کو چاہو قطع کر لو معنی مین فتور نہ آئیگا ہم یہان وہی چھند نقل کرتے ہین جہان پہلا چھند ختم ہوا ہی وہان ایک کا ہندسہ دیا ہی - جہان دوسرا آخر ہوا ہی وہان ۲ کا - جہان تیسرا تمام ہوا وہان ۳ کا - جہان چوتھا تکمیل کو پونہچا ہی وہان ۴ کا - جہان پانچوان کامل ہوا ہی وہان ۵ کا - جہان چھٹھا پورا ہی وہان ۶ کا - جہان ساتوان انجام کو پونہچا ہی وہان ۷ کا - جہان آٹھوین چھند کا خاتمہ بالخیر ہوا ہی وہان ۸ کا ہندسہ لکھا ہی اور چارون چرنون مین یہی ترتیب ہی - طالب کو چاہیے کہ ہر چھند کی تعریف اور تمام خطوط

وحدانی کے اندرونی ہندسون کے بعد کی عبارت سے رجوع ہم صدر عبارت تکملہ مین لکھ چکے ہین) سمجھ لے- باقی رہا توان چھند ہین آگم وہ آگے ہم بیان کرینگے- مارمہ ہتی نیا ہرایک چھند کی مثال جدا جدا بھی لکھی ہی-

(۴۸- برن)

(۷۶) **شنکھ**- چہرہ معلوم- تعریف معلوم- واس کب ۵ چرن سرن ہون سدا تا ہ کیھو کرپا سندھ گوپال گوبند دامودر و بشن جو ما دھو و شیام جو او سبھو سکھدا سرن ہی دا اس کو سدئی ہردی ہوے ہمین پال ہی آنچو جانکی سوے سبو پش ششمبھر و جشن جو رگھو و رام جو او پربھو دکھہا ہرن جی ترا اس کو سبش بدت جاس سنسار کے بیچ مین سربدا ایش ہی دیو دیویش کو دھرم ہی پالبو جیا بو ماربو جو گنو ہی جہون وید مین نجن کرے چت مین تاہ کو نت ہی دان ہی سدھ کو لوک لوکیش کو کرم ہی گھالبو لیا بو تار بو سو بھنو کیون لہون بھید مین جو آپ کی حفاظت مین آتا ہی ای دریاے رحمت ای گوپال ای گوبند ای دامودر ای بشن جی ای مادھو ای شیام جی ای بذات خود قایم ای سکھ دینے والے اوسپر آپ مہربانی کرتے ہین لہذا داس آپکی پناہ مین آیا ہی- دل مین ترس کھا کر اپنا جانکر ہماری پرورش وہی کریگا جو جہان کا مالک اور رب اور بشن جو اور رگھو اور رام جو اور پربھو اور دکھ دفع کرنے والا اور تکلیف کھونے والا ہی- جسکی شہرت جہان مین ہی وہ دیوتاؤن اور اونکے بادشاہ کا مالک ہی اوسپر فرض ہی پرورش کرنا زندہ کرنا مار ڈالنا وہ چارون وید مین مذکور ہی- اوسکو دل مین ہمیشہ یاد کیجیے تمام عالم اور عالم کے مالکون کی کارروائی کرنے والا ہی اوسکا کام ہی مارنا اور ظاہر کرنا اور نجات دینا پھر مین وہ بیان کرکے اوسکا بھید کیونکر پا سکتا ہون-

(۵۱ - برن)

(۷۷) آگم - چہرہ اور تعریف تکملہ مین مذکور ہی - کب اتم دا س بدایونی ــــ
برنت سد و وید چارون جبی تاہ کیون عبولیے کوٹ باد ھاسٹین دوش سارے کٹین
رام کو نام لے نام لے اور ہین بھانت نا نکت ہی ÷ آگ تگمہ پچ باس جا کو د مھر دھیان
تا کو سد ا نیم سے پریم سے بھاو بیراگ سے گیان سے مان سے تیاگ کے کام کرو دھا دکو
سادھتا جگت ہی ÷ تیمن تکھ دلین گلین پاپ ناتا کرالا ہا گھور کا لاکسا لاکلو، کال
کو جال کاٹین اوکھاڑین اہنکار کی بیل پاتی ہی اکت ہی ÷ امر پت بھنین رمانا تھ
پا تھوج سے پاد پوجو نہین تاپ ــــ سنتاپ کلیشا ودابا بشا دھا ٴ یا دھی پرادو
نزاجن سو کوٹ لو بھکت ہی ÷ جسکے اوصاف چارون ویدمین ہین اوسکو بھولنا کیسا
اوسکی یاد سے کرورون آفتین ٹلتی ہین سب گناہ معاف ہوتے ہین اسلیے رام رام
کیا کرو نجات کی اور کوئی صورت نہین - جو کل مین سمایا ہوا ہی اوسکو بہیئت بطریق وظیفہ
مقررہ اور خلوص دلی اور اپنے سلسلے اور تجویز اور تخصیص سے تارک الدنیا ہو کر از روے
مکاشفہ و قدردانی اور شہوت و غصہ وغیرہ سے چشم پوشی کرکے یاد کرو درویشان کامل
کی راہ یہی ہی - اس راہ سے مالک دوزخ کا حوصلہ پست کرتے ہین طرح طرح کے
گناہ دفع ہوتے ہین اور مصیبت عظیم کی تکلیف اور زمانہ موجودہ یعنی کلجگ کے پھندے
کاٹتے ہین غرور کے درخت کو وہ لوگ بیخ و بن سے اوکھیڑتے ہین یہی بزرگون کا قول
ہی - اندر کہتے ہین کہ لچھمی کے مالک کے کمل سے پاؤن پوجو ابھی تکلیف اور مصیبت عظیم
اور دکھ وغیرہ جو نار جہیم کے مثل ہین اور رنج دلی و تہمت و غفلت و پیدایش سیکڑون
بار بھگتنی ہی - جو تکملہ کی عبارت بخوبی سمجھ لیگا وہ یہ نکتہ بھی پا جائیگا کہ ۳۲ برن کے
بعد سے یہان تک ایک ایک رکن بڑھتا گیا ہی چونکہ رکن ۳ برن کا ہوتا ہی لہذا
ہر ایک کے درمیان سے دو دو برن کے چھند نکل کر درمیانی نمبر گم ہوگئے اور کم نہین ہوتے

سم برت چھند استقدر تھوڑے نہین زیادہ مطلوب ہون تو مار مہرہ پر ہاتھ صاف کرو۔

(اردو سم برت)

(۷۹) بیگوتی۔ بائے موحدہ یائے تحتانی مجہول و فتح کاف پارسی و واو مفتوح و تائے فوقانی یائے تحتانی معروف پہلے اور تیسرے چرن مین ۳ س۔ ایک گر۔ پھر دوسرے اور چوتھے مین۔ ۳۔ بھ۔ دوگر۔ واس سے مثلًا ادھر ارنگ کیون ہی + بار ھ گسی بکواد گھری ہوئی دیس سکھ بروتن سنیدہ سون ہی + تو سے ڈر آوت بیگوتی ہوئے + یہ بطریق سوال و جواب سکھی و رادھا جی ہے۔ ترجمہ۔ (س) تیرے ہونٹھون کا رنگ کیون اوڑ گیا ہی (ج)۔ دو گھری تک۔ ایک سکھی سے مین بکواس کرتی رہی۔ (س)۔ تیرا تمام بدن پسینے پسینے کیون ہوگیا۔ (ج) مین تیرے خوف سے ابھی دوڑی چلی آتی ہون

(۷۹) بھدر براٹھ۔ بائے موحدہ مخلوط بہا مفتوح و دال مہملہ مشدد ساکن آخر رائے مہملہ موقوف و کسر بائے موحدہ ثانی و رائے مہملہ بالف کشیدہ و تائے ہندی با ہائے مخلوطی موقوف۔ پہلے اور تیسرے چرن مین ج۔ بھری۔ پھر دوسرے اور چوتھے مین۔ ۲ بھ ۲ گر۔ اتم کب سے دیوتیش مکند یادو دیتا + مادھو کیشو کرشن دوارکیشا + نو تیش گبند گوکلیشا + شری دامودر موہنا برجیشا + دیوتاؤن کے مالک اور مکند اور یدوبنشیون کے سردار مادھو کیشو کرشن دوارکا کے مالک دنیا کے حاکم گائین پالنے والے گوکل کے وارث خداوند محبت سے بچپن مین بندھنے والے لوگون کے دل لبھانے والے برج کے ایش یعنے حاکم و سردار و مالک۔ اسکا پہلا اور تیسرا چرن بروزن۔ مفعول مفاعلن فعولن۔ بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف ہی۔ اس وزن پر فارسی و اردو مین اکثر مثنویان ہین جیسے نلدمن فیاضی و گلزار نسیم دیا شنکر وغیرہ

(ہشتم برت)

(۸۰) سورٹھ۔ بفتح سین مہملہ و سکون واو و رائے مہملہ مفتوح و بائے موحدہ مخلوط بہا

ساکن - پہلا چرن - س + ر ج + ر + گگھ - پھر دوسرا چرن - ن + س + ج + گر - پھر تیسرا چرن - ر + ن + بھ + گر - پھر چوتھا چرن - س + ج + س + ج + گر - سکھدیو

ات ہی جھمانت انگرات ہو کہت تسرات بات ہو + جو کچھو سہج ہو گیے + تب ہین نواسے درگ سو نہ لکھات ہو + بہت ہی جماہیان اور انگڑائیان لیتے ہو اور بات کرتے ہوے زبان لڑکھڑاتی ہے - اور جو یون ہین بھی کوئی بات پوچھیے تو اسیوقت عجیب کرقسمین کھانے لگتے ہو - یہ ہے کیا - اسمین دوسرے چرن کو چوتھے چرن کے ساتھ ہمقافیہ کیا ہی باقی دو کا انتپراس چھوڑ دیا ہی -

چلتے چلتے ایک بات اور سن لو کیدار بھٹ وغیرہ جمہور علما کا اتفاق اسی پر ہی کہ چھند سب دو اقسام کے ہین اول ماترا کے شمار والے جنکو ماترا برت کہتے ہین دوم حروف کی تعداد والے یعنی برن برت - یہی دونون قسمین ہم فصول گزشتہ مین بیان بھی کر چکے - لیکن بھاسکر اچارج کا قول ہی کہ سب چھند تین اقسام کے ہین - ۱ گن برت ۲ ماترا برت ۳ برن برت - چنانچہ ہلا یدہی اوسکی شرح مین بعبارت سنسکرت یون کہتے ہین - چھند ستر بدھم - گنتر - ماترا - برن - بھیدات آدماریا دِدُوی تین بیتالیا دِ تُو تین چولکا د + ترجمہ چھند تین طرح کے ہین اول گن بھید دوم ماترا بھید سوم برن بھید گن مین آریا وغیرہ اور ماترا مین بیتالی وغیرہ اور برن مین چولکا وغیرہ شامل ہین - پنگل کا بیان اس قدر بس ہی - اللہ بس باقی ہوس +

قاعدۂ نوزدہم فرہنگ اصطلاحات علم عروض و پنگل ترتیب وار

اس قاعدے مین دو فصلین ہین۔ اول مین عروض کے وہ الفاظ ہین جنکے لغوی معنے مضامین کتاب کے ساتھ درج نہین ہوے اور وہ ان اصطلاحی معنون کو لغوی معنون سے مطابقت دی۔ یا بطریق اجمال ذکر کیا اور یہان مفصل بیان ہونگے اور نیز انکو اصطلاحی معنون سے مطابق کیا جائیگا۔ فصل دوم مین سنسکرت اور بھاشا الفاظ کے وہ معنے ہین جو شبد سنوم بھانو ودا اور امر کوش وغیرہ مین ہین۔

فصل اول لغات متعلق عروض

(الف)

(ابتدا) بالکسر و سکون موحدہ مع تاے فوقانی مکسور و دال مہملہ بالف کشیدہ۔ آغاز ہر چیز اور مصرع دوم کے شروع کا رکن۔ بقول سیفی اول مصرع اول کا نام صدر رکھا تو شروع مصرع دوم کا نام ابتدا رکھدیا تاکہ اصطلاحا فرق باقی رہے۔ ممکن تھا کہ صدر کو ابتدا اور ابتدا کو صدر رکھدیتے۔

(اجزا) بالفتح جزو کی جمع ہی جسکے معنے کسی چیز کا ٹکڑا۔ اسباب و اوتاد و فواصل کو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ ارکان کے ٹکڑے اور اجزا ہین۔

(اذالہ) بالکسر و ذال معجمہ۔ دامن دراز کرنا اور پھیلانا۔ وتد مجموع آخر کے دوسرے متحرک کے بعد ایک ساکن بڑھادینے کو دامن پھیلانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ اسکا مادہ ذیل ہی جسکے معنی دامن۔

(اسباغ) بکسر اول و سین مہملہ و باے موحدہ بالف آخر غین معجمہ۔ تمام کرنا۔ باقی تسبیغ مین دیکھو۔

(اصم) بفتح اول و صاد مہملہ مفتوح۔ بہرا شخص جسکی فارسی کر اور ناشنوا ہی۔ دائرۂ منعکسہ کی ساتوین بحر کا نام اسواسطے ہی کہ اسکے آغاز پر وتد مفروق ہی اور وہ گران ہی۔ لہذا گرانی کو صمم سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(اصول) بالضم اصل کی جمع ہی جسکی فارسی بیخ اور ہندی جڑ ہی۔ وہ رکن جسمین کچھ

تغیر نہوا ہو وہ دس ہین جنکو اصول افاعیل کہتے ہین سب بحرین انھین سے پیدا ہوئی ہین جسطرح بیخ سے سارا درخت قیام پذیر ہوتا ہے۔ کبھی یہ لفظ بحر سالم کی صفت بنتا ہے جس سے اوراوزان مستخرج ہون۔ یہان بھی وہی نسبت ہے جو بحر کے ساتھ بیان کی۔

(اضمار) بالکسر وضاد معجمہ آخر راے مہملہ۔ چوپائے کی کمر پتلی کرنا اور بھوکا رکھکر لاغر کر دینا تاکہ چالاک ہو جاے اصطلاحًا متفاعلن کے متحرک دوم کو ساکن کرنا چونکہ یہ متحرک متفا کے متحرکات ثلثہ کا وسطی حرف تھا بدین سبب کمر سے تشبیہ ہوئی اور اوسکے ساکن کرنے سے رکن مین چستی آگئی کیونکہ پہلے سبب ثقیل تھا اب خفیف ہوگیا لہذا یہ نام پایا۔

(اعشیٰ) بفتح اول وسکون عین مہملہ و فتح شین معجمہ بالف مقصورہ کشیدہ۔ بمعنی شبکور۔ عرب کے ایک عظیم الشان چندھے شاعر کا لقب ہے جسنے متقارب مقصور و محذوف مین اکثر اشعار کہے ہین۔

(افاعیل) افعال کی جمع کثرت ہے جو کہ ارکان کا نام ہے۔

(افعال) بالفتح فعل کی جمع ہے اور ارکان کا نام اس سبب سے کہ خلیل نے فاوعین ولام پر عروض کی بنیاد رکھی۔

(امثال) بالفتح مثل بالکسر وسکون ثانی کی جمع ہے (مثل دیکھو)

(انفکاک) بکسر اول وسوم آپس سے جدا ہونا اور کشادہ ہونا۔ کسی بحر کے اجزا کا دوسری بحر کے اجزا سے نکلنا گویا اوس سے کھل کر جدا ہونا ہے۔

(ایقاع) بیاے معروف مع قاف وعین مہملہ۔ واقع کرنا۔ اصطلاحًا وہ آواز جسمین حروف ہون یا نہون مگر حرکات و سکنات کے سبب سے ایک نسبت اور اُتار چڑھاؤ اور گھٹ بڑھ کا انتظام اوسمین ہو جیسے ہندی مین دی اور دھن۔ معلم ثانی ابو نصر فارابی کہتا ہے اَلْاِیقَاعُ هُوَ الْمُطْلَقُ عَلَى النَّغَمِ فِي أَزْمِنَةٍ مَحْدُوْدَةِ الْمَقَادِيْرِ وَالنِّسَبِ یعنی ایقاع اطلاق کیا جاتا ہے نغمون پر اون زمانون مین جنکی مقدارین اور نسبتین محدود ہین۔

بای موحدہ

(بتر) بالفتح وسکون فوقانی مع راے مہملہ۔ دُم جانور کاٹ لینا۔ ابتر دم بریدہ کقولہ تعالے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ حذف سے رکن کا جزو آخر گرتا ہی اور قطع سے بھی ساکن آخر اور انھین دونون سے بتر مرکب ہی گویا جزو آخر اور ساکن آخر کے سقوط کو دُم بریدہ ہونے سے مثل ٹھہرا کر یہ نام رکھا۔

(بحر) بالفتح و حاے حطی ساکن۔ سمندر۔ اور وزن مقررہ شعر کا نام اسواسطے ہی کہ جس طرح سمندر مین وسعت وتعمق ہوتا ہی اوسی طرح بحر شعر مین بھی غور کرنے سے اور اوزان نکلتے جاتے ہین یا جیسے سمندر دُر و مرجان اور صدف و اقسام حیوان سے لبالب ہی یون ہین بحر شعر بھی اوزان گوناگون سے معمور ہی۔ بقول سیفی جب کوئی دریاے اعظم مین گرے تو حیران وسرگردان ہوجاے اسی طرح جو کوئی بحر شعر مین دخل دے تو متردد و متحیر ہو کہ اللہ اکبر اسمین کیسے کیسے تغیر ہین اور عجیب عجیب اوزان۔ مولف کہتا ہی کہ جب کوئی جہاز سمندر مین پڑتا ہی تو اسکو روانی ہوتی ہی یونہین جب سفینۂ کلام بحر شعر مین واقع ہوتا ہی۔ یعنی موزون ہوجاتا ہی تو نثر کے نسبت اوسمین زیادہ روانی آجاتی ہی شاید اس تشبیہ سے وزن شعر کو بحر کہا ہی۔

(بری) بفتح اول و راے مہملہ مکسور مع تحتانی مشدد۔ بمعنی پاک و بیزار۔ چونکہ عمل معاقبہ سے پاک رہتا ہی اسلیے رکن کا یہ نام رکھا۔

(بسیط) بالفتح پھیلی اور بچھی ہوئی چیز اور جو شی کہ غیر مرکب ہو۔ بحر کا نام اس سبب سے رکھا کہ اوسمین ہر مستفعلن کے شروع پر اسباب خفیفہ گسترہ ہین اور رکن کا نام اس باعث سے ہوا کہ وہان خماسی اور سباعی باہم مرکب نہین ہوتے۔

(بنا) بکسر اول و تخفیف نون۔ مکان کی نیو۔ کذا فی اللطائف۔ استعمال بحور کو اس واسطے کہتے ہین کہ وہ اوزان مستعملہ کی بنیاد ہی۔

(بیت) کا لفظ بیتوتت بروزن قیلولت سے ہی۔ اسکی معنی رات کاٹنا۔ اعراب

صحرانشین کا گھر اکثر خیمہ پشمین ہوتا ہی لیس بیت شعر یعنے بالون کے گھر سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ ابو العلا معری کہتا ہی ؎ اَلحُسنُ یَظھَرُ فِے البَیتَینِ رَونقُہٗ + بَیتٌ مِنَ الشِّعرِ اَو بَیتٌ مِنَ الشَّعرِ + خوبی کا رواج دو بیتون مین یعنے دو گھرون مین ظاہر ہوتا ہی ایک بیت شعر مین دیگر بیت شعر یعنے بالون کے گھر مین۔ شعر بالفتح بال اور شعر بالکسر بمعنی کلام موزون ہی۔

تای فوقانی

(تام) بہ تشدید میم۔ تمام وکامل۔ بیت کی قسم اس لیے ہی کہ اوسکے ارکان دائرے کے موافق کامل ہوتے ہین اور انمین کسی زحاف کے باعث نقصان نہین ہوتا اور تعداد ارکان مین نقص یا زیادتی نہین ہوتی۔

(تجبیق) بروزن تفعیل۔ حرف دوم جاے حطی وسوم بای موحدہ۔ جمع کرنا۔ بقول شارح خزرجیہ رکن سابق کے ساتھ وتد کا پہلا متحرک جمع ہوتا ہی اس لیئے یہ نام ہی۔

(تخلیع) بالفتح۔ رفتار اور قطع کرنا۔ ہکذا فی القاموس۔ وتد کے ساکن اور سبب اول کے ساکن کو قطع کرتے ہین اسواسطے یہ اسم رکھتے ہین۔

(تخنیق) دوم خاے معجمہ سوم نون۔ بروزن تجبیق۔ بقول صاحب حدائق العجم گلا بھی صدر اعضا ہی اور یہ عمل بھی شروع وتد مین ہوتا ہی اسلیے یہ نام ہی۔ مولف کہتا ہی کہ متحرک اول وتد کو اوسکے ماقبل سے تعلق کی وجہ سے ساکن کرنے مین گلا گھوٹنے سے تشبیہ ہوئی کیونکہ گلا بھی سر اور دھڑ دونون سے تعلق رکھتا ہی لہذا یہ نام ہی۔ اِس لفظ کے لغوی معنی گلا گھوٹنا۔

(تخئیل) بروزن تفعیل خیال کرنا اور کسیکو خیال مین ڈالنا۔ اصطلاحاً روح مین سخن اثر کرنا جیسے مرثیہ سننے سے انقباض یا مدح و مضحکات سے انبساط یا دشنام سے التہاب خاطر پیدا ہو وامثالہم۔

(ترفیل) بروزن و معنی تعظیم اور دامن کھینچنا۔ پہلا ایک سبب خفیف آخر رکن پر بڑھاتے ہین

تو گویا رکن عظیم ہو جاتا ہی اور آخر مین بڑھتا ہی بدین تشبیہ دامن کھینچکر بڑھجاتا ہی

(تسبیغ) تفعیل - تمام اور دراز کرنا - عروض وضرب مین ایک ساکن بڑھانے سے تامی اور درازی آگئی بدین مناسبت یہ نام دیا-

(تسکین) کتسبیغ - ساکن کرنا اور آرام دینا - وجہ مناسبت ظاہر ہی کہ متحرک ساکن ہو جاتا ہی اور جنبش سے آرام پاتا ہی

(تشعیث) پراگندہ کرنا - خبن کے بعد تسکین ہوئی تو گویا سبب اور وتد دونون مین اپنے متعلقات سے پراگندگی ہوگئی-

(تعریہ) بروزن تفعلت - عریان کرنا - تسبیغ وازالہ وترفیل سے بچنا بمنزلہ عریانی ہی-

(تفاعیل) تفعیل کی جمع - اسکی وجہ وہی ہی جو افعال وافاعیل مین بیان ہو چکی - یہی افاعیل تفاعیل بگڑکر ہندوستان مین شاید اول قول بنگیا ہی بمعنی سخنان بیہودہ جیساکہ پسر خلیل نے اپنے باپ کو دیوانہ سمجھکر کہا تھا کہ افاعیل تفاعیل بکتا ہی اور اسکا ذکر قاعدۂ اول مین آچکا ہی-

(تفکیک) آپس سے جدا کرنا - اسکی باقی تعریف انفکاک مین دیکھو-

(تقطیع) قطع کرنا - اس سے الفاظ اور اکثر الفاظ کے حروف جدا جدا کیے جاتے ہین- بدین علت یہ نام رکھا گیا-

ثای مثلثہ

(ثرم) بفتحتین - سامنے کے دانت جڑ سے اوکھڑ جانا - کذا فی المیزان الافکار و المنتخب والقاموس چونکہ فعولن کے اول وآخر کا اسقاط ہوا اس لیے گویا اوسکے دانت بالکل اوکھڑ گئے - صاحب شجرۃ العروض نے اسکے معنے دندان پیشین شکستن بتائے اور بالفتح لکھا مگر کتب لغات مین بفتحتین پایا جاتا ہی-

(ثلم) بفتحتین - رخنہ ہونا اور برتن اور لب شمشیر کا کنارہ شکستہ ہونا جسکو کرنا کہتے ہین اور بفتح رخنہ کرنا - صاحب نہایۃ الراغب کا قول ہی کہ یہ سن مثلوم سے ہی جسکے معنی دندان شکستہ

بہر صورت فای فعولن کے سقوط کو تلوار کے گر جانے یا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ ہی

جیم تازی

(جَبّ) بہ تشدید بائے موحدہ خصی کرنا - آخر کے سببین خفیفین کے سقوط کو خصیتین کے دور کرنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

(جحف) بفتح جیم تازی وسکون حائے حطی - بے بھاگنا اور نقصان کرنا - آخر کا سبب بالکل اور سبب کے ماقبل کا پورا وتد بے بھاگنے سے رکن مین نقصان کامل ہوا اور اِس نام کے قابل ہوا - اسمین بڑے بڑون نے دھوکے کھائے ہین اور اسی معنی پر بغلط اول حائے حطی اور دوم جیم تازی تصور کیا یہ خلاف کتب لغات ہی - کما صرح فی عروض الغیاث والمنتخب - اور ایسا یعنی اول حائے حطی اور دوم جیم تازی بفتحتین اور ہی معنی پر ہی صاحب صراح کہتا ہی حجف بالتحریک سپر کہ در وے چوب دی نباشد واز پوست وچرم بود -

(جدع) بالفتح وسکون دال مہملہ - ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ لینا - دو سبب متوالی کے گرانے کو ناک کان کاٹنے سے تشبیہ ہی -

(جدید) بروزن فعیل - نئی چیز - یہ بحر نو احداث ہی بدین وجہ یہ نام ہی یہ ذکر اِسکے آخر مین آچکا ہی -

(جذع) بفتح اول وسکون ذال معجمہ - ستور کو چارانہ دینا اور دو اونٹون کو ایک رسی مین باندھنا - بکسر اول درخت کی پیڑی جسکی فارسی تنہ ہی - بفتحتین وہ بیل اور گھوڑا جسکو تیسرا سال لگا ہو اور وہ اونٹ جس کو پانچوان سال شروع ہو - دو سببون کو ایک زحاف سے گرانے مین دو اونٹون کو ایک رسی مین باندھنے کے ساتھ تشبیہ ہوئی -

(جمم) بفتحتین بکری کے دونون سینگ نہونا اور لڑائی مین مرد کا بے نیزہ ہونا اور عمارت کا بے کنگرہ ہونا - رکن کے حرف پنجم واول کا گرانا گویا گوسفند کے دونون سینگون کا نہونا ہی -

حای حطی

(حذذ) بفتحتین و دو ذال معجمہ - جوہری صحاح مین کہتا ہی - وہ ناقہ جسکی دُم مین بال کمتر ہون - رکن کے آخر سے وتد اوڑا دینا سبکی دُم شتر کے مانند ہی -

(حذف) بالفتح و ذال معجمہ - گرا دینا اور تھوڑے بال کاٹنا - اسنوی کہتا ہی کہ یہ لفظ فرس محذوف سے تراشا ہی یعنی وہ گھوڑا جسکی دُم ناقص ہو - سقوط سبب آخر رکن کو فرس ناقص الذنب سے یہان تشبیہ ہی -

(حمید) بروزن فعیل ستودہ - اِس بحر کے ہر رکن کے صدر مین دو سبب خفیف ہین اور درمیان مین رکن مجموعی اور اِدھر اُدھر ارکان مفروقی - پس از روے اجزا و ارکان ایک قسم کی ترتیب ہی اور یہ ترتیب ستایش بحر پر دال ہی اسلیئے حمید نام رکھا -

(حمیم) بروزن حمید - آب گرم و خویش و یگانہ - از منتخب و غیاث - اگر اس بحر کے ارکان کو بشکل دائرہ لکھو تو ایک رکن کی تمامی اور دوسرے رکن کے آغاز پر سبب خفیف ہونے سے دو دو سبب یکجا علی الاتصال ملتے جائینگے اور یہ ایک قسم کی باہم یگانگی ہوگی -

خای معجمہ

(خبب) بفتحتین گھوڑے کی ایک قسم کی دوڑ ہی - صاحب قاموس کہتا ہی اَلْخَبَبُ مُحَرَّكَةً ضَرْبٌ مِنَ الْعَدْوِ اَوْ كَالرَّمَلِ اَوْ يَنْقُلُ الْفَرَسُ اَيَامِنَهُ جَمِيْعًا وَاَيَاسِرَهُ جَمِيْعًا اَوْ اَنْ يُرَاوِحَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالسُّرْعَةُ یعنی خبب بالتحریک گھوڑے کی چال کی ایک قسم ہی یا یہ کہ پھرے گھوڑا اپنے دہنے یا بائین کو یا سینے کے زور سے چلے اور بمعنی تیزی اور صاحب مجمع البحرین فرماتے ہین اَلْخَبَبُ ضَرْبٌ مِنَ الْعَدْوِ يُقَالُ خَبَّ فِي الْاَمْرِ خَبًّا مِنْ بَابِ طَلَبَ - اَسْرَعَ فِيْهِ وَمِنْهُ بَعِيْرٌ يَخُبُّ اَيْ يُسْرِعُ فِيْ مَشْيِهٖ یعنی ایک قسم کی چال جو گھوڑے کی - جیسے عرب کہتے ہین خبب کیا فلان شخص نے کام مین - باب طلب یطلب سے - یعنی جلدی کی اوسمین اور اسی قبیل سے یہ قول ہی کہ اونٹ خبب کرتا ہی یعنے سرعت کرتا ہی اپنی چال مین - بحر متدارک کا نام اسواسطے ہی کہ مقدم سبب ہین بعدہ اسمین وتد اس لیے رکن کے

تلفظ مین سرعت ہوتی ہے - یا یہ کہ دائرے مین وتد کے رہنے اور با ئین اسباب ہین بدین باعث وتد دونون طرف گھوڑے کی مثل پھرتا ہی - بحر مہمل کا نام اسلیے ہی کہ اوسمین ہر مفعول کے وتد مفروق پر بزور تلفظ ہوتا ہی تو گویا سینے کے زور سے وزن چلتا ہی -

(**خبل**) بالفتح و باے موحدہ افسادِ عقل یا عضو اگر خبول سے اسکو سمجھو تو خبول کے معنی ہاتھ پاون کاٹ ڈالنا - رکن کے ساکن چہارم و دوم کے گرانے کو فساد عقل و عضو سے تشبیہ دیکر یا ہاتھ پاؤن کاٹنے سے مشابہ کرکے یہ نام رکھا -

(**خبن**) بفتح اول - بیچ سے کوئی پیڑا کاٹ کر نکال ڈالنا اور دونون سرے باہم جوڑ دینا تاکہ کوتاہ ہو جاے - سبب اول کا ساکن گرا کر اوسکے ماقبل کو اوسکے مابعد کے پاس لانے سے دوسرے جوڑنے سے مثال ہوئی اور رکن ذرا چھوٹا ہو گیا اور جامہ کوتاہ مذکور سے تشبیہ ہوئی -

(**خرب**) بفتح و فتحتین - دونون کان پھاڑنا اور خراب کرنا - شروع رکن و آخر رکن کے حروف گرانے کو دونون کان پھاڑنے سے یا بالکل خرابی رکن سے یہ تشبیہ ہوئی -

(**خرم**) بفتح اول و سکون راے مہملہ دونون نتھنون کے درمیان کی دیوار جسمین بلاق پہنتے ہین کاٹ ڈالنا اور بقول جوہری ایک طرف کا نتھنا کاٹنا - شروع رکن کا حرف گرانا گویا نتھنا کاٹنا ہی لہذا یہ نام رکھا -

(**خزل**) بالفتح و سکون زاے معجمہ - بریدہ ہونا اور پشت ٹوٹنا - رکن کی دوسری حرکت بریدہ ہوئی اور چوتھا ساکن ٹوٹ گیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا -

(**خزم**) بفتح اول و سکون زاے معجمہ - حلقۂ مو دیوار کی بینی شتر مین ڈالنا اور اوسمین نکیل باندھنا اور یہ لفظ خزامہ بکسر اول سے ماخوذ ہی جسکے معنی حلقۂ مو - رکن کے آغاز مین دو حرف یا چار حرف بڑھا دینے کو حلقۂ مو اور اوس حلقے مین نکیل ڈالنے سے تشبیہ دی -

(**خسروانی**) بقول صاحب برہان بروزن فرزدگانی منسوب بخسرو ایک راگ کا نام ہی جسکو باربد نے تصنیف کیا تھا اور وہ ایک نثر مسجع خسرو کی دعا و ثنا سے مشمول تھی اور یہ لحن

تین مشہور راگون سے علیحدہ ہی۔ مولف کہتا ہی کہ اگر یہہ لفظ خسرو سے منسوب ہی تو بکسرہ اول چاہی بدینصورت بروزن مژدگانی غلط ہے کیونکہ خسرو کسری کا مبدل ہی۔ صاحب مروج الذہب کے نزدیک ایک سرود کا نام ہی منسوب بخسروان جسکوراہ خسروان بھی کہتے ہین۔

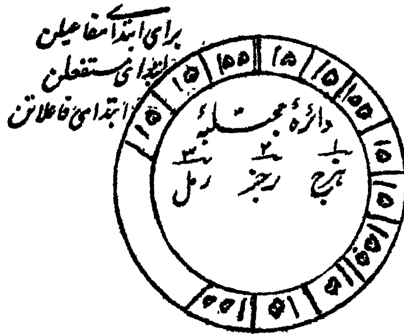
(**خفیف**) بروزن فعیل بمعنی سبک۔ خلیل ابن احمد کہتا ہی کہ اس بحر کے ارکان کل سباعیات سے سبک واقع ہوے اس لئے یہہ نام ہوا کیونکہ انکے وتد مجموعی اور مفروقی ارکان کے گرد اگرد اسباب خفیفہ ہین بدین لحاظ تلفظ مین سبک ہی۔ شمس بن قیس کا قول ہی کہ بڑے بڑے نام اس بحر مین سماجاتے ہین بدین سبب اسکا نام خفیف رکھا۔ جسطرح ؎ ان عبد الرحمن قال جمیلا * بروزن فاعلاتن مس تفع لن فعلاتن۔ و بن عبد الحمید بات بتیلا * بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ بتحقیق کہ عبد الرحمن نے قول نیک کہا اور ابن عبد الحمید نے حالت عجز و انقطاع مین رات کاٹی۔

(**خلع**) بفتح اول کپڑے اتار لینا۔ سقوط ساکن سبب اول و اسقاط ساکن وتد مجموع آخر کو کپڑے اتار لینے سے یہان تشبیہ ہی۔

دال مہملہ

(**دائرہ**) پھرنیوالی چیز اور خط گرد۔ کذا فی الغیاث۔ مولف کے خیال مین اسکو خط محیط کہتے ہین اور دائرہ وہ جگہہ جو خط محیط اور مرکز کے درمیان مین ہوا ور مرکز سے اوس خط تک جتنے خط نکالے جائین وہ باہم برابر ہون۔ کذا فی تحریر اقلیدس۔ اصطلاح عروض مین وہ جگہہ جس مین بحر کے ارکان یا اجزا لکھے جائین تاکہ اجزا کا مقابلہ رہے۔ یہہ مقابلہ تدور مین ہوسکتا ہی لہذا دائرہ نام رکھا۔ اکثر متقدمین اور اقل متاخرین اجزاے ارکان کے متحرکات و سواکن آپس سے جدا کرکے متحرک کی جگہہ ایک دائرہ خرد بشکل ہاے ہوز اور ساکن کے مقابل ایک خط عمودی خرد بشکل الف ہر دائرہ عروضی مین لکھتے ہین اور انہین علامات سے فک بحور کرلیتے ہین۔ مثلاً دائرہ مجتلبہ کو جس کے ارکان مفاعی لن او مس تف علن اور

فاعلاتن ہین بشکل ذیل بناتے ہین۔



ہای ہوز اکثر اظہار حرکت کے واسطے آتی ہی جیسے ثانی سے ثانیہ یا ثالث سے ثالثہ وغیرہ بحالت وقف لہذا متحرک کے مقام پر ہاے ہوز مانی ہی۔ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی بدین سبب ساکن کے مقابل الف کی شکل جانی ہی۔ ہم نے بیان دوائر مین تصریحًا ان علامات پر دارو مدار رکہا اور نہ مانع ہین۔

(درس) بالفتح کہنہ و ناپید ہونا۔ چونکہ رکن سے کئی حروف اور حرکت گرا دیتے ہین لہذا اس سقوط کو ناپید ہونی سے تشبیہ ہی۔

رائے مہملہ

ربع بفتح اول و سکون موحدہ۔ زرہ کا چوپرت بننا اور چار چار مین ایک ایک بار اونٹ کو پانی دینا۔ اول ساکن سبب اول رکن سے گرانا۔ دوم وتد کا متحرک اول ساقط کرنا۔ سوم وتد کے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ چہارم سبب آخر حذف کرنا۔ یہہ سب چار عمل ہوے بدین شمار اس نام سے موسوم کیا۔

(رجز) اول و دوم مفتوح۔ اس کے چہ معنی ہین۔ اول ایک مرض ہی جس سے اونٹ کے پاؤن مین لرزہ پیدا ہو جاتا ہے بقول خلیل بحر کا نام اس سبب سے رکہا کہ اسمین اول دو سبب ہین پھر ایک وتد اور یہہ التزام پہلے سکون پیدا کرتا ہے پھر حرکت یون ہین اونٹ کا پاؤن بھی مرض مذکورہ سے تہم تہم کر کانپتا ہی۔ دوم ہودج سے خرد تر ایک شئی ہے جو اونٹ پر کسکر سوار ہوتے

ہین چونکہ عرب مین اس کے ابیات بہت کوتاہ یعنے مشطور تک اکثر مستعمل ہین بدین تشبیہ اسکو رجز کہا۔
سوم علامہ نقشبند خزرجیہ مین کہتے ہین کہ یہ اونٹ کے پچھلے دھڑ اور پٹھون مین ایک مرض ہی اس بحر
کے اواخر اکثر زحاف قطع کرتے ہین اور مشطور و منہوک لاتے ہین لہذا اس نام سے موسوم کیا۔ چہارم
ابن قیس کہتا ہی کہ لڑائیون مین اپنے خاندانی اوصاف اور بہادری وغیرہ کے اشعار بمقابلہ حریف
اسی بحر مین پڑہتے ہین اور اوسوقت آواز کو اضطراب وجنبش ہوتی ہی اور اس کے معنی بھی جنبش ہین
اس لئے یہہ نام ہی۔ پنجم بقول اخفش و ابن قطاع یہہ لفظ رجز البعیر سے ماخوذ ہی یعنے اوٹھتے وقت
اونٹ ضعف سے کانپ گیا۔ پس گویا یہہ بحر بھی کوتاہی شطر کے سبب سے لرزان ہی۔ ششم سہیلی
کہتا ہے کہ اس لفظ کو رجزت الجمل سے لیا ہی یعنے رجازہ سے مین نے اونٹ کا بوجھ برابر کر دیا
جب اونٹ کا بوجھ ایک طرف زیادہ کہسکتا ہے تو دوسری جانب کمبلی مین پتہر لٹکا کر بوجھ برابر کر دیتے
ہین اوس کمبل کو رجازہ بالکسر کہتے ہین چونکہ اس بحر مین ایکطرف دو سببون سے بوجھ لٹک پڑا تھا
لہذا اوس مین وتد لگا کر برابر کیا بدین سبب یہہ نام دیا۔

(رفع) بالفتح اوٹھانا اور ستور کا رفتار مین تیزی کرنا ہانکتے اور چلتے وقت۔ رکن کے دو اسباب
خفیفہ سے ایک کے اوٹھا لینے مین تیزی ہو جاتی ہے اس لئے یہہ نام رکھا۔

(رکض الخیل) بالفتح بذریعہ مہمیز ایڑ لگا کر گھوڑیکو ہانکنا ایک پاؤن سے یا دونون پاؤن
سے اس بحر کی روانی بتکلف ہوتی ہی اسواسطے یہ نام رکھدیا۔

(رکن) بضم اول مکان کے چھوت کی دیوار جس پر مکان کی بنیاد ہوتی ہی اسیطرح
اصول افاعیل سے بیت کی بنیاد ہوتی ہی۔

(رمل) بفتح اول و میم مفتوح۔ دوڑنا اور پوی جانا۔ پس روانی کے سبب سے بحر کا یہہ نام رکہا
خلیل کہتا ہی کہ یہہ لفظ رمل بفتح اول و سکون دوم سے بنا ہی جسکے معنی چٹائی بُننا اس بحر کے
ہر رکن مین ایک وتد درمیان دو سبب کے ہی اور کل ارکان کے رو سے دو سبب درمیان دو وتد کے گویا
چٹائی کیطرح بنے ہوے ہین۔ بقول بعض رمل ایک قسم کا راگ ہی اور وہ اس وزن مین واقع ہوتا ہی

بعض کہتے ہین کہ اس لفظ کو رملان سے ماخوذ کیا ہے جسکے معنی اونٹ کا دوڑنا اس بحر مین ہر رکن کے آخر کا سبب خفیف ہر رکن کے اول کے سبب خفیف سے ملا ہوا ہی بدین تعلق اسکے ترنم مین سرعت اور شتابی ہوتی ہی اور اس شتابی کو اونٹ کے دوڑ سے تشبیہ دی ہی۔

زای معجمہ

(**زحاف**) بالکسر گرجانا۔ کذا فی المنتخب۔ اسنوی ہدایت الراغب مین فرماتے ہین کہ یہہ لفظ بکسر اول واحد ہی۔ سیفی کہتا ہے کہ زحف بفتح اول کی جمع ہی۔ ابن قیس حدایق المعجم مین کہتا ہی کہ لفظ زحف اسی سے نکلا ہی۔ زحف اپنی اصل سے دور ہوجانا جیسے عرب مین سہم زاحف اوس تیر کو کہتے ہین جو نشانے سے علیحدہ گرے اسکے باعث فرع اپنی اصل سے دور اور علیحدہ ہوجاتی ہی اس لئے یہہ نام ہی۔ بعض کہتے ہین کہ یہہ لفظ زحف البعیر سے ماخوذ ہے یعنے اونٹ نے تھک کر سستی سے زمین مین رگڑ کر اپنا پاؤن کھینچا یہان وجہ مناسبت ضعف و سستی ہی کہ بہ نسبت اپنی اصل کے رکن مزاحف مین آجاتی ہی جسکو عوام سکتہ کہتے ہین۔ صاحب قاموس کہتا ہی کہ زحف دراصل بمعنی قرب ہی اور دو حرفون کے درمیان سے ایک حرف کا گرجانا کہ وہ دونون قریب ہوجائین جیسے فاعلاتن مین خبن آنے سے الف گر کر فا و عین قریب ہو کر مفعولن ہوجاے۔ بقول قاضی سیفی عرضیون کی عادت ہی کہ ایک تغییر کو بھی زحاف کہتے ہین زحف نہین کہتے ہین اور زحاف کی جمع زحافات لاتے ہین مولف کہتا ہی کہ اس جمع یعنے زحاف کو بجائے واحد یعنے زحف کے مستعمل کرنا ویسا ہی جیسے حور کو حوری کے مقام پر لاتے ہین اور زحافات منتہی الجموع کو بجاے زحاف یعنی جمع کے لانا ویسا ہی جیسے حوران کو بجاے حور کے۔ فارسیون نے ایسی دست درازیان بہت کی ہین خاقانی آفتاب کے وصف مین کہتا ہی ؎ ای رنگ آمیز این گہرہا * ای از تو گدازش صورہا * صور خود جمع ہی۔ یا جیسے صائب ؎ ہر چند صائب میروم سامان نومیدی کنم * زلفش بدستم میدہد سر رشتۂ امالہا * آمال خود امل کی جمع ہے۔

(**زال**) بفتحتین ناقص سرین ہونا اور ران کا بے گوشت ہونا اور درہم کا وزن مین کم ہونا

جیسے عرب کہتے ہین نزلت الدراهم یعنے درہم ناقص ہوگئی۔ زحاف کا نام اسواسطے رکہا کہ رکن کے اواخر مین تین بار علی التوالی نقصان آتا ہے اسی نقص کو نقص سہرین سے تشبیہ ہی اور وزن مین بہی کمی آجاتی ہے یعنے مفاعیلن سے فلع رہجاتا ہی بدین کمی نقصان درہم سے مثال ہی۔ بحر مستحدث کا نام بدین علت رکہا کہ اوسکے رکن مین فاصلہ صغری درمیان اوسبب خفیف اور اودو مین گویا کمر بہاری ہے اور دونو رانین پتلی ہین۔

سین مہملہ

(سالم) بکسر سوم۔ چہٹکارا پانے والا۔ رکن اور بحر کا نام اس لئے ہو کہ زیادت و نقصان اور زحاف و فروع سے انکو چہٹکارا ہے۔

(سبب) بفتحتین۔ بمعنی رسن یعنے رسی خیمے مین رسی ضرور ہی اس لئے بیت کے جزو کا یہہ نام رکہا۔ اور ایک حرف مع ساکن سبک ہی اور دو حروف متوالی متحرک گران ہین بدین سبب اول کو خفیف اور دوم کو ثقیل سے موصوف کیا۔

(سریع) بروزن کریم۔ دوڑنے والا اور جلدی کرنے والا۔ اس لفظ کو سرع بکسر سین و فتح راء سے بنایا ہی جسکے معنی شتافتن۔ ہذا فی الصراح۔ اسباب خفیفہ او تاد سے مقدم آنے کے سبب وزن اور ترنم مین سرعت آجاتی ہے اس لئے بحر کا یہ نام رکہا۔ خلیل کہتا ہی کہ اسباب کا اتصال او تاد سے ہوا اور اس اتصال سے ارکان سرعت کے ساتھ زبان پر جاری ہوتے ہین بوجہ یہ نام رکہا۔

(سعد الشارحین) سب شرح کرنے والون مین نیک اور عمدہ۔ مؤلف نے مفتی سعد اللہ مرادآبادی صاحب میزان الافکار شارح معیار سے مراد رکہی ہے۔

(سلخ) بفتح اول کہال کہینچنا۔ مسلوخ کہال کہینچی ہوی بکری۔ فاع لاتن مفروقی سے چار حرف اور تین حرکتین اور دو سکون کہینچ لئے تو گویا بالکل اوسکی کہال کہینچی۔

(سلیم) سادہ اور درست اور بمعنی سالم۔ رکن وتد مجموعی اول و ارکان مفروقی او آخر پاس پاس آنے سے ایک قسم ترتیب ہی اور اس ترتیب سے وزن مین درستی آگئی اور بے ترتیبی سے چہٹکارا ہوا اس لئے بحر مستحدث کا نام گوارا ہوا

شین معجمہ

(شتر) بفتح اول و تاے فوقانی مفتوح و راے مہملہ ساکن۔ تلے اوپر کے پلکون کا پھر جانا اور پھٹ جانا اور نیچے کے ہونٹ کا پھٹجانا میم مفاعیلن کے سقوط کو اوپر کے پلک کے پھرنے اور پھٹنے سے اور اسقاط یاے مفاعیلن کو پلک زیرین کے انقلاب و انشقاق سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(شجرہ) بسہ فتحہ۔ بمعنی درخت۔ چونکہ رباعی کے بارہ بارہ اوزان مین علیحدہ علیحدہ مفعول کو ایک کی بیخ اور مفعولن کو دوسرے کی جڑ قایم کرکے باقی فروع کو شاخون کے مثل لکھکر درختون کے شکل پر لکھتے ہین اسواسطے شجرہ کہا۔

(شعر) بالکسر باب نصر ینصر اور کرم یکرم سے ہے کما صرح فی القاموس اس کے لغوی معنی دریافت کرنا اور جاننا اور پاجانا۔ اصطلاح شعراے عرب مین وہ کلام جسمین وزن حقیقی اور قافیہ ہو۔ منطقیون کے نزدیک وہ کلام جسمین تخییل ضرور ہو پھر خواہ وزن مجازی ہی رکھتا ہو ایقاع کی طرح۔ چونکہ اسکا صاحب ایسے نوع کلام کو پاجاتا ہے جس پر دوسرا قادر نہین لہذا یہ نام ہوا۔

(شقیق) بالفتح۔ وہر دو قاف و یاے معروف۔ برادر اور ہر چیز کے دو نیمہ مین سے ایک حصہ۔ کذا فی المنتخب۔ بحر متدارک کو بحر تقارب کے ساتھ دائرہ مین رہنے سے برادر کے ساتھ تشبیہ دی یا فعولن کے نیمہ دوم سے پیدا ہونیکے باعث یہ نام دیا۔

(شکل) بالفتح۔ یہہ لفظ شکال بالکسر سے ماخوذ ہے اس کے معنی وہ رسی جسکا ایک سرا چارپایہ کے دست مین اور ایک سرا اوس کے پانون مین باندہین تاکہ بھاگ نہ سکے اسکو ہندی مین سندہان بالفتح کہتے ہین۔ فاعلاتن کے الف اول و نون کے سقوط کو دست و پا مین سندہان بندہجانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا اور بقولے شکلہ بضم اول سے یہ لفظ نکلا ہے جس کے معنی سرخی و سیاہی سے مختلط رنگ۔ چونکہ اسباب کے دو ساکنون کے

سقوط کا اختلاف ایک رکن مین ہوا لیکن علحدہ علحدہ مقام پر۔ اس سلئے دو مختلف رنگون کے اختلاط سے تشبیہ دی۔

صاد مہملہ

(صحیح) تندرست اور عیب سے پاک۔ عروض وضرب کا نام اس لئے ہے کہ باوجود جواز کے علت نقصان سے دونون سالم اور پاک رہتے ہین۔

(صدر) سینہ وبالای ہر چیز و پیشگاہ خانہ۔ بیت کا رکن اول بمنزلہ پیشگاہ خانہ ہے اس سلئے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر تمام بیت کو جسم فرض کرو تو رکن صدر بجاے سینہ ٹھہرگیا۔ کیونکہ اوپر ہوتا ہے بدینوجہ صدر کہا۔ اور ایک رکن محکوم کا نام اس سبب سے ہے کہ فاعلاتن مین تین جزو ہین جزو صدر اسمین فا ہے اور سمین بحکم معاقبہ اسقاط کا عمل ہوتا ہے۔

(صریم) بفتح اول و یاے معروف۔ کاٹی ہوی چیز اور وہ لکڑی کہ بکری کے بچے کے منہ مین لگائی جاے تاکہ دودہ پینے نہ پائے۔ بحر مضارع سے اس بحر کو قطع کیا لہذا یہ نام دیا اور دوسرا فاع لاتن مفروق اسکو التباس مضارع سے بچاتا ہے تو گویا چوب دہان بزغالہ کے مانند ہے کہ دودہ نہ پینے دے۔

(صغیر) بمعنی خرد و کوچک۔ اس بحر میں ہر وتد کو کوچک ترین اجزا یعنے اسباب خفیفہ گھیرے ہوے ہین اور ارکان مفروقی دونون طرف سے رکن مجموعی کو دباے اور تنگ کئے ہوے ہین۔

(صلم) بفتح اول و سکون دوم۔ جڑ سے کان اوکھیڑ لینا اور ناک کاٹ لینا و تد مفروق آخر رکن آخر کو بالکل نکال لینا گویا جڑ سے ناک

ناک کان علیحدہ کرتا ہے۔

ضاد معجمہ

(ضرب) بالفتح۔ بقول اسنوی بمعنی قنات خیمہ ہے۔ چونکہ قنات قبۂ خیمہ سے نیچے ہوتی ہے اور یہ رکن بھی بیت کے آخر ہوتا ہے بدین تمثیل یہ نام ہے۔ لیکن نصیر المحققین اس سے منکر ہوکر فرماتے ہین کہ اس کے معنی مثل ہین۔ پس یہ رکن عروض کے مثل ہے اسوجہ سے ضرب کہلایا۔

طائے مطبقہ

(طرفین) طرف کا تثنیہ بمعنی دو کنارہ و دو طرف۔ فاعلاتن مین دونون طرف معاقبہ اپنا عمل کرتا ہے بدینوجہ یہہ نام ہے۔

(طمس) بالفتح ناپدید کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹا دینا۔ وتد مجموع کے دونون متحرک گرانے سے گویا اوسکو ناپدید کردیا اور اوسکا نشان مٹا دیا۔

(طویل) بالفتح ویائے معروف۔ بمعنی دراز۔ چونکہ عربی مین یہہ بڑے دائرہ کی بحر ہے بدین وجہ یہ نام ہے یعنے اس دائرے کا ایک ایک سالم مصرع چوبیس حروف کا ہوتا ہے۔ بعض عروضی کہتے ہین کہ اپنے دائرہ مین یہہ سب بحرون سے طویل ہے۔ اس معنی سے کہ کبھی مجرد اور مشطور اور منہوک نہین آتی۔

(طے) بفتح اول وتشدید تحتانی۔ نامہ یا جامہ کو لپیٹنا۔ اور کسی چیز کو پوشیدہ کرنا جیسے کہا جاتا ہے۔ طوی الحدیث یعنے بات کو چھپایا۔ چوتھے ساکن سبب کو گرانا گویا اوسکو لپیٹنا اور چھپانا ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا۔

عین مہملہ

(**عتیق**) بالفتح ویای معروف - بمعنی کہنہ وآزاد وبرگزیدہ - بحر متدارک کا نام اس لیے ہی کہ یہ پرانی بحر ہی مگر ترک کی ہوی اور آزاد - یعنے خلیل نے اسکو استخراج کیا مگر دائرے سے آزاد کر دیا اور صرف ایک بحر متقارب کا دائرہ بناکر اوسکا نام منفردہ ایجاد کر دیا - محقق کے کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ خلیل ابن احمد نے اسکو پایا مگر شعر عربی اسمین نپانے "قولہ خلیل آن را غریب ورکض وقتسق نام نہادہ است، واندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ اند -

(**عجز**) بفتح وکسر اول وضم جیم - بمعنی سرین - ضرب کو اس لیے کہتے ہین کہ اگر رکن اول کو صدر یعنی سینہ ٹھہرایا ہی تو رکن زیرین کو سرین کہنا مناسب ہی -

(**عرج**) بفتحتین - لنگڑا ہونا اور لنگڑاپن جو اصل خلقت مین ہو اور غروب کے وقت آفتاب کا مغرب کو جھکنا - وتد مجموع کے متحرک دوم کے سقوط کو لنگ ہونے سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا - مولف کہتا ہی کہ جب مستفعلن سے لام نکالو تو اوسکا عین نون کی طرف جھکیگا جو کہ آخر مین ہی یہ گویا آفتاب کا غروب کے وقت مغرب کو جھکنا ٹھہرا بدین تمثیل یہ نام ہوا -

(**عروض**) بفتح اول وواو معروف - اسکے گیارہ معنے ہین - اول یہ بروزن رسول آئے بمعنی معروض ہی یعنے شعر اوسپر پھیلا ہوا اور رصلہ اسکا محذوف ہی یعنے معروض علیہ جیسے مشترک فیہ سے مشترک - صاحب فتح الجلیل کو یہ تامل ہی کہ معروض علیہ در حقیقت اوزان ہین نہ عروض اوسکا جواب سعد الشارحین نے یہ دیا ہی کہ اشعار کو اوزان پر عرض کرنا بعینہ اوسکے فن پر عرض کرنا ہی - دوم عروض بمعنی ناحیہ یعنے طرف ہی اور یہ علم بھی اکثر علوم کی نواحی مین سے ہی - سوم وہ ناقہ صعبہ جو نکالا نہ گیا ہو یون ہین یہ فن بھی امر صعب ہی - چہارم وہ راہ جو درہاے جبال مین ہو پس یہ علم بھی طریقۂ سلوک عرب ہی اور پہاڑ کے

درون سے لوگ شہرون اور گاؤون کو پہنچ جاتے ہین یون ہین عروض کی راہ سے بحور و اوزان ملجاتے ہین۔ پنجم وہ بلندی ہی جسپر دو چھپرا قائم کیا جاے عرب اوسپر کمبل تان کر خیمہ بنا لیتے ہین جسطرح ہندوستان مین کنجر بانجارے سبیت گہر کو کہتے ہین گہر کے لیے بلندی ضرور ہی۔ ششم اسنوی نہایۃ الراغب مین اور علامہ صفدی غیث منسجم مین کہتے ہین کہ عروض چوب وہ دامن خیمہ ہی پس یہ مصراع اول مصراع دوم کے درمیان کا رکن ہی اسلیے از روے تشبیہ یہ نام ہوا لیکن نصیر المحققین فرماتے ہین کہ مین نے کتب لغات مین یہ تفسیر نہین پائی اور یہ سمجھتا ہون کہ عروض ضرب کا معارض و مقابل ہی بدین صفت رکن کا یہ نام رکھا مولف کہتا ہی کہ اسمین دراصل معنی چہارم و پنجم و ہفتم کا تعلق ہی۔ ہفتم وہ مقام جو سیر کرنے والون کو راہ مین ملجاے یون ہین یہ علم بھی اپنے طالبون کے معارض و مقابل ہوتا ہی۔ ہشتم عروض مکے کا ایک نام ہی خلیل ابن احمد بصری نے یہ علم مکے مین ایجاد کیا اسلیے تبرگا وہی نام رکھدیا۔ نہم برستا ہوا بادل اور یہ علم بھی ابر بارندہ کے مثل نفع رسان ہی۔ مولف کہتا ہی کہ جسطرح بادل سے سمندر کو تعلق ہی اوسیطرح اس علم سے بھی بحر شعر کو ربط ہی بدین رعایت معنوی یہ نام ہی۔ دہم اسکے حروف اصلی (عرض) ہین اور عرض کے معنے کشف و ظہور اور اس علم سے بھی وزن سقیم و سلیم منکشف ہوتے ہین۔ یازدہم عروض نام ہونے کا یہ سبب ہی کہ اصول و ارکان کا اسمین معارضہ کیا جاتا ہی۔

(عریض) کفعیل۔ بہن معنے چوڑا اور بزغالہ مادہ یکسالہ کہ نر سے جفت ہونے کو چلاے۔ مقلوب بحر طویل کا نام اسواسطے ہی کہ رکن سباعی رکن خماسی پر مقدم ہونے سے بحر کا سینہ چوڑا ہوگیا اور جسم زیرین کوتاہ۔

(عصب) بفتح اول و سکون صاد مہملہ تعصیب سے ماخوذ کیا ہی جسکے معنے فاقہ دیکر کمر پتلی کر دینا اور لپیٹنا اور حرکت سے باز رکھنا اور باندھ دینا۔ مفاعلتن کے لام کی حرکت نکالنے سے گویا رکن فاقے سے باریک میان ہوگیا یا چلنے سے باز رہا اور بستہ ہوگیا۔

(عضب) بفتح اول وسکون ضاد معجمہ۔ بکری کا سینگ توڑ ڈالنا اور بفتحتین بکری کا خود شکستہ شاخ ہونا۔ کذا فی المنتخب۔ بقول امیر المحققین اندرونی سینگ بکری کا جسکو سردن کہتے ہین ٹوٹ جانا۔ میم مفاعلتن کے استاط کو کہ حرف اول ہی شاخ بزکی شکستگی سے تشبیہ دی۔

(عقص) بفتح اول وسکون قاف وبفتح صاد مہملہ۔ گھونگر والے بال ہونا۔ عن منتخب۔ اور اعقص وہ بز جسکے سینگ برہم یا کانون پر لپٹے ہون۔ کذا فی السیارہ المیزان۔ مفاعلتن کے لام کے سکون اور نون کے سقوط کو سینگ کے لپٹنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ یا بال مین گھونگر پڑنے سے مثال دی۔ کیونکہ دونون چیزین پس سر ہین اور رکن مین بھی پس رکن عمل ہوتا۔

(عقل) بالفتح۔ اونٹ کا زانو عقال سے باندھنا۔ عقال بالکسر وہ رسی جس سے زانو وساق شتر کو باہم باندھین تاکہ بھاگ نہ سکے۔ مفاعلتن کا لام ساکن کرکے گرادینے کو عقال سے باندھنے کے ساتھ تشبیہ دی ہی۔ کیونکہ لام درمیانی بجاے زانو وساق ہی۔

(علت) بکسر اول ولام مشدد مفتوح۔ بمعنی بیماری۔ وتد وفاصلہ کے تغیر کو بیماری سے مشابہت دیکر یہ نام رکھا۔

(عمیق) بفتح اول ویای معروف۔ ژرف یعنے گہری چیز۔ مقلوب مدید کا نام اسواسطے رکھا کہ اول رکن خماسی اور آخر رکن سباعی آنے سے وزن کا پیش تنگ اور آخر وسیع وعمیق ہوگیا۔

غین معجمہ

(غایت) کسی چیز کی انتہا۔ چونکہ بنا کا عدم اختلاف ضرب مین واقع ہوتا ہی اور ضرب انتہای بیت ہی اسلیے یہ نام ہی۔

(غریب) بمعنی نادر یہ غرابت سے ماخوذ ہی جسکے معنے ندرت وقلت۔ بحر متدارک

نادر و قلیل مستعمل العرب ہی بدین سبب یہ نام بھی رکھا۔

فا

(**فاصلہ**) بمعنی ستون خیمہ اور بقول بعض وہ چوب جوکہ دو دامن خیمہ مین فصل اور جدائی کرتی ہی۔ شارح خزرجیہ کا قول ہی کہ کل متحرکات کو ساکن سے جدا کرتا ہی اس لیے فاصلہ نام ہوا۔ پھر حروف کی کمی کی وجہ سے ایک کی صفت صغری اور حروف کی زیادتی کے باعث سے دوسرے کی تعریف کبری ٹھہری۔ صغری خرد و کبری بزرگ۔ جب فاصلہ کبری کے عوض صرف فاضلہ بضاد معجمہ کہا جاتا ہی تو یہ مراد ہوتی ہی کہ صاد مہملہ والے فاصلہ صغری سے اسکو حروف مین فصل اور زیادتی ہی جس طرح رسّی سے میخ زیادہ مضبوط ہی اور میخ سے ستون۔ اوسیطرح سبب سے بسبب حروف کے وتد زیادہ ہی اور وتد سے فاصلہ سعد الشارحین کہتے ہین کہ وجہ تخصیص لفظ دوحرفی کی اسم سبب کے ساتھ اور سہ حرفی کی اسم وتد کے ساتھ اور سہ حرفی سے زیادہ کی فاصلہ کے ساتھ وہ ہی کہ رسّی کبھی ٹوٹ جاتی ہی اور کبھی جُڑ جاتی ہی یہی حال سبب کا ہی کہ کبھی ثابت رہجاتا ہی اور کبھی بسبب زحاف کے اوسکے حرف دوم مین تغیر آجاتا ہی۔ اسکے برخلاف وتد ہی کہ اوسکے لیے علت خاص مقرر ہی جیساکہ قاعدہ ہشتم مین مذکور ہوا اور ظاہر ہی کہ میخ کٹکر پھر نہین جُڑتی۔ رہا فاصلہ وہ انھین دونون مین شامل ہی۔

(**فروع**) فرع کی جمع ہی جسکے معنے درخت کی شاخ کقولہ تعالیٰ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ جب ارکان سالمہ اور بحور سالمہ کو اصل کہا تو ارکان مزاحف و اوزان مزاحفہ کو فروع کہنا مناسب ہوا کہ وہ جڑین ہین اور یہ اونکی ڈالیان۔

(**فصل**) جدا کرنا اور جدا ہونا اور قطع کرنا۔ چونکہ اسمین بنا کے موافق عدم اختلاف عروض مین واقع ہوتا ہی اور عروض مصرعین کا فاصل ہی۔ اسلیے یہ نام رکھا۔ یا غایت کے حکم سے اسکو جدا کیا لہذا یہ نام دیا۔

(فک) بالفتح اول و تشدید دوم - گتھی ہوئی دو چیزون کو آپس سے جدا کرتا - باقی انفکاک مین دیکھو -

قاف قرشت

(قبض) بالفتح نیچے سے پکڑنا اور گرفتگی یہ بسط کی نقیض ہے اور تیز نا نکلنا - رکن سے ساکن پنجم لے لیتے ہین اس لیے یہ نام ہے - مولف کہتا ہے کہ ساکن پنجم کے نکال ڈالنے سے رکن بقیہ مین روانی آجاتی ہے اس روانی کو تیز نا نکلنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

(قریب) بالفتح بمعنی نزدیک - یہ بحر بحر مضارع سے قریب قریب ہے یعنے اسکے اوسکے ارکان ایک ہی ہین فرق فقط تقدیم تاخیر کا ہے یا بقول بعض زمانہ قریب سے مستخرج ہوئی لہذا یہ نام آمد

(قصر) بالفتح و صاد مہملہ - کوتاہ کرنا اور کوتاہی - جیسے قَصْرُ الْعَصَا چھڑی کو کوتاہ کرنا اسنوی کہتا ہے کہ قصر بمعنی روکنا - ہکذا فی المنتخب - آخر سبب آخر کے ساکن نکالنے اور اوسکے ماقبل کو ساکن کرنے سے رکن مین کوتاہی آگئی اور حرکت سے رہ گیا بدین وجہ یہ نام رکھا -

(قصم) بالفتح و صاد مہملہ - ایسا توڑنا کہ جدا ہو جائے - اقصم نیمہ دندان شکستہ - فی الصراح - و بفتحتین دانت ٹوٹجانا - ہکذا فی عروض الغیاث - نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اقصم اوس بکری کو کہتے ہین جسکے سینگ کا اوپری پرت جو کہ سخت ہوتا ہے ٹوٹ گیا ہو اور وہ شخص جسکا اگلا دانت آدھا ٹوٹ جای - مولف کہتا ہے کہ اگر محقق کی تحقیق کو صراح سے ملاؤ تو یہ لفظ بالفتح صحیح ہے - مفاعلتن کا پہلا حرف یعنے میم کے نکالنے کو سینگ کا پرت ٹوٹنے سے یا آدمی کا اگلا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ دیکر اس اسم سے مسمی کیا -

(قصیدہ) بالفتح دیاسے معروف - وہ مغز گندہ اور گاڑھا ہو - شعر کا وہ حصہ جو پندرہ بیت سے کم نہو - شعر زیادہ ہونے کے سبب مغز گندہ سے تشبیہ ہے -

(قطع) بالفتح کاٹنا اور گلا گھوٹنا اور بریدہ اندام ہونا - ساکن وتد مجموع کے سقوط کو اور متحرک ماقبل کی تسکین کو بدن کاٹنے اور گلا گھوٹنے سے تشبیہ دی - سیفی نے خوب کہا کہ

یہ زحاف وتد کے ساکن کو کاٹ لیتا ہی اور وتد بیخ ہی لہذا وتد کے واسطے یہ زحاف مناسب ہوا۔
(قطف) بالفتح دالا سے ستتہ ساکن۔ میوہ چننا اور چھیلنا اور کاٹنا اور ستور کا آہستہ چلنا۔ مناسبت یہ ہے جب مفاعلتن پر یہ لیا تو گویا میوہ بالکل چن لیا اور لام کی حرکت گرا دی تو گویا ستور کی حرکت جاتی رہی اور آہستہ چلنے لگا۔ بدین وجہ اسکو قطعت کہا۔
(قلیب) بالفتح ویا سے معروف۔ وہ پرانا کنوان جسکی جگت نہو۔ بحر کا نام اس لیے رکھا کہ اول و دوم ارکان ہی کے آغاز پر وتد مفروق آنے سے وزن بے سر کا ہو گیا جیسے بے جگت کا کنوان۔ یہ بحر بحر صریم کی مقلوب ہی یعنے مفاعیلن ادھر کا اودھر ہو گیا ہی کیا خوب ہوتا کہ قلیب بمعنی مقلوب آجاتا مگر راقم نے صراح و قاموس مین ایسا نہین پایا لہذا معنے و وجہ اول صحیح ہین۔

کاف عربی

(کامل) جو چیز کہ تمام اور پوری ہو۔ دائرۂ موتلفہ کی دوسری بحر سیفی کہتا ہی اس بحر مین حرکتین بہت تھین اس لیے یہ نام ہوا یعنے اسکے ایک فارسی مصرع مین بین ۲ متحرک ہین اگرچہ بحر وافر مین بھی ایسا ہی ہی مگر وافر کے سب متحرک مستعمل نہین۔ بعض کہتے ہین کہ اس بحر کی ضربین عربی مین نو طرح آتی ہین اس لیے اسکو کامل کہا۔ بقول بعض جسطرح اس بحر کو دائرے مین وضع کیا ہی اسی روش پر یہ کامل مستعمل بھی ہی بدین وجہ کامل سے موسوم کیا۔
(کبیر) بمعنی بزرگ۔ بحر کا نام اس لیے ہی کہ اوائل دو ارکان مین دو مفعولات علی التواتر آواز کو اشباع کرتے ہین اور اوس سے وزن بڑا معلوم ہوتا ہی۔
(کسف) بفتح اول وسین مہملہ ساکن۔ علامہ زمخشری قسطاس مین اور فیروزآبادی قاموس مین اور سکاکی مفتاح مین کہتے ہین کہ اسکے معنی کاٹنا ہی اور اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی کہ اسکے معنے نوز کا دور ہونا کذا فی میزان الافکار صاحب منتخب کہتا ہی کہ اونٹ کے زانو کا کاٹنا اور کپڑے کو پھاڑنا اور ستارے کا چھپنا۔ وتد مفروق آخر کا دوسرا متحرک بالکل کاٹ لیتے ہین اس لیے یہ نام ہی پاتا ہی مفعولات کے سقوط کو اونٹ کے زانو کاٹنے سے تشبیہ دی ہی۔

(کشف) بفتح اول وسکون شین معجمہ- پردہ وحجاب دور کرنا- یقال کَشَفْتُ الشَّیْءَ یعنے مین نے اوس چیز کا پردہ دور کر دیا اور برہنہ کیا- صاحب منتخب کہتا ہی کشف دو اور بمعنی ہمہ زدنا اور دُم اسپ کا پیچیدہ ہونا- تای مفعولات کے سقوط سے گویا رکن بے پردہ ہوگیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا یا تاے مفعولات دراز اور آخر مین تھی اوسکے سقوط کو گھوڑے کی دُم لپٹنے سے تشبیہ دی۔
(کفت) بفتح اول وسکون فا مع تای موقوف- مضبوط پکڑکر اپنی طرف کھینچ لینا اور روکنا اور ہانکنا اور تیز چلنا وفی الحدیث اِکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ بِاللَّیْلِ یعنے لڑکوں کو اپنے رات کے وقت- ہکذا فی الصراح- وبضم اول بمعنی چیز دراز و حاشیہ پیراہن- من منتخب- بحر مستدرث کا نام اس لیے ہی کہ اسکے تین تین متحرک کو ایک ایک ساکن نے اپنے طرف کھینچ لیا ہی- یا ایک ایک رکن مین دو دو بار فاصلہ صغریٰ آنے سے ارکان اوسکے دراز ہین-
(کف) بفتح وتشدید فا- کسیکو ٹھہرالینا اور حاشیہ و دامن جامہ کو سینا تاکہ کوتاہ ہوجاے جیسے کہتے ہین کَفَّ الثَّوْبَ یعنے حاشیہ جامہ کو سی لیا اور بصارت کا دور ہونا- انوری کہتا ہی کہ رکن مکفوف کو جامہ مکفوف سے تشبیہ ہی کیونکہ دامن سی لینے سے جامہ کوتاہ ہوجاتا ہی- یا حرف ہفتم ساکن سبب کے گرانے کو بصارت دور ہوجانے سے تشبیہ ہی-
(کم) بالفتح- کسی چیز کی مقدار و اندازہ جسمین ابعاد ثلثہ یعنے طول وعرض وعمق شامل ہو اور اپنی ذات مین قابل قسمت ہو اور اوسکی مقدار کی دریافت وزن یا عدد یا پیمایش سے تعلق رکھے جیسے کل اشیاے ذوالجسم-
(کیف) بالفتح- چگونگی اور کسی شی کی کیفیت اور ایسا ایک وصف ہی کہ اوسکی شدت وضعف تعقل سے تعلق رکھے اور اپنی ذات مین قسمت پذیر نہو جیسے حرارت وبرودت اور مزے اور بو اور رنگ اور اثر اشیا اور علم وجہل انسان وغیرہ-

لام

(لین) بیاے معروف بمعنی نرمی- اصطلاحًا وہ واو اور یای تحتانی جنکے ماقبل فتحہ ہو جسطرح

فور وطور اور عیب وغیب وغیرہ۔ چونکہ دونون قسم کے حروف ماقبل مفتوح ہونے سے نرم بولے جاتے ہین اس لیے انکا نام لین رکھا۔

میم

(متدارک) بضم اول وفتح تای فوقانی ودال مہملہ مع الف کشیدہ وراے مہملہ مکسور۔ دریابندہ وپیوندشوندہ۔ یہ تدارک سے ہی جسکے معنی پاجانا وملجانا۔ بحر غریب کو اس لیے کہتے ہین کہ اوسکے اسباب اوتاد کو پاگئے ہین اور اوس سے پیوند ہوگئے۔ بعضے کہتے ہین کہ ابوالحسن نے اس بحر مین شعر پائے اور اسکو اون بحرون سے ملا دیا جوکہ خلیل نے مستخرج کی تھین۔ یا دائرہ منفردہ مین ملا دیا اور یہ نام بتا دیا۔

(متدانی) بروزن متدارک۔ نزدیک ہونے والی شی۔ یہ دُنُوا ورُدنیٰ سے ماخوذ ہی اول بمعنی نزدیک آمدن اور دوم نزدیکی۔ چونکہ اسکو بحر متقارب سے دائرے مین نزدیکی ہی اسواسطے یہ نام بھی متدارک کا رکھا گیا۔

(متسق) بضم اول وتای فوقانی مشدد مفتوح وسین مہملہ مکسور۔ فراہم آنے والی اور تمام ہونے والی چیز۔ یہ اتساق سے ہی کقولہ تعالی وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ یعنی قسم ہی چاند کی جب کہ پورا ہوا۔ ظاہر ہی کہ بحر متدارک کے بعد بحر متقارب کے دائرے مین فراہم آئی ہی اور دائرہ تمام ہوگیا ہی یعنے پھر کوئی بحر اسکے ساتھ جمع نہوئی۔

(متشاکل) بروزن متدارک۔ بہدیگر مانند اور مشابہ ہونے والی شی۔ یہ تشاکل سے ماخوذ ہی جسکے معنے ایک دوسرے کے مثل ہونا۔ یہ بحر بحر قریب کے مانند ہی یعنے متشاکل مین فاع لاتن آخر واقع ہی اور قریب مین اول باقی کل ارکان دونون کے یکسان ہین اس لیے یہ نام ہی۔

(متفقہ) بضم اول وتای فوقانی مشدد مفتوح وفای مکسور وقاف مفتوح باہاے زدہ۔ اتفاق کرنے والی چیز۔ دائرے کا نام اس لیے ہی کہ اسمین دونون بحرون کے ارکان خماسی ہونے مین وترکیب وتد وسبب مین بسبب اعداد متفق ہین۔

(متقارب) بروزن متدارک - باہم دیگر نزدیک ہونیوالی چیز - اس بحر مین ہر رکن خماسی ہی - لہذا سب ارکان چھوٹے اور کوتاہ ہین بدین علت نزدیک نزدیک واقع ہین - اس لیے یہ نام ہی یا دو دو وتد کے درمیان ایک ایک سبب خفیف کا فاصلہ ہی بدین وجہ اوتاد مین قربت ہی یا دو دو سبب خفیف کے درمیان صرف ایک ایک وتد مجموع ہی بدین جہت اسباب مین تقارب ہی یا اوتاد کی نزدیکی اسباب کے ساتھ و اسباب کا قرب اوتاد کے ساتھ ہی بدین وجوہ یہ نام ہوا -

(متقاطر) بروزن متدارک - تقاطر سے ماخوذ ہی جسکے معنے گروہ گروہ آنا اور پے در پے قطرے ٹپکنا - عرب مین بولتے ہین تَقَاطَرَ الْقَوْمُ یعنے گروہ گروہ آئے - تقارب کے ساتھ اس بحر کو گروہ ہونے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا - یا ایک متقارب کے ساتھ اس بحر متدارک کا دوبارہ ملنا گویا پے در پے قطرے ٹپکنا ہی -

(متمم) بضم اول و تای فوقانی مفتوح و میم اول مشدد مکسور - تمام کرنے والا - وزن کا نام بدین وجہ رکھا کہ اوسکے عروض و ضرب بلکہ تمام ارکان سالم ہوتے ہین - اس سلامتی کو تتمیم سے تشبیہ دی -

(مثلث) بضم اول و فتح ثای مثلثہ و لام مشدد مفتوح - وہ چیز جسمین تین عدد شامل ہون وزن کا نام اس لیے ہی کہ اوسمین تین رکن ہوتے ہین - نظم کا نام اسواسطے کہ اسمین تین مصرعے ہوتے ہین -

(مثل) بالکسر مانند - چونکہ اصول افاعیل باشتراک فعل باہم مانند ہین لہذا یہ نام ہی -

(مثمن) بروزن مثلث - ثمانیہ سے ماخوذ ہی جسکے معنے آٹھ - بیت مین آٹھ رکن ہونے سے یہ نام ہوا -

(مثنی) بروزن مثلث آخر الف مقصورہ - اثنان سے بنا ہی جسکے معنے دو - تمام بیت مین دو رکن ہونے سے وزن کا یہ نام رکھا -

(**مجتث**) بضم اول وجیم تازی ساکن وتاے فوقانی مفتوح مع ثاے سہ نقطہ۔ جڑ سے اوکھیڑی ہوئی چیز۔ بحر کا نام اس سبب سے ہی کہ گویا اسکو بحر خفیف سے اوکھیڑا ہی کیونکہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو فاعلاتن کے ہی اور اسمین مقدم پس درمیان سے اوکھیڑ کر شروع پر رکھدیا ہی۔ محقق کہتے ہین کہ میرے نزدیک عربی مین اسکو سوا مجزو کے مستعمل نہین کرتے اور مجزو کیا ہی گویا جڑ سے اوکھیڑا ہوا وزن ہی اس تسلسل سے اسکا نام مجتث رکھا۔

(**مجتلبہ**) بروزن متنفقہ۔ اجتلاب سے ماخوذ ہی جسکے معنے کھینچنا اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانا۔ دائرے کا نام اسواسطے ہی کہ اسکو دائرہ مختلفہ سے کھینچکر لے گئے ہین یعنے مفاعیلن اسکا بحر طویل سے اور مستفعلن بحر بسیط سے اور فاعلاتن بحر مدید سے لے اوڑے ہین۔ بقول بعض جلب بفتح اول وسکون دوم وبہم فتح دوم کثرت کے معنے پر ہی اور اس دائرے کی بحرون کے فروع بکثرت مستعمل ہین اسلیے مجتلبہ کہا۔

(**مجزو**) بفتح اول وسکون جیم عربی وزاے معجمہ مضموم و واو معروف۔ جزو کی ہوئی شی۔ وزن سے ایک حصہ یعنے ایک جزو آخر نکال ڈالتے ہین اس لیے وزن کو مجزو کہتے ہین۔

(**محدث**) دوم حاے حطی بروزن مجتث۔ نئی پیدا کی ہوئی چیز۔ اخفش نے متدارک کو نیا پیدا کیا اسلیے یہ نام ہی۔

(**مخضرم**) بضم اول وخاے حطی مفتوح وضاد معجمہ ساکن وراے مہملہ مفتوح۔ حضرمہ سے ہی جسکے معنے غلط کرنا۔ فیروز آبادی نے اسکے سب حروف مہملہ بھی کہے ہین یہ اور مخضرم بجاے معجمہ وضاد معجمہ دونون ایک ہین۔

(**محقق طوسی**) بترکیب اضافی۔ علامۂ قمقام خواجہ نصیر الدین محمد حسن طوسی علیہ الرحمہ کا لقب ہی بروز شنبہ یازدہم جمادی الاولے سنہ پانصد و نود وہفت ہجری مقام جہرود متعلقہ قم من مضافات طوس مین پیدا ہوئے اور ہفتاد وپنج سالگی مین انتقال فرمایا ؎ نصیر ملت ودین پادشاہ کشور فضل * یگانہ کہ چو او مادر زمانہ نزاد * بسال ششصد وہفتاد و دو بذی الحجہ *

بروز ہجدہم اندر گزشت در بغداد ؎ یہ پانچ واسطون سے حکیم بو علی سینا کے شاگرد ہین اثنا عشری
مذہب اور اکثر علوم کے عالم تھے بہت کتابین منقول و معقول مین تصنیف فرمائین اونمین سے
اونکی ایک کتاب علم عروض مین بھی معیار الاشعار نام مشہور و معروف ہی۔

(مخترع) اول مضموم و خاے معجمہ ساکن وراے مہملہ مفتوح بعد تای فوقانی آخر عین مہملہ۔
نئی باہر نکالی ہوئی چیز۔ یہ اختراع سے ہی۔ متدارک کا نام اس لیے ہی کہ خلیل کے بعد اخفش
نے فعولن کے اجزا سے اسکو نیا باہر نکالا۔

(مختلفہ) دوم خاے معجمہ بروزن متفقہ۔ اختلاف رکھنے والی شی۔ دائرے کا نام اس سبب
سے ہی کہ اوسکے ارکان خماسی و سباعی ہونے مین باہم مختلف ہین۔ بعضے کہتے ہین کہ اوسکے
بحرون کے ارکان سباعی باہم مختلف یعنے مفاعیلن مستفعلن فاعلاتن ہین۔ مولف کی راے
مین بسبب اشتراک خماسیات اسکے سباعی ارکان کل دوائر سے مختلف ہین لہذا یہ نام ہی

(مخضرم) بروزن محضرم و بجاے مخضرم۔ اخفش کہتا ہی اسمین حرف دوم خاے معجمہ و سوم ضاد معجمہ
ہی اور یہ ماخوذ ہی آب خضرم سے جو کہ کثیر و وسیع ہی پس شاعر مخضرم وہ ہین جو کہ جاہلیت و اسلام
کے زمانے کو بکثرت پا چکے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ بمعنی گوش بریدہ ہی یعنے وہ شاعر کہ زمانۂ جاہلیت
سے زمانۂ اسلام کی طرف قطع ہو کر آ گئے۔ اصمعی کہتا ہی کہ وہ شخص جسکی وفات جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی ہو اور حضرت کو کلان سالی مین دیکھا ہو اور
اسلام نہ لایا ہو لیکن ابن رشیق طبقات مین لکھتا ہی کہ اصمعی نے غلط کہا کیونکہ لبید و جعدی
دونون مخضرمین شاعر ہین اور صفات مذکورہ نہین رکھتے تھے۔ بعضون کے نزدیک وہ شخص
جسکی نصف عمر زمانۂ جاہلیت مین اور نصف اسلام مین کٹی ہو۔ کما صرح سعد الشارح حاشیہ
یہ اور محضرم بجاے حطی و ضاد معجمہ دونون لفظ ایک ہین۔

(مدنی الطبع) بفتحتین و کسر نون مع تحتانی مشدد یا ضمہ و طاے حطی مشدد و مفتوح با بای موحدہ
ساکن۔ یہ لفظ مرکب مدینہ سے منسوب ہی۔ ایسی ذات جسکی صفات مین یہ بات ہو کہ بستی کے بغیر

اوسکا گزارہ ہوسکے اس لیے انسان کو کہتے ہین کیونکہ ایک آدمی کی حاجت اس عالم مین دوسرے سے متعلق ہی ایسے اجتماع کثیرہ کو مدینہ کہتے ہین۔ ہکذا فی الاخلاق۔

(مدید) بروزن فعیل کھنچی ہوئی چیز اور معنی دراز۔ بحر کا نام اس لیے ہی کہ اسکو طویل سے کھینچا ہی۔ بقول بعض دو دو سبب اوسکے ارکان سباعی کے اطراف مین کھنچے ہوے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ اوسکے ارکان سباعی کے گرد ارکان خماسی کھنچے ہوے ہین یا بالعکس اسلیئے اسکو مدید کہا۔

(مذیل) بضم اول وذال معجمہ ویاے معروف۔ دراز کرنے والی شئے۔ یہ اذالہ سے ہی اور اذالہ ذیل سے جسکے معنے دامن اور دامن زمین تک لٹکانا اور جو چیز کہ زمین پر کھنچتی ہوئی چلے۔ بحر مستحدث کا نام اس لیے ہی کہ اوسمین وہ ارکان سباعی آغاز پر ہین جنکے درمیان وتد مفروق ہی اور اسباب خفیفہ اطراف مین پس گویا وہ سبب وتد مفروق سے علحدہ ہوکر لٹک پڑے ہین۔

(مراقبہ) بروزن مفاعلت۔ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور یہ رقیب سے ماخوذ ہی اور رقیب منازل قمر سے ایسی منزل کا نام ہی کہ جب وہ طلوع کرے مشرق کی طرف تو اوسکی منزل مقابل مغرب کی جانب غروب کرے اور منازل قمر سب اٹھائیس ہین۔ چونکہ فاعلاتن فاعلاتن کے تن فا درمیانی کے نون اور الف مین سے کسی ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت واجب ہوتا ہی اس لیے اس سقوط وثبوت معاً کو ایک منزل کے طلوع اور ایک منزل کے غروب سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا یون ہین مفاعیلن کے یا و نون کی تشبیہ بھی سمجھ لو۔

(مربع) بروزن مثلث۔ وہ چیز جسمین چار اعداد شامل ہون یہ ربع سے ہی۔ بیت مربع مین آخر تک چار ہی رکن ہوتے ہین اسلیے یہ نام ہی۔

(مردفہ) بضم اول وفتح راے مہملہ مع دال مہملہ مشدد مفتوح وفاے مفتوح با ہاے زدہ۔ دسپے آیا ہوا اور وہ شخص جو کسی کے پیچھے سوار ہو یہ ردف بالکسر سے ہی۔ قافیہ مردفہ مین حرف علت بے فاصلہ روی کے پیشتر واقع ہوتے ہین۔ لہذا سوار مذکور سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

اور ردف ایک کوکب کا نام جو نسر طائر کے قریب واقع ہی پس حروف علت کو اوسی کوکب سے مشابہ کر کے مردفہ کہا جیسے کاروبار کا الف و نور ظہور کے واو اور اسیر ظہیر کے تحتانی حروف ردف ہین اور یہ سب قافیے مردفہ ہین۔

(مرکن) بضم اول و فتح رائے مہملہ مع کاف تازی مشدد و مفتوح آخر نون ساکن یعنی پستان بزرگ اور وہ ناقہ جسکے تھن بڑے بڑے ہون۔ کذا فی الصراح۔ بحر مل مستحدث کا نام اس لیے ہی کہ اسکا ہر مصرع خلاف قاعدہ ایک رکن زیادہ رکھتا ہی گویا اوسکا تھن بڑھ گیا ہی

(مزاحف) بضم اول و زای معجمہ و حای حطی مفتوح۔ گری ہوئی چیز اور اپنی اصل سے دور ہوئی شئ۔ یہ زحاف سے ہی جسکا ذکر ہو چکا۔

(مستزاد) بضم اول و سکون سین مہملہ و تای فوقانی و زای معجمہ مفتوح۔ جو چیز کہ زیادہ کی گئی ہو۔ چونکہ آخر بیت یا آخر مصراع ایک جز بڑھاتے ہین یا معنی بڑھاتے ہین بدین جہت اوس جزو کا نام ہی۔

(مسجع) بروزن مربع سخن باقافیہ۔ سجع بالفتح سے ماخوذ ہی جسکے معنے کبوتر یا قمری کی آواز اور اونکا بولنا۔ تحقیق یہ ہی کہ اگر قافیے نثر مین درمیان فقرہ و آخر فقرہ ہون تو وہ نثر مرصع ہی اور اگر صرف فقرے کے آخر مین ہون تو وہ کلام سجع ہی اور اگر نظم مین درمیان شعر بھی ہون تو وہ کلام مسمط ہی اور اگر صرف آخر مین ہون تو اوس کلام موزون کو مقفی کہتے ہین۔

(مسدس) بروزن مربع۔ وہ شئی جس مین چیزین چھ شامل ہون۔ یہ سدس سے بنا ہی جسکے معنے چھ۔ بیت مین چھ رکن اور نظم مین چھ مصرعے ہونے سے یہ نام دونون کا ہوا۔

(مسمط) بروزن مربع۔ تاگے مین گوندھے ہوے موتی۔ سمط بالکسر سے ہی یہ وہ تاگا جسمین موتی یا پوتھ پروئی ہو۔ وہ بیت جسمین تین یا چار جگہ ایک قسم کا قافیہ ہو اور وہ نظم جسمین تین مصرعے سے لیکر دس مصرعے تک ہون۔ تین مصرعے والی نظم مثلث ہی۔ چار والی مربع۔ پانچ والی مخمس۔ چھ والی مسدس۔ سات والی مسبع۔ آٹھ والی مثمن۔ نو والی متسع۔ دس والی معشر

الغرض یہ آٹھون مسمط کی قسمین ہین۔

(مشاکل) بضم اول وشین معجمہ مع الالف کشیدہ وکسر کاف تازی مع لام ساکن۔ مانند اور ہمشکل ہونے والا۔ یہ مشاکلت سے ہی جسکے معنے ہمشکل ہونا۔ باقی تشاکل مین دیکھو۔

(مشتبہہ) بضم اول وسکون شین معجمہ وتای فوقانی مفتوح وبای موحدہ مکسور وہاے مظہرہ مفتوح باہای زدہ۔ دائرے کا نام اسواسطے ہی کہ اسکے ارکان مفروقی یعنے مس تفع لن وفاع لاتن ارکان مجموعی مستفعلن وفاعلاتن سے تلفظ مین مشتبہ ہین۔

(مشطور) کمفعول۔ نصف گرایا ہوا۔ شطر بالفتح سے ہی جسکے معنے پارہ نصف اور ایک چیز کو دو نیمہ کرنا۔ عرب کہتے ہین اُحْلُبْ حَلْبًا لَكَ شَطْرُهٗ دوہے دودھ کہ تیرے واسطے نفع کا حِصّہ ہی۔ وجہ ظاہر ہی کہ جب ایک بیت کو نصف کرکے ایک حصے کو پوری بیت سمجھتے ہین تو اُسپر یہ تعریف صادق آتی ہی۔

(مصرع) بکسر اول وسکون صاد مہملہ وراے مفتوح با عین بے نقطہ۔ صرع بفتح اول وکسر اول سے ماخوذ ہی۔ جسکے معنے زمین پر گرا دینا اور درخانہ کو دو طاق کرنا۔ کذا فی المنتخب مصرع ومصراع ومصرعہ اوسکے صیغۂ آلہ یعنی کواڑون کا ایک پٹ۔ بیت یعنے گھر کے واسطے پٹ ضرور ہی اور بیت شعر کے لیے مصرع واجب اور جس طرح ایک پٹ سے دروازے کی محافظت نہین ہوسکتی اسیطرح ایک مصرعے سے بیت ادھوری رہتی ہی۔ مُصَرَّع بضم اول وفتح دوم وتشدید وفتح سوم تصریع سے ہی جسکے معنے پٹک دینا اور بیت کے مصراع اول مین بھی قافیہ لانا۔ ہکذا فی الصراح چونکہ مصرع مشددمین توافق وزن وتوافق قافیہ وتغیر رکن عروض کی شرط ہی لہذا مصرع اول مین خود بخود قافیہ ہوجائیگا اور مصرع مشدّد کہلائیگا گویا دروازے کے دو پٹ پورے ہوجاینگے۔

(مضارع) بضاد معجمہ بروزن مشاکل چیز مشابہ۔ مضارعت سے بنایا ہی جسکے معنے مشابہت یہ بحر شروع مین ملذروی رکن بحر ہزج سے مشابہ ہی اور دونون مسدس الاصل ہین اور بنا ہین

مجزو لہذا یہ نام ہی۔ خلیل نے نہایۃ مین کہا ہی کہ بحر مقتضب سے مشابہ ہی کہ دونون مین وتد مفروق ہی اور بحر خفیف سے مشابہ ہی کہ دونون مین وتد مفروق اور وتد مجموع ہی۔ سیفی کہتا ہی کہ بحر منسرح سے وتد مفروق ہونے مین مشابہ ہی ان وجہون سے یہ نام ہوا۔ مؤلف عرض کرتا ہی کہ دائرۂ مشتبہہ کی کل بحرین وتد مفروق اور وتد مجموع پر مشتمل ہین پھر سب مین مشابہت باہمی ہوگی مضارع کی خصوصیت بیکار ہی ہان یہ کہہ سکتے ہو کہ بحر مشاکل سے اپنے دونون ارکان مین مشابہ ہی لیکن مشاکل عرب مین غیر مستعمل ہی بدینوجہ وجہ اول معقول ہی۔

(**مضاعف**) بروزن مزاحف۔ دوچند اور زیادہ کی ہوئی چیز۔ یہ ضعف بالکسر سے ہی۔ وزن کو دوچندان یا زیادہ کرتے ہین اس لیے یہ نام ہی۔

(**مطرد**) بضم اول وطاے حطی مشدد مفتوح وکسر رای مہملہ مع دال ابجد۔ مستقیم اور یک وتیرہ پر رہنے والا اور ایک دوسرے کے پیچھے ہونے والا۔ یہ اطّراد بالکسر وشدد سے ہی شاذ کی ضد اس لیے ہی کہ عام طور پر مستقیم رہتا ہی۔

(**مطلع**) بفتح اول وسکون طاے مطبقہ ولام مفتوح مع عین مہملہ۔ آفتاب اور ہر چیز کے نکلنے کی جگہہ یہ طلوع بالضم سے ہی۔ ایک نظم سقررہ کا پہلا شعر اسواسطے ہی کہ وہان سے اوس نظم نے گویا طلوع کیا۔ رکن اول مصراع دوم کو اس لیے کہتے ہین کہ دوسرا مصرع اوس مقام سے شروع ہوا ممکن تھا کہ مصراع اول مین یہ نام رکھتے لیکن اصطلاحًا فرق رکھا جیسا کہ ابتدا مین۔

(**معاقبہ**) بروزن مراقبہ۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔ یہ عقب بفتح سے ہی جسکے معنی پس چیزی آمدن۔ ہذا فی المنتخب و اصطلاح۔ دو اسباب خفیفہ کے دونون ساکنون کے ثبوت وسقوط متا کا نام اس لیے ہی کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہین۔

(**معقد**) بروزن مثلث مضبوط بندھا ہوا۔ مصراع اول مصراع دوم سے اسمین معنًی ولفظًا

وابستہ ہی اسواسطے یہ نام ہی۔

(**مفاعیل**) مفعول کی جمع کثرت ہی باقی افعال مین دیکھو۔

(**مقتضب**) بضم اول وسکون قاف وفتح تای فوقانی وضاد معجمہ۔ کاٹا ہوا اور تراشا ہوا۔ یہ اقتضاب سے ہی جسکے معنی بریدن۔ اس بحر کو بحر منسرح سے تراشا ہی اس لیے یہ نام ہی کیونکہ دونون کے ارکان ایک ہین فقط تقدیم وتاخیر کا فرق ہی۔ بقول بعض اقتضاب سخن بمعنی ارتجال سخن ہی یعنے بدیہہ کہنا اس کا وزن بھی بدیہہ ہوتا ہی یعنی نہایت روان۔ محمد ابن قیس کہتا ہی کہ اسکو بحر سریع کے رکن سوم یعنے مفعولات سے قطع کیا ہی لہذا یہ نام دیا ہی۔ بعضے کہتے ہین کہ منسرح کا پہلا رکن قطع کرو تو مقتضب مجزو پیدا ہوگا پس مجزو اور مقتضب کے ایک معنے ہین یعنے جزو کردہ شدہ وقطع کردہ شدہ لہذا یہ نام رکھا۔

(**مکانفہ**) بروزن مفاعلۃ۔ پورا لے لینا اور ایک دوسرے کی یاری کرنا۔ کنف بالفتح سے ہی جسکے معنی کسی چیز کو لے لینا اور نگاہ رکھنا۔ ہکذا فی الصراح۔ دو سبب کے ساکنون کو معاً گرا دینا یا معاً بحال رکھنا یا ایک کا سقوط اور ایک کی بحالی۔ یہ تین حکم ہوئے پس تینون احکام معاقبہ اور مراقبہ کا مجموعہ ہین اور اوسی حکم مجموعہ کا نام مکانفہ رکھا گویا دونون کو پورا لے لینا ہی اور یہ مکانفہ اونکے احکام کی محافظت ونگہبانی کررہا ہی لہذا اس نام سے موسوم کیا۔

(**ملمع**) بروزن مربع۔ روشن اور درخشان کیا ہوا اور سونا چاندی چڑھانے سے چمکایا ہوا ایک زبان کی پوری نظم مین دوسری زبان کا ایک مصرع یا ایک بیت یا زیادہ ملا دینا گویا اوس نظم کو چمکانا اور ملمع کرنا ہی۔

(**منسرح**) بضم اول وسکون نون ساکن وتای فوقانی مفتوح وزای معجمہ مکسور وعین مہملہ مفتوح یا ہای زدہ۔ باہر کھینچی ہوئی چیز۔ یہ انتزاع سے ہی جسکے معنی باہر کھینچنا اور اوکھڑ جانا اور اوکھیڑنا اسکا مادہ نزع ہی۔ چونکہ دائرہ سالمہ سے دائرہ [illegible] کو باہر کھینچتے ہین اس لیے یہ نام ہی۔

منتظم۔ بضم اول وسکون نون وتاے فوقانی مع ظاے منقوطہ مفتوح۔ پرویا ہوا اور جو چیز کہ درست ہو گئی ہو۔ متدارک کا نام اسلئے ہے کہ اخفش نے اسکو دائرہ متقارب مین پرو دیا اور اس سے دائرہ درست ہو گیا۔

(منتقص) بروزن منتظم۔ کم کی ہوئی شے۔ انتقاص سے ہے جسکی معنی کم کرنا اور کم ہونا ہکذا فی الصراح۔ عروض وضرب مین نقصان ہونے سے یہ نام رکھا۔

(منسرح) بضم اول وسکون نون وسین مہملہ مفتوح وکسر راے مہملہ مع حاے حطی۔ برہنہ وتیز رو۔ یہہ انسراح سے ہے جسکی معنی آسانی وروانی اور مفارقت اور جامے سے باہر آنا۔ اس بحر کے دو مستفعلن کو مفعولات درمیانی آپس سے جدا کرتا ہے لہذا یہ نام ہے۔ بقول بعض اسکی ہر رکن کی آغاز پر دو دو سبب خفیف ہین اور اس سے اوسمین آسانی اور روانی ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ اسکا ایک ایک مصرع انتہا ایک ایک رکن کا ہوتا ہے گویا اصل سے بالکل برہنہ ہو گیا اور جامہ اصلی سے نکل آیا۔

(منعکسہ) بروزن منتزعہ۔ باژگونہ ہونیوالی چیز۔ انعکاس بالکسر سے ہے جسکی معنی باژگونہ اور ایک جسم صاف مین دوسری صورت کا نمودار ہونا۔ دائرہ مستحدث کا نام اسواسطے رکھا کہ دائرہ مشتبہ کے برعکس ہے یعنی مشتبہ کی ہر بحر مین دو دو وتد مجموع ہین اور ایک ایک وتد مفروق اور منعکسہ کی ہر بحر مین ایک ایک وتد مجموع اور دو دو وتد مفروق۔ یا تلفظ کی رو سے دائرہ مشتبہ کے ارکان اسمین الٹے دکھائی دیتے ہین اسوجہ سے یہ نام رکھا۔

(منفردہ) بروزن منتزعہ۔ جو چیز کہ تنہا ہو۔ انفراد بالکسر سے ہے جسکے معنی تنہا ہوجانا خلیل نے بشیتر صرف بحر متقارب کا یہہ دائرہ بنایا تھا اسواسطے یہ نام بتایا تھا۔

(منہوک) بمفعول لاغری سے گلایا ہوا۔ انہاک بالکسر سے ہے جسکے معنی ضعیف و لاغر کردینا اور عقوبت کرنا جیسے بولتے ہین نہکتہ الحمی یعنے لاغر کیا اسکو تپ نے بعض کہتے ہین نہک الضرع سے یعنی چھاتی مین جسقدر دودھ تھا کھینچ لیا۔

وزن کا نام اسواسطے ہی کہ وافی مسدس مین سے اسمین وہی رکن رہجاتے ہین اس نقصان
ارکان کو لاغری سے یا چار رکن نکلجانے کو بالکل دودہ کہینچ لینے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکہا۔

(موازین) بروزن مفاعیل میزان کی جمع ہی جسکے معنی ترازو۔ چونکہ ارکان سے شعر کے
اجزا تولے جاتے ہین لہذا یہ نام ہے۔

(مواسع) بضم اول وکسر سین مہملہ مع العین مہملہ۔ وسعت اور فراخی رکہنے والی چیز وسع سے
ہی جسکے معنی کشادگی۔ اس بحر کے صدر مین سبب کے بعد فاصلہ صغری موجود ہی بدین سبب
رکن مین وسعت آگئی ہی اور بحر کشادہ جبین ہوگئی ہی۔ اسواسطے یہہ نام رکہدیا۔

(مؤتلفہ) بروزن منتزعہ۔ الفت رکہنے والی شئے۔ ایتلاف سے ہی جسکے معنی باہم موافق
ہونا اس دائرہ کے سب ارکان یکسان ہین یعنی ہر ایک مین وتد مجموع اور فاصلہ صغری ہی لہذا
باہم موافقت ہی۔ بعض کہتے ہین اسکے رکن مکرر ہین اور اجزاے مکرر باہم مؤتلف ہوتے
ہین اسلئے مؤتلفہ نام ہوا۔

(موحّد) بضم اول وفتح واو وحاے حطی مشدد ومکسور آخر دال مہملہ۔ وحدت رکہنے والی
یعنی ایک ہونیوالی شئ۔ وجہ مناسبت ظاہر ہی کہ شعر موحد بحر مین ایک ہی رکن ہوتا ہی۔

(موفور) کمفعول بمعنی تمام چونکہ خرم سے بچے ہوی رکن مین کوئی حرف ناقص نہین
بلکہ اوسکے سب اجزا وفور یعنی تمامی کے ساتہہ موجود ہین لہذا یہ نام ہے۔

(مہلہل) بضم اول وہر دو لام ساکن وہاے اول مفتوح ودوم مکسور بمعنی تیز اور شاعر
مدقق۔ یہہ امرء القیس شاعر بن ربیعہ کوفی کا لقب اسواسطے ہی کہ اوسنے ایک شعر مین جو کہ
بحر کامل مضمر مین ہے (ہلہلت) کا لفظ کہا یون ہے ۔ لما توغل فی الکراع ہجینہم
ہلہلت اثار مالکا او ضنبلا ۔ جبوقت کہ چرپایون کے ساق کے
قطعے مین اونمین سے بد قوم نے مبالغہ کیا قریب تھا کہ مین خون کا عوض لون یا مالک یا ضنبل سے
ضنبل بکسر ضاد مہملہ قبیلہ تغلب مین سے ایک شخص کا نام ہے بعض کہتے ہین کہ مہلہل امرء القیس کے

ماموں کا نام ہے۔ ہکذا فی القاموس۔

نون

(نحر) بالفتح اونٹ کو کشتہ کرنا اور سینے کو چیرنا اور زخمی کرنا۔ ہکذا فی الصراح۔ سیفی کہتا ہے کہ مفعولات سے صرف مف باقی رہگیا تو گویا رکن کو بالکل کشتہ کیا بدین مشابہت یہہ نام دیا۔ مولف کے قیاس مین مف عولات سی پہلے لات کو گرایا پھر عو کو۔ لہذا رکن کے سینے مین دو زخم لگے اور اونٹ کو بھی اسیطرح نحر کرتے ہین اسلئے یہ نام ہے۔

(نصیر المحققین) تحقیق کرنیوالون کے مددگار۔ راقم الحروف نے محقق طوسی کا اکثر یہی نام لیا ہے۔

(نقرہ) بفتح اول و سوم۔ نقر بالفتح سے ہے اور نقر کے معنی مرغ کا دانہ چننا اور بار بار انگلی مارنا از صراح و منتخب۔ سعد الشارحین کہتے ہین کہ نقر بالفتح دراصل مرغ کا دانا چننا اور اوس سے مراد ناخن یا مضراب مارنا تار وغیرہ پر تاکہ آواز نکلے اور اوسکی جمع نقرات ہے۔

(نقص) بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی۔ ایک حرکت اور ایک حرف کی سقوط سے گویا رکن مین نقصان آیا اس لئے یہہ نام بتایا۔

واؤ

(وافر) بکسر فا۔ بمعنی بسیار۔ وفور بضمتین سے ہے جسکے معنی تمام ہونا اور زیادہ ہونا دائرہ موتلفہ کی پہلی بحر کا نام اسواسطے رکہا کہ حرکات اسمین بہت ہین بقول بعض شعار عرب اس بحر مین بہت ہین لہذا یہ نام ہے۔ بحر مستحدث مہمل کا نام اسلئے ہے کہ اوسمین اسباب خفیفہ وافر ہین۔

(وافی) بروزن کافی۔ تمام و بسیار۔ بیت کا نام اسواسطے ہے کہ اوسکی ایک مصرع کے تمام ارکان دائرہ کے ہمعدد ہوتے ہین۔ یا اس لئے کہ وافی عام ہے اور نام خاص و رعام بہت ہوتا ہے۔ علامہ زمخشری قسطاس مین یہی کہتے ہین۔

کل مصراع استوفی دائرۃ فھو التام واذا لم یأت بالانتقاص علی جمیع جزءہ الاخیر فھو الوافی۔ یعنی جو مصراع کہ مشتمل ہو جمیع اجزاے دائرہ پر باعتبار عدد اور سلامت ارکان کے وہ تام ہے اور اگر مجزو نہو تو وافی ہے۔

(وتد) بالفتح وتاے فوقانی مفتوح آخر دال مھملہ بمعنی میخ ہے میخ رسی کے ساتھ خیمہ مین درکار ہوتی ہے اس لئے سبب کے ساتھ جزو بیت کا یہ نام رکھا۔ پھر وتد مین جسکے متحرک پاس پاس جمع تھے اوسکو مجموع اور جسکے متحرکون مین علیحدگی درفرق تھا اوسکو مفروق کہا

(وزن) بالفتح وزاے معجمہ سنجیدگی اور تولنا۔ شعر کے متحرکات وسواکن کے نظام کو ارکان سے ملانا اور برابر کرنا گویا اوسکا تولنا ہے۔

(وقص) بالفتح وقاف وصاد مھملہ۔ گردن توڑنا۔ فاصلہ صغری کے متحرک دوم کو ساکن کر کے گرانا گویا اوسکی گردن توڑنی ہے۔ بقیاس مولف متفاعلن مین میم کہ بیچ حرف تاہے اور سر کے بیچ گردن ہوتی ہے بدین جہت سقوط تا کو گردن شکنی سے تشبیہہ دیکر یہ نام رکھا

(ہاے ہوز)

(ہتم) بالفتح وتاے فوقانی۔ دانت جڑ سے توڑ ڈالنا۔ سببین خفیفین متوالی کے آخر مین ایک پورا سبب اور ایک حرف اور ایک حرکت کو گرانا گویا رکن کا دانت جڑ سے توڑنا ہے بدین قیاس یہہ نام ہے۔ یا مفاعیلن سے یلن مع حرکت عین کا قبل نکال ڈالنا جڑ سے دانت توڑنیکی ساتھ تشبیہہ ہے بدین رو کہ عین کی جڑ مین یہان یاے تحتانی لگی تھی۔

(ہزج) بفتح اول وزاے معجمہ مفتوح مع جیم تازی ساکن۔ کمان کا کڑکنا تیر چلتے وقت اور آواز رعد اور آواز خوش اور سرود و ترانہ کی ایک قسم ہے۔ کذا فی الصراح والمنتخب۔ بقول محمد بن قیس ہزج کے معنی آواز کا ہلانا اور پھیرنا جسکو عربی مین ترعید اور ہندی مین گٹکری بالکسر کہتے مین اور غنا ہے عرب ترعید وار اکثر اسی بحر مین ہوتی ہین لہذا یہ نام رکھا

سیفی کہتا ہے کہ اس بحر مین اول وتد مجموع ہے اوسکے بعد دو سبب خفیف اور یہ التزام
مدّ صوت اور آواز ہلانے اور پھیرنے کیواسطے ممد ومعاون ہے بدین ترتیب یہ نام ہے بعضے
کہتے ہین کہ ہزج دراصل کلام متقارب کو کہتے ہین اور اوسکے ارکان کے آخر مین دو سبب
متقارب آئی ہین اس تقریب سے یہ نام رکھا۔

فیروزآبادی قاموس مین کہتا ہے کہ الہزج محرکة من الاغانی وفیہ ترنم
وصوت مطرب وصوت فیہ بحح وکل کلام متدارک متقارب
یعنی ہزج بالتحریک نغمون کے اقسام سے ایک قسم ہے اور اوسمین ترنم ہو اور آواز خوش
آوردہ آواز جو بیٹھ جائے اور جو کلام کہ پے درپے اور قریب قریب ہو۔ تمد معناہ۔
نصیر المحققین علیہ الرحمہ ارشاد کرتے ہین کہ ہزج آواز باترنم کو کہتے ہین پس اس بحر کو
حسن وخوبی کیوجہ سے بدین نام نامور کیا۔ واللہ اعلم بحقیقة المعانی والصلوٰة
علی محمد وآلہ الطاہرین

فصل دوم لغات متعلق پنگل

(الف)

(آکرت) الف ممدودہ وکسر کاف عربی ورا مہملہ ساکن وتای فوقانی موقوف یعنی صورت یہہ کری سے بنا ہے۔
(آپاتالکا) الف ممدودہ وبای پارسی بالف کشیدہ اور تاے فوقانی بالف کشیدہ وکسر لام وکاف تازی بالف تحت الثری کی شی۔
(آگم) کیکا آنا عنتر شاستر یعنی علم دعوت
(آنند) خوشی
(اچیرا) متلون۔ ایک ستارے کا نام جسکے
(آریا) بدوم رای مہملہ۔ مالک۔ بزرگ۔ قریب جد کرا ہے۔

(اتّیو کتا) بفتح ہمزہ و تای فوقانی مشدد مکسور (اڈّام) ازاود ڑا زبردست - بڑی رسّی -
و تحتانی مخلوط مع واو معدولہ و سکون کاف تازی (ار دھ) برابر کا حصّہ یعنے نصف -
و تای فوقانی با الف کشیدہ - اسکی اصل اتیو (ارن) سمندر -
کتھا یہا مخلوط ہے - اتِ بمعنی بزرگ اور (ار نو) سمندر
او کتھہ بمعنی جان مرکب ہے یعنی جان بزرگ (اُشٹی) یہہ اشٹ سے منسوب ہے - اشٹا دیکھو -
و مبالغہ - (اُشنک) بضم ہمزہ و سکون شین معجمہ و
(اَت شکرا) اَتِ معلوم شکرا بمعنی شکر کسر نون آخر کاف تازی - اگ اور نپ اور
ایک ملک کا نام - کنکری - نہایت شیریں - جلد کام کرنیوالا -
(ات دھرت) ات بفتح ہمزہ و کسر تلے (اکشر) اسکا مادہ کشر ہے ا حرف نفی -
فوقانی - دھرت بکسر دال مہملہ مع ہا مخلوط کشر جو چیز فنا ہو جاے کل کے معنی دائمی قائم
و رای مہملہ ساکن و تای فوقانی موقوف بڑا حروف ہجی -
متحمل اور صابر - (اگن) بفتح ہمزہ و سکون کاف پارسی و نون
(اُت کرِت) بضم ہمزہ و تای فوقانی ساکن بمعنی آتش -
و کسر کاف عربی و رای مہملہ مکسور و تای فوقانی (اُل لالا) بہت سرخ یہہ بہاشا ہے -
مشدد - کاٹ ڈالنا - عمدہ باتیں کرنا - (امرت دھن) آب حیات کی مثل آواز
(ات کرت) بفتح ہمزہ و کسر تای فوقانی و کسر صداے شیریں -
کاف تازی و رای مہملہ ساکن و تای فوقانی (امرت گت) ا حرف نفی - مرت موت
موقوف بڑی تدبیر - گت چال آب حیات کی مثل چال یعنی رفتار خوش
(اتّشٹا) بفتح ہمزہ و تای فوقانی مشدد مکسور (املا) بے میل چیز یعنے صاف -
و شین معجمہ ساکن و تای ہندی بالف کشیدہ آخر (اَنُسار) بے سر والا - سر کے پیچھے چلنے والا
اشت بضم اول ایک نجم کا نام - بڑی کتھلی ان بفتح اول و ضم نون کیطے پیچھے دوڑنا -

(انبراہی) ایک قسم کے برتنوں کی ترتیب کرنا جسکے سہارے رس وغیرہ چلیں۔ ایک صنعت کا نام بھاشا میں بجای قافیہ مستعمل ہے۔

(انت) بفتح اول وسکون نون وفتح تاے فوقانی مع راے مہملہ بمعنی فرق۔

(انْ پھلا) بعد کوی چیز دینے والا۔

(انشٹپ) اسکی اصل انشٹبھ ہے سمرتی کا نام جو علم کی دیبی ہے۔

(اندربجرا) بجر بمعنی الماس اندر کا ہتھیار وہ ہیرے کا ہے اور بقول بعض برق کا۔

(اوپیندر بجرا) بشن کا ہیرا۔ اسکی اصل اپ اندر بجرا ہے اپ اندر سے مراد یہاں بشن ہے

(اودشٹ) خواہش کیا ہوا کسی شئے کو اصل قرار دیکر اوس سے دوسری چیز نکال لینا اصل الاصول۔

(اودکتا) بضم اول وواو معدولہ وکاف تازی ساکن وتاے فوقانی بالف کشیدہ۔ بولی ہوی بات۔

(اہت) بفتح اول وکسر ہاے ہوز دشمن

(اہیر) اسکی اصل ابھیر ہے گوالونکی قوم۔

باے موحدہ

(بدّل لیکھا) تحریر برق۔ بدّل کی اصل بِدُّت ہے۔

(بدّن مالا) بجلیوں کا حلقہ۔

(برتّ) کوی چیز قائم کرنا۔ دایرہ۔

(برج بھاشا) بکسر اول وسکون راے مہملہ وجیم تازی۔ سنسکرت میں اسکی اصل برج بھاشا ہے۔ ورج بکسر واو بمعنی انبوہ وخلط وشمول۔ بھاشا بفتح موحدہ مع ہا مخلوط وشین معجمہ بالف کشیدہ بمعنی آواز وگفتگو برج اصطلاحاً ہندوستان میں ایک مغربی احاطے کا نام جو چوراسی کوس کے گرد میں ہے اوسمیں کئی بن شامل ہیں جیسے برندابن اور متھرا اور گوکل وغیرہ۔ اوسی برج کی زبان کو برج بھاشا کہتے ہیں۔

(برن) قوم اور ذات اور حسن۔ حروف

(بروا) اسکی اصل ورو بفتح واو ہے اور یہہ لفظ درو سے بنا ہے جسکی معنی ہر بہشت درخت کی ایک قسم ہے۔

(برہتی) بکسر اول وسکون راے مہملہ وفتح ہاے ہوز وتاے فوقانی یاے تحتانی معروف

بزرگ خاندان عورت - بری - (بیتال) ایک پہلوان کا نام جن
(بسرگ) دنیا - چھوڑنا - پانی چھوڑنا شیطان - دربان - اسکی اصل بیتا
برن کی قسم - لک ہے اور ویتالک -
(بسندھرا) زمین سنبھالنے والا - زمیندار (بیگونی) بہت تیز چلنے والی -
(بسنت تلک) بہار کا ٹیکا -

باے پارسی

(بشرام) محنت موقوف ہونا یعنی آرام (پاداکلک) پاؤں کا دکھ دینے والا
(بشم) غیر برابر اور طاق - (پتاکا) علم کا پھریرا -
(بکرت) بکسر باے موحدہ و کاف تازی (پد) پاؤں رکھنے والا - چوتھا حصہ کسی
مکسور و راے مہملہ ساکن آخر فوقانی - بگاڑ ہے (پدودھری) پاؤں رکھنی والی -
ہنا ہے اور بکار مکسور کے معنی انجام اور صورت (پدماوتی) کنول کے مثل ایک بیل کنول کا ہار
بدلنا - (پرم پد) درجہ اعلی اور وصل حقیقی -
(بھوہا) زیادہ محبت وار اور محبت اور زر بخشش (پرتی) سہارا دینا سبب - جاننا -
(بنجن) بمعنی کنایہ اور صنعت کی قسم جسکو (پرستار) بسنتیکو نکا جنگل پھیلاؤ
لکھنا تنجنا کہتے ہیں اور لفظ کی قوت کی (پریا) پیاری
ایک قسم - (پرجلیا) روشن کرنیوالی - جلانیوالی
(بنٹ) بانٹنا اور تقسیم کرنا - یہہ بہاشا ہے -
(بھید) قسم و نوع و فرق (پرمانکا) شمار رکھنی والی شے -
(بھجنگیں یات) سانپ کا چلنا (پرشٹا) بفتح اول و راے مہملہ ساکن و
(بھدر راجھم) راجا کا ہاتھی - اچھا راجا - کسر تای فوقانی و شین معجمہ ساکن و تاے
(بیال) سانپ ہر جانور موذی - ہندی بالف کشیدہ - عزت - ایک جگہ قائم ہونا
شہزادہ ہاتھی - (پرت چگتی) بکسر اول و راے مہملہ ساکن آخر

تای فوقانی جگتی کا قائم ہونا۔ باقی جگتی مین دیکھو۔

(پرکرت) بکسر اول و رائے مہملہ مفتوح و کسر کاف تازی و رائے مہملہ ساکن مع تائے فوقانی۔ عادت

(پرہرن کلکا) گلبازی

(پلت) ٹیڑھا چلنا اور کودنا اور آواز بڑھنا۔

(پل بنگم) پھلانگ مارنیوالا جیسے بندر یا مینڈک

(پلب) اسکی اصل پلو بلام مشدد و واو مفتوح ہے بمعنی برگ درخت یہی بگڑکر پالو بنا ہے۔

(پنڈ) گولا جسم۔

(پنچ چام) پانچ چنور۔

(پنگت) سطر ہندی مین پانت مشہور ہے۔

(پنگل) اسکے چودہ معنی ہین ۱ سانپ کی ایک قسم ۲ شندر ۳ نو نعمتون مین سے کوئی نعمت ۴ ایک منی یعنے ولی کا نام ۵ زہرہ ستارہ ۶ پیچ تار ۷ اسے جو چیز کہ چراغ کی لو کا رنگ رکھے ۸ نبض کی ایک قسم ۹ فانوس کی ۱۰ سرس کا درخت ۱۱ بیدا کی قسم ۱۲ ایک درخت زہردار ۱۳ ایک ساز کا نام ۱۴ ایک سانپ کا نام جسکا باپ کشپ بفتح کاف تازی شین معجمہ مشدد مکسور و فتح یای فارسی ہے اور ماں کا نام کدرو ہے بفتح کاف تازی و دال مہملہ مشدد مفتوح و رائے مہملہ با واو معروف۔

(پھولوتی) پھول والی۔

تائے فوقانی

(تال) ہاتھ کا بجانا۔ اہل موسیقی کی اصطلاح مین دو تین ماترا کا وقت۔ یہہ تر سے بنا ہے جسکی معنی پٹنا۔

(تاٹنک) کان کا ایک زیور۔

(ترہنگی) تین جز رکھنے والی شے۔

(تروٹک) توڑنے والا۔ یہ ترٹ سے ہے جسکے معنی توڑنا۔

(ترسٹپ) بکسر اول و رائے مہملہ مکسور و ضم تائے ہندی مع یائے فارسی جو چیز تین جگہہ سے غیر برابر ہو۔

(تک) بضم اول و کاف تازی لفظ کی بابت ہی۔

(تلک) وہ ٹیکا جو ماتھے سے ناک تک سیدھا کھینچین۔

(تومر) ایک ہتھیار جسکو گرز کہتے ہین۔

جیم تازی

(جات) گروہ۔ جو چیز کہ پیدا ہو

(جیت پھنک) [illegible] ناش ہونا اور مٹنا

(جلپتی) بفتح اول و کاف پارسی مفتوح [illegible]

فوقانی مع یاے معروف - زمین -
(جل ہرن) پانی کھینچنے والا -
(جل وہر مالا) گھنگور گھٹائین -
(جمک) اسکی اصل یمک بفتح تحتانی ہے
مختلف معنون پر ایک لفظ کا بار بار آنا -
(جھولنا) جھولا -
(جیموت) بادل گھانس کی خوشبو از قسم پھانس -

جیم فارسی

(چاتک) ایک طایر مشہور جسکا نام پپیہا ہے -
(چامر) چنور
(چرن) پاون شاخ درخت -
(چرچری) راگ کی ایک قسم دل لگی
گہونگروا لے بال -
(چکر) بفتح اول و سکون کاف تازی آخر رائے مہملہ
فوج کا قلعہ - کمہار کا چاک - ایک ہتھیار نقش -
(چکور) ایک طایر کا نام جسکا عشق چاند پر مشہور ہے
تلسی داس سے جرجی جی گرراج کشوری چہ جے
ہیش کہہ چند چکوری -
(چلبالا) چولی پہننے والی - یہہ بہاشا ہے
(چیچک) بچھونا -
(چنچل) ہوا تیز چیز - بجلی - دولت - غیر ثابت

یہہ چل سے بنا ہے جسکے معنی چلنا -
(چندرکلا) چاند کا سولہوان حصہ - دکن کے
ویر بڑ ملک کا ایک باجا -
(چور) بفتحتین بمعنی چامر - بری گاوکی دم -
(چوپئی) چار پاؤن رکھنے والی یعنی چوپائی بہی
یہی ہے -
(چوپیا) چار پاون رکہنے والا - یہہ دونون برج
بہاشا ہین -
(چہند) خواہش وبید -
(چہپی) چہہ پاون والا شٹ پدا اسکی اصل ہے -

دال مہملہ وہندی

(دانڈ) آخر دال ہندی - وانڈا -
(دوت) دودی -
(ویرڑہ پد) ثابت قدم -
(ویرملا) بری چیزون سے ملا ہوا -
(دکہدائی) بضم اول وکاف مخلوط بہا ساکن
ودال مہملہ بالف کشیدہ وہمزہ با تحتانی معروف
دکھہ دینے والا -
(دگہدبرن) اول مفتوح وکاف عجمی با ہاے
مخلوط ساکن و دال مہملہ موقوف جلانیوالا حرف
(دونڈ) اول مفتوح دوم نون ساکن آخر دال ہندی

ونڈا۔
(ونڈک) ایک جنگل کا نام
(ونڈکلا) لاٹھی کا حصہ یعنے ونڈا۔
(ونڈکا) سوم دال ہندی مکسور چہارم کاف تازی
بمعنی ونڈکلا۔
(دوہا) دو جگہہ سے قطع کیا ہوا۔ بقول بعضے
دو پیدا ہے اصلاً۔
(دو ملا) دو سے ملا ہوا۔
(دہن) بفتح اول و ہا ہوز مفتوح و فتح نون آگ۔
(دہاری) اوٹھانے والا۔
(دہتا) رکھنے والا اسکی اصل دہرتا ہے بہاشا۔
(دہارا) بہت پانی برسنا۔ گھڑیکا سوراخ۔ گروہ
(دہرت) دال مہملہ با ہا مخلوط مکسور و رای
مہملہ ساکن آخر تای فوقانی۔ ارام۔ کوئی چیز اوٹہا
لینا بیچیدہ۔
(دیرگھہ) درخت کی بیل۔ دو ماترا کا سر
(دیپک) چراغ۔
(دیپ مالا) چراغون کی قطار۔
(داڑل) ستار کی گت۔ اس گت کو وڑاوڑ
بھی کہتے ہین۔
رای مہملہ

(رام) دل لینے والا۔
(راجیو لگن) کمل کے درختون کا ذخیرہ اور
جھنڈ۔
(رُچرا) شیرین اور صبیح اور خوبصورت عورت۔
(رس) شیرین ذائقہ دار۔ پانی رقیق چیز۔
(رمن) کھیلنے والا۔
(روڈا) بواو مجہول و دال ہندی بالف کشیدہ
بڑا کنکر۔ روڑا ہی مشہور ہے۔
(رولا) پانی۔ آنولا کا درخت۔
(روپ مالا) خوبصورتی کا ہار۔
سین مہملہ
(سارنگ) پپیہا۔ یعنی میر شکار۔
(سان ناسک) حرف سوم مضموم و ششم
مکسور ناک کے ساتہہ تلفظ کرنے والا۔
(سیرقی) سپیر بمعنی ماہ تحتانی اسین بسمندہ ہے
یعنی نسبتی۔ اسکا ترجمہ چاندنی۔
(سپرن پریات) اچھے پتوں کا لمبا۔ گڈری
چال۔
(سپترکشٹا) بضم اول و فتح بای پارسی و کسر
تای فوقانی و شین معجمہ ساکن و تای ہندی
بالف کشیدہ۔ تعریف کرنا درخت۔

(ست کرت) بفتح اول و تای فوقانی
ساکن و کاف تازی بکسور آخر تای فوقانی
پرچا اور خاطرداری۔
(سدا دھر) امرت رکھنے والا یہ چاند کا لقب ہے۔
(سرسی) ابدار۔ رس رکھنے والا۔
(سرگ دھرا) پہولنگاہار
(سکھدائی) بروزن دکھدائی۔ آرام دینے والا۔
(سکھد) بضم اول و کاف تازی مخلوط بہا
مفتوح آخر دال مہملہ۔ بمعنی سکھدائی۔
(سلل) پانی۔
(سمان) باعلان نون۔ برابر یہ سم سے مرکب ہے۔
(سم) جفت اور برابر۔
(سنجوگی) ملنے والا۔
(سنگھا بلوکت) بکسر اول و نون نیم غنہ و کاف
پارسی مخلوط بہا با الف کشیدہ۔ وکسر بای موحدہ و
لام با واو مجہول و کاف تازی بکسور با تای فوقانی
شیر کا دیکھنا اور وہ پلٹ پلٹکر دیکھتا جاتا ہے
(سنکھیا) شمار و تعداد۔
(سنکھیا تاری) عورتوں کا شمار
(سنگیتا) بمعنی مرکب یہ سنگیت سے بنا ہے۔
(سنچی) بہ وزن۔

(سوپا) ایک اور چوتھا حصہ۔
(سوم) چاند۔

شین معجمہ

(شبہ گت) اچھی چال۔
(شری) دولت حسن بزرگ۔ خداوند
(شرنگارنی) حسین۔ چھالیا ڈلی۔
(شرکرا) شکر بفتحتین اور ایک ملک کا نام۔
(ششی) چاند۔
(شکھا) چوٹی۔
(شنکھہ) ناقوس۔ اسکو ہندی میں سنکھ کہتے ہیں

کاف تازی

(کاما) کام دیو کی عورت جسکا نام رت بفتح
رای مہملہ وکسر تای فوقانی ہے۔
(کاب) زہرہ تارہ۔ شاعری۔
(کرن) گوش۔
(کرتال) بفتح اول و رای مہملہ مفتوح و تای
فوقانی با الف کشیدہ مع لام لکڑی کا باجا جو
تال پر تالی کے عوض بجاتے ہیں۔
(کرن) سورج کی کرن باتی اور شعاعیں ہیں
(کرنا) نورسوں میں ایک رس ایک رحم کا
نام طفل یتیم مہربانی۔

(کریٹ) تاج شاہی۔
(کرڑا) کہیل دل لگی۔
(کرت) بکسر اول و رای مہملہ مکسور آخر تای فوقانی
سترہ لاکہہ اٹہائیس ہزار برس کا زمانہ ست جگ
نتیجہ بنایا ہوا۔
(کرٹکہا) لڑائی مین ہتہیار لانیکی باتین کہنا
اسکو زبان ہندو کرکا بدون ہای مخلوط کہتے ہین۔
(کسم بچترا) متلون گل رنگارنگ۔
(کل) تلفظ کی وقت کی پیمایش کلا بہی ہای ہے۔
(کلکا) غنچہ گل۔
(کملاوتی) بمعنی پدماوتی۔
(کنڈلکا) علقہ۔ کندلیا بہی ہے۔
(کندک) گیند
(کوٹہا) خانہ۔ اسکی اصل کوشٹ ہے۔
(کیر) بیاے معروف ایک ملک کا
نام۔ گوشت توتا۔

کاف فارسی

(گایتری) بفتح تحتانی و فوقانی مکسور مشدد
و رای مہملہ با تحتانی معروف۔ وید کا ایک منتر
(گدم) کہا ہوا کہنے کے لائق۔ فقرہ۔ نثر
(گرم) طاقت ور۔ بہت بڑا۔

(گرڑ) اول رای مہملہ دوم رای ہندی طایرون کے
بادشاہ کا نام جسکا باپ کشپ نام اور ماں کا نام
بنتا بفتح بای موحدہ و کسر نون و فوقانی بالف کشیدہ
اسکی شکل طاوس یا شترمرغ کے مانند ہی سانپ
اسکی خوراک عظیم الجثہ ایسا کہ ذہن مین نہ سماوے
بقول بعض یہی رخ ہی رخ کا قد و قامت اتنا
بڑا ہی کہ ایک پنجے مین کئی ہاتہی دبا سکے پوچہو تو
قصہ خوانون نے اسکو طیار کیا ہی۔ وشن دیوتا
کی سواری گرڑ پر ہوتی ہی۔ یہ اور پنگل برادر
علاقی اور باہم دشمن ہین۔ انکی عداوت کا
طول طویل قصہ مارمہرہ مین مذکور ہے۔
(گن) اسکی اصل گنڑ بفتح کاف فارسی و نون
غنہ و رای ہندیہ ہی جسکی معنی گروہ و تعداد
(گنگودک) گنگا جل۔
(گوپال) گائیان پالنے والا۔ یہ کنہیا جی کا لقب ہے
(گوانکا) بفتح اول و ضم ثالث والف مضموم
کاف تازی مشدد کشیدہ الف۔ جالی اور جہروکا
اسکی اصل گواکش ہے۔
(گیت) بیای معروف گانا۔

لام

(لگہو) تیز اور چہوٹا۔

(دلکت) خوبصورت۔
(دلیلاکر) کھیلنے والا
(لیلاوتی) کھیل اور تماشے والی عورت۔

میم

(ماترا) چھوٹی الف کے تلفظ میں جسقدر دیر لگے
(مایا) فریب۔ بازیگری کا ذب۔ مہربانی
وہ پچھی جو بدھ کی ماں تھی۔
(مالتی) سوم فوقانی۔ چمیلی۔
(مالنی) سوم نون باغبان کی عورت
(مست گیند) مست بمعنی مست اسی سے متوالا ہے
گیند کی اصل گج اللہ ہے یعنی ہاتھی نگارا جا۔
اس سے مراد بڑا ہاتھی۔ کل کے معنی مست ہاتھی۔
(مدبہار) شراب کا وزن۔ خمار۔
(مدن ہرا) شہوت دور کرنیوالی عورت
(مدرا) شراب۔
(مدلیکھا) مستی رکھنے والا۔
(مدہتیا) بفتح اول ودال مہملہ مخلوط بہا مشدد
مکسور وتحتانی مخلوط بالف کشیدہ انگشت وسطی
اور وہ عورت جسکو شہوت وشرم برابر کی ہو
(مرار) بضم اول وراے مہملہ بالف کشیدہ آخر راے
مہملہ مُر کا دشمن مُر ایک دیو کا نام جسکو کرشن نے

بارہ والا۔ آر بمعنی عدد۔ یہ کارتھا کا لقب ہے۔
(مرکٹی) مکڑی۔ بندریا۔
(مرہٹا) اسکی اصل مہاراشٹر ہے
جسکی معنی بڑا فسادی۔
(مکناامن) دانہ مروارید۔
(ملکا) چمیلی۔
(مندر) بفتح سوم ایک پہاڑ کا نام اور
بکسر سوم مکان وشہر۔
(من موہن) دل لینے والا۔
(منورمان) دل لبھانیوالی عورت۔
(منوربھ) دل لبھانیوالا۔
(من ہنس) وہ منتر جو دل میں جپا
جاسے ذکر خفی۔
(من جری) ملائم۔ موتی۔ ایک درخت
کی بیل۔ تلسی۔
(مندرا) بکسر سوم۔ مکان کا حصہ۔
(من ہرن) دلبر۔
(موتی دام) موتیوں کا مالا۔
(مودک) ایک باجا۔ خوش کرنیوالا لڈو
وہ شخص جسکے ماں باپ مختلف قوم کے ہوں
(مول من) اصل جواہر۔

(مہی) زمین - یہ مہہ سے ہے جسکی معنی کلان -
(مہابھجنگپرپات) بڑا بھجنگپرپات - بلتے بھجنگپرپات دیکھو -
(مہی دہر) پہاڑ - زمین اوٹھانیوالا شیش ناگ کا لقب
(مہک) خوشبو -
(میر) بیاسے مجہول پہاڑ -
(مینادلی) مینا ونکی قطار -
(منِ کیت) کامدیو -

(نون)

(ناری) عورت یہ نر سے منسوب ہے جسکی معنی مرد
(نراچکا) خدنگ یہ ناراج سے ہے اکا علامت تانیث -
(نرندر) اسکی اصل نراندر ہے نر مرد اندر بادشاہ - شاہ مردان -
(نشپالکا) نش رات - پالکا حفاظت کنندہ رات کاٹنی والی عورت -
(نشٹ) جو چیز دیکھنہ پڑی یعنی غایب
(نگس سروپنی) سانپ کی شکل رکھنیوالی -
(نیل روپ) کالا رنگ رکھنیوالا

ہاے ہوز

(ہاری) دل لینیوالی یہ ہر سے ہے جسکی معنی لینا
(ہاکلکا) افسوس کی کلی -
(ہاریت) ایک منی اور ایک درخت کا نام ہے
(ہت برت) برت کا قطع کرنا - باقی [illegible]
(ہرس) چھوٹا اور راکش کی ایک قسم -
(ہرپد) وشن دیوتا کا پاون -
(ہرگیتکا) وشن کا راگ -
(ہل) تحریر -
(ہلاس) خوشی - اصل اسکی الاس اور الاسکی اصل لس ہے جسکی معنی کہیلنا
(ہنسی) ہنس طائر کی مادہ
(ہیر) سانپ اور ہیرا یعنی الماس -

خاتمہ

واذا بلغ الکتاب الی ہذا النصاب فلنختم حذراً عن الاطناب حامدین للہ علی انعامہ الوافر الشامل وشاکرین لہ علی احسانہ المتقارب الکامل ومصلین علی نبینا مطلع قصیدۃ الوجود ومقطع معانی عالم

الشہود واحل ببیتہ الحادین المنتظم بجمع نظم الملۃ والدین

قطعۃ

الا یا ایہا النظار ھذا　　کتاب کلہ تبر مذاب

حوی فی طیہ علما شریفا　　بارفع شانہ لا یستراب

لہ لفظ یفوق الدر نظما　　ومعنی لا یفارقہ الصواب

فارجوکم دعاء الی الخیر　　وعافیۃ متی نفع الکتاب

لعل اللہ یغفر لی ذنوبی　　ویرحمنی اذا قام الحساب



دوائر تواریخ لا تعد و لا تحصی در سال طبع این جریده عظمی



وله

